عمران سیریز
خاص نمبر
ہارڈ ٹارگٹ
مظہر کلیم ایم اے

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 150/-

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''ہارڈ ٹارگٹ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں آپ کو وہ سب کچھ ملے گا جس کے آپ متلاشی رہتے ہیں۔ ناول کے ٹیمپو اور سسپنس کے ساتھ ساتھ ناول کے لحہ لحہ بدلتے ہوئے واقعات آپ کو اپنے اندر سمو لیں گے۔ انتہائی جان لیوا جدوجہد اور مسلسل اور تیز ایکشن پر مبنی یہ دلچسپ ناول آپ کو یقیناً پسند آئے گا۔ لیکن ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔

عبدالحکیم سے نسرین صاحبہ لکھتی ہیں۔ میں اور میری کئی سہیلیاں گزشتہ کئی سالوں سے آپ کے ناول باقاعدگی سے پڑھ رہی ہیں آپ کے لکھے ہوئے ناول ہمیں بے حد پسند ہیں۔ ایک الجھن ہے کہ عمران کی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران بھی ذہین اور انتہائی تیز طرار ہیں اور ہر سچویشن کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود عمران ذہانت میں ان سب سے آگے ہے۔ ایسا کیوں ہے۔ کیا تمام دنیا کی ذہانت صرف عمران کے دماغ میں جمع ہوگئی ہے کیا اس کے سوا دنیا میں دوسرا کوئی ذہین نہیں ہے۔ امید ہے اس کا آپ ہمیں جواب ضرور دیں گے۔

محترمہ نسرین صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔
آپ کو آخر اس بات پر الجھن کیوں ہے کہ دوسروں کی نسبت عمران
زیادہ ذہین کیوں ہے۔ ذہن تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو دیا ہے۔
رہی بات ذہانت تو اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ کون اپنے ذہن
کو کس قدر اور کس طرح سے استعمال کرتا ہے۔ مجھے یقین ہے
آپ اور آپ کی سہیلیاں عمران سے زیادہ ذہین ثابت ہوسکتی
ہیں۔ بشرطیکہ آپ بھی عمران کی طرح اپنے ذہن کو استعمال میں
لے آئیں۔ امید ہے آپ سمجھ گئی ہوں گی اور آئندہ بھی خط لکھتی
رہیں گی۔

لاہور، نصیر آباد سے محمد مشتاق لکھتے ہیں۔ آپ اپنے ناولوں میں
جس طرح تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہیں وہ واقعی قابل داد اور
قابل فخر بات ہے۔ آپ کے ناولوں سے متاثر ہو کر میں نے اپنے
علاقے میں چند چھوٹے چھوٹے ٹیوشن سنٹر کھولے ہیں جن میں،
میں اور میرے دوست ان بچوں کو تعلیم دیتے ہیں جو تعلیم حاصل
کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور ہم انہیں بغیر کسی معاوضے کے
پڑھاتے ہیں تاکہ ہمارے ملک میں تعلیم کا نظام مستحکم ہو سکے اور
اس سے ہر بچہ مستفید ہو سکے۔ امید ہے آپ ہماری اس کوشش کو
سراہیں گے اور ہمارے اس خط کو شائع کر کے دوسرے دوستوں کو
بھی اس طرف آنے کے لئے راغب کریں گے۔
محترم محمد مشتاق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا
بیحد شکریہ۔ آپ کا اور آپ کے تمام دوستوں کا غریب بچوں کو
مفت تعلیم دینے کا جذبہ بلاشبہ قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو
اس کار خیر کی جزا دے گا۔ یہ ایک لازوال نیکی ہے۔ آپ کا خط
پڑھ کر مجھے حقیقتاً مسرت ہوئی ہے اور میں نے خصوصی طور پر آپ
کا خط ناول میں شائع کرایا ہے تاکہ نوجوان نسل میں آپ جیسا
شعور بیدار ہو سکے اور وہ ملک کی تعمیر اور ترقی میں غریب اور امیر کا
فرق مٹا کر تعلیم کے فروغ کے لئے کوشاں ہوسکیں۔ میری دعائیں
آپ کے ساتھ ہیں۔ امید ہے آپ اس سلسلہ کو مزید فروغ دیں
گے۔

خانیوال سے سلیم اختر لکھتے ہیں آپ کے ناول مجھے بے حد
پسند ہیں۔ آپ جس طرح عمران کے کردار سے انصاف کرتے ہیں
وہ واقعی بے مثال ہے۔ ہمیں یہ بات بری لگتی ہے جب عمران ملک
کے مسئلے کو سامنے رکھنے کے باوجود دوستوں پر احسان کرنا اور جتانا
شروع کر دیتا ہے۔ آپ اسے ایسا کرنے سے روکیں۔ ایسا کرنے
سے اس کا کردار مشکوک ہو جاتا ہے۔ امید ہے آپ ہماری بات
عمران تک ضرور پہنچا دیں گے۔
محترم سلیم اختر صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بیحد
شکریہ۔ جہاں تک آپ کے پیغام کی بات ہے تو یہ پیغام عمران
تک ضرور پہنچ جائے گا۔ لیکن آپ یہ بات اچھی طرح سے جانتے
ہیں کہ عمران ملک کی بقاء اور سلامتی کے لئے اپنے کسی رشتہ کی بھی

پرواہ نہیں کرتا۔ دوستوں پر احسان جتانے والی بات وہ اپنے مخصوص انداز کی وجہ سے کرتا ہے اس کے پیچھے اس کا کوئی مقصد کارفرما نہیں ہوتا اور وہ وہی کرتا ہے جو اسے صحیح لگتا ہے۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے خالد ہاشم لکھتے ہیں۔ آپ کی تصنیفات کا پرانا قاری ہوں۔ جاسوسی ادب میں واقعی آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ مجھے عمران کا کردار بے حد پسند ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے روحانیت پر جتنے ناول لکھے ہیں وہ انتہائی بہترین ہیں جن سے نوجوان نسل بے حد متاثر ہوئی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ان موضوعات پر ناول لکھتے رہیں گے۔

محترم خالد ہاشم صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ انشاء اللہ آپ کی فرمائش پوری ہوتی رہے گی اور میں کوشش کروں گا کہ اس خصوصی موضوع پر آپ کو ناول پڑھنے کو ملتے رہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جو شاندار اور خوبصورت ساز و سامان سے سجا ہوا تھا۔ کمرے کی ایک کھڑکی جو لان کی طرف کھلتی تھی کے پاس ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کا سر درمیان سے گنجا تھا اور صرف عقبی طرف سفید بالوں کی جھالر تھی آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر کرسی کی پشت پر تھا اور وہ آنکھیں بند کئے گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا۔ اچانک دروازے پر دستک ہوئی تو وہ یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر جھریاں تھیں اور آنکھوں پر موجود موٹے شیشوں اور بھاری فریم کی عینک کی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ بوڑھا نظر آ رہا تھا۔

”یس“..... اس بوڑھے نے ہلکی سی کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”ساراگ ہوں۔ لارڈ“..... دروازے کے باہر سے ایک نوجوان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”یس۔ کم ان“..... بوڑھے لارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی ثبت تھی۔ سر کے بال سلجھے ہوئے تھے اور وہ شکل وصورت سے بدمعاش ٹائپ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے نشان تو نہیں تھے لیکن اس کے چہرے پر چھائی ہوئی سرد مہری اور آنکھوں کی وحشت اسے بے حد خطرناک ظاہر کر رہی تھیں۔

''کیا رپورٹ ہے ساراگ''...... بوڑھے لارڈ نے نوجوان کی جانب انتہائی اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مادام پاکیشیا پہنچ چکی ہیں لارڈ اور انہوں نے اپنا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ ان کی طرف سے پیغام ملا ہے کہ وہ دو تین دن میں اپنا کام پورا کر کے واپس آ جائیں گی''...... ساراگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ ویری گڈ۔ مجھے اپنی بیٹی سے یہی امید تھی۔ وہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتی ہے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتی جب تک وہ اپنا کام پورا نہ کر لے''...... لارڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس لارڈ۔ لیکن اس کے ساتھ ایک بری خبر بھی ہے''۔ ساراگ نے کہا تو لارڈ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''بری خبر۔ کیا مطلب۔ کیسی بری خبر''...... لارڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''آپ نے مادام کو ہدایات دی تھیں کہ وہ پاکیشیا میں اپنا کام

پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہاتھ پیر بچا کر کرے۔ لیکن''۔ ساراگ نے سنجیدگی سے اور جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا

''لیکن۔ لیکن کیا''...... لارڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مادام نے آپ کی ہدایات پر عمل نہیں کیا ہے بلکہ اس نے ایک ایسا کام کیا ہے کہ اب لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے پیچھے لگ جائے گی''...... ساراگ نے اسی انداز میں کہا۔

''اوہ۔ کیا کیا ہے اس نے جلدی بتاؤ''...... لارڈ نے پریشان اور بے چین لہجے میں کہا۔

''مادام نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر کو یہ بتانے کے لئے کہ وہ پاکیشیا پہنچ چکی ہے، ایک کھیل کھیلا تھا لارڈ''...... ساراگ نے کہا۔

''کیسا کھیل''...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''پاکیشیا پہنچ کر مادام نے سب سے پہلے عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اس نے عمران اور ٹائیگر کے خلاف جال بچھانا شروع کر دیا۔ مادام کو پتہ چلا کہ ٹائیگر کا ایک دوست عدیل احمد ہے جو زیر زمین دنیا میں ٹائیگر کے لئے مخبری کا کام کرتا ہے۔ مادام نے عدیل احمد کو ڈھونڈ کر اسے بھاری معاوضہ دے کر اپنے ساتھ ملایا اور اسے ایک ہوٹل میں ایک سوٹ بک کرنے کا کہا۔ عدیل احمد نے سوٹ بک کیا اور مادام

کے کہنے پر اس نے ٹائیگر کو وہاں بلا لیا۔

اس سے پہلے کہ ٹائیگر وہاں پہنچتا مادام نے عدیل احمد کے ساتھ مل کر اس سوٹ میں ایک لڑکی کی لاش پہنچا دی۔ مادام نے اس لڑکی کے چہرے پر اپنا میک اپ کر دیا تھا اور اس لڑکی کے سینے میں ایک خنجر گاڑ دیا تھا اور لڑکی کی لاش کے ہاتھ کے نیچے ریڈ ڈاٹ کا کارڈ رکھ دیا تھا تاکہ ٹائیگر کو یہ تاثر دیا جا سکے کہ مادام فلاویا کو اولینڈ کی قاتل تنظیم ریڈ ڈاٹ نے ہلاک کیا ہے۔ لڑکی کی لاش چھوڑ کر وہ وہاں سے نکل گئے۔ مادام نے کمرے میں ایک سپیشل کیمرہ لگا دیا تھا جس سے وہ ایک ویژنل سکرین پر اس کمرے میں آنے والوں پر نظر رکھ سکتی تھی۔ ان کی توقع کے مطابق ٹائیگر وہاں پہنچا تو مادام فلاویا کی لاش دیکھ کر وہ حیران رہ گیا اور پھر اس نے مادام کی توقع کے عین مطابق عمران کو کال کر کے وہاں بلا لیا۔ عمران سرخ رنگ کی ایک سپورٹس کار میں وہاں پہنچا تھا۔ جب عمران، ٹائیگر کے پاس کمرے میں گیا تو مادام نے عمران کی کار میں ایک ٹائم بم لگا دیا اور پھر مادام نے عدیل احمد سے کہہ کر مقامی پولیس کو اطلاع دے دی کہ ہوٹل وائٹ سٹار کے تھرڈ فلور، سوٹ نمبر دس میں ایک غیر ملکی لڑکی کی لاش پڑی ہے اور اس لڑکی کو قتل کرنے والے دو افراد اسی سوٹ میں موجود ہیں۔

متعلقہ پولیس فوراً وہاں پہنچ گئی۔ مادام ویژنل سکرین پر عمران اور ٹائیگر کو بدستور مانیٹر کر رہی تھی۔ انہیں اس بات کا یقین تھا کہ

عمران اور ٹائیگر کسی بھی صورت میں پولیس کے ہاتھ نہیں آ سکیں گے۔ ان کی یہ بات بھی درست ثابت ہوئی اور عمران اپنے شاگرد کے ساتھ کمرے کی کھڑکی کے شیڈ پر کود کر وہاں سے نکل گیا۔ ٹائیگر کسی اور جانب چلا گیا جبکہ عمران مختلف راستوں سے گھوم کر ہوٹل کی پارکنگ میں پہنچ گیا تھا۔ اس نے وہاں سے اپنی کار نکالی اور چل پڑا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اس کی کار میں مادام کا لگایا ہوا ٹائم بم بلاسٹ ہو گیا اور اس کی کار تباہ ہو گئی“...... ساراگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”صرف کار تباہ ہوئی ہے یا اس کے ساتھ عمران بھی ختم ہو گیا ہے“...... لارڈ نے اسی طرح ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”عمران کو شاید کار میں نصب ٹائم بم کا پتہ چل گیا تھا لارڈ۔ وہ بم بلاسٹ ہونے سے چند سیکنڈ پہلے کار سے نکل گیا تھا لیکن دھماکے کے وقت وہ کار سے زیادہ دور نہیں جا سکا تھا اس لئے وہ کافی زخمی ہو گیا ہے“...... ساراگ نے جواب دیا۔

”تمہیں ان سب باتوں کا کیسے علم ہوا۔ کیا یہ سب تمہیں فلاویا نے خود بتایا ہے“...... لارڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نو لارڈ۔ آپ نے مجھے ٹاسک دیا تھا کہ مادام پاکیشیا اہم مشن پر جا رہی ہیں۔ انہیں وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خطرہ ہو سکتا ہے اس لئے میں مادام پر نظر رکھوں اور انہیں ہر خطرے سے

بچانے کی کوشش کروں۔ آپ نے مجھے یہ ہدایات بھی دی تھیں کہ اس بات کا علم مادام کو نہ ہو کہ میرے ساتھی ان کی حفاظت کے لئے ان کی نگرانی کر رہے ہیں''...... ساراگ نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ میں یہ بات بھول گیا تھا۔ بوڑھا ہو گیا ہوں نا اس لئے اب بہت سی باتیں میرے ذہن سے نکل جاتی ہیں''۔ لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس لارڈ''...... ساراگ نے سنجیدگی سے کہا۔

''یہ سب کر کے فلاویا نے تو واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے پیچھے لگا لیا ہے''...... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک اور بھی بری خبر ہے''...... ساراگ نے کہا تو لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''وہ کیا ہے''...... لارڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

''مادام نے اولینڈ کی جس قاتل تنظیم ریڈ ڈاٹ کا کارڈ استعمال کیا ہے۔ میری اطلاع کے مطابق ان دنوں ریڈ ڈاٹ بھی پاکیشیا میں ہی موجود ہے''...... ساراگ نے کہا تو لارڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ریڈ ڈاٹ پاکیشیا میں۔ کیا ریڈ ڈاٹ پاکیشیا میں کسی کو ٹارگٹ کرنے آئی ہے''...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس لارڈ۔ شاید کسی نے ریڈ ڈاٹ کو ہائر کیا ہے اسی لئے وہ اس وقت پاکیشیا میں موجود ہے''...... ساراگ نے کہا۔

''لیکن ریڈ ڈاٹ کا پاکیشیا میں کون شکار ہو سکتا ہے''۔ لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ابھی اس کے بارے میں مجھے تفصیلات کا علم نہیں ہے لیکن میرے آدمی ریڈ ڈاٹ کے ارکان کے تعاقب میں ہیں''۔ ساراگ نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی بری خبر ہے کہ فلاویا بھی پاکیشیا میں موجود ہے اور ریڈ ڈاٹ بھی''...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی عود کر آئی تھی۔

''یس لارڈ''...... ساراگ نے کہا۔

''کہیں ایسا تو نہیں کہ ریڈ ڈاٹ کو فلاویا کی پاکیشیا میں آمد کا علم ہو گیا ہو اور وہ اسی کو ٹارگٹ کرنے وہاں پہنچی ہو''...... لارڈ نے چند لمحے سوچنے کے بعد پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس لارڈ۔ یہ ممکن ہے کیونکہ مادام کو پاکیشیا گئے تین روز ہوئے ہیں جبکہ میری اطلاع کے مطابق ریڈ ڈاٹ وہاں کل پہنچی ہے''۔ ساراگ نے کہا۔

''ریڈ ڈاٹ کے کتنے افراد پہنچے ہیں پاکیشیا میں''...... لارڈ نے اسی طرح پریشانی کے عالم میں کہا۔

''چار افراد ہیں لارڈ اور سب کے سب انتہائی زیرک، ذہین اور ٹاپ شوٹر ہیں''...... ساراگ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ بیڈ نیوز۔ رئیلی بیڈ نیوز۔ ریڈ ڈاٹ کے چار ٹارگٹ کلر پاکیشیا میں موجود ہیں۔ اب تو مجھے یقین سا ہو گیا ہے کہ وہ پاکیشیا میں فلاویا کے پیچھے ہی آئے ہیں۔ ادھر فلاویا نے عمران اور اس کے شاگرد کو چھیڑ کر انہیں بھی اپنے پیچھے لگا لیا ہے۔ اب وہ وہاں شدید خطرے میں گھر جائے گی۔ ایک طرف پاکیشیا سیکرٹ سروس اور دوسری طرف ریڈ ڈاٹ''...... لارڈ نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس لارڈ۔ مادام نے وہاں خود کو شدید خطرے سے دوچار کر لیا ہے''...... سارا گ نے کہا۔

''پھر تم کیا کہتے ہو۔ کیا کرنا چاہئے مجھے۔ کیا فلاویا کو فوری طور پر واپس بلا لینا چاہئے''...... لارڈ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سخت اور کرخت لہجے میں پوچھا۔

''موجودہ صورتحال میں تو یہی مناسب ہو گا لارڈ کہ مادام کو واپس بلا لیا جائے۔ اگر مادام وہاں سے نکل آتی ہیں اور ان کے نکلتے ہی ریڈ ڈاٹ بھی وہاں سے غائب ہو جاتی ہے تو پھر یہ کنفرم ہو جائے گا کہ ریڈ ڈاٹ پاکیشیا، مادام کو ٹارگٹ کرنے کے لئے آئی تھی''...... سارا گ نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اگرچہ فلاویا انتہائی تربیت یافتہ ہے اور وہ ہر خطرے کا تنہا مقابلہ کر سکتی ہے لیکن اگر سیکرٹ ایجنٹ سے چوک ہو جائے تو یہ چوک اس کی زندگی کی آخری چوک ثابت ہوتی

ہے۔ فلاویا کو میں نے سختی سے ہدایات دی تھیں کہ وہ پاکیشیا جا کر خاموشی سے اپنا کام کرے لیکن اس پر عمران اور ٹائیگر سے انتقام لینے کا بھوت سوار تھا۔ ان دونوں نے یہاں اس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کیا تھا اور اس کے پاس پناہ لینے والے اسرائیلی ایجنٹ کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ پھر ٹائیگر کا فلاویا سے مقابلہ بھی ہوا تھا جس میں فلاویا شکست کھا گئی تھی۔ اس شکست کا فلاویا نے گہرا اثر لیا تھا اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گی جب تک کہ وہ عمران اور خاص طور پر ٹائیگر کو اپنے ہاتھوں ہلاک نہیں کر دیتی۔ وہ ہر حال میں ان دونوں سے انتقام لینے پر تلی ہوئی تھی۔ اب اتفاق سے مجھے پاکیشیا کا ایک مشن ملا تو اس مشن کے لئے میرے پاس فلاویا سے بہتر کوئی چوائس نہیں تھی اس لئے مجھے مجبوراً اسے بھیجنا پڑا اور اب اس نے اپنی حماقت کی وجہ سے خود کو خواہ مخواہ موت کے حصار میں قید کر لیا ہے''...... لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اگر آپ مادام کو بلانے کی بجائے مجھے وہاں بھیج دیں تو میں نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس بلکہ ریڈ ڈاٹ کا بھی مقابلہ کر سکتا ہوں لارڈ اور مادام کی حفاظت بھی''...... سارا گ نے کہا تو لارڈ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تم ایک ساتھ تین پوائنٹس پر کیسے توجہ دے سکتے ہو نانسنس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ریڈ ڈاٹ میں منجھے ہوئے اور انتہائی تربیت

یافتہ افراد ہیں۔ کیا تم ان سے خود کو اور فلاویا کو بچا سکو گے‘‘۔ لارڈ نے سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

’’یس لارڈ۔ میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ ریڈ ڈاٹ کے تمام ایجنٹس اس وقت میرے ساتھیوں کی نظروں میں ہیں۔ میں وہاں پہنچ کر سب سے پہلے ان کا صفایا کروں گا اور اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے مادام کے مشن میں رکاوٹ بننے کی کوشش کی تو پھر میں مادام کے لئے ڈھال بن جاؤں گا اور کسی بھی صورت میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ان تک پہنچنے کا موقع نہیں دوں گا اور اگر ان میں سے کسی نے مادام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں اس کے ٹکڑے اُڑا دوں گا‘‘...... ساراگ نے کہا۔

’’سوچ لو۔ یہ ٹاسک تمہارے لئے بھی اتنا آسان نہیں ہو گا۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ٹکڑے اُڑانے کا خواب بے شمار ایجنٹوں نے دیکھا لیکن وہ خود ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ وہ دنیا بھر کی ٹاپ ایجنسیوں سے ٹکرا چکے ہیں اور آج تک ان سے جو ٹکرایا ہے نقصان اسی کا ہوا ہے۔ تم ریڈ ڈاٹ کا مقابلہ تو کر سکتے ہو لیکن عمران سے مقابلہ کرنا تمہارے لئے مشکل ثابت ہو سکتا ہے‘‘...... لارڈ نے کہا۔

’’لارڈ آپ جانتے ہیں کہ مادام کے بعد آپ کی ٹیم میں سب سے زیادہ صلاحیتوں کا مالک میں ہوں۔ میں عمران کی نفسیات کے بارے میں بخوبی جانتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ایک بار میرا اس

سے ٹکراؤ ہو جائے تو وہ کسی بھی صورت میں مجھ سے نہیں بچ سکے گا‘‘...... ساراگ نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہونہہ۔ تو تم یہ چاہتے ہو کہ میں فلاویا کو فوری طور پر واپس بلا لوں اور اس کی جگہ تمہیں بھیج دوں‘‘...... لارڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ اگر آپ مادام کو بلا کر مجھے ان کی جگہ بھیج دیں تو میں اکیلا ہی عمران اور ریڈ ڈاٹ کے لئے کافی ثابت ہوں گا لارڈ۔ مادام کا مشن میں مکمل کروں گا اور اگر میرے راستے میں کسی نے آنے کی کوشش کی تو میں اس سے خود نپٹ لوں گا۔ ویسے بھی میں دو تین بار پاکیشیا جا چکا ہوں اور میرا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکراؤ بھی ہو چکا ہے۔ میں ان کے کام کرنے کا طریقہ اور ان کی نفسیات جانتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ میرے راستے میں آئے تو میں ان سب کو آسانی سے ہینڈل کر سکتا ہوں‘‘۔ ساراگ نے کہا۔

’’نہیں۔ تم فلاویا کی عادت جانتے ہو۔ فلاویا اپنا شکار کسی کو نہیں دیتی۔ وہ اپنا کام خود پورا کرنے کی عادی ہے‘‘...... لارڈ نے کہا۔

’’یس لارڈ۔ لیکن یہ مت بھولیں کہ وہاں ان کی زندگی خطرے میں ہے‘‘...... ساراگ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

’’جانتا ہوں۔ لیکن فلاویا ضدی طبیعت کی مالک ہے وہ کسی بھی

صورت میں اپنی جگہ تمہیں کام نہیں کرنے دے گی اور مجھے اس
بات کا بھی یقین ہے کہ اگر فلاویا کو ان تمام خطروں کے بارے
میں بتا بھی دیا جائے تو وہ اس وقت تک پاکیشیا سے واپس نہیں
آئے گی جب تک کہ وہ اپنا کام پورا نہ کر لے''..... لارڈ نے
جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''تب پھر آپ مجھے پاکیشیا جانے کی اجازت دے دیں لارڈ۔
اس سے بہتر اور کوئی آپشن نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا
ہوں کہ میں اپنی جان پر کھیل کر مادام کو بچا لوں گا''..... ساراگ
نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے اب یہی مناسب لگتا ہے کہ فلاویا کی مدد کے لئے
تمہیں پاکیشیا بھیج دیا جائے''..... لارڈ نے سوچتے ہوئے انداز میں
کہا تو ساراگ کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''یس لارڈ۔ تھینک یو لارڈ۔ میں ہر حال میں آپ کے اور
مادام کے اعتماد میں پورا اتروں گا''..... ساراگ نے کہا۔

''پہلے مجھے فلاویا سے بات کرنے دو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اس بات
پر بگڑ جائے کہ میں نے اسے بتائے بغیر تمہیں کیوں اس کی مدد کے
لئے بھیج دیا ہے''..... لارڈ نے کہا تو ساراگ کے چہرے پر یکلخت
مایوسی چھا گئی۔

''نو لارڈ۔ اگر آپ نے مادام سے بات کی تو وہ کسی بھی
صورت اس بات کے لئے راضی نہیں ہوں گی کہ ان کی مدد کے

لئے کسی کو بھیجا جا رہا ہے''..... ساراگ نے کہا۔

''تو کیا تم اسے بغیر بتائے جانا چاہتے ہو''..... لارڈ نے پوچھا۔
اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''یس لارڈ۔ میں وہاں خفیہ طور پر جانا چاہتا ہوں اور میں چاہتا
ہوں کہ میں اپنے آدمیوں کے ساتھ مل کر مادام کی خفیہ نگرانی کروں
اور اس وقت تک خاموش رہوں جب تک مادام کسی بڑے خطرے
میں نہیں گھر جاتیں اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں کسی بھی
صورت میں مادام کے سامنے نہیں آؤں گا۔ انہیں اس بات کا کبھی
علم نہیں ہو سکے گا کہ میں ان کی مدد کے لئے وہاں موجود ہوں۔
جیسے ہی وہ اپنا مشن پورا کر کے واپسی کے لئے روانہ ہوں گی میں
ان سے پہلے یہاں پہنچ جاؤں گا''..... ساراگ نے کہا۔

''کیا ایسا ممکن ہے کہ تم فلاویا کی نگاہوں میں آنے سے بچ
سکو''..... لارڈ نے پوچھا۔

''یس لارڈ۔ میں نے مادام کی نگرانی کے لئے انتہائی ذہین افراد
کو بھیجا ہے۔ ابھی تک وہ مادام کی نظروں میں نہیں آئے ہیں تو پھر
میں بھلا ان کی نظروں میں کیسے آ سکتا ہوں''..... ساراگ نے پہلی
بار ہونٹوں پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم جانے کی تیاری کرو۔ اگر فلاویا کو پتہ
چل گیا تو پھر میں خود ہی اسے سنبھال لوں گا۔ اس کی ہٹ دھرمی
سے زیادہ مجھے اس کی زندگی عزیز ہے اور مجھے تمہاری صلاحیتوں پر

پورا بھروسہ ہے کہ تم فلاویا کی حفاظت کر سکتے ہو''..... لارڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو سارگ کا چہرہ یکلخت مسرت سے کھل اٹھا۔

''یس لارڈ۔ تھینک یو لارڈ''..... سارگ نے کہا۔

''اس بات کا دھیان رکھنا کہ فلاویا کے مشن میں اس کے آڑے آنے کی کوشش نہ کرنا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو پھر تمہیں فلاویا سے کوئی نہیں بچا سکے گا''..... لارڈ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''یس لارڈ۔ میں جانتا ہوں۔ میں مادام کے مشن میں حائل نہیں ہوں گا اور نہ ہی ان کے کسی کام میں مداخلت کروں گا۔ اس کے لئے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں''..... سارگ نے کہا۔

''اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو''..... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے مادام کی حفاظت کے لئے پاکیشیا جانے کی اجازت دے دی ہے''..... سارگ نے کہا۔

''پاکیشیا پہنچ کر مجھ سے ڈبل ہنڈرڈ پر پر رابطہ رکھنا اور مجھے رپورٹس دیتے رہنا''..... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ''..... سارگ نے اسی طرح بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور لارڈ نے اپنا سر کرسی کی پشت سے لگا کر آنکھیں بند کر لیں اور اسے آنکھیں بند کرتے دیکھ کر سارگ مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اور جب عمران کے پاس جب کوئی کام نہ ہوتو وہ سارا سارا دن یا تو آوارہ گردی کرتا رہتا تھا یا پھر وہ فلیٹ میں بیٹھا ضخیم کتابوں کے مطالعے میں مصروف رہتا تھا اور ظاہر ہے جب عمران فلیٹ میں ہوتو سلیمان بے چارے کی شامت ہی آ جاتی تھی۔

سردیاں ہوں یا گرمیاں اسے عمران کے لئے بار بار چائے بنانی پڑتی تھی اور بعض اوقات چائے اس کے سامنے میز پر پڑے پڑے ٹھنڈی ہو جاتی تھی اور اس میں مکھیاں بھی تیراکی کا فن سیکھنا شروع کر دیتی تھیں اور پھر چائے کا خیال آنے پر سلیمان کو اسے دوبارہ چائے دینی پڑتی تھی۔ اس وقت بھی عمران اپنے فلیٹ میں صوفے پر بیٹھا ایک سائنسی رسالہ پڑھ رہا تھا۔ جب اسے رسالہ پڑھتے کافی دیر ہوگئی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا اور دیوار گیر کلاک کی طرف دیکھنے لگا۔

''لگتا ہے مجھے چائے پیئے دو گھنٹے ہو گئے ہیں۔ میرے خیال سے دو گھنٹوں کا وقفہ کافی ہوتا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''سلیمان۔ سلیمان''...... عمران نے زور زور سے سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں لیکن جواب میں سلیمان کی کوئی آواز نہ آئی۔

''سلیمان۔ میں تمہیں پکار رہا ہوں۔ کہاں ہو تم۔ کیا تم نے کانوں میں روئی ٹھونس رکھی ہے''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا لیکن جواب پھر ندارد۔

''حیرت ہے۔ یہ میری آواز کا جواب کیوں نہیں دے رہا۔ کہیں کچن میں بیٹھا مقوی ناشتہ تو نہیں کر رہا جس سے اس کا منہ بھرا ہوا ہو اور وہ جواب نہ دے سکتا ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے کہا۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ کیا آپ میری آواز سن رہے ہیں''...... عمران نے ایک بار پھر ہانک لگائی لیکن اس بار بھی سلیمان نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی وہ اس کے سامنے آیا۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے۔ مجھ پر واقعی اب بڑھاپا غالب آتا جا رہا ہے اور میری یادداشت پر اثر پڑ رہا ہے۔ سلیمان مجھے بتا کر تو گیا تھا کہ گھر کی چیزیں ختم ہو گئی ہیں اور وہ بازار سے سودا سلف لینے جا

رہا ہے''...... اچانک عمران نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ سلیمان واقعی اسے بتا کر گیا تھا کہ وہ بازار سے سامان لینے جا رہا ہے اور اسے لوٹنے میں کچھ دیر ہو جائے گی۔

''اس نے تو کچھ دیر کا کہا تھا۔ اس کی کچھ دیر کیا دو گھنٹوں کے برابر ہوتی ہے۔ اب تک تو اسے آ جانا چاہئے تھا''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے باہر سے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ چند لمحوں کے بعد اس نے سلیمان کو چند تھیلے اور شاپرز اٹھائے کچن کی طرف جاتے دیکھا۔ اسے دیکھ کر عمران کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''جناب سلیمان پاشا صاحب''...... عمران نے ایک بار پھر اسے آواز دیتے ہوئے کہا۔

''آ رہا ہوں صاحب''...... کچن سے سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔

''جی صاحب۔ فرمائیں''...... سلیمان نے کہا۔

''اجی میں نے کیا فرمانا ہے۔ فرمانے والے تو آپ ہیں۔ میں پچھلے دو گھنٹوں سے آپ کو آوازیں دے رہا ہوں لیکن نجانے آپ کہاں گم تھے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کو بتا کر تو گیا تھا کہ شاپنگ کرنے جا رہا ہوں''۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں بتایا تو تھا لیکن تم نے کچھ دیر میں واپس آنے کا کہا تھا اور تمہاری یہ کچھ دیر دو گھنٹوں کے برابر ہو گی اس کا مجھے اندازہ نہیں

تھا''..... عمران نے کہا۔

''میں باہر آوارہ گردی کرنے نہیں شاپنگ کرنے گیا تھا اور مفت کا سامان لانے میں مجھے جو منہ ماری کرنی پڑتی ہے اس میں کافی دیر لگ جاتی ہے۔ شکر کریں کہ میں دو گھنٹوں میں واپس آ گیا ہوں ورنہ مجھے آنے میں شام بھی ہو سکتی تھی''..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم نے اتنی ڈھیر ساری شاپنگ مفت میں کی ہے۔ ویری گڈ۔ تم تو واقعی کام کے باورچی ہو جو اپنے ساتھ ساتھ مجھ جیسے غریب مالک کا بھی خیال رکھتے ہو''..... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا فائدہ اس ویری گڈ کا جس کے لئے مجھے خواہ مخواہ بڑے صاحب کی صبح صبح ڈانٹ کھانی پڑی''..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ شاپنگ کرتے ہوئے ڈیڈی کا ذکر کہاں سے آ گیا۔ اور ڈانٹ۔ کیا مطلب''..... عمران نے اس طرح پریشان ہوتے ہوئے کہا جیسے سلیمان کا سر عبدالرحمٰن سے ملنا اس کے لئے انتہائی تشویش کا باعث ہو۔

''سامان تو میں نے ادھار ہی لیا ہے لیکن اس سامان کی ساری رقم مجھے بڑے صاحب سے لینی پڑتی ہے''..... سلیمان نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ سامان ادھار لیتے ہو اور ڈیڈی سے سامان کی رقم بھی لیتے ہو۔ میں کچھ سمجھا نہیں''..... عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جب سے میں نے بڑے صاحب کو اپنے اور آپ کے حالات کے بارے میں بتایا ہے اس وقت سے وہ بہت پریشان ہیں اور انہوں نے مجھے حکم دے رکھا ہے کہ ہفتے میں ایک بار آپ کو بتائے بغیر خاموشی سے میں ان کے پاس آیا کروں اور مجھے گھر کا جو جو سامان خریدنا ہو اس کی رقم ان سے آ کر لے جایا کروں۔ پچھلے دو ماہ سے تو سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔ میں بڑے صاحب سے جو رقم مانگتا تھا وہ خوشی سے دے دیتے تھے جسے میں اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیتا تھا اور پھر اپنا اور آپ کا پیٹ پالنے کے لئے ادھار سامان لے آتا تھا۔ میں ہر بار بڑے صاحب سے زیادہ سے زیادہ رقم اینٹھنے کی کوشش کرتا تھا۔

آج غلطی سے میں نے بڑے صاحب سے ایک لاکھ مانگ لئے تو انہوں نے میری اچھی بھلی آؤ بھگت کر دی کہ ایک ہفتے میں آپ کا خرچہ ایک لاکھ تک پہنچ گیا ہے۔ وہ تفصیل پوچھ رہے تھے کہ آپ ہفتے بھر میں ایسا کیا کھاتے ہیں جس کا خرچہ ایک لاکھ تک پہنچ گیا ہے۔ اب میں انہیں کیا بتاتا کہ آپ تو وہی کھاتے ہیں جو میں آپ کو ادھار لا کر کھلاتا ہوں۔ باقی خرچے تو میرے ہیں''..... سلیمان نے نان سٹاپ بولتے ہوئے کہا اور عمران اس کی

طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع ہو گیا۔

''مطلب کہ تم نے میرے ساتھ ساتھ اب ڈیڈی کو بھی لوٹنا شروع کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا کروں اور کوئی راستہ بھی تو نہیں ہے''...... سلیمان نے بے چارگی سے کہا۔

''اگر ڈیڈی کو پتہ چل گیا کہ مجھے صبح صرف چڑیا جتنا ناشتہ ملتا ہے اور رات کے کھانے میں صرف انتظار ملتا ہے تو جانتے ہو وہ تمہارا کیا حشر کریں گے''...... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''کون بتائے گا انہیں یہ سب''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں اور کون''...... عمران نے سر اٹھا کر کہا۔

''تو پھر آپ کو جو ملتا ہے اس سے بھی آپ کو ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔ نہ آپ کو ناشتہ ملے گا نہ رات کا کھانا اور دن بھر جو یہاں بیٹھے آپ چائے پیتے رہتے ہیں۔ اس کے لئے بھی آپ ترس جائیں گے''...... سلیمان نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ یہ دھمکی ہے یا مذاق کر رہے ہو''...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

''آپ جانتے ہیں کہ میں مذاق نہیں کرتا''...... سلیمان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تو تم مجھے دھمکی دے رہے ہو''...... عمران نے اسے گھور

کر کہا۔

''اسے صرف دھمکی نہ سمجھیں۔ جو میں کہتا ہوں وہ کرتا بھی ہوں''...... سلیمان نے کہا۔

''ارے نہیں نہیں۔ میں تو مذاق کر رہا تھا پیارے بھائی۔ میں بھلا تم جیسے نیک، شریف اور ایماندار باورچی کو دھمکی کیسے دے سکتا ہوں۔ تم جیسا باورچی تو مجھے شاید پورے پاکیشیا میں بھی نہ ملے''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

''ویری گڈ۔ یہ ہوتی ہے انکساری۔ ایسی ہی انکساری سے کام لیا کریں تو بہتر رہے گا پھر آپ کو چائے بھی ملتی رہے گی۔ دودھ ملائی بھی اور اچھا کھانا بھی اور میں جانتا ہوں کہ اس وقت آپ کو چائے کی طلب ہے۔ آپ نے چونکہ انکساری سے بات کی ہے اس لئے ایک کپ چائے تو آپ کا حق بن ہی گیا ہے۔ میں ابھی لایا''۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خدا کی پناہ۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ہم پر ظالم اور جابر حکمران مسلط ہو جاتے ہیں جبکہ میرے اعمال کی شامت کے نتیجے میں سلیمان جیسا باورچی مجھ پر مسلط کر دیا گیا ہے''...... عمران نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

کچھ ہی دیر میں سلیمان اس کے لئے چائے کا ایک کپ بنا کر لے آیا۔

''صرف چائے''...... عمران نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

''شکر کریں کہ میں نے آپ کو بن مانگے چائے دے دی ہے۔ آج کے دور میں تو مانگنے پر بھیک بھی نہیں ملتی''...... سلیمان نے کہا۔

''بھیک۔ تو کیا تم نے مجھے چائے بھیک میں دی ہے''۔ عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ چائے میں نے بھیک میں دی ہے۔ میں تو محض ایک بات کر رہا ہوں۔ اب یہ آپ کی اپنی مرضی ہے کہ اسے جس رنگ میں لے لیں''...... سلیمان نے کہا۔

''تمہاری باتیں میرا رنگ بدل رہی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ میری آنکھوں کا رنگ سرخ ہو جائے اور پھر میرے ہاتھ پاؤں چلنا شروع ہو جائیں۔ ایسا ہوا تو تم بھی نیلے پیلے ہو جاؤ گے اور کہیں آنے جانے کے قابل بھی نہیں رہو گے''...... عمران نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''سوچ لیں۔ میں ہاتھ پیر تڑوا کر گھر بیٹھ جاؤں گا اور پھر بازار سے سارا ادھار سامان آپ کو ہی لانا پڑے گا''...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے باپ رے۔ ادھار سامان میں کیسے لا سکتا ہوں۔ مجھے تو کوئی چائے کا ایک چمچ بھی ادھار میں نہیں دے گا۔ یہ تو تمہاری ہی ہمت ہے جو نجانے کیسے لوگوں کو ٹھگ لیتے ہو اور سب سے زیادہ حیرت تو مجھے ڈیڈی پر ہے جو تمہیں بڑی بڑی رقمیں دے رہے ہیں

اور مجھے اس کا علم ہی نہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ سارا میرا کمال ہے جناب۔ میں ان کے سامنے ایسی اداکاری کرتا ہوں۔ روتا اور گڑگڑاتا ہوں۔ اپنی اور آپ کی مفلسی کے ساتھ ساتھ میں آپ کی بیماری کے بارے میں بتاتا ہوں تو ان کی آنکھیں بھی نم ہو جاتی ہیں۔ میں نے انہیں آپ کی ایک ایسی بیماری کا بتایا تھا جسے سن کر ان کا دل بھی دہل گیا تھا اور اب وہ آپ کے ساتھ ساتھ میری مدد بھی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں''۔ سلیمان نے کہا تو عمران آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا کہا ہے تم نے ان سے میرے بارے میں اور مجھے کون سی بیماری ہے''...... عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''فی الحال آپ اچھے بچوں کی طرح چائے پئیں اور مجھے ایک فون کرنے دیں''...... سلیمان نے کہا۔

''فون۔ فون کسے کرنا ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''شہر میں ایک نیا ریسٹورنٹ کھلا ہے جو فری ہوم ڈیلیوری کرتا ہے۔ آپ لنچ تو کرتے نہیں لیکن میں تو کرتا ہوں اور آج بڑے صاحب سے بڑی رقم لی ہے تو میرا اتنا تو حق بنتا ہے کہ میں اپنے لئے کسی اچھے اور مہنگے ریسٹورنٹ کو لنچ آرڈر کر سکوں''...... سلیمان نے کہا۔

"میرے لئے چائے کا ایک کپ اور اپنے لئے لنچ وہ بھی بڑے اور مہنگے ترین ریسٹورنٹ سے"..... عمران نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"بڑے صاحب کو فون کر دیں کہ آپ نے لنچ بھی کرنا شروع کر دیا ہے تو میں ان سے اور رقم لے آؤں گا پھر اپنے لنچ کا بچا کھچا آپ کو بھی دے دیا کروں گا"..... سلیمان نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"کوئی غمگسار نہیں۔ کوئی چارہ ساز نہیں۔ ہائے بے چارہ عمران"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جس کا کوئی غمگسار نہیں۔ جس کا کوئی چارہ ساز نہیں۔ وہ بے چارہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"..... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کون سا ٹائیگر۔ چڑیا گھر والا یا سرکس والا"..... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"ایک اہم مسئلہ ہے باس۔ کیا آپ کچھ دیر کے لئے وائٹ سٹار ہوٹل آ سکتے ہیں"..... ٹائیگر نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

"وائٹ سٹار ہوٹل۔ کیوں تم وہاں کیا کر رہے ہو"..... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہ سب میں آپ کو فون پر نہیں بتا سکتا۔ آپ پلیز وائٹ سٹار ہوٹل کے چوتھے فلور کے کمرہ نمبر دس میں آ جائیں"..... ٹائیگر نے کہا۔ اس کے لہجے سے انتہائی تشویش اور پریشانی ٹپک رہی تھی جس سے عمران کو اندازہ ہو گیا کہ کوئی انتہائی اہم معاملہ ہے ورنہ ٹائیگر کسی بات سے پریشان ہونے والوں میں سے نہیں تھا۔

"اوکے۔ میں پہنچ رہا ہوں"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے چائے کا کپ اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا اور چائے سپ کرنے لگا۔ کپ خالی ہونے پر اس نے میز پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈریسنگ روم میں جا کر اس نے لباس تبدیل کیا اور کمرے سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ وائٹ سٹار ہوٹل کی جانب اڑا جا رہا تھا۔

ٹائیگر کے لہجے میں بے پناہ تشویش کا عنصر تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ کسی ایسی پریشانی میں پھنس گیا ہے جس سے نکلنا اس کے بس سے باہر تھا اور اس پریشانی سے نکالنے میں عمران ہی اس کی مدد کر سکتا تھا۔ عمران جانتا تھا کہ چھوٹے موٹے معاملات ٹائیگر خود ہی ڈیل کر لیتا تھا۔ وہ اس سے تب ہی رابطہ کرتا تھا جب کوئی انتہائی سنگین مسئلہ ہوتا تھا جس سے ملکی سلامتی بھی وابستہ ہوتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار وائٹ سٹار ہوٹل کی پارکنگ میں روکی اور پھر

وہ کار سے نکل کر لفٹوں کی طرف بڑھ گیا۔ ایک لفٹ میں سوار ہو کر وہ چوتھی منزل پر آیا اور کمروں پر لگے ہوئے نمبر دیکھتا ہوا کمرہ نمبر دس کے پاس آ کر رک گیا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔

"کون"...... اندر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"میں ہوں۔ عمران"...... عمران نے کہا تو اسے دروازے کی طرف بڑھتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ پھر چٹخنی گرنے اور ہینڈل گھومنے کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا اور عمران کو ٹائیگر کی شکل دکھائی دی۔ ٹائیگر کے چہرے پر شدید پریشانی تھی اور وہ بے حد گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا بات ہے۔ تمہارے چہرے پر اٹھارہ کیوں بج رہے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ اندر آئیں باس"...... ٹائیگر نے سنجیدگی سے کہا اور اس کے لئے راستہ چھوڑ دیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اندر آ گیا۔ اس کے اندر آتے ہی ٹائیگر نے دروازہ بند کیا اور چٹخنی چڑھا دی۔ عمران آگے بڑھا تو ٹائیگر بھی اس کے پیچھے آ گیا۔ یہ ایک لگژری سوٹ تھا جو کافی بڑا تھا۔ سامنے سٹنگ روم تھا اور وہاں دو الگ الگ پورشن بنے ہوئے تھے جس میں ایک بیڈ روم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اور دوسرا پورشن ٹی وی لاؤنج کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ عمران نے چاروں طرف دیکھا لیکن اسے وہاں کسی گڑبڑ کے آثار دکھائی نہ دیئے۔ ٹائیگر عمران کو بیڈ روم میں لے

آیا۔ سامنے نفیس اور آرام دہ بیڈ تھا جس پر کوئی لیٹا ہوا تھا۔ اس پر بھاری چادر پڑی ہوئی تھی۔

"کیا مطلب۔ کون ہے یہ"...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ ایک لڑکی کی لاش ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا اور لڑکی کے جسم سے چادر ہٹا دی اور یہ دیکھ کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ لڑکی کے سینے میں دستے تک ایک خنجر گڑا ہوا تھا۔ خنجر کے ارد گرد خون جما ہوا تھا جو سیاہی مائل ہو چکا تھا۔

"ایک لڑکی کی لاش اور تمہاری یہاں موجودگی۔ یہ سب کیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو بتاتا ہوں باس۔ پہلے یہ کارڈ دیکھ لیں"۔ ٹائیگر نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر لڑکی کا بازو اٹھایا اور اس کے نیچے دبا ہوا ایک کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کارڈ لیا۔ کارڈ پر سرخ رنگ کا ایک دائرہ بنا ہوا تھا جس میں سرخ رنگ کے ہی چھوٹے چھوٹے ڈاٹس سے ایک ریوالور کی تصویر بنی ہوئی تھی جو کسی کے ہاتھ میں تھا۔ ریوالور کی نال سے شعلہ نکلتا دکھائی دے رہا تھا اور سامنے فیلٹ ہیٹ پہنے ایک نوجوان کھڑا تھا۔ ریوالور سے گولی نکل کر اس کے سینے میں گھستی دکھائی گئی تھی اور وہ خون آلود سینے پر ہاتھ رکھے گرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کارڈ کے ایک کونے میں ریڈ ڈاٹ لکھا ہوا تھا۔

"ریڈ ڈاٹ۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... عمران نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ شاید نہیں جانتے۔ ریڈ ڈاٹ اولینڈ کی ایک پیشہ ور قاتل تنظیم کا مخصوص نشان ہے جو معاوضہ لے کر ٹارگٹ کلنگ کرتی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اولینڈ کی قاتل تنظیم کا پاکیشیا میں کیا کام۔ کیا اس لڑکی کے قتل میں ریڈ ڈاٹ کا ہاتھ ہے''...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''لیس باس۔ ریڈ ڈاٹ جسے بھی ہلاک کرتی ہے۔ لاش کے پاس نشانی کے طور پر وہ اپنا یہ کارڈ ضرور چھوڑ جاتی ہے۔ یہاں کارڈ ملنے کا مطلب ہے کہ اس لڑکی کو ریڈ ڈاٹ نے ہی ٹارگٹ کیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم ریڈ ڈاٹ کے بارے میں کیسے جانتے ہو اور تمہارا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے اور تم یہاں کیوں آئے تھے''...... عمران نے ایک ساتھ اس سے کئی سوالات پوچھتے ہوئے کہا۔

''ریڈ ڈاٹ کے بارے میں پچھلے دنوں انٹرنیشنل کرمنلز میگزین میں کئی مضامین شائع ہوئے تھے جنہیں میں نے پڑھا تھا۔ رہی بات اس لڑکی کی کہ یہ کون ہے اور میں یہاں کیوں آیا ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روم میرے ایک دوست کا ہے جس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے اس کا نام عدیل احمد اور وہ میرے لئے مخبری کا بھی کام کرتا ہے۔ عدیل نے مجھے فون کیا تھا۔ اس کے پاس میرے لئے ایک اہم اطلاع تھی۔ اس نے مجھے ہوٹل کے اسی روم

میں بلایا۔ میں نے جب یہاں آ کر دروازے پر دستک دی تو کسی نے دروازہ نہ کھولا۔ میں نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھل گیا اور میں اندر آ گیا۔ اندر آیا تو مجھے یہ لاش دکھائی دی اور میرا دوست غائب تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا نام بتایا ہے تم نے اپنے دوست کا''...... عمران نے پوچھا۔

''عدیل احمد۔ انڈر ورلڈ میں وہ بلیک مین کہلاتا ہے''۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تمہیں اس کے اصلی ٹھکانے کا علم ہے''...... عمران استفہامیہ لہجے میں پوچھا۔

''جی ہاں۔ وہ زدن تھری کے ایک متوسط علاقے میں ایک چھوٹے سے مکان میں رہتا ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اور کون کون ہے اس کے ساتھ''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ اکیلا ہی رہتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم نے اس سے رابطہ کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں متعدد بار اسے کال کر چکا ہوں لیکن اس کا سیل فون آف مل رہا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لے کر سر ہلا دیا۔

''کیا تم اس لڑکی کو جانتے ہو''...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''یس باس۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو یہاں بلایا ہے''۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک کر دوبارہ لڑکی کا چہرہ دیکھنے لگا۔

''اوہ اوہ۔ یہ تو پالینڈ کی مادام فلاویا ہے''۔ عمران نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ یہ مادام فلاویا ہے۔ پالینڈ کے لارڈ میتھوز کی بیٹی''..... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن یہ یہاں کیا کر رہی ہے اور اسے اس طرح ہلاک کیوں کیا گیا ہے''..... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہی تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ فلاویا اگر پاکیشیا میں تھی تو مجھے اس کی آمد کا پتہ کیوں نہیں چلا۔ یہ کب اور کس طرح یہاں آئی تھی اور اس کے یہاں آنے کا کیا مقصد تھا''..... ٹائیگر نے کہا۔

''پالینڈ کا لارڈ میتھوز ایک بہت بڑا کرمنل ہے اور وہ بے شمار انڈسٹریز کا مالک بھی ہے۔ اس کا شمار دنیا کی امیر ترین شخصیات میں ہوتا ہے۔ دنیا میں اس کا چوتھا یا پانچواں نمبر ہے لیکن پالینڈ میں اس کی نمبر ون پوزیشن ہے اور وہ پالینڈ کا ٹائیکون کہلاتا ہے۔ امیر ترین ہونے کے باوجود وہ کرمنل سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے اور اس کام میں اس کی بیٹی فلاویا بھرپور انداز میں اس کا ساتھ دیتی ہے بلکہ کرائم ورلڈ میں لارڈ میتھوز سے زیادہ مادام فلاویا کا حکم چلتا ہے اور یہ کرائم ورلڈ میں مادام کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے اپنے سینڈیکیٹ کا نام بھی مادام سینڈیکیٹ رکھا ہوا ہے۔

پالینڈ میں ہونے والا شاید ہی کوئی ایسا کرائم ہو جو مادام فلاویا سے چھپا رہتا ہو گا ورنہ وہاں ہونے والے ہر جرم میں مادام فلاویا کا ہی کسی نہ کسی طرح ہاتھ ہوتا ہے۔ مادام فلاویا اکثر دنیا بھر کی سیاحت میں مصروف رہتی تھی لیکن یہ جس ملک میں جاتی ہے وہاں یہ خاص طور پر کرائم کی دنیا میں ہلچل مچا دیتی تھی۔ اس کا پاکیشیا آنا اور اس طرح ہلاک کیا جانا حیران کن بات ہے اور پھر اس کی اس ہوٹل کے کمرے میں لاش ملنا واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے''..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ عمران اور ٹائیگر ایک اسرائیلی ایجنٹ کا پیچھا کرتے ہوئے پالینڈ گئے تھے جو پاکیشیا کا ایک اہم راز لے اُڑا تھا۔ اس ایجنٹ نے پالینڈ جا کر مادام فلاویا کے پاس پناہ لے لی تھی۔ مادام فلاویا نے پالینڈ میں ایک خفیہ ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔

عمران اور ٹائیگر مادام فلاویا کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور انہوں نے نہ صرف مادام فلاویا کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا تھا بلکہ اسرائیلی ایجنٹ کو بھی پکڑ لیا تھا اور پھر انہوں نے اس سے راز حاصل کر کے اسے وہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ ہیڈ کوارٹر کی تباہی اور اسرائیلی ایجنٹ جسے مادام فلاویا نے اپنے پاس پناہ دے رکھی تھی کی ہلاکت پر مادام فلاویا کو بہت غصہ آیا تھا۔ وہ عمران اور ٹائیگر کے سامنے موت بن کر کھڑی ہو گئی تھی اور پھر ٹائیگر اور مادام فلاویا کے درمیان زبردست فائٹ ہوئی تھی۔ مادام

فلاویا زبردست فائٹر تھی لیکن ٹائیگر عمران کا شاگرد تھا اس لئے وہ بھلا ٹائیگر سے کیسے جیت سکتی تھی۔ عمران اور ٹائیگر کا مشن چونکہ پورا ہو گیا تھا اس لئے وہ مادام فلاویا کو وہاں بے ہوشی کی حالت میں ہی چھوڑ آئے تھے اور اب اسی مادام فلاویا کی ان کے سامنے لاش پڑی تھی۔

''لیس باس۔ مادام فلاویا کی لاش دیکھ کر میں بھی حیران رہ گیا تھا۔ نجانے یہ یہاں کب سے تھی اور کیا کر رہی تھی'' ..... ٹائیگر نے کہا۔ اسی لمحے بیرونی دروازے پر تیز دستک ہوئی۔ دستک کی آواز سن کر دونوں چونک پڑے۔

''کون ہے'' ..... عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

''پولیس۔ دروازہ کھولو جلدی۔ ورنہ ہم دروازہ توڑ کر اندر آ جائیں گے'' ..... باہر سے دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یہ ساری گیم تمہیں پھنسانے کے لئے کھیلی گئی ہے۔ تمہارے سیل فون میں ڈبل ڈی کیمرہ ہے۔ اس سے مادام کی کچھ تصاویر لو اور نکل چلو یہاں سے'' ..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں نے پہلے ہی لے لی ہیں اس کی تصویریں'' ..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر نکلو یہاں سے۔ فی الحال ہمیں کسی سے بلا وجہ الجھنے کی ضرورت نہیں ہے'' ..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے سائیڈ میں موجود ایک کھڑکی کی طرف لپکا۔ کھڑکی کھلی تھی۔

عمران نے سر نکال کا باہر دیکھا تو وہاں موجود تمام کھڑکیوں کے سامنے شیڈ بنے ہوئے تھے۔ نچلے کمرے کا شیڈ تقریباً نو فٹ نیچے تھا۔ اسی طرح نیچے موجود باقی کمروں کی کھڑکیوں کے شیڈز بھی اتنے ہی فاصلے پر تھے۔ عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا اور تیزی سے کھڑکی سے نکل کر نیچے والے کمرے کی کھڑکی کی شیڈ پر چھلانگ لگا دی۔ شیڈ پر آتے ہی اس نے خود کو سنبھالا اور اس سے نیچے والے شیڈ پر کود گیا۔

نیچے دو شیڈز اور تھے۔ عمران نے نیچے نظر رکھتے ہوئے ان پر احتیاط سے چھلانگیں لگانی شروع کر دیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ ہوٹل کی عقبی سمت میں ایک سڑک پر تھا۔ اس کے کودتے ہی ٹائیگر نے بھی شیڈز پر چھلانگیں لگا کر نیچے آنا شروع کر دیا۔ وہاں ہر طرف خاموشی تھی اس لئے عمران اور ٹائیگر آسانی سے نیچے آ گئے تھے۔

''کار لائے ہو تم اپنی'' ..... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں احتیاطاً ٹیکسی میں آیا تھا یہاں'' ..... ٹائیگر نے کہا۔

''گڈ شو۔ اپنے ٹھکانے پر پہنچو۔ گڈ بائی'' ..... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے بھاگتے چلے گئے۔ عمران دائیں طرف بھاگا تھا جبکہ ٹائیگر بائیں طرف بھاگتا چلا گیا تھا۔

سائیڈ میں موجود عمارتوں کے درمیان بنے ہوئے راستوں سے گزرتا ہوا عمران ایک لمبا چکر کاٹ کر واپس ہوٹل کے مین

دروازے کے پاس آیا تو اسے ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں سنٹرل انٹیلی جنس کی گاڑیاں دکھائی دیں۔ ان میں ایک گاڑی سوپر فیاض کی تھی۔ عمران سوپر فیاض کی گاڑی دیکھ کر مسکرایا اور پھر بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا ہوٹل کی پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ معاملہ چونکہ غیر ملکی عورت کے قتل کا تھا اس لئے پولیس کی بجائے وہاں سنٹرل انٹیلی جنس پہنچی تھی۔ وہاں چونکہ ابھی کوئی ہلچل نہیں ہوئی تھی اس لئے ابھی وہاں سکون تھا۔ عمران نے پارکنگ سے کار نکالی اور پھر وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ ابھی عمران دو تین سڑکیں ہی مڑا ہو گا کہ اچانک اس کی چھٹی حس نے خطرے کا آلارم بجانا شروع کر دیا۔ خطرے کا احساس ہوتے ہی عمران نے کار فوراً سڑک کی سائیڈ پر لے جا کر روک دی اور پھر وہ کار کا انجن بند کئے بغیر تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور اس نے سامنے سڑک کے دوسرے کنارے کی طرف دوڑ لگا دی وہ بے تحاشہ دوڑتا ہوا سامنے موجود فٹ پاتھ کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔ ابھی عمران کچھ ہی فاصلے پر ہو گا کہ اچانک ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور اس کی کار کے پرخچے اُڑتے چلے گئے اور ماحول تیز اور دردناک چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی طاقتور دیو نے اٹھا کر اسے دور اچھال دیا ہو۔ اسے اپنے جسم میں گرم گرم سلاخیں سی اترتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ وہ سڑک کے دوسرے کنارے پر فٹ پاتھ پر گرا اور پھر اس کے دماغ میں تاریکی پھیلتی چلی گئی۔

ہوٹل سے نکل کر ٹائیگر بھاگتا ہوا تیزی سے ہوٹل کے مخالف سمت میں پہنچ گیا۔ اس نے تین چار گلیاں کراس کیں اور پھر وہ مین سڑک پر آ گیا اور مین سڑک پر آتے ہی اس نے ایک ٹیکسی روکی اور تیزی سے ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔

”زید روڈ“...... ٹائیگر نے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر کے دماغ میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔ عمران کی بات درست ثابت ہوئی تھی۔ اس کے دوست کے کمرے میں رکھی گئی لڑکی کی لاش اسے پھنسانے کے لئے ہی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عمران کے آنے کے تھوڑی ہی دیر بعد پولیس بھی وہاں پہنچ گئی تھی۔ ٹائیگر کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے پھنسانے کی کوشش کون کر سکتا ہے۔ اسے عدیل احمد پر بھروسہ تو تھا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ عدیل احمد پیسوں کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے اور ٹائیگر کے ذہن میں یہ بات بھی آ رہی تھی کہ عدیل احمد کے پاس یکلخت اتنی

رقم کہاں سے آ گئی کہ اس نے تھری سٹار ہوٹل میں سوٹ بک کرا لیا تھا۔ اس ہوٹل میں سوٹ بک کرانے کا مطلب تھا کہ عدیل احمد ضرور اس معاملے میں ملوث ہے اور اسی کی ایماء پر لاش وہاں رکھی گئی تھی۔ ہوسکتا ہے کہ مادام فلاویا کا قتل عدیل احمد نے نہ کیا ہو لیکن وہ معاوضہ لے کر اسے پھنسانے کے لئے تو وہاں لاش رکھ ہی سکتا تھا۔ ہلاک ہونے والی ایک کرمنل لیڈی تھی جسے کم از کم عدیل احمد جیسا انسان قتل نہیں کر سکتا تھا اور یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ مادام فلاویا اس چھوٹے سے ہوٹل میں رہ رہی ہو۔ اس کا سٹیٹس خاصا اونچا تھا اور وہ پاکیشیا میں سیون سٹار ہوٹل سے کم کو ترجیح نہ دیتی۔ اس کی لاش کا وائٹ سٹار ہوٹل میں ہونا بھی ایک معمہ تھا جسے ٹائیگر ہر حال میں سلجھانا چاہتا تھا۔ اسے یہ بھی معلوم کرنا تھا کہ مادام فلاویا کب اور کس مقصد کے لئے پاکیشیا پہنچی تھی۔

مادام فلاویا کا پاکیشیا میں ہونا کسی بھی صورت میں پاکیشیا کے لئے نیک شگون نہیں ہوسکتا تھا اس لئے ٹائیگر نے سب سے پہلے ان تصاویر کو چیک کرنے کا فیصلہ کیا تھا جو اس نے اپنے موبائل کے پاورفل کیمرے سے مادام فلاویا کی لاش کی بنائی تھیں اس کے بعد وہ عدیل احمد کی تلاش میں نکلنا چاہتا تھا۔ اسے اندازہ تھا کہ عدیل احمد اگر اپنی رہائش گاہ میں نہ ملا تو وہ اسے اور کس ٹھکانے پر مل سکتا ہے۔ اس لئے ٹائیگر مطمئن تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنے فلیٹ پہنچ گیا۔ یہ فلیٹ ٹائیگر نے

ابھی حال میں ہی لیا تھا۔ پہلے وہ ہوٹل کے کمرے میں رہتا تھا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا اپنے فلیٹ میں آ گیا۔ اس نے جیب سے چابی نکالی اور پھر فلیٹ کا لاک کھول کر وہ اندر آیا اور تیز تیز چلتا ہوا ایک کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب سے سیل فون نکال کر میز پر رکھا اور پھر وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا تاکہ وہاں سے لیپ ٹاپ لا کر اس کے ذریعے سیل فون سے تصاویر نکال کر اس کی پرنٹنگ لے سکے۔ ابھی وہ دوسرے کمرے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔

اسے ساتھ والے کمرے سے ہلکے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی تھی۔ ٹائیگر کا ہاتھ بے اختیار اپنی جیب کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے اس کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا جس سے اسے کھٹکے کی آواز سنائی دی تھی پھر وہ دبے قدموں اس کمرے کے دروازے کے پاس آ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازے پر کان لگایا تاکہ اندر کی آواز سن سکے۔ ابھی اس نے دروازے سے کان لگایا ہی تھا کہ اچانک دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر ٹائیگر یکلخت اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور پھر اس کی نظر جیسے ہی کھلے ہوئے دروازے کے پاس کھڑی ایک لڑکی پر پڑی وہ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اسے زبردست شاک لگا ہو۔

دروازے پر جینز اور سیاہ جیکٹ میں ملبوس ایک خوبصورت نوجوان لڑکی کھڑی تھی۔ اس لڑکی کی آنکھیں براؤن تھیں اور اس کے سر کے بال اخروٹی کلر کے اور گھنگھریالے تھے جو اس کے شانوں اور کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔ لڑکی کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی مسکراہٹ دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم یہاں''..... ٹائیگر نے اس لڑکی کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں مجھے دیکھ کر ڈر گئے ہو''..... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں ڈرا نہیں ہوں۔ لیکن تم یہاں کیسے آ گئی اور.....'' ٹائیگر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ڈرے نہیں تو کم از کم مجھے دیکھ کر تم حیران تو ضرور ہو رہے ہو گے''..... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے''۔ ٹائیگر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''تمہیں حیرت اس لئے ہے کہ تھوڑی دیر پہلے تم نے ہوٹل وائٹ سٹار کے روم نمبر دس میں مجھے ایک لاش کی صورت میں دیکھا تھا اور میرے سینے میں خنجر گڑا ہوا تھا اور اب وہی لاش زندہ حالت میں تمہارے سامنے کھڑی ہے۔ کیوں میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا''..... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم ہلاک نہیں ہوئی ہو''..... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''نہیں''..... لڑکی نے کہا جو اسی لڑکی کی ہمشکل دکھائی دے رہی تھی جس کی ٹائیگر نے وائٹ سٹار ہوٹل کے کمرے میں لاش دیکھی تھی اور جس کا نام مادام فلاویا تھا۔

''تو پھر وہ کس کی لاش تھی''..... ٹائیگر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہو گی کوئی بے چاری۔ میں نے تو محض اس پر اپنا میک اپ کیا تھا تاکہ تم یہی سمجھو کہ میری لاش دیکھ رہے ہو''..... مادام فلاویا نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''کیا اس لڑکی کو تم نے ہلاک کیا ہے''..... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے نہیں۔ اس کام میں میرے ایک ساتھی نے میری مدد کی تھی''..... مادام فلاویا نے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسا اطمینان دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ اپنے ہی گھر میں موجود ہو۔

''تمہارے اس ساتھی کا نام عدیل احمد ہے''..... ٹائیگر نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''نہیں۔ وہ بے چارہ تو ایک مچھر بھی نہیں مار سکتا۔ اسے تو میں نے محض اس ہوٹل میں ایک سوٹ کرائے پر لینے کا کہا تھا اس کے بعد اس کا کام ختم ہو گیا تو میں نے اسے آف کر دیا''..... مادام فلاویا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس نے اپنے

جبڑے بھینچ لئے۔

"تو تم نے میرے دوست کو ہلاک کر دیا ہے"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ جو آدمی میرے کام کا نہیں رہتا میں اسے ہلاک کر دیتی ہوں تاکہ کسی مرحلے پر مجھے اس سے کوئی پریشانی نہ ہو"۔ مادام فلاویا نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور دروازے سے نکل کر باہر آ گئی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی سامنے موجود صوفوں کی طرف بڑھ گئی۔

"یہاں کس لئے آئی ہو"...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"آؤ بیٹھو۔ اطمینان سے باتیں کرتے ہیں۔ یہاں ہمیں ڈسٹرب کرنے والا کوئی نہیں ہے"...... مادام فلاویا نے مطمئن انداز میں کہا۔ ٹائیگر نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا پھر وہ مادام فلاویا کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اب بتاؤ کیا معاملہ ہے۔ تم یہاں کیسے آئی ہو اور وہ لاش کا کیا چکر ہے۔ مجھے ساری بات بتاؤ"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہلے مشین پسٹل کو ہٹاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں ان کھلونوں سے نہیں ڈرتی اور یہ بلاوجہ نکالے جائیں تو مجھے ان سے چڑ ہونے لگتی ہے"...... مادام فلاویا نے منہ

بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین پسٹل اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"ہاں۔ اب بولو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا بولوں"...... مادام فلاویا نے لاپرواہی سے کہا۔

"میرے صبر کا امتحان مت لو مادام فلاویا۔ تم جانتی ہو اگر میرا دماغ گھوم گیا تو پھر تم یہاں سچ مچ لاش ہی نظر آؤ گی"...... ٹائیگر نے غصیلے اور انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"لاش۔ ارے ہاں لاش سے یاد آیا۔ اب تک عمران یقیناً لاش میں بدل چکا ہو گا اور شاید اس کی لاش کے ٹکڑے بھی ہو گئے ہوں"...... مادام فلاویا نے کہا تو ٹائیگر یکلخت بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کیا ہے تم نے باس کے ساتھ۔ بولو۔ ورنہ میں تمہیں یہیں بھون دوں گا۔ جلدی بولو"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا اور اس نے ایک بار پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ مادام فلاویا کی جانب کر دیا۔

"میں نے تو اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا جو بھی کیا ہے اس بم نے کیا ہے جو میں نے ہوٹل کی پارکنگ میں اس کی کار میں لگایا تھا۔ اب تک وہ بم بلاسٹ ہو چکا ہو گا اور ظاہر ہے کار کے ساتھ عمران کے بھی پرخچے اڑ گئے ہوں گے"...... مادام فلاویا نے لاپرواہانہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کا

چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

"اگر باس کو کچھ ہوا تو میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دوں گا"۔ ٹائیگر نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے"...... مادام فلاویا نے مخصوص انداز میں کہا۔ وہ انتہائی ٹھنڈے مزاج سے بات کر رہی تھی اور اس کا یہ ٹھنڈا مزاج ٹائیگر کے لئے بے حد حیران کن تھا کیونکہ وہ مادام فلاویا کی فطرت سے واقف تھا۔ مادام فلاویا ایک ایسی خونخوار شیرنی جیسی تھی جو اپنے سامنے آئے شکار کو ایک لمحے میں اور بغیر کوئی موقع دیئے چیر پھاڑ کر رکھ دیتی تھی۔ لیکن اب وہ ٹائیگر کے ساتھ حیرت انگیز طور پر انتہائی ٹھنڈے مزاج سے بات کر رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی بات کرتا اسی لمحے مادام فلاویا چونک پڑی۔ اس نے چونک کر اپنی ریسٹ واچ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ ٹائیگر نے اس کی ریسٹ واچ کو تھرتھراتے ہوئے دیکھا شاید اس کی ریسٹ واچ میں ٹرانسمیٹر نصب تھا جس سے کال آ رہی تھی اور مادام فلاویا کی کلائی پر ضربیں لگ رہی تھیں۔

"ایک منٹ۔ میرے کسی ساتھی کی کال آ رہی ہے۔ میں دیکھ لوں"...... مادام فلاویا نے کہا اور ٹائیگر غرا کر رہ گیا۔ مادام فلاویا نے ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچا اور اسے مخصوص انداز میں گھما کر اندر دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ بالڈی کالنگ یو۔ اوور"......ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی

ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ مادام اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... مادام نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مادام۔ عمران کی کار دھماکے سے تباہ ہو گئی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے بالڈی نے کہا تو ٹائیگر کو اپنا دماغ گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ مادام فلاویا کے چہرے پر عمران کی کار کی تباہی کا سن کر مسرت بھرے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ کیا کار کے ساتھ عمران کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے ہیں۔ اوور"...... مادام فلاویا نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نو مادام۔ عمران ہلاک نہیں ہوا ہے۔ اوور"...... بالڈی نے کہا تو مادام فلاویا کے کھلے ہوئے چہرے پر یکلخت غصے اور نفرت کے ملے جلے تاثرات نمودار ہو گئے جبکہ عمران کے ہلاک نہ ہونے کا سن کر ٹائیگر کا رکا ہوا سانس یکلخت بحال ہو گیا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو نانسنس۔ عمران کی کار تباہ ہو گئی ہے تو پھر وہ کیسے بچ گیا۔ اوور"...... مادام فلاویا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"کار بلاسٹ ہونے سے چند سیکنڈ پہلے عمران نے اپنی کار روکی اور وہ کار سے اتر کر تیزی سے بھاگنے لگا جیسے اسے کار میں لگے ہوئے بم کا علم ہو گیا ہو۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ بم

بلاسٹ ہوگیا اور وہ اچھل کر فٹ پاتھ پر جا گرا تھا۔ وہ زخمی ضرور ہوا ہے مادام لیکن ہلاک نہیں ہوا ہے۔ اوور''...... بالڈی نے مادام فلاویا کی چیختی ہوئی آواز سن کر انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ نانسنس۔ اسے کیسے معلوم ہوگیا کہ اس کی کار میں بم لگایا گیا ہے۔ اوور''...... مادام فلاویا نے اسی طرح سے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں آپ کی ہدایات پر مناسب فاصلے سے اس کا تعاقب کر رہا تھا تاکہ جب عمران کی کار بلاسٹ ہو تو مجھے اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے لیکن ایک سڑک پر آتے ہی عمران نے اچانک کار سائیڈ پر روکی اور پھر وہ کار سے نکل کر مخالف سمت میں بھاگتا چلا گیا۔ وہ جس طرح سے بھاگ رہا تھا اس سے مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ اسے کار میں نصب بم کا پتہ چل گیا ہے۔ اوور''۔ بالڈی نے کہا۔

''ہونہہ۔ اب تو وہ ہسپتال پہنچ گیا ہوگا۔ اوور''...... مادام فلاویا نے غرا کر کہا۔

''یس مادام۔ وہاں کار کے دھماکے سے کئی افراد زخمی ہوئے تھے۔ مقامی افراد نے اپنی مدد آپ کے تحت انہیں اٹھا اٹھا کر ایک قریبی ہسپتال پہنچانا شروع کر دیا تھا پھر سیکورٹی اداروں نے اس علاقے کو گھیر لیا اور وہاں ایمبولینسز بھی پہنچ گئیں۔ عمران کو بھی زخمی حالت میں ایک ایمبولینس میں ڈال کر لے جایا گیا ہے۔

اوور''...... بالڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ عمران واقعی انتہائی ڈھیٹ واقع ہوا ہے۔ ہر بار موت کے منہ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتا ہے لیکن کب تک۔ ایک دن میں اسے ضرور ہلاک کروں گی۔ دیکھتی ہوں کہ وہ کب تک اپنی موت سے بچتا ہے''...... مادام فلاویا نے غراتے ہوئے کہا۔

''میرے لئے کیا حکم ہے مادام۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے بالڈی کی آواز سنائی دی۔

''تم وہاں سے نکل جاؤ اور اپنے ٹھکانے پر پہنچو۔ تھوڑی دیر تک میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گی۔ اس کے بعد آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ اوور''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''یس مادام۔ اوور''...... بالڈی نے کہا اور مادام فلاویا نے اوور اینڈ آل کہہ کر واچ ٹرانسمیٹر کے ونڈ بٹن کے ذریعے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا اور آنکھوں میں وحشت سی دکھائی دے رہی تھی۔

''ہونہہ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ باس تمہارے لئے اتنا آسان شکار ہے جنہیں تم ان کی کار میں بم لگا کر ہلاک کر دو گی''۔ ٹائیگر نے غرا کر کہا تو مادام فلاویا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اچانک اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ حیرت انگیز طور پر وہ

فوراً نارمل ہو گئی تھی۔

”مجھے یقین تو نہیں لیکن شک ضرور تھا کہ عمران اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والا نہیں ہے لیکن ابھی تو صرف آغاز ہے۔ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔ میں اس وقت تک تم دونوں کے پیچھے موت بن کر لگی رہوں گی جب تک تم دونوں اپنی اپنی قبروں میں نہیں اتر جاتے“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”تمہاری یہ خواہش کہیں تم پر الٹی نہ پڑ جائے مادام۔ میں چاہوں تو تمہیں اسی وقت گولیوں سے چھلنی کر سکتا ہوں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”تو پھر دیر کیوں کر رہے ہو۔ میں تمہارے سامنے ہوں۔ چلاؤ گولی“...... مادام فلاویا نے بے خوفی سے کہا۔ اس کی بے خوفی ٹائیگر کو کھل رہی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر مادام فلاویا اس سے اس قدر ٹھنڈے لہجے میں اور بے خوفی سے کیوں بات کر رہی ہے۔

”تمہارا یہ ٹھنڈا مزاج میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ کیا میں یہ سمجھوں کہ پالینڈ میں میرے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد شیرنی کو میں نے بھیڑ بنا دیا ہے“...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر مادام فلاویا بے اختیار ہنس پڑی۔

”صرف میرا مزاج ٹھنڈا ہوا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ

غصے میں انسان کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور جب دماغ کام کرنا چھوڑ دے تو سوائے نقصان کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اپنا دماغ ٹھنڈا رکھنے کا گر میں نے سیکھ لیا ہے۔ میرا مزاج ٹھنڈا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ شیرنی، بھیڑ بن گئی ہے۔ تم شاید نہیں جانتے کہ زخمی ہونے والی شیرنی پہلے سے کہیں زیادہ خطرناک اور خونخوار ہو جاتی ہے اور جب تک وہ زخمی کرنے والے کو چیر پھاڑ نہ دے سکون سے نہیں بیٹھتی“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”تو کیا تم اتنے عرصے کے بعد یہاں مجھ سے اور باس سے انتقام لینے کے لئے آئی ہو“...... ٹائیگر نے سر جھٹک کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”صرف انتقام کی بات ہوتی تو یہ کام میں بہت پہلے کر چکی ہوتی“...... مادام فلاویا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب“...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

”مطلب واضح ہے۔ میں یہاں ایک اہم کام سے آئی ہوں اپنے کام کے ساتھ ساتھ میں تم دونوں کا بھی خاتمہ کر دوں گی اور میرا تم سے یہ وعدہ ہے کہ میں تمہیں اور عمران کو تڑپا تڑپا کر ہلاک کروں گی“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”ہونہہ۔ اگر تمہیں یہ سب کچھ کرنا تھا تو پھر تم نے وائٹ سٹار ہوٹل والا ڈرامہ کیوں کھیلا تھا“...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

”تاکہ میں تم دونوں کے ٹھکانوں تک رسائی حاصل کر سکوں۔ تم

دونوں نے ظاہر ہے ہوٹل سے نکل کر واپس اپنے ٹھکانوں پر ہی جانا تھا۔ میں نے تم دونوں کی نگرانی کے لئے اپنے آدمی لگا رکھے تھے جو تمہارا تعاقب کر کے تمہارے ٹھکانوں کے بارے میں مجھے بتا سکتے تھے۔ تمہارے اس ٹھکانے اور عمران کے فلیٹ کا تو مجھے پہلے سے ہی علم تھا۔ لیکن میں چاہتی تھی کہ میں تم دونوں کے باقی ٹھکانوں کا بھی پتہ لگا لوں تاکہ ضرورت پڑنے پر میں کبھی بھی اور کہیں بھی پہنچ جاؤں اور تم دونوں کو اپنے انداز میں ہلاک کر سکوں۔

جب تم ہوٹل سے فرار ہوئے تو میں یہاں آ گئی تھی جبکہ میرا ایک آدمی تمہارے پیچھے لگا ہوا تھا اگر تم کسی اور ٹھکانے کی طرف جاتے تو مجھے اس کا بھی علم ہو جاتا۔ عمران کو میں نے عام سے طریقے سے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اور مجھے اس بات کا بھی اندازہ تھا کہ وہ اتنی آسانی سے ہلاک نہیں ہو گا لیکن بہرحال میں نے کوشش ضرور کی تھی اور اب میں تمہارے سامنے ہوں۔ چاہوں تو میں تمہیں یہاں تمہارے فلیٹ میں ہی ہلاک کر سکتی ہوں لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ میں تم دونوں کو تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتی ہوں اس لئے میں تمہیں چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ جس طرح تم نے اور عمران نے مجھے میرے ملک پالینڈ میں مجھے اپنے پیچھے بھگایا تھا اور میرے ہاتھوں سے چکنی مچھلی کی طرح پھسل جاتے تھے اسی طرح میں یہاں تم دونوں کو تگنی کا

ناچ نچانا چاہتی ہوں۔ میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ تم دونوں میرے پیچھے بھاگتے رہو اور میری تلاش میں ٹکریں مارتے رہو اور جب تم دونوں تھک جاؤ گے اور میری گرد بھی نہ پا سکو گے تو میں تمہیں ہلاک کر دوں گی اور میں تم دونوں کو اتنی عبرت ناک موت دوں گی کہ مرنے کے بعد بھی تم دونوں کی روحیں صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی“۔ مادام فلاویا کہتی چلی گئی۔

”میں تمہیں یہاں سے زندہ واپس جانے دوں گا تو تم یہ سب کرو گی۔ تم کیا سمجھتی ہو کہ یہاں آنے کے بعد تم زندہ جا سکتی ہو“...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

”ہاں۔ میں آسانی سے یہاں سے جا سکتی ہوں“...... مادام فلاویا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا کر تم پر فائرنگ کرنے لگا ہوں۔ بچ سکتی ہو تو بچ جاؤ“...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کے ٹریگر پر دباؤ ڈال دیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا اچانک بیرونی دروازے پر ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دروازے کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ ٹائیگر اور مادام فلاویا بری طرح سے اچھل کر دور جا گرے۔ ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر ایک الماری کے نیچے پہنچ گیا تھا۔ اسی لمحے انہوں نے چار لمبے تڑنگے افراد کو اچھل کر اندر آتے دیکھا۔ ان میں سے تین کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ پہلے

اندر آنے والے لمبے تڑنگے نوجوان کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا۔ ان چار افراد کو دیکھ کر ٹائیگر اور مادام فلاویا بری طرح سے چونک پڑے۔

''کیا یہ تمہارے ساتھی ہیں''..... ٹائیگر نے تیزی سے ایک صوفے کے پیچھے رینگتے ہوئے کہا۔

''نہیں''..... مادام فلاویا نے بھی ایک صوفے کی آڑ لیتے ہوئے کہا۔

''دیکھو۔ کہاں ہے وہ۔ آج اسے ہمارے ہاتھوں ہلاک ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا''..... ریوالور والے نوجوان نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ دوسرے نوجوان بھی تیزی سے آگے بڑھ آئے اور ان کی نظریں کمرے کا جائزہ لینے لگیں اور ان میں سے دو مشین گن بردار تیزی سے سائیڈ کے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

''اگر یہ تمہارے ساتھ نہیں ہیں تو پھر کون ہیں یہ''..... ٹائیگر نے دبے لہجے میں مادام فلاویا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نہیں جانتی''..... مادام فلاویا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ کمروں میں جانے والے افراد جلد ہی واپس آ گئے۔

''وہ اندر نہیں ہے''..... ان دونوں نے بیک آواز کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ فلیٹ اتنا بڑا نہیں ہے۔ ڈھونڈو اسے۔ وہ یہیں موجود ہے۔ اسے میں نے خود اس فلیٹ میں جاتے دیکھا

تھا''..... ریوالور والے نے چیختے ہوئے کہا جو ان تینوں کا سربراہ معلوم ہو رہا تھا۔ اس کا حکم سنتے ہی تین افراد تیزی سے دائیں بائیں پھیل گئے اور انہیں تلاش کرنے لگے۔ ریوالور بردار کی باتوں سے ٹائیگر کو اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ یہاں اس کے پیچھے آئے ہیں یا پھر مادام فلاویا کے۔ ریوالور بردار کی نظریں سٹنگ روم کا جائزہ لے رہی تھیں پھر اس کی نظریں اس صوفے پر جم گئیں جس کے پیچھے ٹائیگر اور مادام فلاویا چھپے ہوئے تھے۔

''مارٹی، ایرک، جوزک یہاں آؤ تینوں''..... اچانک اس شخص نے اپنے تینوں ساتھیوں کو چیخ کر آوازیں دیتے ہوئے کہا تو وہ تینوں فوراً وہاں آ گئے۔

''یس باس''..... ان تینوں نے بیک آواز بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''انہیں کہیں اور تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ یہاں اسی کمرے میں موجود ہیں''..... باس نے کہا تو وہ تینوں چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

''مادام فلاویا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اپنے ساتھی کے ساتھ صوفے کے پیچھے چھپی ہوئی ہو۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ صوفے کے پیچھے سے نکل کر میرے سامنے آ جاؤ''..... باس نے صوفے کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت اور سخت لہجے میں کہا تو مادام فلاویا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو یہ تمہارے پیچھے ہیں"..... ٹائیگر نے زہریلے انداز میں مسکرا کر کہا تو مادام فلاویا اسے گھور کر رہ گئی۔

"میں تم سے مخاطب ہوں مادام فلاویا۔ اپنے ساتھی کے ساتھ سامنے آ جاؤ ورنہ....." باس نے چیختے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے مادام فلاویا کی طرف دیکھا پھر وہ دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر مادام فلاویا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"گڈ شو۔ تم نے عقلمندی کی ہے جو ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہوئے ہو۔ مادام فلاویا اب تمہاری باری ہے"..... باس نے غرا کر کہا تو مادام فلاویا غراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ مادام فلاویا کو دیکھ کر باس اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"کون ہو تم"..... مادام فلاویا نے انہیں گھورتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

"ریڈ ڈاٹ"..... باس نے کہا اور ریڈ ڈاٹ کا سن کر نہ صرف مادام فلاویا بلکہ ٹائیگر بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ریڈ ڈاٹ۔ کیا مطلب"..... مادام فلاویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق اولینڈ سے ہے مادام اور ہم وہی انٹرنیشنل کلرز ہیں جن کا کارڈ تم نے ہوٹل وائٹ سٹار کے کمرہ نمبر چار سو دس میں موجود لڑکی کی لاش کے پاس رکھا تھا"..... باس نے اسے دیکھ کر

سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ لیکن وہ کارڈ تو میں نے کسی کو ڈرانے کے لئے رکھا تھا اور وہ اصلی کارڈ تو نہیں تھا"..... مادام فلاویا نے کہا۔

"ہم جانتے ہیں کہ وہ اصلی کارڈ نہیں تھا لیکن اس وقت تمہارے سامنے اصلی ریڈ ڈاٹ کھڑی ہے اور میں ریڈ ڈاٹ کا باس ہارلٹ ہوں"..... باس نے کہا تو مادام فلاویا نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ کیا چاہتے ہو تم"..... مادام فلاویا نے کہا۔

"تمہاری موت"..... ہارلٹ نے غرا کر کہا۔

"کیوں۔ تم مجھے کیوں ہلاک کرنا چاہتے ہو"..... مادام فلاویا نے خود کو سنبھالتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ ڈاٹ کو تمہاری ہلاکت کا ٹاسک دیا گیا ہے مادام"۔ ہارلٹ نے کہا۔

"میری ہلاکت کا ٹاسک۔ کیا مطلب۔ کس نے دیا ہے تمہیں میری ہلاکت کا ٹاسک"..... مادام فلاویا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ یہ بزنس سیکرٹ ہے۔ اس کے بارے میں تمہیں کچھ نہیں بتایا جا سکتا"..... ہارلٹ نے کہا۔ اس کے اشارے پر اس کے تینوں ساتھی مشین گنیں سنبھالے ٹائیگر اور مادام فلاویا کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

''ہلاک کر دو ان دونوں کو'...... ہارلٹ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور اس سے پہلے کہ ٹائیگر اور مادام فلاویا کچھ سمجھتی اچانک ہارلٹ کے ساتھیوں نے ان پر فائرنگ شروع کر دی اور کمرہ یکلخت مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں اور انسانی چیخوں کی زور دار آوازوں سے گونجنے لگا۔

چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اس لئے جولیا بھی اپنا زیادہ وقت فلیٹ میں ہی گزارتی تھی۔ وہ اس وقت اپنے فلیٹ میں بیٹھی ایک مقامی رسالہ دیکھنے میں مصروف تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ جولیا نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور پھر وہ اٹھ کر اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں فون بج رہا تھا۔

''یس'...... جولیا نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''ایکسٹو'...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ جولیا بول رہی ہوں'...... چیف کی آواز سن کر جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے ابھی چند لمحے قبل صفدر نے کال کی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ جارڈن روڈ سے گزر رہا تھا کہ اسے سڑک کے کنارے عمران

کی کار دکھائی دی۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران کی کار کی طرف جاتا اسی لمحے عمران کی کار زور دار دھماکے سے تباہ ہو گئی''...... ایکسٹو نے کہا اور عمران کی کار کی تباہی کا سن کر جولیا یکلخت بری طرح سے اچھل پڑی۔

''اوہ۔ کیا ہوا عمران کو۔ وہ خیریت سے تو ہے نا''...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ ٹھیک ہے۔ کار بلاسٹ ہونے سے کچھ سیکنڈ پہلے وہ کار سے نکل گیا تھا لیکن دھماکے کے پریشر سے اچھل کر وہ دور فٹ پاتھ پر جا گرا تھا اور بے ہوش ہو گیا تھا۔ صفدر فوراً اس کی مدد کو پہنچ گیا اور اسے بے ہوشی کی حالت میں وہاں سے اٹھا کر لے گیا۔ صفدر اسے سپیشل ہسپتال لے گیا تھا جہاں ڈاکٹر صدیقی نے عمران کو ٹریٹ کیا ہے اور اب عمران بالکل ٹھیک ہے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''وہ اب ہوش میں ہے''...... جولیا نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس کے کاندھے پر زیادہ چوٹ لگی تھی اس لئے ڈاکٹر صدیقی نے اسے ایک روز کے لئے ہسپتال میں ہی رکنے کا کہا ہے۔ تم فوراً وہاں جاؤ اور عمران سے سارے حالات معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو۔ میں نے صفدر کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ وہ پتہ کرے کہ عمران پر اس طرح کس نے حملہ کیا ہے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف۔ میں ابھی جا کر عمران سے بات کرتی ہوں۔ شاید

کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں ہو سکتا ہے۔ تم باقی ممبران کو کال کرو اور انہیں فوری طور پر میری طرف سے ہر طرف پھیل جانے کا حکم دو تا کہ وہ معلوم کر سکیں کہ عمران پر حملہ کس نے اور کیوں کیا ہے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف''...... جولیا نے کہا۔

''ان سب سے کہنا کہ وہ آنکھیں اور کان کھلے رکھیں اور جیسے ہی انہیں کچھ معلوم ہو فوری طور پر تمہیں اس سے آگاہ کریں''۔ ایکسٹو نے اسی انداز میں کہا۔

''یس چیف''...... جولیا نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایکسٹو نے رابطہ ختم کر دیا۔ جولیا کو یہ سن کر شدید دھچکا لگا تھا کہ عمران پر حملہ کیا گیا تھا۔ اگر عمران بروقت کار سے نہ نکلتا تو کار کے ساتھ یقینی طور پر اس کے بھی ٹکڑے اُڑ جاتے۔ جولیا نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور پھر وہ باری باری ممبران کو ایکسٹو کی ہدایات دینا شروع ہو گئی۔ تمام ممبران کو ہدایات دے کر وہ کمرے سے نکلی اور واش روم میں چلی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کر اور لباس بدل کر نکلی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی فلیٹ سے نکلتی چلی گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی کار میں سوار سپیشل ہسپتال کی جانب اُڑی جا رہی تھی۔ سپیشل ہسپتال کے کمپاؤنڈ میں کار روک کر وہ باہر نکلی اور پھر تیز تیز چلتی ہوئی ہسپتال کے مین ڈور کی طرف بڑھ گئی اور پھر وہ مختلف راستوں سے ہوتی ہوئی ڈاکٹر صدیقی کے

آفس پہنچ گئی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور سائیڈ میں ڈاکٹر صدیقی اپنی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے کسی فائل کا مطالعہ کرنے میں مصروف نظر آ رہے تھے۔ جولیا نے دروازے پر دستک دی تو ڈاکٹر صدیقی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''اوہ۔ مس جولیا آپ''...... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ کے اشارے سے جولیا کو اندر بلا لیا۔

''میں عمران سے ملنے آئی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ۔ میں بس اس فائل پر دستخط کر دوں پھر میں آپ کو عمران صاحب کے پاس خود لے چلتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو جولیا اثبات میں سر ہلا کر ان کے سامنے ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ ڈاکٹر صدیقی نے فائل کو سرسری انداز میں چیک کیا اور پھر انہوں نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے فائل کے آخری صفحے پر دستخط کئے اور فائل بند کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''آئیں۔ میں آپ کو عمران صاحب کے پاس لے چلوں''۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ ڈاکٹر صدیقی، جولیا کو لے کر اپنے آفس سے باہر آئے اور پھر مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے ایک پرائیویٹ روم کے دروازے پر آ کر رک گئے۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ ڈاکٹر صدیقی نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئے۔ جولیا بھی ان کے پیچھے قدم

اٹھاتی ہوئی اندر آ گئی۔

''ارے یہ کیا۔ عمران صاحب کہاں گئے''...... ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا نے چونک کر سائیڈ پر پڑے ہوئے بیڈ کی طرف دیکھا۔ بیڈ خالی تھا۔ عمران وہاں موجود نہیں تھا۔

''شاید وہ واش روم میں ہو''...... جولیا نے روم سے ملحقہ واش روم کے بند دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انہوں نے چند منٹ انتظار کیا لیکن واش روم سے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

''مجھے نہیں لگ رہا کہ عمران واش روم میں موجود ہے۔ ایک منٹ میں دیکھتی ہوں''...... جولیا نے کہا اور تیز تیز چلتی ہوئی واش روم کے پاس آ گئی۔

''عمران۔ کیا تم اندر ہو''...... جولیا نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے کہا لیکن اندر سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''عمران۔ جواب دو۔ کیا تم اندر ہو''...... جولیا نے ایک بار پھر دروازے پر ہاتھ مارتے ہوئے اونچی آواز میں کہا لیکن جواب ندارد۔ جولیا نے واش روم کے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ واش روم خالی تھا۔

''نہیں۔ عمران یہاں نہیں ہے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ مجھے بتائے بغیر وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ میں نے

تو انہیں ایک روز یہاں ریسٹ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اگر انہیں جانا تھا تو کم از کم مجھے تو بتا کر جاتے''...... ڈاکٹر صدیقی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا اس کے زخم خطرناک ہیں''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ معمولی زخم ہیں لیکن احتیاطاً میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ ایک روز یہیں رک جائیں لیکن سمجھ نہیں آ رہا کہ وہ کچھ بتائے بغیر کیوں چلے گئے۔ آپ یہیں رکیں میں اپنے اسسٹنٹ سے جا کر پوچھتا ہوں۔ ہوسکتا ہے جب میں او ٹی میں مصروف تھا تو عمران صاحب میرے اسسٹنٹ کو بتا کر چلے گئے ہوں''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ڈاکٹر صدیقی وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

ڈاکٹر صدیقی کو باہر جاتے دیکھ کر جولیا نے دروازہ بند کیا اور اس نے اپنے ہینڈ بیگ سے اپنا سیل فون نکالا لیا اور چیف کے نمبر پریس کرنے لگی۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ملتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''جولیا بول رہی ہوں چیف۔ عمران میرے آنے سے پہلے ہی ہسپتال سے نکل گیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم واپس آ جاؤ۔ میں اسے ٹریس کر کے خود ہی اس سے بات کر لیتا ہوں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف اور میرے لئے کیا حکم ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''تم بھی ممبران کے ساتھ چیک کرو کہ کیا معاملہ ہے اور عمران پر کس نے حملہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں تم صفدر سے گائیڈ لائن لے سکتی ہو''...... چیف نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیل فون سے صفدر کا نمبر ملانا شروع کر دیا۔

''صفدر بول رہا ہوں مس جولیا''...... رابطہ ملتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔ جس نے اپنے سیل فون کے ڈسپلے پر جولیا کا نام دیکھ لیا تھا۔

''تم کہاں ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں عمران صاحب کو ان کے فلیٹ میں چھوڑنے جا رہا ہوں''......صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ تو عمران تمہارے ساتھ ہے''...... جولیا نے کہا۔

''جی ہاں۔ انہیں معمولی زخم آئے تھے تو میں انہیں سپیشل ہسپتال لے گیا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی نے تو عمران صاحب کو آرام کا مشورہ دیا تھا لیکن آپ تو جانتی ہیں کہ بقول عمران صاحب کے ان کی قسمت میں آرام کہاں۔ ڈاکٹر صدیقی کے او ٹی میں جانے کے بعد عمران صاحب نے ان کے اسسٹنٹ کو بتایا اور پھر میرے ساتھ ہسپتال سے باہر آ گئے''......صفدر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ میں بھی وہیں آ رہی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آ جائیں"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے او کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ واقعی عمران میں چین نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر ایک دو روز وہ یہاں گزار لیتا تو کیا فرق پڑتا تھا"۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے سیل فون اپنے ہینڈ بیگ میں رکھا اور پھر وہ کمرے سے نکلتی چلی گئی۔ جیسے ہی وہ کمرے سے نکلی اسے ایک طرف سے ڈاکٹر صدیقی آتے دکھائی دیئے۔

"میرے اسسٹنٹ نے بتایا ہے کہ جب میں او ٹی میں مصروف تھا تو عمران صاحب اسے بتا کر یہاں سے چلے گئے تھے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے جولیا کے قریب آ کر کہا۔

"اوہ۔ شکریہ۔ میں نے اس سے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن شاید اس کے پاس سیل فون نہیں ہے۔ وہ یقیناً اپنے فلیٹ میں گیا ہو گا۔ میں وہیں جا کر اس سے مل لوں گی"...... جولیا نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا اور جولیا تیز تیز چلتی ہوئی ہسپتال سے نکلتی چلی گئی۔ اس کی کار کے کلرڈ شیشے تھے۔ کار میں بیٹھتے ہی اس نے اپنے ہینڈ بیگ سے ایک باریک سی جھلی نکال کر اپنے چہرے پر لگائی اور دونوں ہاتھوں سے چہرہ تھپتھپانے لگی پھر اس نے انگلیوں سے اپنا ہیئر اسٹائل تبدیل کیا اور بیگ سے ایک چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگا لیا۔ اب اس کا حلیہ یکسر

بدل گیا تھا۔ اس نے پارکنگ سے کار باہر نکالی اور پھر باہر آتے ہی اس نے سائیڈ کھڑکی کا شیشہ نیچے کیا اور پھر وہ تیزی سے اپنی کار میں عمران کے فلیٹ کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ ایک چوراہے پر پہنچ کر جولیا نے کار جیسے ہی کنگ روڈ کی طرف موڑنی چاہی اسے سائیڈ سے گزرتی ہوئی ایک ٹیکسی دکھائی دی۔ ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا تھا۔ اس نوجوان پر نظر پڑتے ہی جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"ساراگ۔ یہ تو ساراگ معلوم ہوتا ہے"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ نوجوان نے جینز اور سرخ رنگ کی جیکٹ پہن رکھی تھی اور اس کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کا چشمہ تھا۔

ساراگ میک اپ میں تھا لیکن جولیا چونکہ سیکرٹ ایجنٹ تھی اس لئے اس نے فوراً اس کے چہرے پر میک اپ چیک کر لیا تھا اور پھر اس نوجوان کو غور سے دیکھتے ہی اسے معلوم ہو گیا کہ میک اپ کے پیچھے چھپا ہوا چہرہ کس کا ہو سکتا ہے۔ وہ ساراگ تھا جس کا تعلق پالینڈ سے تھا اور وہ پہلے بھی ایک دو مرتبہ پاکیشیا آ چکا تھا۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اس سے ٹکراؤ بھی ہوا تھا۔ ساراگ پاکیشیا میں اپنا کوئی بھی مشن مکمل تو نہیں کر سکا تھا لیکن ہر بار وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈاج دے کر نکل جانے میں ضرور کامیاب ہو جاتا تھا۔ جولیا ساراگ کو بخوبی جانتی تھی اس لئے اسے ساراگ کو پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں ہوئی تھی۔ ساراگ بڑے

اطمینان بھرے انداز میں ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

''ہونہہ۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔ کہیں عمران پر حملہ کرانے میں اس کا ہاتھ تو نہیں ہے''...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ٹیکسی چوک سے نکل کر سائیڈ سڑک پر مڑ گئی تھی جو وسطی شہر کی طرف جاتی تھی۔ کچھ سوچ کر جولیا نے بھی کار موڑی اور پھر اس نے مخصوص فاصلہ رکھ کر اس ٹیکسی کا تعاقب کرنا شروع کر دیا۔ ساراگ انتہائی عیار، شاطر اور خطرناک ایجنٹ تھا۔ وہ ہزار آنکھیں رکھنے والا انسان تھا اس لئے جولیا انتہائی محتاط انداز میں اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ وہ اتفاق سے ہی اسے دکھائی دے گیا تھا ورنہ شاید اس کی پاکیشیا میں موجودگی کا پتہ نہ چلتا اور جولیا کو علم تھا کہ اگر ساراگ اس کے ہاتھ سے نکل گیا تو اسے شہر میں ڈھونڈنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ وہ مسلسل اپنا ٹھکانہ اور میک اپ بدلتا رہتا تھا جس سے اس کی تلاش واقعی مشکل ہو جاتی تھی۔ ٹیکسی شہر کے مختلف راستوں پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ پیچھے بیٹھا ہوا ساراگ انتہائی مطمئن تھا۔ جولیا نے چونکہ ماسک میک اپ کر رکھا تھا اس لئے شاید ساراگ بھی اسے نہیں پہچان سکا تھا حالانکہ وہ میک اپ کے پیچھے چھپے چہروں کو آسانی سے پہچان جانے والا ایجنٹ تھا۔

کچھ دیر تک ٹیکسی مختلف سڑکوں پر دوڑتی رہی پھر ٹیکسی ایک جدید کالونی کی طرف مڑ گئی۔ جولیا بڑے ماہرانہ انداز میں اس کا تعاقب کر رہی تھی اور پھر جب ٹیکسی ایک رہائش گاہ کے گیٹ کے

سامنے رکی تو جولیا نے فوراً اپنی کار سائیڈ گلی میں گھما لی۔ گلی میں لاتے ہی اس نے کار روکی اور پھر وہ تیزی سے کار سے نکل کر گلی کے سرے پر آ گئی اور ٹہلنے والے انداز میں گھوم کر اس طرف آ گئی جس طرف اس نے ساراگ کی ٹیکسی رکتے دیکھا تھا۔ ساراگ ٹیکسی سے نکل کر اس گیٹ کی طرف جانے بجائے آگے بڑھا جا رہا تھا جس کے سامنے اس نے ٹیکسی رکوائی تھی۔

ٹیکسی دوسری سڑک کی طرف مڑی تو جولیا نے ساراگ کو تین چار کوٹھیاں چھوڑ کر براؤن رنگ کے گیٹ والی ایک کوٹھی کی طرف بڑھتے دیکھا۔ وہ شاید وہاں سے ٹیکسی کے جانے کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے براؤن گیٹ والی کوٹھی کے پاس رکتے دیکھ کر جولیا رکے بغیر مطمئن انداز میں چلتی ہوئی اس کے پاس سے گزرتی چلی گئی۔ ساراگ نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔ اسی لمحے براؤن گیٹ کا ذیلی دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی ساراگ تیزی سے اندر چلا گیا اور جولیا رکے بغیر اس کوٹھی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

جولیا نے پہلے سوچا کہ اسے اپنی مدد کے لئے اپنے کسی ساتھی کو بلا لینا چاہئے لیکن پھر اس نے کچھ سوچ کر ساراگ کو خود ہی چیک کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس کوٹھی کا راؤنڈ لگایا کوٹھی کی عقبی طرف ایک ایسی جگہ اسے نظر آئی جہاں سے وہ کوٹھی کے اندر جا سکتی تھی۔ گو کہ کوٹھی کی دیواریں کافی اونچی تھیں اور دیواروں کے اوپر بجلی کی تاریں بھی لگی دکھائی دے رہی تھیں۔ لیکن جولیا سپر ایجنٹ تھی۔ اس

کی تیز نظروں نے ایک راستہ ڈھونڈ ہی لیا تھا اور یہ راستہ ملحقہ
عمارت سے جاتا تھا۔ ملحقہ عمارت کی چھت اور اس کوٹھی کی چھت
کے درمیان سات فٹ کا فاصلہ تھا اور ظاہر ہے کوئی آدمی بھی سات
فٹ لمبی چھلانگ نہیں لگا سکتا تھا اور اگر لگاتا بھی تو اس چھت پر اتنا
زور دار دھماکہ ہوتا کہ یقیناً عمارت میں موجود ہر شخص چونک پڑتا۔

جولیا نے اس سات فٹ طویل فاصلے کو طے کرنے کا آسان
حل تلاش کر لیا تھا۔ ملحقہ عمارت کی چار دیواری چھوٹی تھی۔ اس
لئے جولیا اسے آسانی سے کراس کر گئی اور پھر وسیع لان سے ہوتی
ہوئی وہ عمارت کی پچھلی طرف موجود پانی کے موٹے موٹے پائپوں
کے ذریعے چند ہی لمحوں میں چھت پر پہنچ گئی۔ چھت کے کنارے
پر پہنچ کر وہ کنارے سے چند فٹ نیچے بنے ہوئے ایک کھڑکی کے
شیڈ پر آ گئی۔ اس طرح کا شیڈ دونوں کوٹھیوں کی ہر کھڑکی پر بنا ہوا
تھا لیکن ان شیڈوز کی وجہ سے فاصلہ صرف ڈیڑھ فٹ کے قریب کم
ہوا تھا۔ جولیا نے شیڈ کو دونوں ہاتھوں سے تھاما اور نیچے لٹک گئی۔

اس کے بعد اس نے اپنے جسم کو جھولے کے سے انداز میں
زور سے جھلایا اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں ہی قلابازی کھاتی ہوئی
درمیانی دیوار کے اوپر سے گزر کر چھت کے شیڈ تک پہنچ گئی۔
قلابازی کھانے کی وجہ سے اس کا جسم فضا میں اچھل کر جب نیچے کی
طرف آیا تو وہ درمیانی فاصلہ طے کر چکی تھی اور دوسرے لمحے اس
کے دونوں ہاتھ مطلوبہ کوٹھی کی کھڑکی کے شیڈ پر جم گئے۔ اس کے

ساتھ ہی جولیا نے ایک بار پھر الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے
اس کا جسم شیڈ کے اوپر پہنچ گیا۔ اس کے بعد عمارت کی چھت پر
پہنچنے میں اسے دیر نہ لگی۔ یہ واقعی حیرت انگیز مہارت تھی لیکن جولیا
کی تربیت ایسی تھی کہ اس قسم کی چھلانگیں اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ
تھیں۔

چھت پر پہنچتے ہی وہ انتہائی احتیاط سے جھکے جھکے انداز میں چلتی
ہوئی سیڑھیوں تک پہنچی اور پھر سیڑھیاں اتر کر وہ درمیانی منزل پر
آ گئی اور پھر وہاں موجود سیڑھیاں دیکھ کر وہ نیچے اترتی چلی گئی۔ کچھ
ہی دیر میں وہ گراؤنڈ فلور پر پہنچ چکی تھی۔ کوٹھی میں گہری خاموشی
چھائی ہوئی تھی۔ جولیا نے سیڑھیاں اتر کر سامنے برآمدے کی
جانب دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

وہ تیزی سے آگے بڑھی اور برآمدے سے ہوتی ہوئی صحن میں
آ گئی۔ صحن میں ستون تھے وہ تیزی سے ایک ستون کی آڑ میں ہو
گئی کیونکہ اسے صحن کے سائیڈ میں موجود ایک کمرے سے ایک
مردانہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ جولیا نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر
وہ دائیں بائیں دیکھتی ہوئی تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھی
جہاں سے بولنے کی آوازیں آ رہی تھیں اور پھر وہ فوراً اس کمرے
کے دروازے کی سائیڈ دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی اور اندر کی
آوازیں سننے لگی۔ بولنے والے کی آواز سن کر جولیا نے بے اختیار
ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سارگ کی ہی آواز تھی جو کسی سے ٹرانسمیٹر پر

بات کر رہا تھا۔

"یس لارڈ۔ میں پاکیشیا پہنچ گیا ہوں اور دو گھنٹوں کے بعد میں آپ کو مادام کے بارے میں معلوم کر کے رپورٹ دیتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرے ہوتے ہوئے مادام کو کوئی میلی آنکھ سے بھی نہیں دیکھ سکے گا۔ اوور"...... ساراگ بڑے مؤدبانہ انداز میں باتیں کر رہا تھا۔

"سنو۔ اگر فلاویا کو تمہارے وہاں ہونے کے باوجود کچھ ہوا تو اس کی تمام ذمہ داری تم پر عائد ہو گی۔ اب ہر صورت میں تم نے اس کی حفاظت کرنی ہے اور تمہیں اس بات کا بھی خصوصی طور پر خیال رکھنا ہے کہ تمہارے بارے میں فلاویا کو کچھ پتہ نہ چلے۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک بوڑھی لیکن کرخت آواز سنائی دی۔

"آپ بے فکر رہیں لارڈ۔ میں محتاط رہوں گا اور میں اپنے میک اپ کے ساتھ مسلسل اپنے ٹھکانے بدلتا رہوں گا تاکہ مادام کو کسی بھی صورت میں میری یہاں موجودگی کا علم نہ ہو سکے۔ اوور"...... ساراگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے ہی اس کے بارے میں پتہ چلے کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہی ہے مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ اوور"...... لارڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ۔ اوور"...... ساراگ نے کہا اور پھر لارڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ جولیا خاموشی سے دیوار کے ساتھ

چپکی ہوئی تھی۔ اس کی ساری توجہ کمرے کی طرف مبذول تھی اس لئے وہ سائیڈ سے ایک لمبے تڑنگے اور طاقتور جسم کے مالک نوجوان کو آتے نہ دیکھ سکی جو اچانک سائیڈ سے نکل کر اس طرف آ گیا تھا اور جولیا کو دیوار سے چپکے دیکھ کر چونک پڑا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے جیب سے بھاری دستے والا ریوالور نکالا اور اس کا رخ جولیا کی طرف کر دیا۔

"کون ہو تم"...... نوجوان نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کی آواز سن کر جولیا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر وہ خود کو ریوالور کی زد میں دیکھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ساراگ کمرے سے باہر آ گیا۔ نوجوان اور دیوار کے ساتھ چپکی لڑکی کو دیکھ کر وہ بھی ٹھٹھک گیا۔

مشین گن برداروں نے مشین گنوں کے رخ ان کی طرف کیے اور ان کی انگلیاں ٹریگروں پر جم گئیں۔ مادام فلاویا کی نظریں مشین گن برداروں کی انگلیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی انہوں نے مشین گنوں کے ٹریگر دبائے مادام فلاویا نے پوری قوت سے دائیں جبکہ گولیوں کی بوچھاڑ سے بچنے کے لئے ٹائیگر نے بائیں سمت میں چھلانگ لگا دی۔

گولیاں ان دونوں کے درمیان سے گزرتی ہوئیں صوفے اور پیچھے دیوار پر پڑیں۔ اس سے پہلے کہ مشین گن بردار پلٹ کر ان پر دوبارہ فائر کرتے مادام فلاویا نے اپنی جیکٹ سے کوئی چیز نکالی اور پوری قوت سے مشین گن برداروں کی طرف اچھال دی۔ یہ ایک چھوٹا کیپسول تھا جو ہارلٹ کے قریب گر کر پھٹا اور دوسرے لمحے نہ صرف ہارلٹ بلکہ اس کے ساتھی بھی اچھل کر بری طرح سے چیختے ہوئے نیچے گرتے چلے گئے۔

مادام فلاویا نے کیپسول اچھالتے ہی اپنا سانس روک لیا تھا۔ وہ پہلو کے بل زمین پر گر کر فوراً اچھل کر کھڑی ہوئی اور ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے کیپسول نکال کر پھینکا تھا جس کے پھٹتے ہی اس سے زود اثر گیس نکل کر کمرے میں پھیل گئی تھی اور کیپسول کی گیس اس قدر تیز تھی کہ ہارلٹ اور اس کے ساتھیوں کو دوسرا سانس لینے کا موقع بھی نہ مل سکا تھا اور وہ بے ہوش ہو کر گر گئے تھے۔ یہی حال ٹائیگر کا بھی ہوا تھا۔ وہ پہلو کے بل جس سائیڈ پر گرا تھا وہاں ایک اور صوفہ پڑا تھا۔ صوفے کے پیچھے جانے کی وجہ سے وہ مادام فلاویا کو بے ہوشی کی گیس والا کیپسول پھینکتے نہ دیکھ سکا تھا اس لئے وہ بھی اس گیس کی وجہ سے فوراً بے ہوش ہو گیا تھا۔

مادام فلاویا چند لمحے اسی طرح سانس روکے پڑی رہی پھر وہ تیزی سے اٹھی اور اس نے چند لمحوں بعد آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا۔ اس کا چہرہ اب غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور وہ انتہائی غصیلی نظروں سے فرش پر الٹے سیدھے پڑے ریڈ ڈاٹ کے افراد کو دیکھ رہی تھی جو اسے ہلاک کرنے اس کے پیچھے یہاں پہنچ گئے تھے۔

”ہونہہ۔ مادام فلاویا کو ہلاک کرنا تم جیسے بچوں کا کام نہیں ہے“...... مادام فلاویا غرائی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے ہارلٹ کا گرا ہوا سائیلنسر لگا ریوالور اٹھا لیا۔ اس نے ہارلٹ کے ساتھ آنے والے مشین گن برداروں پر

فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ اس نے ان تینوں کے سروں میں گولیاں ماری تھیں۔ ان تینوں کو پھڑکنے کا بھی موقع نہ ملا اور وہ وہیں ساکت ہو گئے۔

تین افراد کو گولیاں مار کر مادام فلاویا تیزی سے مڑی اور ٹائیگر کے فلیٹ کے ایک اور کمرے میں گھستی چلی گئی۔ چند لمحوں کے بعد وہ کمرے سے باہر آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک چادر تھی جسے وہ پھاڑ کر رسی کی طرح بل دے رہی تھی۔ مادام فلاویا نے ہارلٹ کا سائیلنسر لگا ریوالور اپنی پیٹی میں اُڑس لیا تھا۔ وہ آگے بڑھی اور اس نے نہایت ماہرانہ انداز میں ہارلٹ کے ہاتھ پاؤں باندھنے شروع کر دیئے۔

اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر وہ ٹائیگر کی طرف بڑھی اور اس نے باقی بچ جانے والی رسی سے ٹائیگر کو بھی جکڑ دیا۔ اس نے ٹائیگر کو صوفے کے پیچھے چھوڑا اور ایک بار پھر بندھے ہوئے ہارلٹ کے پاس آ گئی اور پھر اس نے جھک کر بھاری بھرکم ہارلٹ کو دونوں ہاتھوں سے یوں اٹھا لیا جیسے ہارلٹ کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔

مادام فلاویا نے ہارلٹ کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر اس کے جسم سے لٹکتی ہوئی رسیوں سے اسے کرسی سے باندھنے لگی۔ چند ہی لمحوں کے بعد ہارلٹ کرسی پر جکڑا ہوا تھا۔ اب اگر اسے ہوش بھی آ جاتا تو وہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ مادام فلاویا نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار والا خنجر نکال کر ہاتھ

میں لے لیا۔ دوسرے لمحے بجلی سی چمکی اور ہارلٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ مادام فلاویا نے انتہائی ماہرانہ انداز میں خنجر مار کر اس کا ایک کان اُڑا دیا تھا اور تکلیف کی شدت سے ہارلٹ کو فوراً ہوش آ گیا تھا۔

ہوش میں آتے ہی ہارلٹ نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر جکڑا ہوا ہے اور پھر اس کی نظریں مادام فلاویا اور اس کے ہاتھ میں موجود خون آلود خنجر پر پڑیں تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے کٹے ہوئے کان سے خون نکل رہا تھا اور تکلیف کی وجہ سے اس کا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا اور پھر اس کی نظریں اپنے ساتھیوں پر پڑیں تو وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کے ساتھیوں کے سروں میں گولیاں ماری گئی تھیں اور ان کے گرد خون کا تالاب بنا ہوا تھا۔

”کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کیا ہے“...... ہارلٹ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”وہی جو تم میرے ساتھ کرنے آئے تھے“...... مادام فلاویا نے سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ تم نے میرے تینوں ساتھیوں کو گولیاں مار دی ہیں لیکن یہ سب ہوا کیسے ہے۔ تم نے کیا پھینکا تھا کہ ہمیں دوسرا سانس لینے کا بھی موقع نہیں ملا تھا اور ہم بے ہوش ہو گئے تھے“...... ہارلٹ نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

''پراسٹی کیپسول۔ اس کیپسول میں ایسی گیس بھری ہوئی تھی جو سانس لیتے ہی دماغ کی رگیں جام کر دیتی ہے۔ اگر میں فوری طور پر تم پر کیپسول نہ پھینکتی تو تم مجھے گولیوں سے اُڑا چکے ہوتے''۔ مادام فلاویا نے کہا۔

''اور وہ تمہارا ساتھی۔ وہ کہاں ہے جو تھوڑی دیر پہلے تمہارے ساتھ کھڑا تھا''...... ہارلٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ اپنا جسم بری طرح سے ہلا رہا تھا جیسے وہ اپنی طاقت سے رسیاں توڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''وہ جہاں بھی ہے۔ اس کی فکر چھوڑو اور اپنی فکر کرو ہارلٹ۔ اب تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ میں تم سے جو پوچھوں اس کا ٹھیک ٹھیک جواب دیتے جاؤ۔ ورنہ......'' مادام فلاویا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور خون آلود خنجر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ہارلٹ نے اگر اس کے سوالوں کا جواب نہ دیا تو وہ اس خنجر سے واقعی ہارلٹ کو چیر کر رکھ دے گی۔

''کیا چاہتی ہو تم''...... ہارلٹ نے خود کو سنبھالتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''کیا تم یہاں واقعی مجھے ہلاک کرنے آئے تھے''...... مادام فلاویا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... ہارلٹ نے بغیر کسی تردد کے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ کس نے بھیجا ہے تمہیں یہاں''...... مادام فلاویا نے غرا

کر کہا۔

''میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ بزنس سیکرٹ ہم کسی کو نہیں بتاتے''...... ہارلٹ نے جواباً غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''دیکھو ہارلٹ۔ تم میرے بارے میں شاید کچھ نہیں جانتے۔ میں پالینڈ کے مادام سینڈیکٹ کی چیف ہوں۔ میں اپنے سامنے آنے والے شکار کو چیر پھاڑ دیتی ہوں۔ ابھی تو میں نے تمہارا صرف ایک کان اُڑایا ہے اگر تم نے سیدھی طرح میرے سوالوں کے جواب نہ دیئے تو میں تمہاری بوٹی بوٹی الگ کر دوں گی''۔ مادام فلاویا نے کہا۔

''ہونہہ۔ میرا تعلق ریڈ ڈاٹ سے ہے۔ ریڈ ڈاٹ کے ارکان کی زبان کھلوانا ناممکن ہے۔ مجھ پر تمہارا کوئی بھی تشدد کارآمد نہیں ہو سکتا۔ تم میری بوٹی بوٹی بھی کر دو تب بھی میری زبان نہیں کھلے گی۔ تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ریڈ ڈاٹ کو تمہیں ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا گیا ہے اور ریڈ ڈاٹ تمہارے پیچھے تمہیں ہلاک کرنے پاکیشیا پہنچ چکی ہے۔ یہ مت سمجھنا کہ میں یہاں اکیلا ہوں۔ اگر تم نے مجھے ہلاک کر دیا تو اس سے ریڈ ڈاٹ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میری جگہ تمہیں ریڈ ڈاٹ کا دوسرا کلر ڈھونڈ نکالے گا اور تم پر اس وقت تک حملے ہوتے رہیں گے جب تک تمہارا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ ریڈ ڈاٹ یہ طے کر کے آئی ہے کہ تمہیں پاکیشیا سے زندہ نہیں جانے دیا جائے گا''۔ ہارلٹ نے انتہائی درشت لہجے میں

کہا۔

’’تو تم نہیں بتاؤ گے کہ تمہیں میری ہلاکت کے لئے کس نے ہائر کیا ہے‘‘۔ مادام فلاویا نے غراتے ہوئے کہا۔

’’نہیں۔ قطعی نہیں‘‘...... ہارلٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

’’اس خنجر سے اگر میں تمہاری بوٹی بوٹی بھی الگ کر دوں تو تم کچھ نہیں بتاؤ گے۔ یہ مجھے معلوم ہے لیکن جب میں تمہیں زندہ جلاؤں گی اور تمہارا رواں رواں جلے گا تب میں دیکھوں گی کہ تم کب تک اپنی زبان بند رکھتے ہو‘‘...... مادام فلاویا نے کہا تو ہارلٹ بری طرح سے چونک پڑا۔

’’کک کک۔ کیا مطلب۔ تم مجھے زندہ آگ میں جلاؤ گی‘‘۔ ہارلٹ نے زندہ جلنے کا سن کر قدرے پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’ہاں۔ اور میری بات کا مطلب ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ رکو ایک منٹ‘‘...... مادام فلاویا نے کرخت لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتی ہوئی ٹائیگر کے فلیٹ کے کچن کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے جاتے ہی ہارلٹ نے ایک بار پھر خود کو رسیوں سے آزاد کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن مادام فلاویا نے اسے اس قدر مہارت سے باندھا تھا کہ وہ ایک بھی رسی ڈھیلی نہ کر پا رہا تھا۔ جب ہارلٹ نے دیکھا کہ رسیاں ڈھیلی نہیں ہو رہیں تو اس نے اپنا جسم سائیڈ کی طرف جھکا لیا۔ اس کے جسم کے وزن سے کرسی سائیڈ میں گر گئی۔ اس کا خیال تھا کہ کرسی گرنے سے اس کے پائے یا پھر

سائیڈیں ٹوٹ جائیں گی جن کے ساتھ رسیاں بندھی ہوئی تھیں لیکن اس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ کرسی بے حد مضبوط تھی اور گرنے کے باوجود نہ ٹوٹی تھی۔

ہارلٹ کے چہرے پر شدید غصہ اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے وہ بار بار کرسی کو اچھالنے کی کوشش کر رہا لیکن کسی بھی طرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا تھا چند لمحوں بعد مادام فلاویا پلاسٹک کی ایک بوتل لے کر وہاں آ گئی جس میں کیروسین آئل تھا جبکہ اس کے دوسرے ہاتھ میں ماچس کی ڈبیہ تھی۔

’’تمہیں مادام فلاویا نے باندھا ہے ہارلٹ۔ تم کچھ بھی کر لو خود کو اس گرفت سے آزاد نہیں کرا سکو گے‘‘...... ہارلٹ کو کرسی سمیت گرے دیکھ کر مادام فلاویا نے اس کے قریب آتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔ اس کے ہاتھ میں کیروسین آئل کی بوتل دیکھ کر ہارلٹ کا رنگ بدل گیا۔

’’اس بوتل میں مجھے کیروسین آئل ملا ہے۔ زیادہ تو نہیں ہے لیکن تمہیں زندہ جلانے کے لئے کافی ہے‘‘...... مادام فلاویا نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے لہجے میں چھپی ہوئی سفا کی محسوس کر کے ہارلٹ بری طرح سے دہل گیا۔

’’تم پاگل تو نہیں ہو۔ کیا تم سچ مچ مجھے زندہ جلاؤ گی‘‘۔ ہارلٹ نے حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ اگر تم اپنی زبان کھولنے پر آمادہ ہو تو میں اپنا پروگرام

بدل سکتی ہوں ورنہ.....‘‘ مادام فلاویا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ماچس کی ڈبیہ جیب میں ڈال کر کیروسین آئل کی بوتل کھولنی شروع کر دی۔ جیسے ہی بوتل کا ڈھکن کھلا ہارلٹ کی ناک میں کیروسین آئل کی بو کا بھبھکا سا ٹکرایا۔

’’تم یہ سب ٹھیک نہیں کر رہی مادام فلاویا۔ مجھے زندہ جلا کر تمہیں اس کا بھیانک خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ریڈ ڈاٹ تم سے میری ہلاکت کا بھیانک انتقام لے گی اور تمہیں ریڈ ڈاٹ سے بچنے کے لئے کہیں پناہ نہیں ملے گی‘‘..... ہارلٹ نے حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہا۔

’’اس وقت موت تمہارے سر پر کھڑی ہے ہارلٹ۔ بھیانک موت۔ سوچو جب تم زندہ حالت میں آگ میں جلو گے تو تمہارا کیسا حشر ہو گا۔ تم نے شاید ہی اس قدر تکلیف دہ موت کا تصور کیا ہو‘‘..... مادام فلاویا نے کہا اور اس نے بوتل سے ہارلٹ کے جسم پر کیروسین آئل ڈالنا شروع کر دیا۔ ہارلٹ بری طرح سے چیخنے لگا لیکن مادام فلاویا کو اس کی چیخوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

’’کیروسین آئل ڈالنے پر ہی تم نے تو چیخنا چلانا شروع کر دیا ہارلٹ۔ ابھی تو آگ لگانی باقی ہے‘‘..... مادام فلاویا نے سرد لہجے میں کہا اور اس کا سرد لہجہ سن کر ہارلٹ بری طرح سے کانپ اٹھا۔ مادام فلاویا نے بوتل خالی کر کے ایک طرف اچھال دی اور پھر اس نے جیب میں رکھی ہوئی ماچس کی ڈبیہ نکال لی۔ ماچس کی ڈبیہ

کھول کر اس نے تیلی نکالی اور ایک بار پھر زہریلی نظروں سے ہارلٹ کی طرف دیکھنے لگی۔

’’اب بھی وقت ہے ہارلٹ۔ اپنا منہ کھول دو ورنہ.....‘‘ مادام فلاویا نے کہا۔

’’مجھے کچھ نہیں معلوم۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے کچھ نہیں معلوم کہ تمہاری ہلاکت کا ٹاسک کس نے دیا تھا۔ میں ریڈ ڈاٹ کا کلر ہوں اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جس کا چیف ہمیں حکم دیتا ہے‘‘۔ ہارلٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

’’میں کیسے مان لوں کہ تم میری ہلاکت کا ٹاسک دینے والے کو نہیں جانتے‘‘..... مادام فلاویا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’میرے پاس اس وقت اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن اگر تم چاہو تو میں اولینڈ میں چیف سے تمہارے سامنے بات کر سکتا ہوں۔ میں چیف سے اس انداز میں بات کروں گا کہ تمہیں خود ہی میری باتوں پر یقین آ جائے گا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں‘‘..... ہارلٹ نے کہا۔

’’اوکے۔ اب یہ بتاؤ۔ اپنے چیف سے تم کیسے رابطہ کرو گے۔ ٹرانسمیٹر پر یا پھر سیل فون سے‘‘..... مادام فلاویا نے کہا۔

’’میرا رابطہ چیف سے ٹرانسمیٹر پر ہوتا ہے‘‘۔ ہارلٹ نے اسی انداز میں کہا۔

’’کہاں ہے ٹرانسمیٹر۔ کیا تمہاری جیب میں ہے‘‘..... مادام

فلاویا نے پوچھا۔

''ہاں۔ اپنے ساتھیوں اور چیف سے رابطے میں رہنے کے لئے مجھے ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ رکھنا پڑتا ہے''..... ہارلٹ نے کہا تو مادام فلاویا نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے تیلی واپس ڈبیہ میں ڈالی اور ڈبیہ اپنی جیب میں رکھ کر ہارلٹ پر جھک گئی اور اس کے لباس کی تلاشی لینے لگی۔ چند ہی لمحوں میں اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا مگر انتہائی جدید ٹرانسمیٹر تھا۔ ٹرانسمیٹر کی ساخت دیکھ کر مادام فلاویا سمجھ گئی کہ یہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہے۔

''اپنے چیف کی فریکوئنسی بتاؤ''..... فلاویا نے کہا۔

''میری یہاں آنے سے پہلے چیف سے بات ہوئی تھی۔ ابھی تک ٹرانسمیٹر پر چیف کی ہی فریکوئنسی ایڈجسٹ ہے۔ تم ٹرانسمیٹر آن کر کے کال دو تو تمہاری چیف سے بات ہو جائے گی''۔ ہارلٹ نے کہا۔

''گڈ شو۔ میں ٹرانسمیٹر آن کرتی ہوں۔ چیف کو تم کال دو گے اور سنو۔ جو میں تم سے کہوں گی تم چیف سے وہی بات کرو گے ورنہ تمہیں میرے ہاتھوں زندہ جلنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا''۔ مادام فلاویا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''کک کک۔ کیا کہوں میں چیف سے۔ بولو''..... ہارلٹ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''اس سے کہنا کہ تم نے مجھے ہٹ کر دیا ہے''..... مادام فلاویا

نے کچھ سوچ کر کہا۔

''لل لل۔ لیکن.....'' ہارلٹ نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''جو کہہ رہی ہوں وہی کرو اور پھر اپنے انداز میں اس سے پوچھو کہ میری ہلاکت کا اسے کس نے ٹاسک دیا تھا اور اسے کیسے معلوم ہوا کہ میں پاکیشیا میں موجود ہوں''..... مادام فلاویا نے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر کے اسے آن کر کے ہارلٹ کے منہ کے پاس رکھ دیا۔

''اگر تم نے کوئی چالاکی کی تو اپنی موت طے سمجھنا''..... مادام فلاویا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ماچس کی ڈبیہ نکال لی۔ ڈبیہ کھول کر وہ سیدھی ہو گئی اور ماچس کی ایک تیلی نکال کر اس نے ماچس کی سائیڈ پر موجود مسالے پر رکھ دی تاکہ وہ اسے جلا کر فوراً جلتی ہوئی تیلی ہارلٹ پر پھینک سکے۔

''ہیلو ہیلو۔ کے ون کالنگ فرام پاکیشیا۔ ہیلو''..... ہارلٹ نے تیز آواز میں کال دیتے ہوئے کہا۔ یہ خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جس میں مائیک اور اسپیکر ایک ساتھ لگے ہوئے تھے اس لئے اس کا بٹن پریس کرنے اور بار بار اوور کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔

''یس چیف اٹنڈنگ یو''..... ٹرانسمیٹر سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''ہارلٹ بول رہا ہوں چیف''..... ہارلٹ نے کہا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''..... چیف نے پوچھا۔

''ٹارگٹ ہٹ ہو گیا ہے چیف۔ میں نے مادام فلاویا کو ہلاک کر دیا ہے''...... ہارلٹ نے مادام فلاویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ماچس کی تیلی لئے اس کے سر پر موت بن کر کھڑی تھی۔

''گڈ شو۔ کیسے ہٹ کیا ہے اسے۔ مجھے تفصیل بتاؤ''...... چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے مادام فلاویا کے ٹارگٹ کے لئے تھری کلرز کو پاکیشیا بھیجا تھا چیف۔ ہم تینوں نے پاکیشیا پہنچ کر اپنے اپنے طور پر مادام فلاویا کی تلاش شروع کر دی تھی۔ مجھے معلومات ملی تھیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر نے مادام فلاویا کو پالینڈ میں ناکوں چنے چبوا دیئے تھے۔ اطلاع کے مطابق مادام فلاویا پاکیشیا آ کر عمران اور ٹائیگر سے انتقام لینا چاہتی تھی۔ مجھے ٹپ دی گئی تھی کہ میں ٹائیگر کی رہائش گاہ کی نگرانی کروں۔ مادام فلاویا، ٹائیگر سے انتقام لینے وہاں ضرور پہنچے گی۔

چنانچہ میں نے ٹائیگر کی رہائش گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اس کی رہائش گاہ کی نگرانی کرنی شروع کر دی۔ مجھے دی گئی ٹپ صحیح ثابت ہوئی۔ مادام فلاویا واقعی ٹائیگر کی رہائش گاہ آ پہنچی تھی۔ میں چونکہ اکیلا تھا۔ اگر میں مادام فلاویا کو ہلاک کرنے اس کے سامنے جاتا تو وہ مجھے ڈاج دے کر نکل سکتی تھی اس لئے میں نے فوراً اپنی مدد کے لئے ایک مقامی گروپ کے تین افراد

ہائر کئے اور انہیں ٹائیگر کی رہائش گاہ کے پاس بلا لیا۔ جیسے ہی مقامی بدمعاش یہاں پہنچے میں نے ٹائیگر کی رہائش گاہ کا دروازہ بم مار کر اُڑایا اور تینوں بدمعاشوں کے ساتھ اندر داخل ہو گیا۔ ٹائیگر اور مادام فلاویا ایک کمرے میں موجود تھے۔ انہیں دیکھتے ہی میں نے مقامی بدمعاشوں کو فائرنگ کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے میرے ساتھ مل کر مشین گنوں سے مادام فلاویا اور ٹائیگر پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ دونوں گولیوں سے چھلنی ہو گئے ہیں اور اب ان کی لاشیں میرے قدموں میں پڑی ہیں''...... ہارلٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ تم فوری طور پر مادام فلاویا کی لاش کی تصویریں اتار کر مجھے بجھواؤ تاکہ میں پارٹی کو اس کی ہلاکت کی تصدیق کرا سکوں''...... چیف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں نے اس کی لاش کی تصویریں بنا لی ہیں۔ میں ابھی آپ کو ساری تصویریں بھیج دیتا ہوں اور چیف اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے ایک بات پوچھوں''...... ہارلٹ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''ہاں پوچھو۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو''...... چیف نے فراخ دلی سے کہا۔

''چیف۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مادام فلاویا کو ہلاک کرنے کا ٹاسک ریڈ ڈاٹ کو کس نے دیا تھا''...... ہارلٹ نے اسی انداز میں

پوچھا۔

"کیا مطلب۔ تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"...... چیف نے چونک کر کہا۔

"سوری چیف۔ آپ نے ہمیں مادام فلاویا کے بارے میں بریفنگ دی تھی کہ مادام فلاویا انتہائی خطرناک اور تیز لیڈی ایجنٹ ہے جس کا آسانی سے ہاتھ آنا ناممکن ہے اسی لئے آپ نے مادام فلاویا کی ہلاکت کے لئے ریڈ ڈاٹ کے تین ارکان یہاں بھیجے تھے تاکہ وہ کسی بھی صورت میں پاکیشیا سے بچ کر نہ جا سکے۔ اسے میں نے ہلاک تو کر دیا ہے لیکن اس کے چہرے پر انتہائی معصومیت ہے اور وہ ایک عام سی لڑکی لگ رہی ہے۔ وہ آسانی سے میرے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ گئی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ اس معصوم لڑکی کو اس قدر خطرناک اور تیز کیوں قرار دیا گیا تھا اور وہ کون ہو سکتا ہے جس نے اس معصوم لڑکی کو ہلاک کرنے کا ریڈ ڈاٹ کو ٹاسک دیا تھا"...... ہارلٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

اس کی بات سن کر مادام فلاویا نے یوں سر ہلایا جیسے ہارلٹ کی باتوں سے وہ مطمئن ہو کہ وہ ٹھیک انداز میں بات کر رہا ہے۔

"ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے ہارلٹ کہ مادام فلاویا معصوم ہے یا خطرناک۔ ریڈ ڈاٹ کو اس کی ہلاکت کا ٹاسک دیا گیا تھا اور اس کے لئے ریڈ ڈاٹ کے سپیشل اکاؤنٹ میں بھاری معاوضہ بھی ٹرانسفر کیا گیا تھا۔ ہمیں آم کھانے سے مطلب ہے پیڑ

گننے سے نہیں۔ سمجھ گئے تم"...... چیف نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں سمجھ گیا۔ آپ مجھے اس پارٹی کے بارے میں نہیں بتانا چاہتے ہیں"...... ہارلٹ نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہوتا تو بھی میں تمہیں پارٹی کے بارے میں نہ بتاتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ مادام فلاویا کو کون ہلاک کرانا چاہتا تھا یہ مجھے بھی معلوم نہیں ہے۔ مجھے سیٹلائٹ فون سے ایک کال آئی تھی اور میرے خصوصی نمبر پر مادام فلاویا کی ایک تصویر ٹرانسفر کی گئی تھی اور کہا گیا تھا کہ اس لڑکی کا تعلق پالینڈ سے ہے اور یہ ان دنوں کسی مشن پر پاکیشیا پہنچی ہوئی ہے اس لئے ریڈ ڈاٹ اسے پاکیشیا میں ہلاک کر دے۔ نامعلوم پارٹی نے ریڈ ڈاٹ کے اکاؤنٹ میں چونکہ بھاری معاوضہ ٹرانسفر کیا تھا اس لئے میں نے ریڈ ڈاٹ کے چیف ہونے کے ناطے یہ ٹاسک لے لیا تھا اور تھری کلرز کو پاکیشیا روانہ کر دیا تھا تاکہ مادام فلاویا کو ہر ممکن طریقے سے ہلاک کیا جا سکے"...... چیف نے کہا تو ہارلٹ، مادام فلاویا کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔ مادام فلاویا نے بھی ہونٹ بھینچ لئے۔ چیف کی باتوں سے اسے پتہ چل گیا تھا کہ وہ بھی یہ نہیں جانتا کہ اسے ہلاک کرنے کا ریڈ ڈاٹ کو کس نے ٹاسک دیا تھا۔ ریڈ ڈاٹ کا مقصد ٹارگٹ کلنگ سے تھا اور یہ تنظیم معاوضے کے لئے کسی کو بھی ہلاک کر سکتی تھی اور مادام فلاویا کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

''تو کیا آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ مادام فلاویا کو ہلاک کرانے والا کون ہے''...... ہارلٹ نے مادام فلاویا کے اشارے پر پوچھا۔

''میں تمہیں بتا چکا ہوں نانسنس کہ مجھے سیٹلائٹ فون سے کال کی گئی تھی۔ کال کرنے والے نے نہ میرا نام پوچھا تھا اور نہ اپنا نام بتایا تھا''...... چیف نے غرا کر کہا۔

''یس چیف۔ سوری چیف۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے''۔ ہارلٹ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پہلے تم مجھے مادام فلاویا کی لاش کی تصویریں بھیجو پھر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہیں کیا کرنا ہے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ میں ایک گھنٹے میں تصویریں کمپیوٹر میں لوڈ کر کے آپ کو بھجواتا ہوں''...... ہارلٹ نے کہا تو چیف نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''ہونہہ۔ تو ریڈ ڈاٹ کو صرف معاوضے سے مطلب ہوتا ہے۔ تم لوگوں کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ کسے ہلاک کرنا ہے اور ہلاک کرنے والے کا ٹاسک تمہیں کس نے دیا ہے''...... مادام فلاویا نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ یہ ریڈ ڈاٹ کا اصول ہے کہ معاوضہ ملنے پر پارٹی کے بارے میں کوئی پوچھ گچھ نہیں کی جاتی''...... ہارلٹ نے کہا۔

''تم نے چیف کو میری ہلاکت کی یقین دہانی کرا دی ہے۔ اب تم اسے میری مسخ شدہ لاش کی تصویریں کیسے بھجواؤ گے''...... مادام

فلاویا نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''میں نے یہ سب تمہارے کہنے پر کہا ہے۔ اب تم بتاؤ میں کیا کروں۔ اگر چیف کو پتہ چلا کہ میں نے اسے غلط رپورٹ دی ہے تو میرے ساتھ آنے والے کلرز تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی ہلاک کر دیں گے۔ چیف انہیں فوری طور پر میرے ڈیتھ آرڈرز جاری کر دے گا''...... ہارلٹ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اب میں تمہاری ایک ہی طریقے سے مدد کر سکتی ہوں''۔ مادام فلاویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسے۔ جلدی بتاؤ''...... ہارلٹ نے کہا۔

''میں تمہیں تمہارے ساتھیوں کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے بچانے کے لئے اپنے ہاتھوں ہلاک کر دیتی ہوں تاکہ تمہارا چیف تمہارا ڈیتھ آرڈر جاری نہ کر سکے اور تمہارے ساتھیوں کو تمہیں ہلاک کرنے کی کوفت نہ اٹھانی پڑے''...... مادام فلاویا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہارلٹ کے چہرے پر ایک بار پھر خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''تم مجھے زندہ چھوڑ دو۔ تمہاری جگہ میں کسی اور کو ہلاک کر کے اس کی لاش پر تمہارا میک اپ کر دوں گا اور پھر اس کی تصویریں اتار کر چیف کو بھیج دوں گا''...... ہارلٹ نے کہا۔

''آئیڈیا تو اچھا ہے لیکن......'' مادام فلاویا نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

”لل لل۔ لیکن کیا“...... ہارلٹ نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں واقعی زندہ چھوڑ دوں تو مجھے اپنے باقی ساتھیوں کے بارے میں بتاؤ۔ ان کے نام اور وہ اس وقت کہاں کہاں موجود ہیں“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”ان میں سے ایک کا نام کارٹر اور دوسرے کا روگرٹ ہے لیکن وہ کہاں ہیں یہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے تمہارے سامنے چیف کو بتایا ہے کہ ہم الگ الگ تمہیں تلاش کریں گے اس لئے میں نہیں جانتا کہ اس وقت کون کہاں ہے“...... ہارلٹ نے کہا۔

”تمہارا آپس میں رابطہ تو ہوگا“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”ہاں۔ ہم ایک دوسرے سے اسی ٹرانسمیٹر سے رابطہ کرتے ہیں“...... ہارلٹ نے کہا۔

”گڈ شو۔ اب تم ایک اور کام کرو“...... مادام فلاویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا“...... ہارلٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس نے زندگی میں خود کو اتنا بے بس کبھی نہیں پایا تھا جتنا وہ اس وقت مادام فلاویا کے سامنے تھا۔

”تم ان دونوں کو باری باری کال کرو اور انہیں میرے بتائے ہوئے ایک پتے پر بلاؤ۔ ان سے کہنا کہ تم نے مجھے ٹریس کر لیا

ہے لیکن میں تم اکیلے کے بس کی بات نہیں ہوں اس لئے مجھے ہلاک کرنے کے لئے تم تینوں کو ایک ساتھ مجھ پر حملہ کرنا پڑے گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری بات ضرور مان جائیں گے“۔ مادام فلاویا نے کہا۔

”لل۔ لل۔ لیکن......“ ہارلٹ نے خوف سے کہنا چاہا۔

”اگر تمہیں اپنی جان پیاری ہے تو جیسا کہہ رہی ہوں ویسا ہی کرو ورنہ......“ مادام فلاویا نے سرد لہجے میں کہا اور ایک بار پھر اس نے ماچس کی تیلی ڈبیہ کی سائیڈ سے لگا لی جیسے وہ تیلی جلا کر ابھی اس پر پھینک دے گی۔

”رر۔ رر۔ رکو میں کرتا ہوں ان سے بات“...... ہارلٹ نے خوف سے چیختے ہوئے کہا تو مادام فلاویا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

”پہلے کس سے بات کرو گے“...... مادام فلاویا نے ٹرانسمیٹر اٹھاتے ہوئے کہا۔

”کارٹر سے“...... ہارلٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”فریکوئنسی بتاؤ اس کی“...... مادام فلاویا نے کہا تو ہارلٹ بے بسی کے عالم میں اسے کارٹر کی فریکوئنسی بتانے لگا اور مادام فلاویا اس کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ٹرانسمیٹر پر ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گئی۔

عمران اپنے فلیٹ میں ایک صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے جسم کے مختلف حصوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس کے سامنے دوسرے صوفے پر صفدر بیٹھا ہوا تھا جو اس کی طرف تشویش بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''تم نے تو کہا تھا کہ جولیا میری خبر گیری کے لئے یہاں آ رہی ہے۔ وہ آئی کیوں نہیں اب تک''...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مس جولیا نے فون پر تو یہی کہا تھا کہ وہ سپیشل ہسپتال سے یہیں آ رہی ہیں اور واقعی اب تو کافی دیر ہوگئی ہے۔ اب تک تو انہیں آ جانا چاہئے تھا''...... صفدر نے اپنی ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔

''تو فون کرو اسے اور اس سے کہنا کہ وہ مریض کی عیادت کے لئے آ رہی ہے اس لئے خالی ہاتھ نہ آئے۔ راستے سے فریش

پھولوں کا گلدستہ، پھل، جوس، خشک میوہ جات اور جو کچھ بھی ملتا ہو کافی تعداد میں لیتی آئے''...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

''کیوں یہ سب کس لئے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بیمار ہونے کا یہی تو فائدہ ہوتا ہے پیارے بھائی۔ اچھا خاصا ریسٹ مل جاتا ہے اور عیادت کے لئے آنے والوں کا لایا ہوا سامان بھی وافر تعداد میں مل جاتا ہے جو پھلوں اور جوس کی شکل میں بھی ہوتا ہے اور کھانے پینے کی دوسری چیزوں کی شکل میں بھی اور بعض اوقات متمول افراد جاتے جاتے اچھی خاصی رقم بھی دے جاتے ہیں کہ مریض اپنی مرضی سے جو چاہے منگوا لے۔ رقم ہاتھ آ گئی تو دو چار روز سلیمان کی بک بک جھک جھک سے بغیر سکون سے کھا پی تو سکوں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو مجھے بتا دیتے۔ آتے ہوئے راستے سے میں بھی کچھ لے آتا''...... صفدر نے کہا۔

''تو جاؤ۔ ابھی لے آؤ۔ میں نے کون سا منع کیا ہے''۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''بتائیں کیا لاؤں''...... صفدر نے کہا۔

''میں تو کہتا ہوں کہ کچھ لانے کی بجائے حاتم طائی ہونے کا ثبوت دو اور تمہارے والٹ میں جو کچھ ہے وہ مجھے دے دو۔

ضرورت پڑنے پر میں خود ہی اٹھ کر کسی نہ کسی طرح کسی قریبی ریسٹورنٹ میں چلا جاؤں گا اور پھر وہاں جو روکھی سوکھی ملے گی کھا لوں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر کی ہنسی تیز ہوگئی۔

''آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کے ساتھ ہوا کیا تھا''...... صفدر نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے تو زیادہ کچھ نہیں ہوا ہے لیکن شاید میری کار مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہے۔ اس بے چاری کی تو اب میں شاید خود بھی مزاج پرسی نہ کرسکوں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ کافی زوردار دھماکہ ہوا تھا۔ آپ کی کار کے پرزے اُڑ گئے تھے''...... صفدر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''تو میرے ساتھ ساتھ کار کے بھی پرزے جمع کر لاتے تاکہ اسے کسی کباڑیئے کو بیچ کر میں اپنا گزر بسر کر لیتا''...... عمران نے سرد آہ بھر کر کہا۔

''آپ کی یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا مگر پہلے میں مس جولیا کو فون کر لوں۔ نجانے وہ کہاں رہ گئی ہیں''...... صفدر نے کہا اور اس نے جیب سے سیل فون نکال کر جولیا کے نمبر ملانے شروع کر دیئے۔

''مس جولیا کا سیل فون آف ہے''...... چند لمحے سیل فون کان سے لگائے رکھنے کے بعد صفدر نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ وہ میرے لئے کسی پھل فروش سے مول تول کر رہی ہو اور اس نے ڈسٹرب ہونے سے بچنے کے لئے سیل فون بند کر دیا ہو''...... عمران نے اپنی ہانکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ابھی کچھ دیر قبل انہوں نے مجھے سیل فون سے ہی کال کی تھی اور چیف کا حکم ہے کہ ہم کسی بھی صورت میں اپنے سیل فون آف نہ کریں''...... صفدر نے کہا۔

''ایک تو چیف ہر وقت چوہوں کی طرح اپنے بل میں گھسا رہتا ہے اور دوسرا اسے حکم دینے کے سوا اور کوئی کام ہی نہیں ہے''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''میں واچ ٹرانسمیٹر سے چیک کرتا ہوں ہوسکتا ہے مس جولیا سے بات ہو جائے''...... صفدر نے کہا اور پھر وہ جولیا سے واچ ٹرانسمیٹر سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن دوسری طرف سے جولیا اس کی کال کا کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔ اب تو صفدر کے چہرے پر تشویش کے سائے لہرانا شروع ہوگئے۔

''لگتا ہے مس جولیا کسی خطرے میں ہیں''...... صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا وہ کسی خطرے میں بیٹھ کر یہاں آ رہی تھی۔ میں تو سمجھا تھا کہ وہ اپنی کار میں بیٹھ کر آئے گی''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ مس جولیا کو سیل فون آف ہے اور وہ واچ ٹرانسمیٹر پر بھی میری کال کا جواب نہیں دے رہی یہ دونوں باتیں

اتفاق نہیں ہوسکتی ہیں۔ آپ ریسٹ کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ کیا معاملہ ہوسکتا ہے''...... صفدر نے سنجیدگی سے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

''ارے ارے۔ جانے سے پہلے کچھ تو دیتے جاؤ''...... عمران نے پیچھے سے ہانک لگاتے ہوئے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں واپسی پر میں خود ہی آپ کے لئے کچھ نہ کچھ لے آؤں گا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

''سلیمان۔ پیارے بھائی سلیمان''...... صفدر کے جانے کے بعد عمران نے سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔

''کیا ہے۔ زخمی پڑے ہیں پھر بھی آپ کی آواز دینے کی طاقت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے''...... سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

''ارے۔ زخموں سے زبان کا کیا تعلق۔ زخم تو میرے جسم پر آئے ہیں۔ زبان پر تو نہیں''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''اس سے تو اچھا ہوتا کہ جسم کی بجائے آپ کی زبان ہی دانتوں تلے کچلی گئی ہوتی''...... سلیمان نے منہ بنا کر کہا۔

''ارے کیوں۔ کیا تم میری زبان سے اتنے تنگ ہو جو اس کے

کچلی جانے کا سوچ رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''اور نہیں تو کیا۔ صبح ناشتہ کرنے بیٹھو تب آپ سلیمان سلیمان چیخنا شروع کر دیتے ہیں اور اب لنچ کرنے بیٹھا ہی تھا کہ پھر سے آپ نے میرے نام کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ آپ کی بیماری کا بہانہ بنا کر بڑی مشکلوں سے ہمسایوں سے مرغ مسلم، بریانی، کوفتے اور قورمہ مانگ کر لایا تھا۔ سب کچھ میرے پیٹ میں جانے کے لئے بے تاب تھا کہ آپ نے راستے میں ہی ٹانگ اڑا دی۔ بہرحال فرمائیں۔ کس لئے پکارا ہے مجھے''...... سلیمان نے کہا۔

''لنچ میں اتنا سب کچھ ہے۔ یہ سن کر تو میں بھول گیا ہوں کہ میں نے تمہیں کس لئے بلایا تھا۔ میں تو کہتا ہوں کہ جو کچھ ہے لے کر یہاں آ جاؤ۔ دونوں بھائی مل بانٹ کر کھا لیتے ہیں۔ بڑے بزرگ کہتے ہیں کہ مل بانٹ کر کھانے میں بڑی برکت ہوتی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''یہ سب باتیں بڑے بزرگوں نے کیا آپ کے لئے ہی کی ہیں۔ میں نے تو آج تک ایسی کوئی بات نہیں سنی اور اگر یہ بات سچی بھی ہے تو بھی مجھے مل بانٹ کر کھانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ ایک ہی آدمی کا کھانا ہے۔ اس سے مشکل سے میں اپنا ہی پیٹ بھر سکوں گا۔ آپ کسی کے آنے کا انتظار کریں ہوسکتا ہے کہ کوئی آپ کی تیمار داری کے لئے آئے تو ساتھ فروٹ لیتا آئے''۔ سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''خدا کی پناہ۔ تم اتنا کھاتے ہو پھر بھی ویسے کے ویسے ہو۔ کہاں جاتی ہے ساری خوراک''..... عمران نے کہا۔

''آپ بلا وجہ میرا لنچ ٹھنڈا کر رہے ہیں۔ مجھے بتائیں کیوں بلایا ہے آپ نے مجھے''..... سلیمان نے جھلا کر کہا۔

''مجھے سپیشل فون پیس لا دو تاکہ میں چیف کو شکایت لگا سکوں کہ تم جیسا باورچی اپنا پیٹ بھرنا تو جانتا ہے لیکن غریب اور مفلس بلکہ زخمی مالک کو ایک گلاس پانی بھی نہیں پوچھتا''..... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ سیدھی بات کریں۔ آپ کو فون چاہئے یا پانی کا گلاس''..... سلیمان نے سر جھٹک کر کہا۔

''دونوں''..... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں لاتا ہوں''..... سلیمان نے کہا اور تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ کارڈلیس فون پیس اور پانی سے بھرا ہوا ایک گلاس لے کر اندر آ گیا۔ اس نے دونوں چیزیں عمران کے سامنے میز پر رکھ دیں۔

''اب میں اپنے کانوں میں روئی ٹھونس کر کھانا کھانے بیٹھوں گا تاکہ آپ کی آواز میرے کانوں تک نہ پہنچ سکے''..... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے نکل گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پانی کا گلاس اٹھایا اور پانی پی کر گلاس واپس میز پر رکھ دیا اور پھر اس نے سیل فون اٹھا لیا اور اس کے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ایکسٹو''..... رابطہ ملتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''بھوکا پیاسا۔ زخمی اور نیم جان علی عمران بحواس خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں''..... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ کیسے ہیں آپ''..... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے عمران کی آواز سن کر اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''جیسے پہلے تھا ویسا ہی ہوں کیوں۔ تم کیا سمجھے تھے کہ میرے سینگ نکل آئے ہیں''..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''نہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں تھا۔ صفدر نے مجھے آپ کی کار کے تباہ ہونے کے بارے میں بتایا تھا۔ میری ڈاکٹر صدیقی سے بھی بات ہوئی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ آپ کو زیادہ زخم تو نہیں آئے ہیں لیکن پھر بھی آپ کو ایک روز ہسپتال میں رہنا چاہئے تھا۔ میں نے آپ کی عیادت کے لئے جولیا کو ہسپتال بھیجا تھا لیکن پھر جولیا کی کال آئی کہ آپ ڈاکٹر صدیقی کے اسسٹنٹ کو بتا کر ہسپتال سے نکل گئے ہیں''..... بلیک زیرو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تو اور کیا کرتا۔ ڈاکٹر صدیقی خود تو بوڑھے ہو گئے ہیں ان کی سوچ بھی بوڑھی ہو گئی ہے۔ انہیں چاہئے تھا کہ مریضوں کی جلد صحت یابی کے لئے اپنے ہسپتال میں حسین اور جوان نرسیں رکھتے تاکہ انہیں دیکھتے ہی مریض اٹھ کر بیٹھ جائے لیکن انہوں نے

ہسپتال میں اپنی عمر کی بوڑھی نرسیں رکھی ہوئی ہیں جنہیں دیکھ کر مریض کا دل چاہتا ہے کہ وہ فوراً وہاں سے بھاگ جائے''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''اچھا بتایا نہیں آپ نے۔ اب کیسی طبیعت ہے آپ کی''۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

''پہلے سے کافی بہتر ہوں''..... عمران نے کہا۔

''اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ آپ بچ گئے۔ صفدر بتا رہا تھا کہ بڑا خوفناک دھماکہ ہوا تھا اور آپ کی کار کے پرزے اُڑ گئے تھے''..... بلیک زیرو نے کہا۔

''ظاہر ہے اُڑنے والی چیز اُڑتی ہی ہے اب وہ طوطا مینا ہو یا پھر کار کے پرزے ہوں۔ شکر کرو کہ مجھے پر نہیں لگ گئے تھے ورنہ میں بھی نجانے کہاں سے کہاں اُڑ گیا ہوتا''..... عمران نے کہا۔

''اللہ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آپ ایسی منحوس باتیں نہ کیا کریں''..... بلیک زیرو نے کہا۔

''بہت اچھا بیگم صاحبہ''..... عمران نے کہا تو دوسری طرف بلیک زیرو بے اختیار جھینپ گیا کیونکہ اس نے واقعی بیویوں کے انداز میں عمران سے منحوس باتیں نہ کرنے کا کہا تھا۔

''اچھا اب ہنسی مذاق چھوڑو اور فوراً نیچے لیبارٹری میں جاؤ۔ جولیا شاید کسی خطرے میں ہے۔ اس کا سیل فون اور واچ ٹرانسمیٹر آف ہے۔ تم فوراً ایم مشین آن کرو اور اسے جولیا کے واچ

ٹرانسمیٹر سے لنک کرو اور پتہ لگاؤ کہ وہ کہاں ہے''..... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ جولیا سے ابھی کچھ ہی دیر پہلے تو میری بات ہوئی تھی۔ وہ بھلا کس خطرے میں ہو سکتی ہے''..... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

''موت اور برا وقت بتا کر نہیں آتے۔ ہو سکتا ہے کہ راستے میں جولیا کے ساتھ کوئی حادثہ رونما ہو گیا ہو یا پھر شاید کوئی نیا چکر چل پڑا ہو۔ اسی چکر میں مجھے بھی نشانہ بنایا گیا ہو اور اب سیکرٹ سروس بھی اسی چکر میں گھن چکر بننے جا رہی ہو''..... عمران نے کہا اور پھر عمران نے اسے ٹائیگر کے فون آنے اور وائٹ سٹار ہوٹل جانے کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

''حیرت ہے۔ انڈر ورلڈ میں رہنے کے باوجود ٹائیگر کو مادام فلاویا کی پاکیشیا آمد کا پتہ نہیں چلا۔ اس جیسی خطرناک عورت کا پاکیشیا آنا تو واقعی کسی بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہے''..... بلیک زیرو نے کہا۔

''مادام فلاویا انتہائی ذہین اور شاطر لڑکی ہے اور اس کی ہزار آنکھیں ہیں۔ وہ دور سے خطرے کی بو سونگھ سکتی ہے۔ مجھے تو اس بات پر حیرت ہو رہی ہے کہ آخر وہ اس قدر آسانی سے ہلاک کیسے ہو گئی۔ اس کا پاکیشیا میں آنا اور ایک عام سے ہوٹل میں اس کی لاش کا ملنا میرے نزدیک واقعی ایک حیران کن بات ہے''۔ عمران

نے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ واقعی مادام فلاویا آسانی سے کسی کے قابو آنے والی نہیں ہے۔ اس کا اس طرح ہلاک ہونا بھی سمجھ سے بالا تر ہے۔ مجھے بھی اب اس معاملے میں کسی سازش کی بو محسوس ہونا شروع ہو گئی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تم پہلے جولیا کو چیک کرو تب تک میں ٹائیگر سے رابطہ کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے اس نے اب تک کچھ معلوم کر لیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں چیک کر لیتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بٹن پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا پھر اس نے کریڈل کا بٹن پریس کر کے ٹون کلیئر کی اور ٹائیگر کے نمبر پریس کرنے لگا۔ ٹائیگر کے نمبر پر بیل جا رہی تھی لیکن وہ کال اٹنڈ نہیں کر رہا تھا۔

''اب یہ ٹائیگر کو کیا ہو گیا۔ یہ میری کال اٹنڈ کیوں نہیں کر رہا''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے دو تین بار ٹائیگر سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر اس کی کال اٹنڈ نہیں کر رہا تھا۔ عمران نے فون بند کر کے میز پر رکھا اور ٹائیگر کو واچ ٹرانسمیٹر پر کال کرنے لگا لیکن ٹائیگر نے واچ ٹرانسمیٹر پر بھی کوئی جواب نہ دیا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ پہلے جولیا سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا اور

اب ٹائیگر بھی غائب ہو گیا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا۔

''طاہر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

''کوئی اہم رپورٹ ہے کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ ایک اہم بات معلوم ہوئی ہے''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''اتنی جلدی۔ بہرحال بولو''...... عمران نے کہا۔

''اولینڈ کے فارن ایجنٹ کلاسٹن نے رپورٹ دی ہے کہ اولینڈ کی ایک قاتل تنظیم جس کا کوڈ نام ریڈ ڈاٹ ہے کہ تھری کلرز پاکیشیا پہنچ چکے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ریڈ ڈاٹ کے تین کلرز۔ کیا مطلب۔ ایک ساتھ تین کلرز کا یہاں آنے کا کیا مطلب ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کلاسٹن کو اس بات کا علم نہیں ہو سکا ہے کہ تھری کلرز پاکیشیا کسے ٹارگٹ کرنے گئے ہیں لیکن اس کے پاس حتمی اطلاع ہے کہ ریڈ ڈاٹ کے تھری کلرز پاکیشیا پہنچے ہیں''...... بلیک زیرو نے سنجیدگی سے کہا۔

''اس نے یہ نہیں بتایا کہ وہ تین قاتل کون ہیں اور کس مقصد کے لئے پاکیشیا پہنچے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''مقصد کا تو اسے نہیں پتہ البتہ اس نے ان تینوں کے نام بتا دیئے ہیں۔ ان میں ایک کلر کا نام ہارلٹ ہے، دوسرا کارٹر اور تیسرے کا نام روگرٹ ہے اور یہ تینوں انتہائی خطرناک قاتل ہیں اور ٹارگٹ ہٹ کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کب پہنچے ہیں وہ پاکیشیا''...... عمران نے پوچھا۔

''کلاسٹن کے کہنے کے مطابق انہیں پاکیشیا روانہ ہوئے دو روز ہو چکے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہونہہ۔ انٹرنیشنل ریڈ ڈاٹ کے تھری کلرز پاکیشیا پہنچ چکے ہیں اور ہمیں ان کی آمد کا کوئی علم ہی نہیں۔ واقعی اب ہمیں سیکرٹ سروس چھوڑ کر کوئی اور دھندہ شروع کر دینا چاہئے۔ ادھر پالینڈ کی کرمنل مادام فلاویا پاکیشیا میں نجانے کب سے موجود تھی اور ہمیں اس کا پتہ نہیں چلا۔ نجانے وہ یہاں کس مقصد کے لئے آئی تھی اور اب ریڈ ڈاٹ۔ جس کے تین خطرناک قاتل پاکیشیا میں دو روز موجود ہیں اور ان کی آمد کا فارن ایجنٹ کلاسٹن اب اطلاع دے رہا ہے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کہیں مادام فلاویا کا قتل اور آپ پر کیا گیا قاتلانہ حملہ اسی سلسلے کی کڑی تو نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ مادام فلاویا کے مخالفین کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی پاکیشیا آمد کا کسی کو علم ہو گیا ہو اور اس نے ریڈ ڈاٹ کو اس کی ہلاکت کا ٹاسک دے دیا ہو۔ اوہ اوہ''۔ اچانک عمران نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا''...... اس کی اوہ اوہ سن کر بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے دھماکے سے میرے دماغ پر برا اثر پڑا ہے یا پھر میرے دماغ پر فٹ پاتھ پر گرنے سے ایسی چوٹ آئی ہے کہ میں تمہیں یہ بتانا بھول ہی گیا تھا کہ ہوٹل وائٹ سٹار میں مادام فلاویا کی لاش کے پاس بھی ریڈ ڈاٹ کا کارڈ ملا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ریڈ ڈاٹ کا کارڈ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مادام فلاویا کی ہلاکت میں ریڈ ڈاٹ ہی ملوث ہے''...... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ریڈ ڈاٹ کے تھری کلرز پاکیشیا میں ہیں اور ان کا کارڈ بھی مادام فلاویا کی لاش کے پاس ملا ہے جس سے یہ کنفرم ہو گیا ہے کہ مادام فلاویا کو ہلاک کرنے میں ریڈ ڈاٹ کا ہی ہاتھ ہے لیکن مجھے کس نے نشانہ بنایا ہو گا۔ کیا ریڈ ڈاٹ مادام فلاویا کے ساتھ ساتھ مجھے بھی ہلاک کرنا چاہتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کو کار سمیت بم سے اڑانے کی کارروائی سے تو یہی لگتا ہے کہ ریڈ ڈاٹ آپ کو بھی ٹارگٹ کرنا چاہتی ہے''...... بلیک زیرو

نے کہا۔

''صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ریڈ ڈاٹ شاید مجھے، ٹائیگر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے ہی یہاں پہنچی ہے۔ ٹائیگر کو بھی میں کال کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اس سے بھی میرا رابطہ نہیں ہو رہا اور جولیا بھی غائب ہے۔ تم فوراً ان دونوں کو چیک کرو اور ان کی لوکیشن چیک کر کے فوراً مجھے بتاؤ۔ ہری اپ''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی کچھ دیر میں آپ کو کال کرتا ہوں''۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے رابطہ ختم کر دیا۔

''کیا چکر ہو سکتا ہے''...... عمران نے فون پیس کریڈل پر رکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا۔ اس نے عمران سے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن عمران کے چہرے پر پریشانی اور سنجیدگی دیکھ کر اس نے فوراً اپنا منہ بند کر لیا اور چائے کا کپ خاموشی سے عمران کے سامنے رکھ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ بری خبر ہے''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی تشویش زدہ آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''جولیا جارڈن کالونی کی ایک رہائش گاہ کے تہہ خانے میں ایک کرسی پر بندھی ہوئی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بےاختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''اور ٹائیگر۔ اس کا پتہ کیا تم نے''...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ میں نے اس کے واچ ٹرانسمیٹر کو بھی مشین سے چیک کیا ہے۔ وہ اپنے فلیٹ میں موجود ہے اور وہ بھی رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔ اس کے فلیٹ میں تین افراد کی لاشیں بھی موجود ہیں''...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر موجود حیرت اور زیادہ بڑھ گئی۔

''ہونہہ۔ کس کی لاشیں ہیں وہ''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''شکل و صورت سے تو وہ مقامی بدمعاش لگ رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ میک اپ میں ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹائیگر صرف بندھا ہوا ہے یا زخمی بھی ہے''...... عمران نے اسی انداز میں پوچھا۔

''نہیں۔ وہ زخمی نہیں ہے لیکن بے ہوش پڑا ہے اور اسے جس مہارت سے باندھا گیا ہے یہ کسی عام آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔ اسے ڈبل ڈاٹ ٹائی لگا کر باندھا گیا ہے جس سے آزاد ہونا ناممکن

ہوتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ۔ اب معاملہ حد سے زیادہ سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ تم ایک کام کرو۔ صفدر اور تنویر کو فوری طور پر جولیا کی مدد کے لئے بھیج دو۔ ان سے کہنا کہ وہ اس غیر ملکی کو زندہ پکڑنے کی کوشش کریں اور اسے رانا ہاؤس پہنچا دیں تاکہ پتہ کیا جا سکے کہ وہ کون ہے جس کے پیچھے جولیا گئی تھی۔ ظاہر ہے وہ کوئی خاص آدمی ہی ہوسکتا ہے جسے جولیا نے میرے فلیٹ کی طرف آتے ہوئے دیکھ کر پہچان لیا ہوگا اور وہ اس کے پیچھے چلی گئی ہوگی''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے اور ٹائیگر کی طرف کسے بھیجوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میں خود جاتا ہوں اس کی طرف۔ دیکھتا ہوں کہ اس کے فلیٹ میں کس کی لاشیں پڑی ہیں اور اس سے ایسا کون ٹکرایا تھا جس کے سامنے ٹائیگر کو بھیڑ بننا پڑا اور وہ اسے ڈبل ڈاٹ ٹائی باندھ کر چلا گیا''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ وہاں جا سکیں گے۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کے زخم''...... بلیک زیرو نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

''اتنا بھی برا حال نہیں ہے میرا جو میں کہیں جا نہ سکوں۔ تم فوراً صفدر اور تنویر کو جارڈن کالونی کی طرف بھیجو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ چند لمحوں تک وہ سوچتا رہا پھر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ڈریسنگ روم سے وہ لباس بدل کر

نکلا اور سلیمان کو باہر جانے کا بتا کر فلیٹ سے نکلتا چلا گیا۔ سڑک پر آ کر اس نے ایک ٹیکسی روکی اور ٹائیگر کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔ یکے بعد دیگرے ہونے والے انوکھے اور پریشان کن واقعات نے واقعی اس کے دماغ کی چولیں ہلا دی تھیں۔

نوجوان آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جولیا کی طرف دیکھ رہا تھا اور اسے کمرے سے نکلتے دیکھ کر جولیا بھی ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''کیا مطلب۔ کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو''...... نوجوان نے جولیا کو دیکھ کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''باس۔ میں پچھلے کمرے سے آ رہا تھا تو میں نے اسے کمرے کی دیوار کے ساتھ لگے دیکھا۔ یہ شاید اندر سے آپ کی باتیں سننے کی کوشش کر رہی تھی''...... ریوالور بردار نوجوان نے کہا تو ساراگ کے چہرے پر تشویش کے سائے لہرانے شروع ہو گئے۔ وہ گہری نظروں سے جولیا کو گھورنے لگا۔

''بولو۔ کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو''...... سارا گ نے سخت لہجے میں کہا لیکن جولیا خاموش رہی جیسے وہ گونگی ہو۔

''میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں لڑکی۔ بولو ورنہ میں تمہیں شوٹ

کر دوں گا۔ جلدی بولو۔ کون ہو تم اور کہاں سے آئی ہو''۔ سارا گ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو جولیا نے جان بوجھ کر غوں غاں کرنا شروع کر دیا جیسے وہ واقعی گونگی ہو اور بولنا نہ جانتی ہو۔

''اوہ۔ یہ تو گونگی معلوم ہو رہی ہے''...... ریوالور بردار نوجوان نے کہا۔

''نہیں۔ یہ گونگی نہیں ہے۔ یہ گونگی بننے کی اداکاری کر رہی ہے''...... سارا گ نے غصے لہجے میں کہا۔

''دیکھو لڑکی۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم اپنے بارے میں بتا دو ورنہ......'' سارا گ نے جولیا کو گھورتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جولیا کے عقب میں آنے والے نوجوان کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا۔ اس کا اشارہ پاتے ہی نوجوان ریوالور لئے دبے قدموں جولیا کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ جولیا کو اپنے پیچھے موجود نوجوان کے قریب آنے کا احساس ہوتا اچانک نوجوان کا ہاتھ چلا اور جولیا کے سر پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ جولیا کے منہ سے زوردار چیخ نکلی اور وہ نیچے جھک گئی۔ اسی لمحے ایک بار پھر اس کے سر پر دھماکہ ہوا اور اس بار جولیا کو اپنی آنکھوں میں اندھیرا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔

جولیا کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک بڑے مگر چاروں طرف سے بند کمرے میں پایا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ

ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی ہے۔ جولیا نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ وہ ایک تہہ خانے میں تھی۔ سامنے ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ کمرے میں جولیا کے سوا کوئی نہیں تھا۔ جیسے ہی جولیا کا شعور بیدار ہوا اسے سابقہ مناظر یاد آ گئے کہ اس کے ساتھ کیا تھا۔ ابھی جولیا حیرت سے ادھر ادھر دیکھ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے سامنے موجود دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس نے ساراگ کو اسی نوجوان کے ساتھ تیزی سے اندر آتے دیکھا جس نے جولیا کو دیکھ لیا تھا۔ ساراگ اسی میک اپ میں تھا البتہ اس نے لباس بدل لیا تھا جولیا کو ہوش میں دیکھ کر وہ تیز تیز چلتا ہوا اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''کیا اب بھی تم یہی کہو گی کہ تم گونگی ہو''...... ساراگ نے جولیا کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ جولیا نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ زبان نہیں کھولے گی۔ وہ جانتی تھی کہ اگر وہ بولی تو ساراگ کو فوراً اس کے بارے میں علم ہو جائے گا کیونکہ ساراگ اس کی آواز سنتے ہی اسے پہچان سکتا تھا۔ اس لئے ساراگ کی بات سن کر جولیا نے پھر سے گونگوں کے انداز میں غوں غاں کرنی شروع کر دی۔

''ہونہہ۔ میں جانتا ہوں کہ جان بوجھ کر گونگی بننے کی اداکاری کر رہی ہو''...... ساراگ نے غرا کر کہا۔ وہ چند لمحے جولیا کو تیز

نظروں سے گھورتا رہا پھر اس نے مڑ کر ساتھ آنے والے نوجوان کی طرف دیکھا۔

''گارکا''...... ساراگ نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے اس لڑکی کو دیکھ کر نجانے کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے میں نے اسے پہلے بھی کہیں دیکھا ہو لیکن مجھے یاد نہیں آ رہا ہے کہ اسے میں نے کب اور کہاں دیکھا ہے''...... ساراگ نے کہا۔

''یس باس لیکن اس کے بارے میں تو آپ بہتر جانتے ہیں۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... گارکا نے کہا۔

''تم میک اپ واشر لاؤ۔ میری آنکھیں دھوکہ نہیں کھا رہی ہیں تو یہ لڑکی ضرور میک اپ میں ہے''...... ساراگ نے کہا۔

''یس باس''...... گارکا نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اسے جاتے دیکھ کر ساراگ ایک بار پھر مڑ کر جولیا کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔

''کیا تم جانتی ہو کہ میں کون ہوں''...... ساراگ نے جولیا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو جواب میں جولیا نے انکار میں سر ہلا دیا۔ اس کے ہاتھ کرسی کے ساتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے اور اس وقت جولیا کے ناخنوں میں بلیڈ نہیں لگے تھے ورنہ وہ عقب سے رسیاں کاٹ کر آزاد ہو جاتی۔

''میں نے تمہاری تلاشی بھی لی ہے لیکن تمہارے ہینڈ بیگ اور

تمہارے لباس سے مجھے کوئی ایسا سراغ نہیں ملا ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ تمہارا نام کیا ہے تمہارا تعلق کس ایجنسی سے ہے"۔ ساراگ نے کہا تو اس کی بات سن کر جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ساراگ نے اس کی تلاشی کے لئے اسے ہاتھ لگایا تھا اس بات کا احساس ہوتے ہی جولیا کو اپنے جسم میں آگ سی بھرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ابھی خود کو رسیوں سے آزاد کرائے اور اچھل کر ساراگ کی گردن دبوچ لے۔ چند ہی لمحوں کے بعد ساراگ کا ساتھی گارکا ایک چھوٹی سی ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آ گیا۔ ٹرالی میں ایک پورٹیبل مشین تھی جس کے ساتھ ایک بڑا سا کنٹوپ نصب تھا۔ گارکا نے مشین جولیا کے عقب میں رکھی اور پھر اس نے مشین سے کنٹوپ الگ کر کے اسے جولیا کے سر پر چڑھانا شروع کر دیا۔ اس نے جولیا کے سر پر کنٹوپ رکھ کر نیچے موجود تسمے باندھ دیئے تاکہ جولیا اگر سر جھٹکنے کی کوشش کرے تو اس کے سر سے کنٹوپ نہ اتر سکے۔

جولیا کے سر پر کنٹوپ چڑھانے کے بعد گارکا مشین آن کرنے لگا۔ اس نے مشین کے چند بٹن آن کئے تو مشین میں جیسے جان سی پڑ گئی اور اس میں سے تیز زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ مشین سے چند تاریں اور ایک چھوٹا سا پائپ نکل کر کنٹوپ سے منسلک تھا۔ جیسے ہی مشین آن ہوئی کنٹوپ پر لگی تاروں کے کناروں پر لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے بلب سپارک کرنا شروع ہو گئے۔ گارکا

نے مشین کا ایک اور بٹن پریس کیا تو اسی لمحے مشین میں لگے پائپ سے ہلکے نیلے رنگ کا دھواں نکل کر کنٹوپ میں بھرنا شروع ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دھواں کنٹوپ میں بھر گیا اور جولیا کا چہرہ اس دھوئیں میں چھپ گیا۔ جولیا کو اپنے سر، چہرے اور گردن کی کھال جلتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ وہ کرسی پر بندھی ہوئی بری طرح سے مچل رہی تھی۔ پاس کھڑا ساراگ غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اس نے کنٹوپ کے اندرونی حصے پر پانی کے قطرے چمکتے دیکھے۔

"بس کرو۔ ہو گیا ہو گا اس کا چہرہ صاف"...... ساراگ نے گارکا سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا کر مشین آف کرنی شروع کر دی۔ جیسے ہی اس نے مشین آف کی۔ کنٹوپ میں بھرا ہوا دھواں اسی پائپ کے راستے نکلتا چلا گیا جس پائپ سے کنٹوپ میں آیا تھا۔ ساراگ کی نظریں بدستور جولیا کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں لیکن جولیا کے چہرے پر کسی بھی قسم کی تبدیلی نہ دیکھ کر اس نے برے برے منہ بنانے شروع کر دیئے۔

"اتارو اس کے سر سے کنٹوپ"...... ساراگ منہ بناتے ہوئے کہا تو گارکا نے جولیا کی تھوڑی کے نیچے بندھا ہوا تسمہ کھولا اور پھر اس نے جولیا کے سر سے کنٹوپ اٹھا لیا۔ جولیا کا چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔

"نو باس۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے۔ میں نے اس پر جدید

الٹرا میک اپ واشر استعمال کیا ہے۔ اس واشر سے دنیا کا جدید ترین میک اپ بھی واش ہو جاتا ہے'' ..... گارکا نے جولیا کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر جولیا دل ہی دل میں مسکرا دی۔ وہ میک اپ میں تھی۔ اس نے عمران کا تیار کردہ ایک خصوصی ماسک لگا رکھا تھا جو کسی بھی میک اپ واشر سے نہیں اتر سکتا تھا۔ اس ماسک میں باریک سوراخ بنے ہوئے تھے جن سے چہرے کے مساموں سے پسینہ بھی نکل کر باہر آ جاتا تھا اور پسینہ نظر آنے کی وجہ سے ماسک کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ اس ماسک کو اتارنے کا ایک ہی آسان طریقہ تھا جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

''نہیں۔ میرا دل نہیں مان رہا ہے۔ یہ میک اپ میں ہے۔ تم اس پر میک اپ واشر لوشن استعمال کرو۔ اگر اس سے بھی اس کا میک اپ صاف نہ ہو تو اس کا چہرہ ٹھنڈے پانی اور پھر نمک ملے پانی سے صاف کرو۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا کرنے سے اس کا چہرہ ضرور صاف ہو جائے گا'' ..... ساراگ نے کہا تو جولیا دل ہی دل میں اس کی حماقت پر ہنسنے لگی کیونکہ یہ عام طریقے تھے جنہیں بین الاقوامی مجرم ان پر بارہا آزما چکے تھے۔ ان سب باتوں کو نظر میں رکھتے ہوئے عمران نے نیا ماسک ایجاد کیا۔ مجرم لاکھ عام یا جدید طریقے استعمال کرتے یہ ماسک نہیں اتار سکتے تھے۔

''لیں باس'' ..... گارکا نے کہا اور پھر وہ مشین وہیں چھوڑ کر باہر

نکل گیا۔ کچھ دیر بعد وہ بے شمار لوشن، ٹھنڈے پانی کا بھرا ہوا باؤل اور ایک تولیہ لے کر اندر آ گیا اور اس نے جولیا کے چہرے پر لوشن لگانے شروع کر دیئے۔ لوشن لگا کر وہ جولیا کے چہرے کو تولئے سے رگڑ رہا تھا لیکن جولیا کے چہرے پر کوئی فرق نہیں آ رہا تھا۔ پھر گارکا نے جولیا کے چہرے پر ٹھنڈا پانی اور پھر نمک ملا پانی بھی آزما لیا لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات والا ہی رہا تو گارکا تھک ہار کر پیچھے ہٹ گیا۔

''نو باس۔ اب تو میں نے ہر طریقہ آزما لیا ہے اگر اس لڑکی کے چہرے پر میک اپ ہوتا تو ضرور واش ہو جاتا'' ..... گارکا نے تھکے ہارے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم ایک کام کرو'' ..... ساراگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''لیں باس۔ حکم'' ..... گارکا نے کہا۔

''سٹور روم سے زنبور اور وائٹس تیزاب کی شیشی لے آؤ''۔ ساراگ نے جولیا کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے گارکا سے سپاٹ لہجے میں کہا۔ زنبور اور وائٹس تیزاب کا سن کر جولیا بری طرح سے چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر اب قدرے تشویش کے تاثرات لہرانا شروع ہو گئے تھے۔

''کیا آپ وائٹس تیزاب سے اس کا چہرہ صاف کرنا چاہتے ہیں'' ..... گارکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تم خود دیکھ لینا نانسنس۔ جاؤ جو کہا ہے وہ کرو''...... ساراگ نے غرا کر کہا۔

''یس باس''...... گارکا نے ساراگ کی غراہٹ سن کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔

''اب بھی وقت ہے لڑکی۔ اپنا منہ کھول دو ورنہ تمہارا انجام بے حد برا ہو گا''...... ساراگ نے جولیا کی طرف دیکھ کر کرخت اور انتہائی سخت لہجے میں کہا تو جولیا غوں غاں کرنا شروع ہو گئی۔

''ٹھیک ہے۔ اب جب میں زنبور سے تمہاری انگلیوں کے ناخن کھینچوں گا اور تم پر تیزاب ڈالوں گا تو پھر تمہاری ساری غوں غاں تمہاری ناک کے راستے نکل جائے گی''...... ساراگ نے غرا کر کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں گارکا تیزاب کی ایک شیشی اور ایک زنبور لے کر وہاں آ گیا۔

''گڈ شو۔ اب اس زنبور سے اس کے پیروں کی انگلیوں کے ناخن ایک ایک کر کے کھینچنا شروع کر دو''...... ساراگ نے کہا تو گارکا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا پھر اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات پھیل گئے جیسے ساراگ نے اسے اس کا پسندیدہ کام سونپ دیا ہو۔

''یس باس''...... گارکا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے تیزاب کی بوتل ایک طرف رکھی اور جولیا کے قدموں کے پاس بیٹھ گیا۔ جولیا نے فل شوز پہن رکھے تھے۔ گارکا نے تسمے کھول کر

جولیا کے جوتے اتارے اور پھر وہ جولیا کے پیروں سے جرابیں اتارنے لگا۔ جولیا بری طرح سے مچل رہی تھی اور اس کی ناک سے تیز آوازیں نکل رہی تھیں لیکن ساراگ اور گارکا جیسے بہرے ہو گئے تھے۔

گارکا نے جولیا کا ایک پیر پکڑا اور اس کے پیر کی چھنگلی کے ناخن میں زنبور کا سرا پھنسا دیا تو جولیا یکباری پوری جان سے کانپ اٹھی۔

''گڈ شو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس لڑکی میں کتنی قوت برداشت ہے''...... ساراگ نے سفاک لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم بے حد ظالم ہو۔ انتہائی سفاک اور بے رحم''۔ جولیا کے حلق سے غراہٹ نکلی اور اسے بولتا دیکھ کر گارکا حیران رہ گیا جبکہ ساراگ کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

''دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ یہ گونگی نہیں ہے''...... ساراگ نے مسکراتے ہوئے زہریلے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ آپ واقعی جینئیس ہیں''...... گارکا نے کہا۔

''اب بولو۔ کون ہو تم''...... ساراگ نے جولیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''تمہاری موت''...... جولیا حلق بل غرائی۔

''ہونہہ۔ رسی جل گئی ہے مگر بل ابھی نہیں گیا ہے۔ بہرحال میری موت کا کوئی تو نام ہو گا''...... ساراگ نے اطمینان بھرے

انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا غرا کر رہ گئی۔

"اپنا نام بتاؤ اور یہ بتاؤ کہ تم میرا تعاقب کیوں کر رہی تھی۔ کیا جانتی ہو میرے بارے میں"...... ساراگ نے درشت لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام ساراگ ہے اور تم تمہارا تعلق پالینڈ کے مادام سینڈیکیٹ سے ہے"...... جولیا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ اپنا اور مادام سینڈیکیٹ کا نام سن کر ساراگ بری طرح سے اچھل پڑا جیسے یکلخت اس کے پیروں کے پاس بم بلاسٹ ہوا ہو۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ تم مجھے اور مادام سینڈیکیٹ کے بارے میں کیسے جانتی ہو۔ کون ہو تم"...... ساراگ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"لگتا ہے تمہاری یادداشت کافی کمزور ہوگئی ہے ورنہ تم تو آواز سن کر پہچان لیتے ہو کہ تم سے مخاطب ہونے والا کون ہے چاہے وہ لاکھ آواز بدل کر بات کرے"...... جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا تو ساراگ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"جج جج۔ جولیانا فٹز واٹر۔ تم۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیانا فٹز واٹر ہو"...... ساراگ نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"اب پہچانا ہے تم نے مجھے"...... جولیا نے زہریلے انداز میں مسکرا کر کہا۔

"اوہ اوہ۔ میں تو میک اپ میں آیا تھا پھر تم نے مجھے کیسے پہچان لیا اور تمہارا چہرہ۔ تو کیا میرا انداز درست ہے کہ تم میک اپ میں ہو"...... ساراگ نے اسی انداز میں کہا۔

"میک اپ کے باوجود میں نے تمہیں پہچان لیا تھا اسی لئے میں تمہارے پیچھے آئی تھی۔ رہی بات میرے میک اپ کی تو ظاہر ہے میں بھی میک اپ میں ہوں اور تم لاکھ کوششیں کر لو لیکن تم میرا میک اپ واش نہیں کر سکتے۔ اس کا اندازہ تو تمہیں بہرحال ہو ہی گیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ گاڈ۔ یہاں آتے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے پیچھے لگ جائے گی اس کا مجھے اندازہ بھی نہیں تھا"...... ساراگ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اپنے کان اور آنکھیں ہر وقت کھلے رکھتے ہیں ساراگ۔ ہم پاکیشیا میں ہونے والے جرم کی بو دور سے سونگھ لیتے ہیں"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تم نے یہاں آ کر بہت بڑی غلطی کی ہے جولیانا فٹز واٹر۔ اب تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکو گی۔ میں یہاں خفیہ طریقے سے آیا ہوں اور میں کسی بھی صورت میں یہ نہیں چاہتا کہ میری آمد کا یہاں کسی کو بھی علم ہو اس لئے مجھے ہر حال میں تمہیں ہلاک کرنا پڑے گا"...... ساراگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ تم مجھے ہلاک کر کے یہاں سے نکل جاؤ گے''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب''...... ساراگ نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

''تمہارا تعاقب کرتے ہوئے میں نے چیف کو تمہارے بارے میں بتا دیا تھا اور رہائش گاہ میں گھسنے سے پہلے میں نے اپنے ساتھیوں کو ایڈریس بھی بتا دیا تھا۔ اب تک شاید وہ یہاں پہنچ چکے ہوں اور اس عمارت کو گھیرنے کی تیاری میں مصروف ہوں''۔ جولیا نے کہا تو ساراگ کا رنگ بدل گیا۔

''اوہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ گارکا۔ فوراً باہر جاؤ اور چیک کرو کہ یہ جو کہہ رہی ہے صحیح ہے یا نہیں''...... ساراگ نے چیختے ہوئے کہا تو گارکا نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے بھاگتا چلا گیا۔

''تم اب پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے''۔ جولیا نے کہا۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا''۔ ساراگ نے کہا اور ایک جھٹکے سے اس نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ جولیا کی طرف کر دیا۔ ابھی اس نے ریوالور نکالا ہی تھا کہ اسی لمحے باہر سے ایک تیز چیخ کی آواز سنائی دی۔ چیخ کی آواز سن کر ساراگ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''لو آ گئی تمہاری موت۔ میں نے کہا تھا نا کہ سیکرٹ سروس

کے ممبران کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ انہوں نے تمہارے ساتھی گارکا کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب تمہاری باری ہے''...... جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا تو ساراگ انتہائی پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ وہ چند لمحے جولیا کو دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے مڑا اور ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔

''کہاں جا رہے ہو۔ رکو۔ میں کہتی ہوں رک جاؤ''...... جولیا نے اسے بھاگتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا لیکن ساراگ اب بھلا کہاں رکنے والا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھاگ کر تہہ خانے کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر موجود دروازے سے باہر نکل گیا۔

اب جولیا کمرے میں اکیلی رہ گئی تھی۔ وہ ایک بار پھر اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو حرکت دینے لگی لیکن رسیاں اس انداز میں بندھی ہوئی تھیں کہ اس کی انگلیاں رسیوں تک پہنچ ہی نہیں رہی تھیں۔ اسی لمحے جولیا نے تیز دوڑتے قدموں کی آوازیں سنی۔ اس نے چونک کر سر اٹھایا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ تنویر ہاتھ میں مشین پسٹل لئے تیزی سے نیچے آ رہا تھا۔ اس نے بندھی ہوئی جولیا کو دیکھ لیا تھا۔

''آپ ٹھیک ہیں''...... تنویر نے جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ٹھیک ہوں''...... جولیا نے کہا تو تنویر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جولیا کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنی شروع

کر دیں۔

''کیا ہوا تھا۔ کون لایا تھا آپ کو یہاں''..... تنویر نے پوچھا۔

''بتاتی ہوں۔ پہلے رسیاں کھول کر مجھے آزاد تو کرو''..... جولیا نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ چند ہی لمحوں بعد جولیا آزاد تھی۔

''تم یہاں کیسے پہنچے ہو اور کون آیا ہے تمہارے ساتھ''۔ جولیا نے پوچھا۔

''صفدر ہے میرے ساتھ اور ہمیں یہاں چیف نے بھیجا ہے۔ چیف نے آپ کے واچ ٹرانسمیٹر سے آپ کی لوکیشن چیک کی تھی۔ اتفاق سے میں اور صفدر اسی علاقے میں موجود تھے اس لئے ہمیں یہاں پہنچنے میں دیر نہیں لگی تھی''..... تنویر نے جواب دیا۔

''صفدر کہاں ہے''..... جولیا نے پوچھا۔

''وہ باہر کا جائزہ لے رہا ہے''..... تنویر نے جواب دیا۔

''کتنے افراد تھے یہاں''..... جولیا نے پوچھا۔

''ہمیں تو باہر ایک ہی آدمی ملا تھا جس نے ہمیں دیوار کود کر اندر آتے دیکھ لیا تھا اور ہم پر فائرنگ کرنے ہی لگا تھا کہ میں نے اسے سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی مار دی۔ میں نے اور صفدر نے عمارت کا راؤنڈ لگایا تھا لیکن اس کے سوا ہمیں یہاں کوئی دکھائی نہیں دیا تھا۔ پھر ایک کمرے میں مجھے تہہ خانے کا دروازہ کھلا

دکھائی دیا تو میں فوراً یہاں آ گیا''..... تنویر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو ساراگ نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے''۔ جولیا نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

''ساراگ۔ کون ساراگ''..... تنویر نے چونکتے ہوئے کہا تو جولیا نے اسے ساراگ کے بارے میں تفصیل بتا دی اور اسے یہ بھی بتا دیا کہ وہ یہاں کیسے پہنچی تھی۔

''ہونہہ۔ لیکن ساراگ یہاں کیا کرنے آیا ہے اور آپ بتا رہی ہیں کہ آپ نے اس کی پالینڈ کے لارڈ میتھوز سے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی باتیں سنی تھیں جن کے مطابق لارڈ میتھوز کی راسکل بیٹی مادام فلاویا بھی یہاں موجود ہے''..... تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ساراگ یہاں خفیہ طور پر مادام فلاویا کی حفاظت کے لئے آیا ہے تاکہ اگر مادام فلاویا کسی خطرے میں ہو تو وہ فوری طور پر اس کی مدد کر سکے''..... جولیا نے کہا۔

''لیکن ہمیں تو یہاں ایک نوجوان کے سوا کوئی دکھائی نہیں دیا تھا۔ ہم نے عمارت کے ایک ایک حصے کا جائزہ لیا ہے''..... تنویر نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ اسے میری بات پر یقین ہو گیا ہو کہ اس عمارت کو پاکیشیا سیکرٹ سروس نے گھیرے میں لے لیا ہے تو وہ یہاں سے نکل کر چھت پر چلا گیا ہو اور وہاں سے بھاگ نکلا ہو''۔ جولیا

نے کہا۔

''چھت پر۔ اوہ ہاں۔ میں نے چھت پر کسی کے بھاگنے کی آوازیں سنی تھیں۔ میں نے چھت پر جا کر چیک کیا تھا لیکن وہاں مجھے کوئی دکھائی نہیں دیا تھا۔ شاید میرے چھت پر پہنچنے سے پہلے وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا''...... تنویر نے کہا۔

''اب چلو یہاں سے''...... جولیا نے اپنی جرابیں اور شوز پہننے کے بعد کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ برآمدے میں صفدر موجود تھا۔ وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

''آپ ٹھیک تو ہیں مس جولیا''...... صفدر نے پوچھا تو جولیا نے وہی باتیں دوہرا دیں جو اس نے تنویر کو بتائی تھیں۔

''ہونہہ۔ تو مادام فلاویا اور ساراگ ایک بار پھر پاکیشیا میں ہیں۔ لگتا ہے انہیں پہلے اچھا سبق نہیں ملا تھا جو یہ دوبارہ یہاں آ گئے ہیں''...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

''تو یہ سارا چکر مادام فلاویا کا چلایا ہوا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ ٹیکسی میں سوار ہو کر ٹائیگر کے فلیٹ پہنچا تھا۔ اسے فلیٹ کا دروازہ تباہ حالت میں نظر آیا تو وہ تیزی سے اندر گھس گیا۔ اس کے پہنچنے سے پہلے ہی ٹائیگر کو ہوش آ گیا تھا اور اس نے اپنی رسیاں کھول لی تھیں۔ عمران کو دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ ٹائیگر کے فلیٹ میں واقعی تین بدمعاشوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ عمران کے پوچھنے پر ٹائیگر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''جی ہاں۔ وہ یہاں مجھ سے اور آپ سے انتقام لینے کے ساتھ ساتھ یہاں کوئی مشن بھی پورا کرنے آئی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیا مشن ہے اس کا''...... عمران نے پوچھا۔

''مشن کے بارے میں تو مجھے کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی اس

نے مشن کا ذکر کیا ہے۔ مادام فلاویا جب ریڈ ڈاٹ کے باس ہارلٹ سے بات چیت کر رہی تھی تو مجھے اس وقت تک ہوش آ چکا تھا۔ میں نے ان کی تمام باتیں سن لی تھیں۔ ہارلٹ کی باتوں سے ہی مجھے اندازہ ہوا تھا کہ مادام فلاویا یہاں کسی خاص مشن پر ہے اس لئے کسی نے اس کے پیچھے اولینڈ کی قاتل تنظیم ریڈ ڈاٹ لگا دی تھی تاکہ مادام فلاویا کو پاکیشیا میں ہی ہلاک کر دیا جائے“۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن مادام فلاویا کو ہلاک کرنے کے لئے ریڈ ڈاٹ کو تین قاتل یہاں بھیجنے کی کیا ضرورت تھی“..... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

”ہارلٹ کے کہنے کے مطابق مادام فلاویا ایک ہارڈ ٹارگٹ ہے جسے ریڈ ڈاٹ کا کوئی ایک کلر آسانی سے ہلاک نہیں کر سکتا تھا اس لئے ریڈ ڈاٹ کے چیف نے اس کی ہلاکت کے لئے تین کلرز بھیجے ہیں تاکہ ہر صورت میں مادام فلاویا کو ہلاک کیا جا سکے“..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں ریڈ ڈاٹ کے بارے میں جانتا ہوں۔ ریڈ ڈاٹ کے کلرز بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہے۔ اس تنظیم کا ایک کلر بھی جس ملک میں پہنچ جاتا ہے اس ملک میں بھونچال آ جاتا ہے اور ریڈ ڈاٹ کا کلر مشکل سے مشکل ٹارگٹ کو بھی آسانی سے ہٹ کر لیتا ہے۔ مادام فلاویا اتنی بھی مشکل ٹارگٹ نہیں ہے کہ اس کی

ہلاکت کے لئے ریڈ ڈاٹ کو تھری کلرز کو متحرک کر دے اور تم بتا رہے ہو کہ مادام فلاویا نے ریڈ ڈاٹ کے کلر ہارلٹ پر آسانی سے قابو پا لیا تھا جبکہ ایسا ناممکن ہے۔ ہارلٹ کا تعلق اگر ریڈ ڈاٹ سے ہے تو پھر وہ اس وقت مادام فلاویا کے قبضے میں نہ ہوتا بلکہ اب تک مادام فلاویا اس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکی ہوتی“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لیکن مادام فلاویا نے ہارلٹ کو اتنا موقع ہی نہیں دیا تھا باس۔ اس نے نجانے کون سا کیپسول پھینکا تھا کہ ہارلٹ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ میں بھی فوری طور پر بے ہوش ہو گیا تھا۔ ہوش آیا تو فرش پر ہارلٹ کے تین ساتھیوں کی لاشیں پڑی تھیں اور ہارلٹ مادام فلاویا کے سامنے بے بس انداز میں بندھا ہوا تھا ورنہ ہارلٹ نے مادام فلاویا اور مجھے ہلاک کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ مادام فلاویا اس پر کیروسین آئل ڈال کر اسے زندہ جلا دینا چاہتی تھی۔ اس کی سفاکی سے ہارلٹ ڈر گیا تھا اور اس نے مادام فلاویا کو ساری باتیں بتا دی تھیں“..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ تو اب مادام فلاویا، ہارلٹ کو اٹھا کر اس ٹھکانے پر لے گئی ہے جہاں ہارلٹ کے باقی ساتھی پہنچنے والے ہیں“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ مادام فلاویا نے ہارلٹ کو باقی کلرز سے ٹرانسمیٹر پر بات کرنے پر مجبور کیا تھا اور ہارلٹ نے اپنے ساتھیوں سے بات

کر کے انہیں اس بات کا یقین دلایا تھا کہ اس نے واقعی مادام
فلاویا کو ہلاک کر دیا ہے۔ ہارلٹ نے انہیں ایک پتہ بتاتے ہوئے
کہا تھا کہ وہ مادام فلاویا کی لاش لے کر وہاں پہنچ رہا ہے۔ اگر وہ
بھی مادام فلاویا کی لاش دیکھنا چاہتے ہیں تو جلد سے جلد اس کے
بتائے ہوئے پتے پر پہنچ جائیں جس پر ان دونوں نے فوراً حامی بھر
لی تھی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا پتہ بتایا تھا ہارلٹ نے''...... عمران نے پوچھا۔

''ابدال روڈ، کوٹھی نمبر چار سو چوالیس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''آؤ۔ ہم بھی چلتے ہیں وہاں دیکھیں تو سہی کہ ریڈ ڈاٹ کے
مقابلے میں مادام فلاویا کامیابی حاصل کرتی ہے یا پھر ریڈ ڈاٹ
اسے ٹارگٹ کرنے میں کامیاب ہوتی ہے''...... عمران نے کہا تو
ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں فلیٹ سے نکلتے
چلے گئے۔ ٹائیگر نے تباہ شدہ دروازے کی جگہ ایک بڑی میز اٹھا کر
دیوار سے لگا دی تھی تاکہ اس کی غیر موجودگی میں کوئی اندر نہ جا
سکتے۔ کچھ ہی دیر میں عمران، ٹائیگر کی کار میں ابدال روڈ کی طرف
اڑا جا رہا تھا۔ ابدال روڈ پہنچتے ہی ٹائیگر نے دائیں طرف اور عمران
نے بائیں طرف کی رہائش گاہوں کے باہر لگے ہوئے نمبر دیکھنے
شروع کر دیئے۔

دو تین گلیاں مڑ کر وہ اس روڈ پر آ گئے جہاں رہائش گاہوں کے
نمبر چار سو سے شروع ہو رہے تھے۔ ٹائیگر تیزی سے کار آگے

بڑھاتا لے گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کی کار ایک بڑی، انتہائی
شاندار اور جدید انداز کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے تھی۔ گیٹ کا
رنگ براؤن تھا۔ گیٹ کے باہر نہ تو کوئی دربان کھڑا تھا اور نہ
سیکورٹی گارڈ۔

یہ چونکہ شہر سے ہٹ کر مضافاتی علاقے میں بنی ہوئی کالونی تھی
اس لئے وہاں شہر کی طرح شور شرابہ نہیں تھا اور نہ ہی لوگ سڑکوں
اور گلیوں میں نظر آتے تھے۔ اس علاقے کی سڑکیں خالی دکھائی
دیتی تھیں۔ عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے کار گیٹ کی سائیڈ پر
روک دی اور عمران کار سے نکل آیا۔ اس کی نظریں رہائش گاہ کے
اردگرد کا جائزہ لے رہی تھیں۔

''میں اس رہائش گاہ کے اطراف کا راؤنڈ لگاؤں''...... ٹائیگر
نے کار سے نکلتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ آؤ۔ ڈائریکٹ اندر چلتے ہیں''...... عمران نے کہا اور
تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھا۔ ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور
اس کے پیچھے چل پڑا۔ عمران نے گیٹ کے پاس آ کر ذیلی
دروازے کو دھکا دیا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے دروازے
سے سر نکال کر اندر جھانکا تو اسے پورچ میں کھڑی تین کاریں
دکھائی دیں۔ سامنے بڑا صحن اور برآمدہ تھا جو خالی دکھائی دے رہا
تھا۔ عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا اور اندر داخل ہو گیا۔

''دروازہ بند کر کے اندر سے کنڈی لگا دو''...... عمران نے کہا تو

ٹائیگر نے دروازہ بند کیا اور اسے کنڈی لگانی شروع کر دی۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی جیب سے اپنا مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔ ٹائیگر نے بھی دروازے کو کنڈی لگا کر جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

''تم عقبی طرف جا کر چیک کرو۔ میں سامنے سے جاتا ہوں''۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے پنجوں کے بل ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ عمران کی نظریں سرچ لائٹ کی طرح ہر طرف گھوم رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی اور چٹانوں کی سی سختی دکھائی دے رہی تھی اور اس کی تمام حسیں مکمل طور پر بیدار تھیں۔

صحن سے ہوتا ہوا وہ برآمدے میں آ گیا۔ برآمدے میں کئی ستون تھے وہ تیزی سے ایک ستون کی آڑ میں ہو گیا اور سامنے نظر آنے والے رہائشی حصے کا جائزہ لینے لگا۔ عمارت میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی جیسے وہاں کوئی موجود نہ ہو۔ سامنے دو دروازے تھے جو بند تھے۔ عمران چند لمحے احتیاطاً ان دروازوں کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ ستونوں کی آڑ لیتا ہوا ایک دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ دروازے کے قریب گیا ہی تھا کہ اچانک اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے غڑاپ سے چھلانگ لگائی اور ایک ستون کے پیچھے آ کر چھپ گیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان نکل کر باہر آ

گیا۔ اس نوجوان کے چہرے پر شدید اذیت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ نوجوان کے دونوں ہاتھ خون سے رنگے ہوئے تھے۔ دروازہ کھول کر اس نے احتیاط سے ادھر ادھر دیکھا پھر وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر باہر آ گیا اور پھر وہ لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا لیکن ابھی اس نے مشکل سے دو تین قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک وہ الٹ کر منہ کے بل فرش پر گرتا چلا گیا۔ عمران غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی نوجوان گرا یہ دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ نوجوان کی کمر میں ایک خنجر گڑا ہوا تھا۔ وہ زمین پر گر کر چند لمحے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے اسے اندر سے بھاگتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان لڑکی ہاتھ میں ریوالور لئے بجلی کی سی تیزی سے باہر آ گئی۔ اس کا چہرہ غصے اور نفرت سے بگڑا ہوا تھا۔ دروازے سے باہر آتے ہی اس کی نظریں باہر گرے نوجوان پر پڑیں تو وہ وہیں رک گئی۔

''ایک تو گیا۔ باقی دو نجانے کہاں چلے گئے ہیں لیکن خیر وہ بچ کر جائیں گے کہاں۔ میں بھی مادام فلاویا ہوں۔ مادام فلاویا سے بچ نکلنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے''...... لڑکی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ عمران نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔ وہ پالینڈ کی راسکل گرل مادام فلاویا تھی۔ مادام فلاویا کا لباس جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر زخموں کے جا بجا نشانات دکھائی دے

رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اندر اس کی ریڈ ڈاٹ کے کلرز سے زبردست فائٹ ہوئی ہو۔ مادام فلاویا چند لمحے ادھر ادھر دیکھتی رہی پھر اچانک اس کی نظریں اس ستون کی طرف جم گئیں جہاں عمران چھپا ہوا تھا۔ مادام فلاویا نے بھڑک کر ریوالور کا رخ اس ستون کی جانب کیا ہی تھا کہ عمران نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ زور دار دھماکے کے ساتھ مادام فلاویا کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے ہاتھ جھٹکنا شروع ہو گئی۔ عمران نے اس کے ریوالور والے ہاتھ پر گولی ماری تھی جو اس کی کلائی پر رگڑ کھاتی ہوئی گزر گئی تھی۔ مادام فلاویا کے ہاتھ سے نہ صرف ریوالور نکل گیا تھا بلکہ اس کی کلائی بھی زخمی ہو گئی تھی۔

''کون ہے''...... مادام فلاویا نے ستون کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارا چاہنے والا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ستون کی آڑ سے نکل کر مادام فلاویا کے سامنے آ گیا۔ عمران نے چونکہ میک اپ نہیں کیا تھا اس لئے مادام فلاویا اسے دیکھ کر بری طرح سے اچھل پڑی۔

''عمران تم اور یہاں''...... مادام فلاویا نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں۔ مجھے یہاں دیکھ کر حیران کیوں ہو رہی ہو۔ تمہاری لاش ہوٹل کے کمرے میں دیکھ کر میری تو جان ہی نکل گئی

تھی لیکن میرا دل یہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں تھا کہ تم ہلاک ہو چکی ہو۔ دل کے کسی حصے میں نجانے کیوں یہ امید باقی تھی کہ میں جسے پسند کرتا ہوں وہ ابھی زندہ ہے اور دیکھ لو۔ تمہاری زندگی کا ثبوت دینے کے لئے میرا دل مجھے یہاں تک کھینچ لایا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم اور مجھے پسند کرتے ہو۔ اس سے بڑا جھوٹ شاید ہی میں نے کبھی سنا ہو''...... مادام فلاویا نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں۔ میری بات تمہیں جھوٹ کیوں لگ رہی ہے''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تمہارے بارے میں سب کچھ جانتی ہوں عمران۔ تم انسان ضرور ہو لیکن تمہارے سینے میں دل کی جگہ پتھر ہے جس میں کسی کے لئے جذبات نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ایسی باتیں کر کے تم جولیا کو تو ڈاج دے سکتے ہو لیکن مجھے ڈاج دینا تمہارے بس کی بات نہیں ہے''...... مادام فلاویا نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ سب کہہ کر تم میرے جذبات کی توہین کر رہی ہو''۔ عمران نے جواباً منہ بنا کر کہا۔

''بس بس رہنے دو۔ یہ بتاؤ کہ تم یہاں آئے کیسے ہو''۔ مادام فلاویا نے سر جھٹک کر سپاٹ لہجے میں کہا۔

''بتایا تو ہے اب تم یقین نہ کرو تو میں کیا کر سکتا ہوں''۔ عمران

نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

''آئے ہو تو میری مدد کرو۔ یہاں ریڈ ڈاٹ کے تین کلرز موجود تھے۔ ایک کو تو میں ٹھکانے لگا چکی ہوں لیکن دو بھاگ گئے ہیں۔ میرے ساتھ ڈھونڈو انہیں۔ ابھی وہ اسی عمارت میں ہی ہوں گے''...... مادام فلاویا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران اس کا ساتھی ہو اور یہاں اس کی مدد کے لئے ہی آیا ہو۔

''ریڈ ڈاٹ کے کلرز۔ وہ بھی تین۔ ارے باپ رے۔ کہاں ہیں۔ کدھر ہیں''...... عمران نے بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

''بتایا تو ہے۔ یہ ایک کی تمہارے سامنے لاش پڑی ہے باقی نکل گئے ہیں۔ لیکن وہ ابھی زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے''۔ مادام فلاویا نے کہا اور تیزی سے ایک طرف بڑھی۔

''ارے ارے۔ تم تو ایسے جا رہی ہو جیسے میں واقعی یہاں تمہاری مدد کرنے کے لئے ہی آیا ہوں۔ تم مجھ سے اور ٹائیگر سے انتقام لینے آئی ہو اس کے باوجود یہ سمجھ رہی ہو کہ میں ریڈ ڈاٹ کے کلرز سے تمہاری جان بچاؤں گا''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تو ٹائیگر نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے''...... مادام فلاویا نے رکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے برآمدے کی سائیڈ سے ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا اس طرف آ گیا۔ ٹائیگر کو دیکھ کر مادام فلاویا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''ہونہہ۔ تو یہ تمہیں یہاں لایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب میں ہارلٹ سے بات کر رہی تھی تو یہ بے ہوش نہیں تھا''...... مادام فلاویا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا قریب آ گیا۔

''رہائش گاہ کی پچھلی طرف دیوار کود کر دو افراد بھاگ رہے تھے باس۔ میں بھی ان کے پیچھے دیوار کود کر دوسری طرف گیا لیکن اتنی دیر میں وہ دونوں الگ الگ گلیوں میں بھاگ کر غائب ہو گئے۔ میں نے انہیں کافی تلاش کیا لیکن نجانے وہ کس طرف نکل گئے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ ریڈ ڈاٹ کے کلرز تھے جو مادام فلاویا کے ہاتھوں بچ نکلے ہیں۔ ان بے چاروں کا ایک ساتھی ان کی طرح خوش قسمت نہیں تھا اس لئے وہ مادام کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ ریڈ ڈاٹ کے کلرز کے بارے میں تو سنا تھا کہ وہ انتہائی زیرک، عیار اور ذہین ترین ہیں اور اپنا ٹارگٹ ہٹ کرنے کے لئے اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کرتے ہیں لیکن وہ دونوں تو مجھ سے ڈر کر یوں بھاگ گئے ہیں جیسے وہ ریڈ ڈاٹ کے کلرز نہ بلکہ عام مجرم ہوں''...... مادام فلاویا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہاری ان کے ساتھ فائٹ ہوئی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں ہارلٹ کے ساتھ یہاں آ کر چھپ گئی تھی۔ میرا ارادہ تھا کہ جیسے ہی ہارلٹ کے ساتھی یہاں آئیں گے میں انہیں فائرنگ کر کے ہلاک کر دوں گی لیکن وہ بہت چالاک تھے۔ ڈائریکٹ اندر آنے کی بجائے وہ چھپ کر اندر آئے تھے اور اندر آتے ہی انہوں نے بندھے ہوئے ہارلٹ کو دیکھ لیا تھا۔ وہ سمجھ گئے کہ ہارلٹ اکیلا نہیں ہے۔ ان میں سے ایک خاموشی سے میرے عقب میں آ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ مجھے عقب سے گولی مار کر ہلاک کرتا میں نے اپنے عقب میں اس کی موجودگی محسوس کر لی اور میں نے ہی اس پر حملہ کر دیا اور پھر میری اس سے زبردست فائٹ شروع ہو گئی۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ فائٹر تھا لیکن بہرحال مجھ سے فائٹ کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ دوسرا مجھے اس کلر کے ساتھ لڑتا دیکھ کر اندر چلا گیا تھا اور اس نے ہارلٹ کو رسیوں سے آزاد کر دیا تھا اور اسے ہوش میں لے آیا تھا۔

اس کے بعد وہ تینوں ایک ساتھ مجھ پر پل پڑے۔ مگر میں نے ان تینوں کو تگنی کا ناچ نچا دیا تھا۔ تینوں مجھ پر خنجروں سے حملہ کر رہے تھے اور میں ان کا خالی ہاتھوں مقابلہ کر رہی تھی۔ پھر میرے ہاتھ ان کا خنجر لگا تو میں نے خنجر ایک کلر کی کمر میں مار دیا اور وہ وہیں گر گیا۔ اسے خنجر لگتے دیکھ کر ہارلٹ اور اس کا ساتھی بوکھلا گیا۔ ان کی بوکھلاہٹ کا فائدہ اٹھا کر میں نے ان کا گرا ہوا سائیلنسر لگا ریوالور اٹھایا اور ان پر فائرنگ کرنی شروع کر دی لیکن وہ دونوں

میری فائرنگ سے بچ کر بھاگ نکلے۔ میں نے اسے باہر جاتے دیکھا تو میں اس کے پیچھے یہاں آ گئی۔ واقعی اس میں کافی دم تھا کہ خنجر لگنے کے باوجود یہ عمارت کے عقبی حصے سے نکل کر یہاں تک پہنچ گیا تھا''...... مادام فلاویا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہاری ہمت کی داد دینی پڑے گی جو تم ریڈ ڈاٹ کے منجھے ہوئے اور طاقتور کلرز کا خالی ہاتھوں مقابلہ کرتی رہی ہو اور یہ تمہاری بہت بڑی کامیابی ہے کہ ریڈ ڈاٹ کے کلرز الٹا تم سے جان بچانے کے لئے بھاگ گئے ہیں ورنہ واقعی ان کے بارے میں مشہور ہے کہ اپنا ٹارگٹ ہٹ کرنے کے لئے وہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے دیکھ کر تو بڑے بڑے سورما بھاگ جاتے ہیں۔ ریڈ ڈاٹ کے ٹارگٹ کلرز کی کیا مجال تھی جو میرے سامنے ٹھہر سکیں''۔ مادام فلاویا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی۔ اس جنگل میں تم اکیلی ہی تو شیرنی ہو جسے دیکھ کر باقی سب بھیڑ بن جاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔ میں واقعی شیرنی ہوں اور میرے سامنے آنے والا ہر آدمی بھیڑ بلکہ بھیڑ کا بچہ بن جاتا ہے''...... مادام فلاویا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''خیر یہ تم میرے اور ٹائیگر کے لئے نہیں کہہ سکتی کیونکہ ہم دونوں نے تمہیں تمہارے ملک میں تگنی بلکہ چوگنی کا ناچ نچا دیا تھا

اور بھیڑ بن کر تمہیں ہی اپنی جان بچانے کے لئے بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا تھا''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اس وقت اور بات تھی۔ میں اس وقت انڈر ٹرائل تھی۔ میرے پاس نہ تمہارے بارے میں کوئی انفارمیشن تھی اور نہ میں تم لوگوں کے کام کرنے کے انداز سے واقف تھی اور اس وقت میں اس فیلڈ میں نئی آئی تھی اور میں نہیں جانتی تھی کہ مجرموں کا مقابلہ کس طرح اور کس انداز میں کیا جاتا ہے۔ تم دونوں نے میری ناتجربہ کاری کا فائدہ اٹھایا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ میں اب مکمل طور پر تربیت یافتہ اور تجربہ کار ہو چکی ہوں۔ اب تم دونوں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔ اسی لئے تو میں ڈائریکٹ ٹائیگر کے فلیٹ میں پہنچ گئی تھی اور اب بھی میں تمہارے سامنے سر اٹھا کر کھڑی ہوں اور میں چیلنج ہوں کہ تم اور ٹائیگر لاکھ کوشش کر لو لیکن مجھے نہیں پکڑ سکو گے''...... مادام فلاویا نے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اپنی صلاحیتوں پر اتنا غرور مت کرو مادام فلاویا۔ باس تو کیا تمہیں میرا بھی ایک ہاتھ لگ گیا تو تم اٹھنے کے قابل نہیں رہو گی''۔ ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''بہتر ہوگا کہ تم اپنا منہ بند رکھو۔ میں عمران سے بات کر رہی ہوں تم سے نہیں''...... مادام فلاویا نے جواباً غرا کر کہا تو ٹائیگر غرا کر رہ گیا اس نے عمران کی طرف دیکھا جیسے وہ عمران سے اجازت مانگ رہا ہو کہ وہ اسے ایک موقع دے تا کہ وہ مادام فلاویا کے غرور

کا منہ توڑ جواب دے سکے لیکن عمران نے اشارے سے اسے خاموش کھڑے رہنے کا کہا تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

''تو کیا اب تمہارا ٹرائل ختم ہو گیا ہے اور تم یہ سمجھ رہی ہو کہ اب تک اس قابل ہو گئی ہو کہ میرا اور ٹائیگر کا مقابلہ کر سکو''۔ عمران نے مادام فلاویا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ تم دونوں سے شکست کھانے کے بعد میں نے سب سے پہلے تمہارے بارے میں کراس ورلڈ انفارمیشن آرگنائزیشن سے معلومات حاصل کی تھیں۔ کراس ورلڈ انفارمیشن آرگنائزیشن کے ساتھ ساتھ میں نے معلومات فروخت کرنے والی بہت سی تنظیموں سے رابطہ کیا تھا اور تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل کر لی تھیں۔ تم سب کس قبیل کے انسان ہو اور تمہارے کام کرنے کا انداز کیا ہے۔ تم سب میں کیا خوبیاں اور کیا خامیاں ہیں۔ میں نے ان سب کا پتہ لگا لیا تھا اس کے علاوہ تم سب کے لڑنے کا انداز، تمہارے سوچنے کا انداز اور سب سے بڑھ کر تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے کردار، ان سب کے بارے میں جاننے کے لئے میں نے خصوصی دلچسپی لی تھی اور کئی ماہ تک تم سب کے برے میں ایک رپورٹ بناتی رہی۔ رپورٹ مکمل کرنے کے بعد میں نے کئی بار اس کا مطالعہ کیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے اپنی ان خامیوں کو بھی دور کرنے کی ہر ممکن

کوشش کی تھی جو تم سے شکست کھانے کا سبب بنی تھیں۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں اب نہ صرف تمہارا بلکہ ٹائیگر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سامنا بھی کرسکتی ہوں اور تم سب کو شکست بھی دے سکتی ہوں تو میں نے پاکیشیا آنے کا فیصلہ کر لیا''...... مادام فلاویا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اب تم یہاں صرف ہم سے بدلہ لینے کی غرض سے ہی آئی ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ اپنی شکست کا بدلہ ہی لینا میرا سب سے بڑا مشن تھا اور ہے''...... مادام فلاویا نے سخت لہجے میں کہا۔

''اور دوسرے مشن کا کیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''دوسرا مشن۔ کیا مطلب۔ کون سا دوسرا مشن''...... مادام فلاویا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''تم یہاں صرف ہم سے بدلہ لینے نہیں آئی ہو مادام فلاویا۔ تمہارے یہاں آنے کا کوئی اور بھی مقصد ہے۔ میں نے تمہاری اور ہارلٹ کی باتیں سنی تھیں اور میں نے ہارلٹ اور اس کے چیف کی بھی باتیں سنی تھیں جس نے کہا تھا کہ مادام فلاویا پاکیشیا ایک اہم مشن کے لئے پہنچی ہوئی ہے اس سے پہلے کہ وہ اپنا مشن پورا کرے اسے ہر حال میں ہلاک کر دیا جائے۔ تم نے میرے سامنے بھی اعتراف کیا تھا کہ تم یہاں صرف ہم سے انتقام لینے کے لئے نہیں کسی اہم کام سے بھی آئی ہو''...... ٹائیگر نے اسے غصیلی

نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ایسا کچھ نہیں ہے''...... مادام فلاویا نے سر جھٹک کر کہا۔

''ایسا کچھ نہیں ہے اور تمہارا مقصد مجھ سے اور ٹائیگر سے انتقام لینے کا ہے تو پھر دیر کیوں کر رہی ہو۔ میں اور ٹائیگر تمہارے سامنے ہیں۔ لو ہم سے اپنا انتقام، پھر انتظار کس بات کا کر رہی ہو''۔ اس بار عمران نے منہ بنا کر کہا۔ عمران کی بات سن کر مادام فلاویا زہریلے انداز میں مسکرانے لگی۔

''تم دونوں کو میں ہلاک کروں گی۔ ضرور کروں گی لیکن ابھی نہیں''...... مادام نے فلاویا نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا۔

''ابھی نہیں تو کب''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''میں ٹائیگر کو بتا چکی ہوں۔ میں تم دونوں کو اپنے پیچھے پاگلوں کی طرف بھگاؤں گی۔ تم دونوں کے ساتھ ساتھ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی تگنی کا ناچ نچاؤں گی اور جب تم سب تھک کر چور چور ہو جاؤ گے اور میری گرد بھی نہ پا سکو گے تو پھر میں تم سب کو ہلاک کرنا شروع کر دوں گی۔ میرا تم سے وعدہ ہے کہ میں تم سب کو تڑپا تڑپا کر ہلاک کروں گی۔ ایک ایک کر کے''...... مادام فلاویا نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''یہ سب تم تب کرو گی جب ہم اب تمہیں یہاں سے جانے دیں گے''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''مجھے روکنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے ٹائیگر۔ نہ تم مجھے کہیں جانے سے روک سکتے ہو اور نہ تمہارا باس عمران۔ کیوں عمران میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا''...... مادام فلاویا نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم شاید سمجھ رہی ہو کہ تمہیں واقعی پر لگ گئے ہیں اور تم یہاں سے اڑ کر نکل جاؤ گی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ مجھے پر تو نہیں لگے ہیں کہ میں پرندوں کی طرح اڑ جاؤں لیکن بہرحال میں تمہارے سامنے اطمینان سے چلتی ہوئی یہاں سے چلی جاؤں گی اور تم چاہنے کے باوجود کچھ نہیں کر سکو گے''...... مادام فلاویا نے کہا اسی لمحے عمران کو ایسا محسوس ہوا جیسے اچانک اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ وہ یکلخت اپنی جگہ پر ساکت ہو گیا تھا۔ جیسے اس کا جسم یکلخت مفلوج ہو گیا تھا۔ وہ سن سکتا تھا، دیکھ بھی سکتا تھا لیکن نہ تو وہ اپنی جگہ سے ہل سکتا تھا اور نہ ہی بول سکتا تھا۔ یہی حال ٹائیگر کا ہوا تھا۔ وہ بھی یکلخت ساکت ہو گیا تھا۔ عمران کے دماغ میں یکلخت آندھیاں سی چلنے لگیں۔

مادام فلاویا اس کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے نہ ہاتھ ہلایا تھا اور نہ پاؤں، نجانے اس نے کیا کیا تھا جو اس کی اور ٹائیگر کی حالت ایسی ہو گئی تھی کہ وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہلنے کے قابل نہیں رہے تھے۔

''کیوں۔ ٹھیک کہا تھا نا میں نے۔ اب ہمت ہے تو مجھے پکڑ کر

دکھاؤ''...... مادام فلاویا نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھی۔ عمران کی نظریں اس پر جم سی گئی تھیں وہ پلکیں تک جھپکانے سے قاصر ہو چکا تھا۔ مادام فلاویا نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں عمران سے اس کا مشین پسٹل جھپٹا اور پھر وہ ٹائیگر کی طرف گئی اور اس سے بھی مشین پسٹل چھین لیا۔

''اب بولو کیا کہتے ہو۔ میں چاہوں تو تم دونوں کو تمہارے ہی مشین پسٹلز سے ہلاک کر سکتی ہوں لیکن میں ایسا نہیں کروں گی۔ میں نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ میں تم سب کو ضرور ہلاک کروں گی لیکن ایک ایک کر کے، اپنے پیچھے بھگا بھگا کر، تڑپا تڑپا کر اور سسکا سسکا کر''...... مادام فلاویا نے عمران کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''اب میں جا رہی ہوں۔ سب سے پہلے میں ریڈ ڈاٹ کے باقی دو کلرز کا شکار کروں گی جو مجھے یہاں قتل کرنے آئے ہیں۔ جب تک مجھے اس بات کا پتہ نہیں چل جاتا کہ مجھے ہلاک کرانے کے لئے ریڈ ڈاٹ کو کس نے ہائر کیا ہے اس وقت تک تم سب زندہ رہو گے۔ جیسے ہی میرے ہاتھوں ریڈ ڈاٹ کے باقی دو کلرز ہلاک ہوں گے اور مجھے اس بات کا پتہ چل جائے گا کہ مجھے ہلاک کرانے والا کون ہے تو اسے ہلاک کرنے کے بعد میں تم سب کے پیچھے لگ جاؤں گی اور وعدے کے مطابق ایک ایک کر کے میں تم

سب کو ہلاک کرنا شروع کر دوں گی۔ میں آغاز تم دونوں سے نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کروں گی تا کہ تم اپنے ساتھیوں کا میرے ہاتھوں انجام دیکھ سکو۔ جب وہ سب ہلاک ہو جائیں گے پھر ٹائیگر اور اس کے بعد آخر میں عمران تمہاری باری آئے گی اور تم لاکھ کوششوں کے باوجود خود کو مجھ سے نہیں بچا سکو گے''...... مادام فلاویا نے آگے بڑھ کر عمران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انتہائی کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

عمران کے دماغ میں طوفان سا اٹھا ہوا تھا وہ آگے بڑھ کر مادام فلاویا کی گردن دبوچ لینا چاہتا تھا لیکن نجانے مادام فلاویا نے کیا کیا تھا کہ اس وقت عمران واقعی خود کو مادام فلاویا کے سامنے بے بس محسوس کر رہا تھا۔ یہی حالت ٹائیگر کی تھی وہ مادام فلاویا کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''اب میں چلتی ہوں۔ جلد ہی تم دونوں سے پھر ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی''...... مادام فلاویا نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور اس نے ان دونوں کے مشین پسٹل ایک طرف پھینکے اور تیز تیز چلتی ہوئی برآمدے سے نکلتی چلی گئی۔ عمران اور ٹائیگر بے بسی سے اسے وہاں سے جاتے دیکھ رہے تھے۔

مادام فلاویا ان کی نظروں کے سامنے سے نکلی جا رہی تھی اور وہ چاہ کر بھی اسے نہیں روک سکتے تھے۔ چند لمحوں کے بعد انہیں گیٹ کھلنے اور پھر ایک کار کا انجن اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی۔

تھوڑی دیر بعد انہیں کار کے گیٹ سے باہر جانے کی آواز سنائی دی لیکن وہ اسی طرح سے ساکت کھڑے تھے جیسے اب ان میں کبھی جان نہیں آ سکے گی اور وہ ہمیشہ اسی جگہ بت بنے کھڑے رہیں گے۔

کراسٹ کلب کی رونق اس وقت عروج پر تھی۔ ہال شہر کے عام اور خاص بدمعاشوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہال میں ہر طرف تیز شراب اور منشیات کی بو پھیلی ہوئی تھی۔ سائیڈ میں ایک کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس کے پیچھے چار آدمی ویٹروں کو شراب اور منشیات مہیا کر رہے تھے اور ویٹر شراب اور منشیات ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کو سرو کرنے میں مصروف تھے۔

ساراگ ہال کا دروازہ کھول کر اندر آیا تو منشیات اور شراب کی تیز بو سے ایک لمحے کے لئے اس کا دماغ جھنجھنا کر رہ گیا لیکن اس نے خود کو سنبھالا اور تیز تیز چلتا ہوا کاؤنٹر کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

''یس سر''...... اسے کاؤنٹر کے قریب آتے دیکھ کر ایک کاؤنٹر مین نے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اے ون''...... ساراگ نے دھیرے سے مگر انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو کاؤنٹر مین یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔

''اوہ۔ ایک منٹ''...... کاؤنٹر مین نے کہا۔ وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے سائیڈ میں لگے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر کے رسیور کان سے لگا لیا۔ چند لمحے وہ کسی سے بات کرتا رہا پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور تیزی سے واپس ساراگ کے پاس آ گیا۔

''آپ سائیڈ کے دروازے سے اندر چلے جائیں۔ دوسری طرف راہداری ہے۔ اس راہداری کے آخری سرے پر ایک کمرہ ہے جس کے دروازے پر ڈی ایم لکھا ہے۔ آپ وہاں چلے جائیں۔ ڈی ایم صاحب آپ سے وہیں ملیں گے''...... کاؤنٹر مین نے کہا تو ساراگ نے اثبات میں سر ہلایا اور قدم اٹھاتا ہوا کاؤنٹر کے سائیڈ پر موجود ایک دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے پر ایک مسلح بدمعاش کھڑا تھا۔ اسے دروازے کی طرف آتے دیکھ کر وہ چونکا لیکن اسی لمحے کاؤنٹر مین نے اسے مخصوص اشارہ کر دیا تو مسلح آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور سائیڈ پر ہو کر اس نے خود ہی ساراگ کے لئے دروازہ کھول دیا۔

ساراگ رکے بغیر آگے بڑھ گیا۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی۔ وہ راہداری میں چلتا ہوا سرے پر پہنچا تو اسے ایک کمرے کے دروازے پر ڈی ایم لکھا نظر آیا۔ ساراگ ایک لمحے کے لئے رکا پھر اس نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

''یس۔ کم ان''...... اندر سے ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی

دی تو ساراگ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ
شاندار آفس کے طرز پر سجا ہوا تھا۔ سامنے ایک بڑی سی میز تھی
جس کے پیچھے ساگوان کی اونچی نشست والی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر
آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ شکل و صورت سے ادھیڑ عمر آدمی بھی بدمعاش
ٹائپ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس کے چہرے پر
سختی اور کرختگی ثبت نظر آ رہی تھی۔ ساراگ کو درواز سے اندر آتے
دیکھ کر وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''اے ون''...... ساراگ نے اندر داخل ہوتے ہوئے سخت
لہجے میں کہا تو ادھیڑ عمر آدمی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اوہ۔ آپ۔ آئیں باس۔ میں آپ کا ہی انتظار کر رہا
تھا''...... ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے مؤدبانہ اور خوشامدانہ لہجے میں کہا
اور میز کے پیچھے سے نکل کر ساراگ کے پاس آ گیا۔ اس نے
ساراگ سے بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔

''تشریف رکھیں''...... ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں
کہا اور ساراگ خاموشی سے آگے بڑھ کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ
گیا۔ ادھیڑ عمر آدمی میز کے پیچھے موجود اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھنے کی
بجائے ساراگ کے پاس یوں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا جیسے وہ
ساراگ کا خدمت گار ہو اور جب تک ساراگ نہیں کہے گا وہ اس
کے سامنے بیٹھنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا۔

''کھڑے کیوں ہو۔ جاؤ اپنی کرسی پر بیٹھو''...... ساراگ نے

راہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ تھینک یو باس''...... ادھیڑ عمر آدمی نے اسی طرح
مؤدبانہ اور خوشامدانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے اور مشینی انداز میں
چلتا ہوا اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا جیسے اس نے ساراگ کی
بات ماننے میں ایک لمحے کی بھی تاخیر کی تو ساراگ اسے گولی مار
دے گا۔

''میرے کام کا کیا ہوا ہے''...... ساراگ نے اس کی طرف
دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''آپ کا کام ہو گیا ہے باس۔ جیسے ہی آپ نے مجھے فون کیا
تھا میں نے فوری طور پر آپ کے حکم کی تعمیل کر دی تھی۔ آپ کے
لئے نئی رہائش گاہ، اور اس رہائش گاہ میں کار سمیت آپ کی ہر
ضرورت کا سامان پہنچا دیا گیا ہے''...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

''گڈ شو۔ مجھے یہاں کی مقامی کرنسی بھی چاہئے تاکہ ضرورت
کے وقت کام آ سکے''...... ساراگ نے کہا۔

''یس باس''...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور اس نے میز کی سائیڈ
کی دراز کھول کر اس میں سے بڑے مالیت کے نوٹوں کی گڈیاں
نکال نکال کر میز پر رکھنی شروع کر دیں۔

''بس بس۔ فی الحال چار گڈیاں دے دو مجھے۔ ضرورت پڑی تو
اور منگوا لوں گا تم سے''...... ساراگ نے کہا۔

''یس باس''...... ادھیڑ عمر نے کہا اور اس نے اٹھ کر چار گڈیاں

بڑے مؤدبانہ انداز میں سارا گ کے سامنے رکھ دیں۔ سارا گ نے گڈیاں اٹھا کر اپنے کوٹ کی اندرونی جیبوں میں رکھنا شروع کر دیں۔

''ایس ایچ کا کچھ پتہ چلا''...... سارا گ نے چاروں گڈیاں جیب میں ڈال کر ایک بار پھر اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نو باس۔ میں نے ہر طرف اپنے آدمی پھیلا رکھے ہیں لیکن ابھی تک ایس ایچ کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا ہے لیکن آپ فکر نہ کریں۔ جلد ہی اس کا کوئی نہ کوئی سراغ مل جائے گا اور جیسے ہی مجھے ایس ایچ کے بارے میں پتہ چلے گا میں آپ کو فوراً خبر دے دوں گا''...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

''ہونہہ۔ اتنے دن ہو گئے ہیں تمہیں کام کرتے ہوئے اور ابھی تک تم یہ بھی پتہ نہیں کرا سکے ہو کہ ایس ایچ ہے کہاں۔ کیا یہی طریقہ ہے تمہارے کام کا نانسنس''...... سارا گ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سوری باس۔ ایس ایچ پاکیشیائی حکام نے نجانے کہاں اور کس کے پاس چھپایا ہوا ہے کہ کوشش کے باوجود اس کے بارے میں کچھ علم نہیں ہو رہا۔ میرے آدمیوں نے وزارت سائنس اور وزارت دفاع کے سیکرٹریز اور ان کے ارد گرد رہنے والے افراد کو بھی خرید کر انہیں کریدنے کی کوشش کی تھی لیکن ان میں سے کوئی بھی ایس ایچ کے بارے میں نہیں جانتا۔ ابھی بھی میری ساری توجہ

وزارت سائنس اور وزارت دفاع کی طرف ہے۔ میرے آدمیوں نے ان کے گرد گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جلد ہی وہ ان کے قریب ہوں گے اور اگر انہیں ایس ایچ کا پتہ ہوا تو میرے آدمی ان سے ضرور یہ راز اگلوا لیں گے''...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

''ہونہہ۔ مادام فلاویا کے بارے میں کیا اطلاع ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مجھ سے پہلے وہ ایس ایچ تک پہنچ جائے۔ اگر ایسا ہوا تو میرا مشن ناکام ہو جائے گا اور مادام فلاویا ہمیشہ کی طرح اس بار بھی مجھ سے بازی لے جائے گی جو میں نہیں چاہتا۔ اس بار میں مادام فلاویا کو ہر حال میں شکست دینا چاہتا ہوں''...... سارا گ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ ایسا ہی ہو گا۔ اسی لئے آپ کے حکم پر میں نے اولینڈ کی ایک قاتل تنظیم ریڈ ڈاٹ کو بھی مادام فلاویا کے پیچھے لگا دیا ہے۔ آپ کی طرح میں بھی مادام فلاویا کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ مادام فلاویا کے مقابلے میں ریڈ ڈاٹ کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی ریڈ ڈاٹ کے کلرز میں اتنی صلاحیتیں ہیں کہ وہ مادام فلاویا کو ہلاک کر سکیں لیکن ریڈ ڈاٹ کے حملوں سے مادام فلاویا کی نیندیں ضرور حرام ہو جائیں گی اور اس کی توجہ ایس ایچ سے ہٹی رہے گی۔ ہمارے لئے یہی موقع ہو گا کہ ہم مادام فلاویا سے پہلے ایس ایچ تک پہنچ جائیں اور مادام

فلاویا سے پہلے اسے لے اڑیں اور ایسا ہی ہو گا''..... ادھیڑ عمر آدمی
نے کہا۔
''اسی میں ہی ہماری جیت ہے کراسٹ۔ میری مادام سے شرط
لگی ہوئی ہے کہ جس روز وہ کسی مشن میں ناکام ہوئی اور اس کی
جگہ میں نے وہ مشن پورا کر لیا تو پھر وہ میرے سامنے گھٹنے ٹیک
دے گی۔ اس نے میرے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تو سمجھ لو کہ اس کی
اور میری ہر صورت میں شادی ہو جائے گی۔ مادام فلاویا سے شادی
کرنا میری زندگی کا سب سے بڑا مشن ہے جس کے لئے میں کچھ
بھی کر سکتا ہوں۔ مادام فلاویا سے شادی کرنے کے بعد ہی میں
لارڈ میتھوز کی پراپرٹی حاصل کر سکتا ہوں جو اس نے مادام فلاویا
کے نام کر رکھی ہے''..... سارا گ نے کہا۔
''اوہ۔ تو یہ سارا چکر آپ نے مادام فلاویا سے شادی کے لئے
چلایا ہے۔ آپ نے انہیں یہاں ایس ایچ کے مشن پر بھیجا اور اس
کے پیچھے میرے ذریعے ریڈ ڈاٹ کے کلرز لگوا دیئے اور ایس ایچ کا
مشن پورا کرنے خود یہاں آ گئے ہیں''..... ادھیڑ عمر آدمی نے جس
کا نام کراسٹ تھا حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''ہاں۔ میں مادام فلاویا کو پسند کرتا ہوں۔ میں اسے کئی بار
شادی کی آفر کر چکا ہوں۔ وہ مجھے پسند ضرور کرتی ہے لیکن مجھ سے
شادی کرنے کی حامی نہیں بھرتی۔ جب میں نے اسے شادی کے
لئے زیادہ زور دیا تو اس نے کہا کہ وہ مجھ سے ایک شرط پر شادی

کرے گی اور اس کی شرط یہ تھی کہ وہ پالینڈ سے باہر جب کسی مشن
پر جائے گی تو اکیلی اس پر کام کرے گی لیکن اگر میں نے اپنے طور
پر مشن پر کام کیا اور مشن پورا کر لیا تو وہ اپنی شکست تسلیم کر کے مجھ
سے شادی کر لے گی۔ یہ بات اس نے بہت پہلے کی تھی لیکن تنظیم
کے پاس بیرون ملک ایسا کوئی مشن نہیں تھا جو اس کی بجائے اپنے
طور پر میں مکمل کرتا۔
اب جب وہ ایس ایچ کے لئے پاکیشیا آئی تو میں نے فوری
طور پر اس کے چیلنج پر کام کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر میں نے لارڈ
کو بہلا پھسلا کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ میں پاکیشیا جا کر خفیہ
طور پر مادام فلاویا کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں جسے پاکیشیا سیکرٹ
سروس اور علی عمران جیسے انسان سے شدید خطرات لاحق ہو سکتے
ہیں۔ میں نے لارڈ کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اس بات کو مادام فلاویا
سے بھی چھپا کر رکھے کہ میں اس کی حفاظت کے لئے خفیہ طور پر
پاکیشیا پہنچ رہا ہوں۔ لارڈ میری باتوں میں آ گیا اور اس نے وہی
کیا جو میں چاہتا تھا''..... سارا گ نے کہا۔
''میں اب سمجھا ہوں ساری بات۔ اوکے باس۔ اس مشن میں،
میں آپ کے ساتھ ہوں اور اس مشن کو پورا کرنے کے لئے میں
آپ کا بھرپور انداز میں ساتھ دوں گا۔ پاکیشیائی حکام نے ایس
ایچ اگر زمین کے نیچے بھی چھپا رکھی ہو گی تب بھی میں اس کا پتہ لگا
لوں گا اور پھر اسے حاصل کرنے کے لئے میں جان کی بازی لگانے

سے بھی دریغ نہیں کروں گا''...... کراسٹ نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے تم پر اعتماد ہے کراسٹ۔ اسی لئے تمہیں میں نے ہر بات کھول کر بتا دی ہے تاکہ تم اپنی پوری جانفشانی سے میری مدد کر سکو اور میری کامیابی کو ہر ممکن طریقے سے یقینی بناؤ''...... ساراگ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی ہو گا باس۔ اب آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جا کر اپنی رہائش گاہ میں آرام کریں اور تھوڑا سا اور انتظار کر لیں۔ جلد ہی میں آپ کو خوشخبری سناؤں گا''...... کراسٹ نے کہا۔

''مجھے یہاں وقتاً فوقتاً میک اپ اور رہائش گاہیں بدلنی ہوں گی۔ پہلے تو میں صرف مادام فلاویا کی نظروں سے بچنا چاہتا تھا لیکن اب مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی محتاط رہنا پڑے گا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو میری پاکیشیا آمد کا علم ہو گیا ہے اور اب وہ میری تلاش میں یقینی طور پر زمین آسمان ایک کر دیں گے''۔ ساراگ نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آپ کی آمد کا کب اور کیسے علم ہوا''...... کراسٹ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا تو ساراگ نے اسے جولیا کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''اوہ۔ تو کیا گارکا کو انہوں نے ہلاک کر دیا ہے''...... کراسٹ

نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''سیکرٹ سروس کی آمد اور گارکا کے چیخنے کی آواز سن کر میں فوری طور پر وہاں سے نکل گیا تھا اور چھت کے کے ذریعے فرار ہو گیا تھا۔ میں یہ تو نہیں دیکھ سکا تھا کہ گارکا کے ساتھ کیا ہوا تھا لیکن اس کی چیخ سن کر مجھے یہ اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے''...... ساراگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ وہ بے حد کام کا آدمی تھا لیکن خیر اب کیا ہو سکتا ہے''...... کراسٹ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''وہ رہائش گاہ کس کے نام ہے اور وہاں ایسا کوئی ثبوت تو موجود نہیں جس کی مدد سے پاکیشیا سیکرٹ سروس تم تک پہنچ جائے''...... ساراگ نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ میں یہاں ہاتھ پیر بچا کر کام کرتا ہوں۔ میرے یہاں بے شمار ٹھکانے ہیں لیکن کسی ٹھکانے پر ایسا کوئی کلیو موجود نہیں ہے جو میرے لئے خطرے کا باعث بن سکتا ہو۔ گارکا میرے لئے کام کرتا تھا اور وہ رہائش گاہ میں نے اسی کے نام کر رکھی تھی اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو وہاں سے میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں مل سکے گا''...... کراسٹ نے کہا۔

''تب ٹھیک ہے ورنہ میں پریشان تھا کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس تم تک نہ پہنچ جائے''...... ساراگ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ اول تو پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں

نہیں آ سکتی اور اگر بفرض محال آ بھی گئی تو میں انہیں کسی بھی صورت میں زندہ واپس نہیں جانے دوں گا۔ میرے کلب میں آنا ان کی زندگی کی سب سے بڑی اور آخری غلطی ہو گی‘‘...... کراسٹ نے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

’’صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہی نہیں بلکہ تمہیں مادام فلاویا کی نظروں سے بھی بچنا ہے۔ یہ مت بھولو کہ ریڈ ڈاٹ کے کلرز تم نے ہی اس کے پیچھے لگائے ہیں‘‘...... ساراگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’بے فکر رہیں باس۔ میں نے ریڈ ڈاٹ کے اکاؤنٹ میں اپنے خفیہ اکاؤنٹ سے معاوضہ ٹرانسفر کرایا تھا اور ریڈ ڈاٹ کے چیف سے میری سیٹلائٹ فون پر بات ہوئی تھی۔ میں نے ریڈ ڈاٹ کے چیف کو نہ اپنا نام بتایا ہے اور نہ ٹھکانہ۔ اگر بفرض محال مادام فلاویا ان کلرز کو پکڑ بھی لیتی ہیں اور ان پر شدید تشدد بھی کرتی ہیں تب بھی انہیں اس بات کا علم نہیں ہو سکے گا کہ انہیں ہلاک کرنے کے لئے ریڈ ڈاٹ کو کس نے ہائر کیا ہے‘‘...... کراسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’گڈ شو۔ تم نے یہ اچھا کام کیا ہے کہ ریڈ ڈاٹ کو اس کی توقع سے زیادہ معاوضہ ادا کر کے مادام فلاویا کو ہلاک کرنے کے لئے تھری کلرز بلوائے ہیں ورنہ ایک کلر کو ہلاک کرنا مادام فلاویا کے دائیں ہاتھ کا کھیل ہے‘‘...... ساراگ نے کہا۔

’’یس باس۔ میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ آپ کی طرح میں بھی مادام فلاویا کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ میں نے خوب سوچ سمجھ کر ان کے خلاف کام کیا ہے تاکہ وہ اس میں الجھی رہیں اور ان کا مشن ہم۔ میرا مطلب ہے کہ آپ پورا کر لیں‘‘...... کراسٹ نے کہا۔

’’گڈ شو۔ اب میں چلتا ہوں۔ جیسے ہی ایس ایچ کے بارے میں کوئی خبر ملے مجھے اس کے بارے میں فوری طور پر اطلاع کرنا‘‘۔ ساراگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

’’یس باس۔ اور ہاں۔ یہ سیل فون رکھ لیں۔ ویسے تو میں آپ سے رہائش گاہ میں موجود نمبر پر رابطہ رکھوں گا لیکن جب آپ باہر ہوں گے اور مجھے آپ سے بات کرنی ہو گی تو پھر یہ سیل فون ہی ہمارے رابطے کا ذریعہ ہو گا‘‘...... کراسٹ نے اٹھتے ہوئے جیب سے ایک جدید اور نیا سیل فون نکال کر ساراگ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو ساراگ نے اثبات میں سر ہلا کر اس سے سیل فون لے لیا۔

’’اس میں تم نے اپنا نمبر فیڈ کر دیا ہے‘‘...... ساراگ نے پوچھا۔

’’یس باس۔ یہ نمبر سوائے میرے اور آپ کے کسی کو معلوم نہیں ہے اور نہ ہو گا‘‘...... کراسٹ نے کہا تو ساراگ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے کراسٹ سے ہاتھ ملایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا

بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان اور سکون کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے جیسے ہر کام اس کی منشاء کے عین مطابق ہوا ہو اور وہ کراسٹ کے اقدامات سے مکمل طور پر مطمئن ہو۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ممبران کی طرف سے کوئی رپورٹ''..... سلام و دعا کے بعد عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

''جی ہاں۔ جولیا نے پالینڈ کے لارڈ سینڈیکیٹ کی ٹاپ ایجنٹ مادام فلاویا کے ساتھ کام کرنے والے اس کے نمبر ٹو ساراگ کو دیکھ کر پہچان لیا تھا۔ وہ اس کے پیچھے اس کی رہائش گاہ تک گئی تھی اور پھر وہ رہائش گاہ کے اندر داخل ہو گئی اور ایک کمرے کے باہر کھڑی ساراگ اور لارڈ میتھوز کے درمیان ٹرانسمیٹر پر ہونے والی بات چیت سن رہی تھی کہ عقب سے ایک ریوالور بردار نوجوان اس کے سر پر پہنچ گیا۔ اسی وقت کمرے سے ساراگ بھی باہر آ گیا اور وہ جولیا کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ جولیا ساراگ کی طرف متوجہ تھی کہ دوسرے آدمی نے جولیا کے سر پر ریوالور کا دستہ مار کر اسے بے

ہوش کر دیا اور پھر اسے لے جا کر ایک تہہ خانے میں باندھ دیا۔
ہوش میں آنے پر ساراگ جولیا سے اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ کون ہے اور اس کا تعاقب کیوں کر رہی تھی جولیا کا چونکہ ساراگ سے ٹکراؤ ہو چکا تھا اس لئے وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے ساراگ کے سامنے زبان کھولی تو ساراگ اس کی آواز پہچان جائے گا۔ وہ اس کے سامنے گونگی بن گئی تھی لیکن ساراگ کو یقین تھا کہ جولیا گونگی نہیں ہے۔ اس لئے جولیا کی زبان کھلوانے کے لئے اس نے جولیا پر بھیانک تشدد کا پروگرام بنایا تھا مگر اس دوران تنویر اور صفدر وہاں پہنچ گئے اور ساراگ فرار ہو گیا''...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جولیا نے لارڈ میتھوز اور ساراگ کی ٹرانسمیٹر پر جو باتیں سنی تھیں وہ کیا تھیں۔ کیا کہہ رہا تھا ساراگ، لارڈ سے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا تو بلیک زیرو نے اس کی بھی تفصیل بتا دی۔

''ہونہہ۔ تو یہ طے ہے کہ مادام فلاویا یہاں صرف ہم سے انتقام لینے نہیں بلکہ کسی خاص مشن پر آئی ہے لیکن اس کا مشن کیا ہو سکتا ہے''...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ کا مادام فلاویا سے ٹکراؤ ہوا ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں اور ٹائیگر اس کے پیچھے گئے تھے۔ اس نے ریڈ

ڈاٹ کے کلرز کو گھیرنے کی کوشش کی تھی لیکن ریڈ ڈاٹ کے کلرز اس کے گھیرے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے البتہ ایک کلرز کا مادام فلاویا نے شکار کر لیا تھا۔ جب ہم اس رہائش گاہ میں پہنچے تو مادام فلاویا ہمارے سامنے آ گئی تھی۔ میں نے مادام فلاویا کو اپنے دائیں پیر کی ایڑی پر دباؤ ڈالتے محسوس کیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ میں کچھ سمجھتا اس نے ایڑی کے نیچے لگا ہوا گیس کیپسول پریس کر دیا جس سے تیزی سے گیس نکلی اور ہمارے اعصاب مفلوج ہو گئے۔ اس نے شاید ایم کے ایم کا کیپسول توڑا تھا جس سے نکلنے والی گیس سے انسان کچھ دیر کے لئے ایسے ہی مفلوج ہو جاتا ہے جیسے میں اور ٹائیگر ہو گئے تھے۔ یہ گیس چونکہ بے رنگ اور بے بو ہوتی ہے اس لئے اس کا پتہ نہیں چلتا۔ کیپسول توڑتے ہوئے مادام فلاویا نے یا تو اپنا سانس روک لیا گا یا پھر اس نے کوئی ایسی گولی کھائی ہو گی جس سے اس پر گیس کا اثر نہیں ہوا اور وہ ہمیں مفلوج کر کے آسانی سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی تھی''...... عمران نے کہا۔

''لگتا ہے اس بار مادام فلاویا یہاں پوری تیاری سے آئی ہے''...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس نے یہاں آنے کے لئے کافی تیاری کی تھی اور ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے باقاعدہ تربیت حاصل کرتی رہی تھی۔ اس کا ارادہ ہے کہ وہ میرے اور ٹائیگر سمیت پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے تمام ممبران کو ہلاک کر دے گی لیکن ان سب کو ایک
ساتھ ہلاک کرنے کی بجائے ایک ایک کر کے ہلاک کرے گی''۔
عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا ایسا کرنا اس کے لئے آسان ہوگا۔ کیا وہ آپ کو
ٹائیگر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو اس قدر تر نوالہ سمجھ رہی
ہے جسے وہ آسانی سے نگل جائے گی''...... بلیک زیرو نے منہ بنا
کر کہا۔

'' وہ مکمل راسکل گرل بن چکی ہے۔ اس کے ذہن میں یقیناً
کوئی پلاننگ ہے اسی لئے اس نے اتنا بڑا دعویٰ کیا ہے۔ میرے
ہاتھوں سے ایک بار جبکہ ٹائیگر کے ہاتھوں سے وہ دو بار نکل چکی
ہے۔ اس کا انداز واقعی بے حد جارحانہ ہے۔ اس کے تیور دیکھ کر
مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ وہ واقعی کچھ بھی کر سکتی ہے''...... عمران نے
کہا۔ اس کے چہرے پر بدستور سنجیدگی کے تاثرات تھے۔

''تب پھر مجھے فوری طور پر ممبران کو الرٹ کر دینا چاہئے کہیں
ایسا نہ ہو کہ نادانستگی میں وہ مادام فلاویا کے ہاتھوں مار کھا جائیں۔
ایسا ممکن تو نہیں ہے لیکن اس کے باوجود انہیں بہرحال محتاط رہنا
چاہئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اور ہمیں اس بات کا بھی پتہ لگانا ہے کہ مادام فلاویا
کا مشن کیا ہے جبکہ ساراگ بھی یہاں پہنچ چکا ہے''...... عمران نے
کہا۔

''مشن کے بارے میں مادام فلاویا اور ساراگ ہی جانتے ہوں
گے۔ جب تک وہ ہمارے ہاتھ نہیں لگ جاتے کیسے پتہ چلے گا کہ
وہ یہاں کس مشن پر ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مادام فلاویا کے مشن کے بارے میں لارڈ ہمیں بتائے گا''۔
عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''لارڈ۔ آپ کا مطلب ہے لارڈ میتھوز جو مادام فلاویا کا باپ
ہے''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ تم مجھے بی سکس ٹرانسمیٹر لا کر دو۔ میں ابھی لارڈ میتھوز
سے بات کرتا ہوں تاکہ پتہ چل سکے کہ مادام فلاویا کے یہاں
آنے کا مقصد کیا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات
میں سر ہلایا اور اٹھ کر ملحقہ کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دیر
کے بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا ایک
لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر عمران کو دیا تو عمران
اس پر کوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گیا۔

''کیا آپ کو لارڈ میتھوز کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی کا علم
ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر آپ کیسے کال کر رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مینڈکی کو۔ مجھے اسی سے ہی لارڈ میتھوز کے ٹرانسمیٹر کی
فریکوئنسی مل سکتی ہے کیونکہ بڑھاپے میں بھی مینڈکی بوڑھے لارڈ

میتھوز کو سنبھالتی ہے اور وہ اس کے تمام کام سرانجام دیتی ہے اور اس کی نظر میں مادام فلاڈیا صرف راسکل گرل ہے''...... عمران نے کہا۔

''مینڈکی۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ مینڈکی کون ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کا اصل نام مینڈی ہے لیکن میں اسے مینڈکی کہتا ہوں''۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بھی مسکرا دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کیا اور پھر اس نے بٹن پریس کر کے کال دینی شروع کر دی۔

''ہیلو ہیلو۔ پرنس کالنگ فرام پاکیشیا۔ ہیلو۔ اوور''...... عمران نے دوسری طرف کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس مینڈی انٹڈنگ فرام پالینڈ۔ اوور''...... دوسری جانب سے ایک عورت کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''مینڈی۔ کون مینڈی۔ میں نے تو جناتی دنیا میں مینڈکی سے رابطہ کیا تھا جسے اکثر زکام رہتا ہے۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مینڈکی۔ زکام۔ جناتی دنیا۔ کک کک۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم پرنس آف ڈھمپ تو نہیں ہو۔ اس کے سوا کسی میں اتنی جرأت نہیں جو مجھ سے اس انداز میں بات کر سکے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے عورت نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے شبِ دیجور کی تاب نہ لا کر لوگ بے ہوش ہو جاتے ہوں گے اس لئے ان میں اتنی جرأت کہاں ہو سکتی ہے کہ وہ تم سے ایسی کوئی بات کر سکیں۔ اوور''۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تو تم پرنس آف ڈھمپ ہو۔ نائی بوائے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ تم ہی ہو سکتے ہو۔ اوور''...... دوسری طرف سے مینڈی نے یکلخت کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ تمہارا کالے حسن کا جادو ہی ہے جو آج تک لارڈ میتھوز ہوش میں نہیں آ سکا ہے اور اسی مدہوشی میں تمہارے سامنے دم ہلاتا پھرتا ہے اور کوئی بھی کام تمہاری مرضی کے بغیر نہیں کرتا۔ اوور''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا تو مینڈی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''ہاں۔ اسے میں نے خود ہی اپنا پالتو بنا رکھا ہے۔ اگر میں ایسا نہ کرتی تو وہ خونخوار بھیڑیا مجھے ہڈیوں سمیت کب کا چبا گیا ہوتا۔ اس کی بہت سی دکھتی رگیں میرے ہاتھوں میں ہیں ورنہ پالینڈ میں اس سے بڑا خطرناک اور ظالم شخص شاید ہی کوئی ہو۔ اوور''۔ مینڈی نے کہا۔

''اور سناؤ مینڈی۔ کیا ابھی تک لارڈ کے خزانے خالی نہیں ہوئے ہیں جو اس بڑھاپے میں بھی جونک کی طرح اس سے چپکی ہوئی ہو۔ اوور''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ابھی اس کے پاس بہت کچھ باقی ہے۔ اس کے

درجنوں خفیہ اکاؤنٹس ہیں جن میں سے ابھی چند مجھے معلوم ہوئے ہیں اور میں انہیں خالی کرنے میں کامیاب ہو گئی ہوں۔ جب تک میں اس کی ساری دولت حاصل نہیں کر لیتی اس وقت تک میں جونک کی طرح اس سے چپکی رہوں گی۔ اوور''...... مینڈی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اگر لارڈ بے چارہ ساری دولت تمہیں دیئے بغیر ادھر ادھر ہو گیا تو پھر کیا کرو گی تم۔ اوور''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم بے فکر رہو نائی بوائے۔ جب تک وہ اپنی ساری دولت میرے نام نہیں کر دیتا میں موت کو بھی اس کے قریب نہیں آنے دوں گی۔ اوور''...... مینڈی نے بھی جواباً ہنستے ہوئے کہا۔

''اور اگر تمہاری یہ خواہش پوری ہونے سے پہلے ہی لارڈ اور اس کی راسکل ڈاٹر مادام فلاویا نے تمہارا پتا صاف کر دیا تو پھر تم کیا کر سکو گی۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ ان میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ میرا پتا صاف کر سکیں۔ میری انگلیاں ہر وقت لارڈ کی گردن پر رہتی ہیں۔ میری اجازت کے بغیر تو وہ بے چارہ سانس بھی نہیں لے سکتا۔ اوور''۔ مینڈی نے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن میری اطلاع کے مطابق لارڈ اور اس کی بیٹی نے تمہارے خلاف ایک گیم شروع کر دی ہے۔ اوور''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''گیم۔ کیسی گیم۔ اوور''...... مینڈی نے چونک کر کہا۔

''حیرت ہے۔ تم کہہ رہی ہو کہ تمہاری انگلیاں ہر وقت لارڈ کی گردن پر رہتی ہیں۔ اس کے باوجود تمہیں اس بات کا علم نہیں ہوا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتی۔ تم بتاؤ۔ تمہیں کیسے پتہ چلا ہے کہ لارڈ اور اس کی راسکل ڈاٹر میرے خلاف کوئی گیم کھیل رہے ہیں اور یہ گیم ہے کیا۔ اوور''...... مینڈی کی اس بار انتہائی غراہٹ آمیز آواز سنائی دی۔

''لارڈ نے مادام فلاویا کو پاکیشیا بھیجا ہوا ہے۔ یہ تو جانتی ہو نا تم یا اس بارے میں بھی تم لاعلم ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ راسکل گرل پاکیشیا کیسے ہو سکتی ہے وہ تو ایک اہم مشن پر گریٹ لینڈ گئی ہوئی ہے۔ اوور''...... مینڈی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ راسکل گرل واقعی گریٹ لینڈ گئی ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں اس کے معاملات میں نہیں پڑتی۔ اس نے زیر زمین دنیا میں اپنی ایک تنظیم بنا رکھی ہے جس میں، میں مداخلت نہیں کرتی۔ اوور''...... مینڈی نے کہا۔

''بس تو پھر تم اپنی زندگی کے دن بلکہ گھنٹوں کی کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر دو کیونکہ تم لارڈ اور راسکل ڈاٹر کے ڈاج میں آ کر ان

''ارے ارے۔ میں نے ایسا کب کہا۔ میں نے تو تمہاری مدد کرنے کے لئے تمہیں کال کی تھی۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''کیسی مدد۔ اور اس سلسلے میں تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو۔ اوور''......مینڈی نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں راسکل گرل اور لارڈ کی سازش کو ختم کر دوں گا۔ تم مجھے لارڈ کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا دو۔ میں لارڈ کو نظروں میں رکھنا چاہتا ہوں۔ راسکل گرل اور ریڈ ڈاٹ کے کلرز ابھی پاکیشیا میں موجود ہیں۔ میرے پاس مکمل ثبوت ہیں جس سے تمہیں یقین ہو جائے گا کہ راسکل گرل اور لارڈ نے ہی ریڈ ڈاٹ کے کلرز کو ہائر کیا تھا۔ میں کلرز کو ہلاک کر دوں گا اور راسکل گرل اور لارڈ کے خلاف تمام ثبوت تمہیں فراہم کر دوں گا جس کے بل بوتے پر تم لارڈ اور راسکل گرل کو اور زیادہ اپنے شکنجے میں جکڑ سکتی ہو۔ جب انہیں پتہ چلے گا کہ تمہیں اپنے خلاف ہونے والی سازش کا علم ہو گیا ہے تو پھر ظاہر ہے انہیں ہر حال میں تمہارے سامنے گھٹنے ٹیکنے ہی پڑیں گے اور پھر جو کام تم برسوں ان کے ساتھ رہ کر نہیں کر سکی ہو وہ چند گھنٹوں میں کر لو گی۔ لارڈ اپنی ساری جائیداد تمہارے نام کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو اگر تم واقعی کلرز کو پاکیشیا میں ہی ہلاک کر دو۔ راسکل گرل اور لارڈ کے خلاف مجھے ثبوت مہیا کر دو کہ وہ مجھے راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں تو میں ان کی ناک میں ایسا

دم کروں گی کہ راسکل گرل اپنے تمام حق سے دستبردار ہو جائے گی اور لارڈ کو بھی اپنا سب کچھ میرے نام کرنے پر مجبور ہو جائے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ تم واقعی پرنس ہو۔ گریٹ پرنس۔ اوور''......مینڈی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چلو تم مجھے فریکوئنسی نوٹ کراؤ۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''فریکوئنسی میں نوٹ کرا دیتی ہوں اور اگر کوئی اور بات کرنی ہے تو ابھی بتا دو کیونکہ میں کل نجی کام کے سلسلے میں وینزویلا جا رہی ہوں۔ وہاں مجھے کافی دن لگ جائیں گے۔ وہاں میرے پاس تمہیں کال کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہو گا بعد میں اعتراض نہ کرنا۔ اوور''......مینڈی نے کہا۔

''نہیں۔ اس معاملے میں امید ہے مجھے تمہاری مزید ضرورت نہیں پڑے گی۔ اوور''......عمران نے کہا تو مینڈی نے او کے کہا اور عمران کو لارڈ میتھوز کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی نوٹ کرا دی۔ عمران نے مینڈی سے چند مزید باتیں کیں اور پھر اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''بڑی عیاری سے آپ نے لارڈ میتھوز کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی حاصل کی ہے۔ یہ عورت ہے کون اور لارڈ کے ساتھ رہنے کے باوجود آپ کا ساتھ کیسے دے رہی ہے''...... بلیک زیرو نے عمران کو ٹرانسمیٹر آف کرتے دیکھ کر کہا۔

''شروع شروع میں لارڈ اور مینڈی، پالینڈ کے ایک سینڈیکیٹ

کے بچھائے ہوئے جال میں بری طرح سے پھنسنے والی ہو اور کسی بھی وقت تم پر جان لیوا حملہ ہوسکتا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ڈاج۔ جال۔ میں سمجھی نہیں۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ اوور''۔ مینڈی نے بری طرح سے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مینڈی۔ تمہیں لارڈ نے ڈاج دیا ہے کہ وہ گریٹ لینڈ میں ہے حالانکہ وہ اس وقت پاکیشیا میں موجود ہے اور راسکل گرل نے اولینڈ سے خطرناک قاتلوں کی تنظیم ریڈ ڈاٹ کے تھری سپیشل کلرز ہائر کئے ہیں جنہیں اس نے پالینڈ میں تمہاری ہلاکت کا ٹاسک دیا ہے۔ کلرز کسی بھی وقت پالینڈ پہنچ سکتے ہیں اور راسکل گرل نے کلرز کو تمہاری مصروفیات کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کر دی ہیں۔ اس لئے ریڈ ڈاٹ کلرز کو تم تک پہنچنے اور تمہیں ہلاک کرنے میں شاید زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ اوور''۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی راسکل گرل گریٹ لینڈ نہیں بلکہ پاکیشیا میں موجود ہے۔ اوور''...... مینڈی نے اس بار پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں۔ تم جانتی ہو کہ میں کم از کم تم سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔ تم مجھے پسند کرتی ہو اور مجھے اپنا بیٹا مانتی ہو لیکن میری طرح تم بھی جھوٹ سے سخت نفرت کرتی ہو اور اگر کسی کا جھوٹ تمہارے سامنے آ جائے تو پھر تم اسے کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑتی چاہے

وہ تمہارا اپنا ہی خون کیوں نہ ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ جھوٹ کے ساتھ ساتھ میں دھوکہ دینے والوں سے نفرت بھی کرتی ہوں پرنس۔ اگر راسکل گرل اور لارڈ نے واقعی مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے اور میری ہلاکت کی پلاننگ کر رہے ہیں تو پھر ان کی یہ ساری پلاننگ میں ان پر الٹ دوں گی۔ اس سے پہلے کہ کلرز، پالینڈ پہنچ کر مجھ پر اٹیک کریں۔ میں لارڈ کو زہر دے کر ہمیشہ کی نیند سلا دوں گی اور ایسی جگہ روپوش ہو جاؤں گی کہ کلرز تو کیا راسکل گرل بھی مجھے نہیں ڈھونڈ سکے گی اور پھر جب وہ واپس آئے گی تو میں موت بن کر اس پر بھی جھپٹ پڑوں گی اور اسے سانس لینے کا دوسرا کوئی موقع نہیں دوں گی۔ اوور''۔ مینڈی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایسا مت کرنا مینڈی۔ اگر تم نے لارڈ کو زہر دے کر ہلاک کر دیا تو اس کی ساری جائیداد اس کی اکلوتی وارث راسکل گرل کو مل جائے گی اور اگر تم نے مادام کو بھی ہلاک کر دیا تو پھر لارڈ کی ساری جائیداد ٹرسٹ کو چلی جائے گی اور اس میں سے تمہیں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملے گی۔ اوور''...... عمران نے فوراً کہا۔

''تو پھر میں کیا کروں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں راسکل گرل اور لارڈ کی سازش کا شکار بن جاؤں اور ریڈ ڈاٹ کلرز کے ہاتھوں ہلاک ہو جاؤں۔ اوور''...... مینڈی نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

کے لئے کام کرتے تھے۔ پھر انہوں نے سینڈیکیٹ کو چھوڑ دیا اور
ایک ساتھ کام الگ سے کرنے لگے۔ چھوٹے موٹے کرائم کر کے
انہوں نے اپنا ایک بڑا نیٹ ورک بنا لیا تھا اور پھر یہ نیٹ ورک
پھیلتے پھیلتے بڑے سینڈیکیٹ میں تبدیل ہو گیا۔ لارڈ میتھوز کی پہلی
بیوی مر چکی تھی۔ چونکہ مینڈی کافی عرصہ سے اس کے ساتھ تھی اس
لئے لارڈ نے مینڈی سے شادی کر لی۔ شادی کر کے مینڈی بے حد
خوش تھی۔ اس نے لارڈ کے سینڈیکیٹ کو وسعت دینے اور پالینڈ
میں اس سینڈیکیٹ کو پروان چڑھانے میں بے حد کام کیا تھا۔ جب
سینڈیکیٹ پھل پھول گیا اور میتھوز پالینڈ کی دولت سمیٹ کر لارڈ
بن گیا تو اس نے مینڈی کو اپنے راستے سے ہٹانے کے لئے اسے
کھانے میں زہر دے دیا اور اسے اپنے آدمیوں کے ساتھ مل کر
ایک ویرانے میں پھینک دیا۔ اتفاق سے ان دنوں میں پالینڈ میں
ہی تھا اور پالینڈ کی سیکرٹ ایجنسی سے بچنے کے لئے اسی ویرانے
میں چھپا ہوا تھا۔ میں نے جب ایک عورت کو جان کنی کی حالت
میں دیکھا تو میں اسے اٹھا کر ایک پہاڑی غار میں لے گیا۔ اس
عورت کی حالت انتہائی تشویش ناک تھی۔ زہر اس کے جسم میں
پھیل چکا تھا۔ کسی بھی لمحے وہ موت کا شکار بن سکتی تھی۔ میرے
پاس اس کا علاج کرنے کا کوئی طریقہ تو نہیں تھا لیکن پہاڑیوں پر
بے شمار جڑی بوٹیاں تھیں۔ مینڈی کا رنگ زہر کی وجہ سے نیلا
ہونے کی بجائے سبز ہوتا جا رہا تھا جس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ

اسے گرولس نامی زہر دیا گیا ہے جو ایک سبز رنگ کی چھپکلی میں پایا
جاتا ہے۔ مجھے جوزف کا بتایا ہوا ایک نسخہ یاد تھا کہ اگر کوئی کسی
انسان کے جسم میں سبز رنگ کی چھپکلی کا زہر داخل ہو جائے تو اس کا
رنگ تیزی سے سبزی مائل ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اگر اس انسان
کو دو گھنٹے کے اندر کلاش بوٹی کی پتیوں کا رس پلا دیا جائے تو انسانی
جسم میں جس تیزی سے زہر سرایت کرتا ہے اسی تیزی سے تحلیل
ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

دو گھنٹوں بعد مریض کے جسم پر آبلے بننا شروع ہو جاتے ہیں۔
اس کے بعد اگر مریض کو کلاش بوٹی کا رس پلایا جائے تو اس کا اثر
نہیں ہوتا۔ چونکہ ابھی تک مینڈی کے جسم پر آبلے بننا شروع نہیں
ہوئے تھے اس لئے اس کی جان بچائی جا سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے
ان پہاڑیوں میں کلاش بوٹی کی تلاش شروع کر دی۔ اتفاق کی ہی
بات ہے کہ ان پہاڑیوں میں کلاش بوٹیاں وافر مقدار میں موجود
تھیں۔ میں نے ان بوٹیوں کو توڑا اور غار میں جا کر ان بوٹیوں کا
رس نچوڑ نچوڑ کر مینڈی کے منہ میں ٹپکانا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر
کے بعد مینڈی کے جسم میں گرولس کا پھیلاؤ رک گیا اور واقعی جس
تیزی سے اس کا رنگ سبز ہوا تھا۔ بوٹی کے چند قطرے پینے سے
ہی اس کا رنگ بدلنا شروع ہو گیا تھا اور وہ نارمل ہوتی جا رہی تھی۔
ایک گھنٹے کے بعد اس کے جسم سے سارا زہر پسینے کی صورت میں
خارج ہو گیا تھا اور اسے ہوش بھی آ گیا تھا۔ ہوش میں آنے کے

بعد جب اسے پتہ چلا کہ میں نے اس کی جان بچائی ہے تو وہ میری اس قدر احسان مند ہوئی کہ اس نے مجھے فوراً اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا اور اس نے مجھے اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ اس کے بعد وہ واپس لارڈ ہاؤس گئی۔ اسے زندہ دیکھ کر لارڈ کی حالت غیر ہو گئی تھی۔ میںڈی تب سے لارڈ کے ساتھ ہے لیکن اب وہ لارڈ کو اپنے خلاف کوئی بھی سازش کرنے کا موقع نہیں دیتی۔ اس کے پاس لارڈ کے ایسے راز ہیں جو اگر وہ فاش کر دے تو لارڈ کو کنگال ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ میںڈی، لارڈ کے ساتھ ضرور رہتی ہے لیکن وہ اب اسے پسند نہیں کرتی اور اس کی دولت اپنے قبضے میں کرنے کی کوشش میں لگی رہتی ہے۔ میری وجہ سے چونکہ اس کی جان بچی تھی اس لئے وہ مجھ سے لارڈ کے بارے میں کوئی بات نہیں چھپاتی اور اس کے خلاف جو بھی کارروائی کرتی ہے اس سے مجھے آگاہ کر کے انتہائی خوش ہوتی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا اب آپ لارڈ کو کال کریں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اس سے بات کرنے کے لئے ہی تو میں نے لارڈ کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی لی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''لیکن آپ اس سے کہیں گے کیا اور یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ آپ کو یہ بتا دے کہ اس نے مادام فلاویا کو پاکیشیا میں کس مشن پر

بھیجا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اگر میں میںڈی جیسی تیز اور ذہین مینڈ کی کو چکمہ دے کر اس سے لارڈ کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی حاصل کر سکتا ہوں تو کیا لارڈ سے اس کی بیٹی کے بارے میں کچھ نہیں اگلوا سکتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''خود سن لینا''...... عمران نے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر سے میںڈی کی فریکوئنسی کلیئر کی اور اس کی جگہ میںڈی کی بتائی ہوئی لارڈ میتھوز کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ راسکل گرل کالنگ فرام پاکیشیا۔ ہیلو۔ اوور''۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی مادام فلاویا کی آواز میں کال دینی شروع کر دی اور اسے مادام فلاویا کی آواز میں بات کرتے دیکھ کر بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ عمران اب کیا کرنے والا ہے۔

''یس۔ لارڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں کے بعد ٹرانسمیٹر سے ایک لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ڈیڈی۔ کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ نے ساراگ کو میرے پیچھے پاکیشیا کیوں بھیجا ہے۔ اوور''...... عمران نے مادام فلاویا کی آواز میں انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ وہ جانتا تھا کہ مادام فلاویا، لارڈ سے کس انداز میں بات کرتی ہے۔

''اوہ اوہ۔ تو تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ساراگ تمہارے پیچھے پاکیشیا آیا ہے۔ اوور''...... لارڈ نے یکلخت انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تو آپ کا کیا خیال ہے کہ میں نے یہاں آ کر اپنے کان اور آنکھیں بند کر لی ہیں۔ مجھے جواب دیں فوراً۔ کیوں بھیجا ہے اسے آپ نے یہاں۔ اوور''...... عمران نے مادام فلاویا کی آواز میں انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ پاکیشیا تمہاری حفاظت کے لئے آیا ہے بیٹی۔ اوور''۔ لارڈ نے کہا۔

''میری حفاظت۔ کیا مطلب۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں پاکیشیا میں غیر محفوظ ہوں یا مجھ میں اتنی صلاحیتیں نہیں ہیں کہ میں اپنی حفاظت خود کر سکوں۔ اوور''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے بیٹی۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ پاکیشیا میں تم نے مشن سے زیادہ عمران اور ٹائیگر پر توجہ دینی شروع کر دی ہے۔ میرے منع کرنے کے باوجود تم جان بوجھ کر انہیں اپنے پیچھے لگانے پر تلی ہوئی ہو۔ عمران، ٹائیگر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے مشن کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے تھے۔ اس لئے میں نے ساراگ کو بھیج دیا تا کہ وہ عمران، ٹائیگر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نگرانی کر سکے اور اگر وہ تمہاری راہ میں رکاوٹ بننے کی کوشش کریں تو وہ ان کو تم سے دور رکھ سکے۔ اوور''...... لارڈ نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ اگر میں نے عمران اور ٹائیگر کو اپنے پیچھے لگایا ہے تو اس کے پیچھے میرا ایک خاص مقصد تھا۔ میں یہاں جس مشن پر آئی ہوں اس کے لئے مجھے عمران اور ٹائیگر کی بھی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ میں انہیں اس بات پر مجبور کر دیتی کہ وہ مجھے وہاں تک لے جائیں جہاں میں پہنچنا چاہتی ہوں۔ لیکن ساراگ کی وجہ سے میری ساری پلاننگ فلاپ ہو گئی ہے اور ساراگ ان کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ اب شاید ہی وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں زندہ بچ سکے۔ اوور''...... عمران نے مادام فلاویا کے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ کیا ساراگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ اوور''...... لارڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جس طرح وہ میری نظروں میں آیا تھا اسی طرح اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والی لڑکی جولیانا فٹنر واٹر نے بھی اسے چیک کر لیا تھا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جولیا والا واقعہ لارڈ کے سامنے دوہرانا شروع کر دیا تا کہ لارڈ کو یقین ہو جائے کہ ساراگ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نظروں میں آ چکا تھا۔

''بیڈ نیوز۔ ریئلی بیڈ نیوز۔ ساراگ تو وہاں تمہاری مدد کرنے گیا تھا الٹا وہاں جا کر وہ خود ہی پھنس گیا ہے۔ اوور''۔ لارڈ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اس وقت وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی حراست میں ہے اور آپ جانتے ہیں کہ عمران اس کی زبان کھلوانے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ آپ بس مجھے یہ بتا دیں کہ میرے مشن کے بارے میں ساراگ کیا جانتا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تمہارے مشن کے بارے میں وہ سب جانتا ہے بیٹی۔ اوور''...... لارڈ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''کیا کیا۔ جلدی بتائیں مجھے۔ اوور''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''اسے معلوم ہے کہ تم پاکیشیا سے ایس ایچ میرا مطلب ہے کہ اسکائی ہاک فارمولا حاصل کرنے گئی ہو۔ اوور''...... لارڈ نے کہا اور اسکائی ہاک کا سن کر نہ صرف عمران بلکہ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔ اسکائی ہاک جس کا کوڈ ایس ایچ تھا، پاکیشیا کی حالیہ ایجاد تھی جسے پاکیشیا کے ایک نوجوان اور ذہین سائنسدان ڈاکٹر ناصر شمسی نے شوگران کے سائنس دان کے ساتھ مل کر ایجاد کیا تھا۔ چونکہ یہ ایجاد پاکیشیا اور شوگران کی مشترکہ تھی اس لئے دونوں ممالک نے اس ایجاد کا مشترکہ طور پر ہی فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا تھا۔ ایس ایچ ایک سپیشل سیٹلائٹ کا نام تھا جس کا اسپیس سنٹر پاکیشیا میں ہی بنایا گیا تھا۔ یہ سپیشل اسپیس سنٹر جسے کوڈ میں ایس ایچ سنٹر کہا جاتا تھا انتہائی سیکرٹ رکھا گیا تھا۔ ایس ایچ سیٹلائٹ ایک جاسوس مصنوعی سیارہ تھا جس کی مدد سے پاکیشیا اور شوگران کے ایک ایک چپے پر

آسانی سے نظر رکھی جا سکتی تھی۔ خاص طور پر سرحدی علاقوں میں ہونے والی غیر ملکی افواج کی پیش قدمی، ان کے جنگی انتظامات بھی ایس ایچ کی مدد سے چیک کئے جا سکتے تھے اور اگر کوئی دشمن ملک پاکیشیا اور شوگران کو نشانہ بنانے کی کوشش کرتا تو دشمن ملک کا فائر کیا ہوا میزائل بھی ایس ایچ کی مدد سے فوری طور پر نہ صرف چیک کیا جا سکتا تھا بلکہ ایس ایچ سے نکلنے والی ایک خاص ریز سے اس میزائل کو اسی ملک میں فوری طور پر تباہ بھی کیا جا سکتا تھا جہاں سے اسے فائر کیا جاتا۔ پاکیشیا چونکہ ایس ایچ کو خفیہ طور پر خلاء میں پہنچانا چاہتا تھا اور شوگران کے بے شمار سیٹلائٹ خلاء میں کام کر رہے تھے اس لئے پاکیشیا نے شوگران کے اشتراک سے ایک ایس ایچ پاکیشیا کی حفاظت کے لئے شوگرانی سیٹلائٹ سے خلاء میں بھجوانے کا معاہدہ کیا تھا۔ اس معاہدے کے تحت نہ پاکیشیا، شوگران کے ایس ایچ کو چیک کر سکتا تھا اور نہ شوگران پاکیشیا کے ایس ایچ سے کوئی استفادہ حاصل کر سکتا تھا۔ دونوں اپنے ایس ایچ سے ہی فائدہ اٹھاتے اور ایس ایچ کی مدد سے بیرونی خطرات کو آسانی سے چیک کر کے ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی تیاری کر سکتے تھے۔ چونکہ ابھی ایس ایچ پر کچھ کام ہونا باقی تھا اور اس کے ابتدائی تجربات کئے جا رہے تھے اس لئے اسے پوری دنیا سے سیکرٹ رکھا گیا تھا۔

پاکیشیا اور شوگران کے سائنس دان ایک خلائی ریسرچ گاہ میں

ایس ایچ کے سلسلے میں تجربات کرنے میں مصروف تھے اس لئے اس ریسرچ گاہ کو پوری دنیا سے سیکرٹ رکھا گیا تھا اور ایس ایچ کو ٹاپ سیکرٹ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی تھی اور یہ بات عمران اور بلیک زیرو کے لئے بھی حیرت کا باعث تھی کہ پالینڈ جیسے ترقی پذیر ملک کے ایک سینڈیکیٹ کا لارڈ ایس ایچ کے بارے میں نہ صرف جانتا تھا بلکہ اس نے پاکیشیا سے ایس ایچ کے حصول کے لئے اپنی بیٹی کو پاکیشیا بھیج دیا تھا جو ایس ایچ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کرنے کے بھی درپے تھی۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور لارڈ کی بات سنے بغیر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

''تو مادام فلاویا یہاں ایس ایچ حاصل کرنے آئی ہے''۔ بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن میری سمجھ نہیں آ رہا کہ ایس ایچ جیسی سائنسی ایجاد کا لارڈ سے کیا تعلق ہے۔ پالینڈ اتنا بڑا ملک نہیں ہے۔ اس ملک نے سائنسی میدان میں چند کامیابیاں ضرور حاصل کی ہیں لیکن اس ملک میں ابھی کوئی بھی خلائی ریسرچ گاہ قائم نہیں کی گئی ہے جبکہ ایس ایچ کا تعلق خالصتاً خلائی ریسرچ گاہ سے ہے۔ جس ملک میں خلائی ریسرچ گاہ ہی نہ ہو اسے بھلا ایس ایچ کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ لارڈ کو اس کام کے لئے کسی اور ملک نے ہائر کیا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہی ہو سکتا ہے کہ کسی نے لارڈ کو اس کام کے لئے آگے کیا ہو کہ پاکیشیا سے ایس ایچ کا فارمولا حاصل کر لیا جائے لیکن حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ایس ایچ پاکیشیا کا ٹاپ سیکرٹ ہے۔ پھر یہ سیکرٹ آخر کب اور کیسے لیک آؤٹ ہوا''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو پتہ کرنا پڑے گا کہ ایس ایچ کا سیکرٹ لیک آؤٹ کیسے ہوا ہے۔ اس کے بارے میں اگر پالینڈ کے ایک سینڈیکیٹ کو پتہ چل سکتا ہے تو پھر دوسرے ممالک کو بھی اس کا علم ہو سکتا ہے''۔ بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ابھی تک ایسا نہیں ہوا ہے۔ اگر کافرستان، گریٹ لینڈ، اسرائیل اور کرانس جیسے ممالک کو ایس ایچ کا علم ہو گیا ہوتا تو ایس ایچ حاصل کرنے کے لئے پاکیشیا میں غیر ملکی ایجنٹوں کا سیلاب امنڈ آتا''...... عمران نے کہا۔

''تب تو یہ اور زیادہ حیرت انگیز بات ہے کہ کسی سپر پاور ملک کو ایس ایچ کا علم نہیں ہوا ہے لیکن اس کے بارے میں پالینڈ کے سینڈیکیٹ کا لارڈ جانتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس سوال کا جواب یا تو لارڈ دے سکتا ہے یا پھر مادام فلاویا۔ اب مجھے فوری طور پر اس کے خلاف کام کرنا ہو گا۔ اگر وہ ایس ایچ

سنٹر پہنچ گئی اور اس نے ایس ایچ کا فارمولا حاصل کر لیا تو واقعی
اس کا ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا''......عمران نے کہا۔

''آپ کہیں تو ممبران کو میں فوری طور پر ایس ایچ سنٹر کی
سیکورٹی کے لئے بھیج دوں تاکہ جیسے ہی مادام فلاویا وہاں آنے کی
کوشش کرے ممبران اسے روک سکیں''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ سب کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایس ایچ سنٹر کی
سیکورٹی انتہائی سخت ہے۔ وہاں کسی ایجنٹ کا داخل ہونا اتنا آسان
نہیں ہے لیکن احتیاطاً تم ایس ایچ سنٹر کے باہر فور سٹارز کی ڈیوٹی
لگا دو تاکہ وہ ارد گرد کے علاقے پر نظر رکھ سکیں۔ باقی ممبران کے
ساتھ مل کر میں ساراگ اور مادام فلاویا کو ڈھونڈنا چاہتا ہوں۔
میرے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ اسے ایس ایچ کی
انفارمیشن کہاں سے ملی ہے''......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں فور سٹارز کو ایس ایچ سنٹر کی طرف بھیج دیتا
ہوں اور باقی ممبران کو بھی ہدایات دے دیتا ہوں تاکہ وہ ساراگ
اور مادام فلاویا کی تلاش میں اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ جٹ
جائیں اور آپ کے احکامات پر عمل کریں''...... بلیک زیرو نے کہا تو
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مادام فلاویا تک پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے''......عمران نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کون سا راستہ''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''مادام فلاویا کے پیچھے اولینڈ کی ریڈ ڈاٹ کے کلرز لگے ہوئے
ہیں۔ جن میں سے ایک کلر جس کا نام ہارلٹ ہے مادام فلاویا کے
پیچھے ٹائیگر کے فلیٹ تک پہنچ گیا تھا۔ ہارلٹ نے اپنی مدد کے لئے
چند بدمعاشوں کو بھی ساتھ لیا ہوا تھا جو ٹائیگر کے فلیٹ میں مادام
فلاویا کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے تھے۔ اگر پتہ چل جائے کہ ہلاک
ہونے والے بدمعاشوں کا تعلق کس گروہ سے ہے تو ان کی مدد سے
ہارلٹ کا پتہ چل سکتا ہے اور ہارلٹ اور اس کے باقی ساتھی کلرز کی
اگر نگرانی کرائی جائے تو مادام فلاویا تک بھی پہنچا جا سکتا ہے یا پھر
میرے ذہن میں مادام فلاویا کو گھیرنے کے لئے ایک اور پلان بھی
ہے''......عمران کہتے کہتے اچانک چونک پڑا۔

''کیسا پلان''...... بلیک زیرو نے بھی چونک کر کہا۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نا میں مادام فلاویا کو ایس ایچ سنٹر
تک پہنچا ہی دوں''......عمران نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا تو
بلیک زیرو بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ مادام فلاویا کو ایس ایچ سنٹر میں خود
پہنچانا چاہتے ہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم نے شاید سنا نہیں جب تک مچھلی پکڑنے کے لئے
دھاگے کے سرے پر کانٹا اور کانٹے پر چارہ نہ لگایا جائے مچھلی ہاتھ
نہیں آتی ہے''......عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں اب بھی آپ کی بات نہیں سمجھ سکا ہوں۔ آخر آپ کس

کانٹے اور کس چارے کی بات کر رہے ہیں البتہ مچھلی مادام فلاویا ہو سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مچھلی کا پتہ چل گیا ہے تو جلد ہی اسے شکار کرنے کا طریقہ بھی سیکھ جاؤ گے''..... عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس سے کچھ پوچھتا عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مادام فلاویا جیسے ہی ایک ہال نما کمرے میں داخل ہوئی۔ کمرے میں ایک بیضوی میز کے گرد بیٹھے ہوئے تین افراد جو غیر ملکی تھے فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''بیٹھو''...... مادام فلاویا نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو تینوں غیر ملکی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''بالڈی۔ پہلے تم رپورٹ دو''...... مادام فلاویا نے دائیں طرف بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''یس مادام''.....نوجوان نے کہا اور اس نے اپنے سامنے پڑی ہوئی ایک فائل اٹھا کر بڑے مؤدبانہ انداز میں مادام فلاویا کی طرف بڑھا دی۔

''کیا ہے اس فائل میں''...... مادام فلاویا نے اس سے فائل لیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس فائل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے وہ تمام ایڈریس ہیں

مادام جہاں وہ ان دنوں مقیم ہیں۔ میں نے دن رات ایک کر کے ان کے بارے میں معلومات اکٹھی کی ہیں۔ جس کے لئے مجھے مقامی افراد کے ساتھ مل کر سائنسی آلات کا بھی استعمال کرنا پڑا تھا''...... بالڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ کتنے افراد ہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس میں اور ان کے نام کیا ہیں''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کی اصل تعداد تو ہے۔ جن میں دو خواتین اور سات مرد ہیں''...... بالڈی نے کہا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد اور عمران اور اس کے باقی ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کے ایڈریس معلوم ہیں تمہیں''...... مادام فلاویا نے اس کی طرف نہایت غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ ان کے حالیہ پتے اور ان کے میک اپ کے بارے میں تمام معلومات اس فائل میں موجود ہے''...... بالڈی نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''اوکے۔ کارٹر۔ تم بتاؤ۔ ایس ایچ کے بارے میں تم نے اب تک کیا معلوم کیا ہے''...... مادام فلاویا نے دائیں طرف بیٹھے ہوئے دوسرے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے اس سائنس دان کا نام معلوم کر لیا ہے مادام جس

نے ایس ایچ ایجاد کی تھی''...... کارٹر نے کہا۔

''گڈ شو۔ کیا نام ہے اس سائنس دان کا''...... مادام فلاویا نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''اس سائنس دان کا نام ڈاکٹر ناصر شمسی ہے۔ یہ ایک نوجوان سائنس دان ہے جس نے شوگرانی سائنس دان ڈاکٹر سانگ چن کے ساتھ مل کر ایس ایچ ایجاد کی تھی''...... کارٹر نے کہا۔

''کہاں ملے گا یہ ڈاکٹر ناصر شمسی''...... مادام فلاویا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ڈاکٹر ناصر شمسی کا زیادہ وقت پاکیشیا کے ایس ایچ سنٹر میں گزرتا ہے لیکن وہ ہفتے میں ایک دو بار اپنی رہائش گاہ ضرور آتا ہے۔ میں نے اپنے ذرائع سے اس کی رہائش گاہ کا پتہ چلا لیا ہے وہ سپر زیرو زون کے بلاک نمبر نائن کی کوٹھی نمبر ڈبل ون میں رہتا ہے''۔ کارٹر نے جواب دیا۔

''کون کون رہتا ہے اس کے ساتھ رہائش گاہ میں''...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''ڈاکٹر ناصر شمسی اس رہائش گاہ میں اپنے بوڑھے ماں باپ، دو بھائیوں اور تین بہنوں کے ساتھ رہتا ہے۔ وہ شادی شدہ ہے اور اس کے تین کم عمر بچے ہیں۔ تینوں لڑکے ہیں۔ وہ سب وہاں ایک فیملی کی طرح رہتے ہیں۔ رہائش گاہ چونکہ زیرو زون میں ہے اس لئے اس رہائش گاہ کی حفاظت کے لئے انتہائی سخت انتظامات کئے

گئے ہیں۔ اس رہائش گاہ میں سیکورٹی کو انتہائی فول پروف بنایا گیا
ہے۔ وہاں مسلح محافظوں کے ساتھ بلڈاگ کتوں کو بھی رکھا گیا ہے
جو کسی بھی غیر متعلق افراد کو رہائش گاہ میں داخل نہیں ہونے دیتے
اس کے علاوہ رہائش گاہ کی حفاظت کے لئے سائنسی انتظامات بھی
کئے گئے ہیں اور رہائش گاہ کے ہر حصے میں سیکورٹی کیمرے بھی
لگے ہوئے ہیں''...... کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے اس بات کا پتہ کیا ہے کہ ڈاکٹر ناصر شمسی رہائش
گاہ میں کب آتا ہے''...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''یس مادام۔ ڈاکٹر ناصر شمسی ہر ہفتے کی رات کو اپنے گھر آتا
ہے اور اگلے دن شام تک اپنے گھر والوں کے ساتھ ہی رہتا ہے
اور پھر رات گئے وہ واپس لیبارٹری جانے کے لئے روانہ ہو جاتا
ہے''۔ کارٹر نے جواب دیا۔

''ڈاکٹر ناصر شمسی کے گھر کے افراد، میرا مطلب ہے کہ اس کے
ماں باپ اور بیوی بچے ہر وقت گھر میں ہی تو نہیں بیٹھے رہتے ہوں
گے۔ وہ شاپنگ کرنے یا پھر گھومنے پھرنے کے لئے باہر بھی نکلتے
ہوں گے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''یس مادام۔ ان کا گھر سے آنا جانا لگا رہتا ہے لیکن وہ گھر
سے کب نکلتے ہیں اور کہاں جاتے ہیں اس شیڈول کو خفیہ رکھا جاتا
ہے اور اس رہائش گاہ میں روزانہ کاریں بدل دی جاتی ہیں تاکہ کسی
کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ گھر کے افراد کس کار میں اور کہاں

گئے ہیں اس کے علاوہ مجھے اس بات کا بھی علم ہوا ہے رہائش گاہ
میں ایک میک اپ ایکسپرٹ کو بھی رکھا گیا ہے۔ گھر کے افراد کو
جب بھی کسی کام کے تحت باہر جانا ہوتا ہے تو میک اپ ایکسپرٹ
ان کے حلیئے بدل دیتا ہے جس سے ان کی پہچان مشکل ہو جاتی
ہے اور پتہ نہیں چلتا کہ وہ کون ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر ناصر شمسی بھی
ہر بار نئے میک اپ اور نئی کار میں رہائش گاہ آتا ہے اور پھر
لیبارٹری جاتے ہوئے بھی اس کا حلیہ بدل دیا جاتا ہے''...... کارٹر
نے کہا تو مادام فلاویا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ پاکیشیائی حکومت نے ڈاکٹر ناصر شمسی اور اس کی
حفاظت کا واقعی انوکھا انتظام کر رکھا ہے''...... مادام فلاویا نے ہونٹ
کاٹتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ یہ سب معلومات حاصل کرنے کے لئے مجھے
ڈاکٹر ناصر شمسی کی رہائش گاہ کے اندر کے آدمی کو خریدنا پڑا تھا جس
نے مجھ سے بھاری معاوضہ لے کر یہ ساری معلومات دی ہیں''۔
کارٹر نے جواب دیا۔

''کون ہے وہ آدمی۔ کیا اس کا تعلق رہائش گاہ کی سیکورٹی سے
ہے''...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''یس مادام۔ وہ سیکورٹی انچارج ہے اور اس کا نام مرزا جعفر
ہے''...... کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا اس سے اب بھی رابطہ ہے''...... مادام فلاویا نے اس

کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یس مادام۔ میں نے اس سے اس کا سپیشل سیل نمبر لے لیا تھا۔ اس کے سیل فون پر میں اس سے کسی بھی وقت رابطہ کر سکتا ہوں''۔ کارٹر نے کہا۔

''کیا وہ ہمیں رہائش گاہ میں داخل کرنے کا کوئی انتظام کر سکتا ہے''...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''اس سلسلے میں ابھی میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی ہے۔ آپ کہیں تو میں اس سے پوچھ کر آپ کو بتا سکتا ہوں''...... کارٹر نے کہا۔

''اوکے۔ تم اس سے ابھی بات کرو اور اسے یقین دلاؤ کہ اگر اس نے ہمارا کام کر دیا تو ہم اسے مالا مال کر دیں گے اسے اتنی دولت دیں گے کہ وہ ساری زندگی عیش کر سکتا ہے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''یس مادام''...... کارٹر نے کہا۔

''باہر جا کر اس سے بات کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو اس وقت تک میں مارتھر سے رپورٹ لے لیتی ہوں''...... مادام فلاویا نے کہا تو کارٹر اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''یس مارتھر اب تم بتاؤ۔ میں نے تمہاری ڈیوٹی لگائی تھی کہ پاکیشیا میں ریڈ ڈاٹ کے تین قاتل موجود ہیں۔ جن میں سے ایک

میرے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے لیکن ابھی باقی دو زندہ ہیں۔ کیا تم نے ان کے بارے میں پتہ لگایا ہے کہ وہ کہاں ہیں اور ریڈ ڈاٹ کو میری ہلاکت کے لئے کس نے ہائر کیا تھا''...... مادام فلاویا نے اپنے تیسرے ساتھی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ابھی اس بات کا تو پتہ نہیں چل سکا ہے مادام کہ ریڈ ڈاٹ کو آپ کی ہلاکت کے لئے کس نے ہائر کیا ہے لیکن میں نے یہ ضرور پتہ چلا لیا ہے کہ وہ دونوں اس وقت کہاں ہیں۔ میں نے ان کی تلاش کے لئے یہاں مختلف گروپس ہائر کئے تھے جو شہر میں ہر مشکوک آدمی کو چیک کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک گروپ نے مجھے ایک مقام کے بارے میں بتایا ہے جہاں وہ دونوں ایک ساتھ رہتے ہیں''...... مارتھر نے کہا۔

''گڈ شو۔ کہاں رہتے ہیں وہ دونوں''...... مادام فلاویا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سیکٹر تھری کے بلاک نمبر آٹھ، کوٹھی نمبر سات سو دس میں جہاں وہ اب بھی موجود ہیں۔ ان کی نگرانی وہی گروپ کر رہا ہے جس نے ان کو ٹریس کیا تھا''...... مارتھر نے کہا۔

''کیا وہاں ان سے کوئی ملنے بھی جاتا ہے''...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''نو مادام۔ جب سے ان کا ایک ساتھی ہلاک ہوا ہے وہ دونوں اسی رہائش گاہ میں موجود ہیں۔ نہ تو وہ رہائش گاہ سے باہر آتے

ہیں اور نہ ہی ان سے ملنے کسی کو ان کی رہائش گاہ میں جاتے دیکھا گیا ہے''...... مارتھر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تو اب وہ میرے خوف سے اپنے بل میں چھپے بیٹھے ہیں''...... مادام فلاویا نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... مارتھر نے کہا۔ اسی لمحے کارٹر کمرے میں داخل ہوا تو مادام فلاویا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ کارٹر اپنی کرسی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔

''میری اس سے بات ہو گئی ہے مادام۔ آج رات وہ مجھ سے ملنے ایک مقامی ہوٹل میں آئے گا تب میں اس سے ڈیل فائنل کر لوں گا''...... کارٹر نے کہا۔

''تو کیا ابھی ڈیل فائنل نہیں ہوئی''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''نو مادام۔ اس وقت وہ ڈیوٹی پر ہے۔ ڈیوٹی کے دوران وہ سیل فون پر مجھ سے زیادہ لمبی بات نہیں کر سکتا تھا اس لئے میں نے اسے ایک مقامی ہوٹل میں ملنے کے لئے بلایا ہے''...... کارٹر نے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ تم سے ملنے ضرور آئے گا''۔ مادام فلاویا نے کہا۔

''یس مادام۔ میں نے اسے لالچ دیا ہے کہ اگر وہ میرا ایک کام کر دے تو میں اسے منہ مانگا معاوضہ دے سکتا ہوں۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ وہ دولت کا رسیا ہے۔ منہ مانگے معاوضے کا سن

کر اس نے فوراً مجھ سے ملنے کی حامی بھر لی ہے''۔ کارٹر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ پھر تم اس سے شام کو جا کر مل لینا۔ تب تک میں ریڈ ڈاٹ سے نپٹ لیتی ہوں۔ مارتھر نے ان کا بل ڈھونڈ لیا ہے۔ اب تم سب میرے ساتھ چلو اور اس رہائش گاہ کا گھیراؤ کرو تاکہ میں ان دونوں قاتلوں کو بھی ہلاک کر دوں''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''یس مادام''...... کارٹر نے کہا۔

''اور کوئی بات''...... مادام فلاویا نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ مجھے آپ کو ایک اور بات بھی بتانی ہے''۔ مارتھر نے کہا۔

''بولو''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''مادام جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں نے ریڈ ڈاٹ کے قاتلوں کی تلاش کے لئے یہاں کے چند مقامی گروپس کی خدمات حاصل کی تھیں۔ ان میں ایک گروپ کا نام وائٹ گروپ ہے۔ اس گروپ کا باس اینڈرل ہے۔ اینڈرل کو معلوم ہوا تھا کہ کراسٹ کلب کے مالک کراسٹ سے کچھ غیر ملکی افراد ملنے اس کے کلب میں آئے تھے جن پر اینڈرل کو شک تھا کہ ان افراد کا تعلق ریڈ ڈاٹ سے ہو سکتا ہے لیکن جب اس نے ان افراد کی چیکنگ کی تو اس کا خیال غلط ثابت ہوا تھا۔ وہ افراد اسرائیل کے

کسی سینڈیکیٹ سے تعلق رکھتے تھے جو کراسٹ سے منشیات کی
ڈیلنگ کے لئے آئے تھے۔ چونکہ اینڈرل جانتا تھا کہ اسرائیل اور
اولینڈ سے آنے والے غیر ملکی مجرم زیادہ تر کراسٹ کلب میں آتے
ہیں اور کراسٹ سے ہی ملتے ہیں اس لئے اس نے خاص طور پر
کراسٹ پر نظر رکھنی شروع کر دی اور پھر اس نے مجھے رپورٹ دی
تھی کہ کراسٹ سے کلب میں ایک مشکوک غیر ملکی ملنے کے لئے آیا
ہے۔ میں نے جب اس سے اس غیر ملکی کا حلیہ پوچھا تو اس نے
مجھے جو حلیہ بتایا وہ چونکا دینے والا تھا۔ حلیہ سن کر مجھے ایسا لگا کہ
میں اس شخص کو جانتا ہوں اور مادام آپ کو اس بات کا بھی بخوبی علم
ہے کہ میں اسکیچ بنانے میں بے حد مہارت رکھتا ہوں۔ جب میں
نے اینڈرل کے بتائے ہوئے غیر ملکی کا اسکیچ بنایا تو میرے سامنے
اس کی اصل تصویر آ گئی اور مجھے پتہ چل گیا کہ وہ شخص کون ہوسکتا
ہے''...... مارتھر نے کہا۔

''کون ہے وہ۔ بتاؤ مجھے''...... مادام فلاویا نے انتہائی سرد لہجے
میں کہا۔

''اس کا حلیہ تو بدلا ہوا ہے لیکن اس کے چہرے کی بناوٹ اور
اس کا قدوقامت ایک ایسے شخص سے ملتا ہے جسے میں بخوبی جانتا
ہوں''...... مارتھر نے کہا۔

''ہونہہ۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ کون ہے وہ''...... مادام فلاویا نے
سرد لہجے میں کہا۔

''وہ ساراگ ہے مادام''...... مارتھر نے کہا اور ساراگ کا نام
سن کر ایک لمحے کے لئے مادام فلاویا حیرت سے اس کی شکل دیکھتی
رہی پھر وہ اس بری طرح سے اچھلی جیسے اس کی کرسی میں یکلخت
ہزاروں وولٹ کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت
کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

''ساراگ۔ تمہارا مطلب ہے ساراگ ریگم جو میرا نمبر ٹو ہے''۔
مادام فلاویا نے شدید حیرت سے کہا۔

''یس مادام''...... مارتھر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے
لباس کی اندرونی جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اسے کھول کر مادام
فلاویا کے سامنے پھیلا دیا۔ کاغذ پر پنسل سے ایک آدمی کا اسکیچ بنا
ہوا تھا۔ اسکیچ غیر ملکی کا تھا۔ مادام فلاویا چند لمحے غور سے اسکیچ دیکھتی
رہی پھر اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو یہ واقعی ساراگ ہے لیکن یہ پاکیشیا میں
کیا کر رہا ہے''...... مادام فلاویا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اس کا جواب تو آپ کو ساراگ ہی دے سکتا ہے مادام''۔
مارتھر نے کہا تو مادام فلاویا نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ کیا اینڈرل کو معلوم ہے کہ یہ اس وقت کہاں ہے''۔
مادام فلاویا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''نو مادام۔ ساراگ کے کلب سے نکلنے کے بعد اینڈرل نے
اس کا تعاقب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آپ جانتی ہیں کہ

ساراگ بہت شاطر انسان ہے۔ اس لئے وہ آسانی سے اینڈرل کو ڈاج دے کر نکل گیا تھا''...... مارتھر نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر ساراگ یہاں آیا ہے تو اس نے مجھے آنے کی اطلاع کیوں نہیں دی اور ڈیڈی نے اس کے آنے کے بارے میں مجھے کیوں نہیں بتایا''...... مادام فلاویا نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ لارڈ یا پھر ساراگ آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن ان کا آپ سے رابطہ نہ ہو رہا ہو''...... مارتھر نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ زیرو تھری ٹرانسمیٹر ہر وقت میرے پاس ہوتا ہے۔ اگر ڈیڈی نے یا ساراگ نے مجھ سے رابطہ کیا ہوتا تو میری ان سے بات ضرور ہو جاتی''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''تو پھر کہیں ساراگ آپ کے پیچھے اس لئے تو نہیں آیا کہ وہ آپ کی شرط پوری کر سکے''...... کارٹر نے کہا۔

''میری شرط۔ کیا مطلب۔ میری کون سی شرط پوری کرنے آیا ہے وہ''...... مادام فلاویا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''سوری مادام۔ آپ شاید بھول رہی ہیں کہ ساراگ آپ کو پسند کرتا ہے اور آپ سے شادی کرنے کا خواہاں ہے لیکن آپ نے شرط عائد کر رکھی ہے کہ جب تک وہ خود کو آپ سے برتر ثابت نہیں کرتا آپ اس وقت تک اس سے شادی نہیں کریں گی۔ اور

زوہ ساراگ پر عائد شرط کے بارے میں بتانے لگا۔

''ہونہہ۔ یہ تو بہت پرانی بات ہے''...... مادام فلاویا نے غصے ے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''آپ بھی تو کافی عرصے کے بعد فارن مشن پر آئی ہیں ام''...... مارتھر نے کہا تو مادام فلاویا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ ئے۔

''تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ساراگ پلاننگ کے تحت خاموشی سے رے پیچھے آیا ہے تا کہ وہ میرا شکار مجھ سے چھین کر مجھ پر اپنی ڑی ثابت کر سکے''...... مادام فلاویا نے غراتے ہوئے کہا۔

''لیس مادام۔ مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے''...... مارتھر نے جواب ۔

''اگر ایسا ہے تو پھر ساراگ مجھ سے پہلے ہی مرحلے میں شکست ھا چکا ہے۔ وہ ہماری نظروں میں آ چکا ہے۔ اگر وہ یہاں آ کر یہ طور پر مشن مکمل کرتا اور اسی خاموشی سے واپس چلا جاتا اور رے ناکام واپس لوٹنے کا انتظار کرتا تو میں واقعی اس کی برتری لیم کر لیتی لیکن اب ایسا نہیں ہوسکتا۔ اب وہ نگاہوں میں آ چکا ہے اور نگاہوں میں آنے کے بعد میں اسے مشن کیسے مکمل کرنے ے سکتی ہوں۔ اسے ہر صورت میرے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا گا اور اب سب سے پہلے میں یہی کام کروں گی اس کے بعد میرا رگٹ ریڈ ڈاٹ کے کلرز ہوں گے اور اس کے بعد میں ایس ایچ

کے پر کام کروں گی اور پھر میں یہاں رک کر عمران اور اس ـ
تمام ساتھیوں کو آسانی سے ہلاک کر دوں گی۔ جب تک میں ا ـ
یہ تمام اہداف حاصل نہیں کر لیتی اس وقت تک مجھے سکون نہیں
آئے گا اور یہ سب کرنے کے لئے مجھے انتہائی تیز رفتاری سے کا
کرنا پڑے گا''...... مادام فلاویا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ساراگ تک پہنچنے کے لئے ہمیں کراسٹ کو گھیرنا پڑے گا
وہی ہمیں بتا سکتا ہے کہ ساراگ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ اً
ہمیں اس کی رہائش گاہ کا پتہ مل جائے تو ہم اسے آسانی سے ؛
سکتے ہیں''...... مارتھر نے کہا۔

''او کے۔ تم میرے ساتھ چلو۔ اب میں سب سے پہلے ساراگ
کا ہی کام تمام کرنا چاہتی ہوں''...... مادام فلاویا نے مارتھر ـ
مخاطب ہو کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''بالڈی۔ تم اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لے جاؤ اور عمران پر نا
رکھو۔ اس معاملے میں عمران خطرناک ہو سکتا ہے۔ وہ کہاں ہے ا
کیا کر رہا ہے اس کی ہر حرکت پر نظر رکھو اور اگر وہ میری راہ پر لگ
جائے تو اسے مجھ تک پہنچنے سے روکنے کی ذمہ داری تمہاری ـ
چاہے اس کے لئے تمہیں عمران کو ہلاک ہی کیوں نہ کرنا پڑے''
مادام فلاویا نے بالڈی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... بالڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور کارٹر تم میرے آنے تک پلاننگ کرو کہ ہمیں کس طر

ٹر ناصر شمسی کی رہائش گاہ میں داخل ہونا ہے''...... مادام فلاویا
کارٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ساری پلاننگ کر لوں گا
جب آپ کا حکم ہو گا ہم ڈاکٹر ناصر شمسی کی رہائش گاہ میں داخل
نے کے لئے روانہ ہو جائیں گے''...... کارٹر نے کہا تو مادام فلاویا
اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تو وہ سب بھی فوراً
لر کھڑے ہو گئے۔ مادام فلاویا نے انہیں چند مزید ہدایات دیں
پھر وہ مارتھر کو لے کر کراسٹ سے ساراگ کا پتہ پوچھنے کے لئے
، سے نکلتی چلی گئی۔

ساراگ جو ایک کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھا کافی کے ۔
لیتے ہوئے گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی
اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے سامنے میز پر رکھے ہوئے فون
طرف ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔
"یس"...... ساراگ نے کرخت لہجے میں کہا
"کراسٹ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کرا۔
کی آواز سنائی دی۔
"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ساراگ نے یکلخت سید
ہوتے ہوئے کہا۔
"ایس ایچ کا پتہ چل گیا ہے باس"...... دوسری طرف
کراسٹ کی پرجوش آواز سنائی دی تو ساراگ کے چہرے پ
مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"گڈ شو۔ کیسے پتہ چلا اور کہاں ہے ایس ایچ"...... سار

نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
"اس سلسلے میں آپ سے میں فون پر بات نہیں کر سکتا ہوں
باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس آ جاتا ہوں پھر
میں آپ کو ساری تفصیل بتا دوں گا"...... کراسٹ نے کہا۔
"اوکے۔ آجاؤ"...... ساراگ نے کہا اور اس نے رسیور کریڈل
پر رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور
ادھیڑ عمر کراسٹ اندر داخل ہوا۔ اس نے ساراگ کو انتہائی مؤدبانہ
انداز میں سلام کیا۔
"بیٹھو"...... ساراگ نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے
کہا تو کراسٹ شکریہ کہتا ہوا اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔
"اب بتاؤ۔ کیسے پتہ چلا ایس ایچ کا اور یہ کہاں موجود ہے"۔
ساراگ نے اس کی طرف اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے
پوچھا۔
"جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میں نے ایس ایچ کی
تلاش کے لئے ہر طرف اپنے مخبر پھیلا رکھے تھے۔ مخبر وزارت
سائنس اور اس ادارے کے ان تمام افراد سے معلومات حاصل کر
رہے تھے تاکہ کسی طرح سے ایس ایچ کا پتہ چلایا جا سکے۔ میرا
ایک خاص مخبر ہے جیکی۔ جس نے وزارت سائنس کے چیف
سیکرٹری کے سیکورٹی آفیسر کی جگہ لے رکھی ہے۔ چیف سیکرٹری جس
کا نام سر حمید ہے جب بھی کہیں جاتا ہے اسے اپنے ساتھ ضرور

لے جاتا ہے۔ کل شام کو چیف سیکرٹری سرحمید اسے لے کر مارلان
کی پہاڑیوں کی طرف گیا تھا۔ اس کے ساتھ سوائے جیکی کے اور
کوئی نہیں تھا۔ جیکی کو حیرت ہوئی کہ سرحمید کا ان پہاڑیوں کی
طرف جانے کا کیا مقصد ہے۔ اس نے جب سرحمید کو ٹٹولنا شروع
کیا تو سرحمید نے اس سے گول مول انداز میں باتیں کرنی شروع
کر دیں جس سے جیکی کا شک بڑھ گیا کہ سرحمید ضرور کسی خاص
مقصد کے لئے مارلان کی پہاڑیوں کی طرف جا رہا ہے۔ اس نے
احتیاطاً سرحمید کے لباس پر ایک مائیکرو کیمرہ لگا دیا۔ پہاڑیوں کے
پاس پہنچ کر سرحمید نے اسے کار سمیت ایک پہاڑی کے پاس چھوڑا
اور خود پیدل پہاڑی کی دوسری طرف چلا گیا۔ اس نے جیکی کو سختی
سے ہدایات دی تھیں کہ وہ اسی جگہ رک کر اس کا انتظار کرے۔
جیکی نے اس کے جانے کے بعد جیب سے سپیشل رسیور نکالا اور پھر
اس نے سرحمید کے لباس پر لگے ہوئے مائیکرو کیمرے سے اس کی
مانیٹرنگ کرنی شروع کر دی۔ سرحمید پہاڑی کے پیچھے جا کر وہاں
موجود دوسری پہاڑی کی طرف چلا گیا تھا۔ اس پہاڑی میں ایک
غار تھا۔ سرحمید اس غار میں گیا اور پھر اس نے غار میں کچھ دور جا
کر غار کے اندر ایک چٹان کی سائیڈ میں کوئی بٹن پریس کیا تو
چٹان صندوق کے کسی ڈھکن کی طرح کھل گئی۔ وہ ایک خفیہ راستہ
تھا جس سے گزر کر سرحمید زیر زمین موجود ایک لیبارٹری میں گیا
تھا۔ لیبارٹری میں اس کی ملاقات ایک بوڑھے سائنس دان سے

ہوئی جس کے ساتھ ڈاکٹر ناصر شمسی نامی ایک نوجوان سائنس دان
بھی موجود تھا۔ سرحمید وہاں بوڑھے سائنس دان سے ملنے گیا تھا
لیکن وہاں موجود ڈاکٹر ناصر شمسی سے باتیں کرتے ہوئے سرحمید
نے اس سائنس دان سے ایس ایچ کے بارے میں باتیں کرنی
شروع کر دیں۔ ان کی باتوں سے پتہ چلا کہ ایس ایچ کا موجد
ڈاکٹر ناصر شمسی ہی ہے جو اس لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر عبدالحسن
کے ساتھ مل کر ایس ایچ پر ہی کام کر رہا تھا۔ ڈاکٹر ناصر شمسی کے
کہنے کے مطابق ابھی ایس ایچ پر کام ہونا باقی ہے۔ سرحمید کچھ دیر
وہاں رکا رہا پھر اس نے ڈاکٹر عبدالحسن سے ایک فائل لی اور پھر وہ
لیبارٹری سے نکل کر واپس آ گیا۔ اسے واپس آتے دیکھ کر جیکی
نے رسیور مشین آف کر دی تھی جس پر وہ سرحمید کو مانیٹر کر رہا
تھا''..... کراسٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ پھر تو تمہارے آدمی جیکی نے یہ بھی چیک کر لیا ہو گا
کہ لیبارٹری کا خفیہ راستہ کہاں سے اور کیسے کھلتا ہے''..... ساراگ
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ اس نے زیر زمین لیبارٹری کے تمام راستے چیک
کر لئے ہیں۔ سرحمید نے غار میں جا کر چٹان کی سائیڈ میں لگے
ایک کوڈ پینل کے جو بٹن پریس کئے تھے وہ بھی اسے معلوم ہو گئے
ہیں۔ اس لئے ہم ان کوڈز سے راستہ اوپن کر کے آسانی سے
لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں اور وہاں موجود ڈاکٹر عبدالحسن اور

نوجوان سائنس دان ڈاکٹر ناصر شمسی سے ایس ایچ کا فارمولا بھی حاصل کر سکتے ہیں''...... کراسٹ نے کہا۔

''کیا اس لیبارٹری کی حفاظت کا وہاں کوئی بندوبست نہیں کیا گیا ہے''...... ساراگ نے پوچھا۔

''وہاں حفاظت کا کوئی نہ کوئی بندوبست ضرور ہو گا باس لیکن یہ کنفرم ہے کہ اس علاقے میں سیکورٹی کے لئے مسلح افراد کو نہیں رکھا گیا ہے۔ شاید لیبارٹری کی حفاظت جدید سائنسی نظام سے کی جاتی ہے''...... کراسٹ نے کہا۔

''تو کیا جیکی نے ان حفاظتی انتظامات کو چیک نہیں کیا تھا''۔ ساراگ نے پوچھا۔

''نو باس۔ جیکی نے چونکہ صرف سرحمید کے لباس پر مائیکرو کیمرہ لگایا تھا اس لئے وہ اس پر اور اس کے ارد گرد پر ہی نظر رکھ سکتا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق سرحمید کو وہاں کسی قسم کے چیکنگ مرحلے سے نہیں گزرنا پڑا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ سرحمید نے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر عبدالحسن کو اپنی آمد کی پہلے سے اطلاع دے دی ہو اس لئے ڈاکٹر عبدالحسن نے تمام سائنسی انتظامات وقتی طور پر آف کر دیئے ہوں''...... کراسٹ نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ممکن ہے۔ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ پہاڑیوں کے نیچے پاکیشیا کی اہم لیبارٹری ہو اور اس کی حفاظت کے انتظامات نہ کئے گئے ہوں''...... ساراگ ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... کراسٹ نے کہا۔

''اس علاقے کا مجھے ایک بار خود راؤنڈ کرنا پڑے گا تاکہ میں چیک کر سکوں کہ وہاں لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کیا سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں''...... ساراگ نے کہا۔

''اس کے لئے آپ کو اپنے ساتھ سائنسی آلات لے جانے پڑیں گے''...... کراسٹ نے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے نانسنس۔ کیا میں بغیر آلات کے سائنسی انتظامات کو چیک کروں گا''...... ساراگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نو باس۔ سوری باس۔ وہ میں......'' کراسٹ نے سارا گ کا غصیلا انداز دیکھ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں اپنے ساتھ ضرورت کا سارا سامان لایا ہوں۔ تم اس علاقے کی نشاندہی کرو تاکہ میں وہاں جا کر سائنسی حفاظتی انتظامات کا پتہ لگا سکوں۔ سائنسی حفاظتی انتظامات ختم کئے بغیر میں لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتا''...... سارا گ نے کہا۔

''یس باس۔ کیا یہ کام آپ خود کریں گے یا آپ کو اس کے لئے میری اور میرے آدمیوں کی بھی ضرورت پڑے گی''۔ کراسٹ نے کہا۔

''چیکنگ کے لئے تو میں اکیلا ہی جاؤں گا اور پھر وہاں کے حالات دیکھ کر اس بات کا فیصلہ کروں گا کہ مجھے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی ضرورت ہے یا نہیں۔ تم بہرحال اپنے ساتھیوں کے

ساتھ الرٹ رہنا۔ ضرورت پڑنے پر میں تمہیں کسی بھی وقت وہاں کال کر سکتا ہوں''...... سارا گ نے کہا۔

''یس باس۔ میں اور میرے ساتھی آپ کی کال کے منتظر رہیں گے۔ جیسے ہی آپ کی کال آئے گی ہم فوری طور پر آپ کے پاس پہنچ جائیں گے''...... کراسٹ نے کہا۔

''گڈ۔ اب مجھے مارلان کی پہاڑیوں کے اس ایریئے کے بارے میں بتاؤ جہاں زیر زمین لیبارٹری موجود ہے''...... سارا گ نے کہا تو کراسٹ نے اسے مارلان پہاڑیوں کے اس ایریئے کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی جہاں اس کے ساتھی جیکی نے وزارت سائنس کے سیکرٹری سر حمید کو جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

''خفیہ راستہ کھولنے کا کوڈ کیا ہے''...... سارا گ نے پوچھا تو کراسٹ نے اسے کوڈ بھی بتا دیا۔

''اوکے۔ اب تم جا کر اپنی تیاری مکمل کرو۔ میں رات کے وقت اس علاقے کا راؤنڈ لگاؤں گا تاکہ کسی کی نظروں میں نہ آ سکوں''...... سارا گ نے کہا تو کراسٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''سنو۔ اپنے ان آدمیوں سے بھی رابطے میں رہنا جو مادام فلاویا کی نگرانی کر رہے ہیں۔ مادام فلاویا کہاں ہے اور کیا کر رہی ہے مجھے اس کے بارے میں بھی اطلاع دیتے رہنا''...... سارا گ نے کہا۔

''یس باس۔ میں آپ کے سیل فون پر کال کر کے آپ کو بتا دوں گا کہ مادام فلاویا کہاں ہے اور کیا کر رہی ہے''...... کراسٹ نے کہا تو سارا گ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کراسٹ اسے سلام کر کے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ سارا گ کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا اور اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں جیسے کراسٹ نے اسے مارلان پہاڑیوں اور خاص طور پر ایس ایچ کے بارے میں خبر کی بجائے اسے کسی خزانے کا پتہ دے دیا ہو۔

"یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا ہے"...... جولیا نے عمران کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ جو بڑی معصوم سی صورت بنائے اس کے سامنے تھا۔

"کچھ نہیں۔ میرے چہرے کو کیا ہونا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم نے ایسی شکل کیوں بنا رکھی ہے جیسے کسی سے مار کھا کر آ رہے ہو"...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ اپنے تمام ساتھیوں ماسوائے فور سٹارز کے رانا ہاؤس میں موجود تھی۔ عمران نے ہی انہیں کال کر کے رانا ہاؤس پہنچنے کی ہدایات دی تھیں۔ ان سب کے آتے ہی عمران نے انہیں مادام فلاویا کے بارے میں ہر بات تفصیل سے بتا دی تھی اور پھر اس نے کہا تھا کہ مادام فلاویا کو ٹریپ کرنے کے لئے وہ رانا ہاؤس میں جال بچھانا چاہتا ہے۔ اگر مادام فلاویا یہاں پہنچ گئی تو وہ اس کے بچھائے ہوئے جال میں یقینی طور پر پھنس جائے گی۔ اس نے

ممبران کو رانا ہاؤس کے گرد پھیلا دیا تھا اور رانا ہاؤس میں ٹائیگر کے ساتھ مل کر سائنسی انتظامات کر رہا تھا تا کہ مادام فلاویا یہاں آنے کے بعد کسی بھی طرح بچ کر واپس نہ جا سکے۔ جب عمران سارے انتظامات مکمل کرنے کے بعد باہر آیا تو اس کے چہرے پر خاصی تھکن کے تاثرات تھے۔ وہ باہر آ کر ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ جولیا باہر ہی موجود تھی وہ اسے دیکھ کر تیز تیز چلتی ہوئی اس کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی اور پھر اس نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا تھا۔

"ابھی تک تو میں نے مار نہیں کھائی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ آنے والے وقت میں تم مجھے مارنے کے لئے ڈنڈا اٹھا لو۔ میں آگے آگے بھاگ رہا ہوں گا اور تم میرے پیچھے پیچھے"...... عمران نے بڑے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ کوئی مطلب نہیں۔ میں تو ویسے ہی پریشان رہتا ہوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"پریشان۔ وہ کیوں۔ کیا پریشانی ہے تمہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں خواہ مخواہ یہاں دھکے کھا رہا ہوں چیف سے چھوٹی چھوٹی رقموں کے چیکوں کے لئے میں اپنی جان خطرے میں ڈالتا رہتا ہوں اور آج تک آغا سلیمان پاشا کا ادھار بھی نہیں اتار سکا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ اگر یہی حال رہا تو میری باقی کی پہاڑ

جیسی زندگی کیسے گزرے گی۔ شادی کرنا، بیوی کو ہنی مون پر لے جانا، پھر بچوں اور ان کی پرورش کے اخراجات، ان کی تعلیم کے اخراجات، ان کی شادیوں کے اخراجات اور پھر ان کے بچوں کے اخراجات۔ آخر میں یہ سب کب اور کیسے پورا کروں گا۔ بس انہی خیالوں میں دن سے رات ہو جاتی ہے اور رات کے بعد دن نکل آتا ہے۔ یہ پریشانیاں نہیں ہیں تو اور کیا ہیں''......عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''ہونہہ۔ تمہیں اس کے لئے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ سر عبدالرحمٰن بہت بڑے جاگیر دار ہیں اور تم ان کے اکلوتے بیٹے ہو''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہی تو رونا ہے۔ ان کے نقطہ نظر سے میں ان کی ناخلف اولاد ہوں اس لئے وہ اپنی جائیداد مجھے دینے کی بجائے کسی فلاحی ٹرسٹ کو دینا زیادہ پسند کریں گے''......عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو واقعی تمہارے لئے مسئلہ بن جائے گا''...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔

''مسئلہ بن نہیں جائے گا بلکہ بنا ہوا ہے''......عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تو کیا تمہاری اماں بی تمہارے ڈیڈی کو ایسا کرنے سے روک نہیں سکتیں''...... جولیا نے کہا۔

''اماں بی کو بھی اپنی عاقبت کی فکر ہے۔ میری تو کسی کو فکر ہی

نہیں ہے۔ وہ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں اس لئے وہ ڈیڈی کے اس فیصلے پر کوئی اختلاف نہیں کریں گی بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی ساری جائیداد کسی فلاحی ٹرسٹ کے نام کر دیں''......عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''اور تمہاری بہن ثریا۔ کیا وہ بھی اس سلسلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتی''...... جولیا نے پوچھا۔

''اس سارے فساد کی اصل جڑ وہی تو ہے۔ اسی نے ڈیڈی کو یہ سب کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اب تم خود ہی بتاؤ کہ مجھ جیسا حقیر فقیر کیا کر سکتا ہے۔ کہاں جا سکتا ہے''......عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں واقعی اب تو تم کچھ بھی نہیں کر سکتے''...... جولیا نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی باتوں سے لطف لے رہی ہے۔

''ادھر سوپر فیاض کو بھی پتہ چل گیا ہے کہ ڈیڈی نے مجھے جائیداد نہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے اس نے مجھے جلد سے جلد فلیٹ خالی کرنے کا الٹی میٹم دے دیا ہے۔ میرے پاس سر چھپانے کے لئے ایک ہی جگہ تھی وہ بھی چھن گئی تو میں کہاں جاؤں گا اور سلیمان، وہ بھی اسی وقت کے لئے رکا ہوا تھا کہ مجھے جاگیر سے کچھ نہ کچھ ملے گا تو میں اس کا سابقہ ادھار چکا دوں گا لیکن اب جب اسے بھی ہر بات کا علم ہو گیا ہے تو وہ ایک کپ چائے

پلانے کے لئے بھی کہتا ہے کہ پہلے میں اس کا سابقہ ادھار اتاروں پھر وہ آئندہ کے لئے سوچے گا کہ مجھے چائے پلانی ہے یا نہیں۔ میری تو سچ مچ زندگی ہی اجیرن ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ وہ ان حالات میں یقیناً تمہارے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا"...... جولیا نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"آہ۔ یہی تو المیہ ہے۔ چیف نے بھی طوطے کی طرح نظریں پھیر لی ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ جسے تم بکواس کہہ رہی ہو یہی میری زندگی کا سب سے بڑا المیہ ہے مس جولیانا فٹزواٹر۔ میرے خوابوں کا محل چکنا چور ہو چکا ہے۔ میرا مستقبل تاریکیوں میں ڈوب چکا ہے۔ ایسی تاریکیاں جن میں روشنی کا ایک نقطہ بھی نہیں ہے۔ آہ۔ وہ خواب جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا اور وہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ کوئی امید بر نہیں آتی، کوئی صورت نظر نہیں آتی"۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔ اس کے لہجے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ مذاق نہ کر رہا ہو بلکہ حقیقت میں وہ بے حد پریشان اور دکھی ہو۔

"کچھ بتاؤ تو ہوا کیا ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونا کیا ہے۔ میں نے چیف کو اپنا سمجھ کر اس کے سامنے اپنے سینے میں چھپے ہوئے سارے زخم دکھا دیئے تھے اور اس سے مدد کی درخواست کی تھی لیکن چیف نے کہا کہ سوری اب تم سیکرٹ سروس کے لئے کوئی کام نہیں کرو گے"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ چیف ایسا کیسے کہہ سکتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا کہا ہے تو میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ اگر تمہیں یقین نہیں ہے تو بے شک چیف سے بات کر لو۔ چیف نے مجھے یہ لاسٹ مشن دیا ہے کہ میں کسی طرح سے مادام فلاویا کو قابو کر لوں۔ اس کے بعد میرا کھیل ختم"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"ہونہہ۔ ایسا نہیں ہو گا۔ چیف تمہیں مزید مشنز پر بھی کام کرنے دے گا۔ میں خود کر لوں گی چیف سے بات"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ چیف سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب میں کچھ اور ہی سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"کیا سوچ رہے ہو تم۔ بولو"...... جولیا نے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ مادام فلاویا جو پالینڈ کے لارڈ کی بیٹی ہے۔ اگر کسی طرح میں اسے اپنے جال میں پھنسا لوں اور پھر میں

اس سے زبردستی شادی کرلوں تو پھر اس کا سب کچھ میرا ہو جائے گا۔ لارڈ کی ساری جائیداد۔ اس کا بنک بیلنس اور سب کچھ اور پھر مادام فلاویا کا شوہر بن کر میں زندگی بھر عیش کروں گا۔ اس طرح میرے سارے دکھ درد دور ہو جائیں گے اور میں چین اور سکون کی زندگی بسر کرسکوں گا''......عمران نے کہا تو جولیا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔

''تو تم راسکل گرل سے شادی کرنے کے خواب دیکھ رہے ہو''......جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ابھی تک تو یہ صرف ایک خواب ہی ہے۔ کاش یہ خواب کسی طرح حقیقت بن جائے''......عمران نے ایک سرد آہ بھر کر کہا تو جولیا ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔

''تو تم اسے اب اپنے جال میں پھنساؤ گے اور اس سے شادی کرو گے''......جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں اسی لئے تو میں نے تم سب کو یہاں بلایا ہے تاکہ تم سب میرے ساتھ مل کر مادام فلاویا کو قابو کر کے اس سے زبردستی ہی سہی لیکن میرا نکاح کرا دو۔ یقین کرو کہ اگر ایسا ہوگیا تو میں اور میرے ہونے والے بچے تم سب کو بے حد دعائیں گے''......عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''تم کیا سمجھتے ہو۔ ہم اس سلسلے میں تمہاری مدد کریں گے اور تمہاری راسکل گرل سے شادی کرا دیں گے۔ اس سے شادی

کرانے کی بجائے میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولیاں نہ مار دوں گی''......جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''ارے ارے۔ اگر تم نے اسے گولیاں مار دیں تو اس کے باپ کی ساری جائیداد میرے ہاتھوں سے نکل جائے گی اور میں اسی طرح دھوبی ہی بنا رہ جاؤں گا جو نہ گھر کا ہوتا ہے نہ گھاٹ کا''۔ عمران نے کہا۔

''دھوبی نہیں۔ دھوبی کا کتا گھر کا ہوتا ہے اور نہ گھاٹ کا۔ سمجھے تم''......جولیا نے غرا کر کہا۔

''اب میں اپنے لئے اتنے برے الفاظ بھی تو ادا نہیں کرسکتا۔ مجھے دھوبی ہی رہنے دو''......عمران نے کراہ کر کہا۔

''مجھ سے سیدھی باتیں کیا کرو سمجھے''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''تو میں نے تم سے کون سی الٹی باتیں کی ہیں''......عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''مادام فلاویا یہاں سے ایس ایچ کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے آئی ہے اور تم یہاں ایسا سیٹ اپ کر رہے ہو جس سے یہ تاثر ملے کہ یہاں پاکیشیا کی کوئی خفیہ لیبارٹری موجود ہے اور ڈاکٹر ناصر سشی جو ایس ایچ کا موجد ہے اسی لیبارٹری میں موجود ہے۔ تم چاہتے ہو کہ مادام فلاویا کہیں اور جانے کی بجائے ایس ایچ کے حصول کے لئے یہاں آئے اور تم اسے ٹریپ کرسکو''...... جولیا نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو تم یہ سمجھ رہی ہو حالانکہ میں اسے اپنے لئے پھنسانا چاہتا ہوں''..... عمران نے کہا۔

''مجھے تمہاری باتوں پر یقین نہیں ہے۔ مجھے احمق بنانے کی کوشش مت کرو''..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں''..... عمران نے تھکے تھکے سے انداز میں کہا۔

''فضول باتیں چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ مادام فلاویا کو یہ کیسے علم ہو گا کہ یہاں ایس ایچ لیبارٹری ہے''..... جولیا نے کہا۔

''اس مرض کی دوا ٹائیگر ہے۔ مادام فلاویا کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے اس لئے اس کے یقیناً یہاں بھی انڈر ورلڈ سے رابطے ہوں گے۔ جب ٹائیگر انڈر ورلڈ میں اس لیبارٹری اور ایس ایچ کی خبر پہنچائے گا تو یہ خبر مادام فلاویا کے کانوں تک بھی پہنچ جائے گی اور وہ فوری طور پر یہاں آ کر ایس ایچ فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کرے گی اور ہمارے بچھائے ہوئے جال میں پھنس جائے گی اور پھر تم سب مل کر میری اس سے شادی کرا دینا''..... عمران نے کہا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''ہاں۔ یہ کام واقعی ٹائیگر انتہائی خوش اسلوبی سے کر سکتا ہے۔ کیا تم نے اسے بھیج دیا ہے''..... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی تک تو وہ میرے ساتھ ٹریپ تیار کرنے میں لگا ہوا تھا۔ اس کا تھوڑا سا کام باقی ہے۔ اپنا کام پورا کرتے ہی وہ نکل جائے گا اور پھر جلد یا بدیر مادام فلاویا یہاں پہنچ جائے گی اور ہم اسے یہاں آتے ہی قابو کر لیں گے''..... عمران نے کہا۔

''اور اس ساراگ کا کیا کرنا ہے۔ وہ بھی تو یہاں موجود ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''اس کا مقصد بھی ایس ایچ فارمولے کا حصول ہے۔ اگر وہ بھی یہاں آیا تو ہم اسے بھی یہاں سے جانے نہیں دیں گے''۔ عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے اندرونی حصے سے ٹائیگر نکل کر باہر آیا اور پھر عمران کو دیکھ کر وہ تیز تیز چلتا ہوا اس کے پاس آ گیا۔

''میں نے اپنا کام پورا کر لیا ہے باس''..... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ اب جاؤ اور انڈر ورلڈ میں اس طریقے سے یہ خبر پھیلاؤ کہ مادام فلاویا کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ جس ایس ایچ فارمولے کی تلاش میں ہے وہ یہاں رانا ہاؤس کی سیکرٹ لیبارٹری میں موجود ہے''..... عمران نے کہا۔

''یس باس''..... ٹائیگر نے اسی انداز میں کہا۔ عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اب تمہیں کیا ہوا۔ تم کہاں جا رہے ہو''..... اسے اٹھتے دیکھ کر جولیا نے پوچھا۔

''میں اگر یہاں رہا تو مادام فلاویا کو شک ہو جائے گا کہ ہم نے اسے ڈاج دینے کے لئے یہاں سیٹ اپ بنایا ہے۔ میں اپنے طور پر اسے قابو کرنے کی کوشش کروں گا اگر وہ قابو میں نہ آئی تو میں بھی یہی کوشش کروں گا کہ مادام فلاویا اصل لیبارٹری میں جانے کی بجائے ہماری یہاں بنائی ہوئی لیبارٹری میں آ جائے تاکہ اسے آسانی سے ٹریپ کیا جا سکے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس کے انتظار میں یہاں بیٹھے انتظار کرتے رہیں اور وہ اصل لیبارٹری میں پہنچ جائے اور ایس ایچ فارمولا اُڑا کر لے جانے میں کامیاب ہو جائے''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا تمہیں اس بات کا خدشہ ہے کہ مادام فلاویا اصل لیبارٹری میں پہنچ جائے گی''..... جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ ذہین اور انتہائی شاطر راسکل گرل ہے۔ اس کا یہاں مخبری کا وسیع نیٹ ورک ہو سکتا ہے جسے بروئے کار لا کر وہ اصل لیبارٹری کے محل وقوع کا پتہ چلا سکتی ہے اور وہاں پہنچ سکتی ہے۔ چیف نے لیبارٹری کی حفاظت کے لئے فور سٹارز کو تعینات کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود مجھے خود بھی جا کر لیبارٹری پر نظر رکھنی ہو گی تاکہ مادام فلاویا، فور سٹارز کی آنکھوں میں دھول جھونک کر

لیبارٹری میں نہ گھس سکے''..... عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا پورچ کی طرف بڑھا اور پھر وہ جوزف کی کار لے کر رانا ہاؤس سے نکلتا چلا گیا۔

رانا ہاؤس سے باہر آ کر عمران نے کچھ سوچ کر کار کا رخ دانش منزل کی طرف کر دیا۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ اسی لمحے عمران کو سیاہ رنگ کی ایک کار دکھائی دی جسے وہ کافی دیر سے اپنے پیچھے آتے دیکھ رہا تھا۔ بیک ویو مرر میں عمران نے کار کا جائزہ لینے کی کوشش کی لیکن کار کے شیشے کلرڈ تھے اس لئے عمران کو اس بات کا پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کار میں کتنے افراد سوار ہیں۔ عمران نے اس بات کی تصدیق کے لئے کہ آیا واقعی سیاہ کار اس کے تعاقب میں ہے یا اس کا وہم ہے اس نے کار کو مختلف سڑکوں پر موڑنا شروع کر دی اور پھر وہ یہ دیکھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ کار واقعی اس کے تعاقب میں ہی تھی۔ عمران کو اس بات پر اطمینان تھا کہ جب وہ شہر میں داخل ہوا تھا تب یہ کار اس کے پیچھے لگی تھی۔ اس کار میں مادام فلاویا یا سارا گ بھی ہو سکتا تھا جس نے شاید اسے کسی سڑک پر چیک کر لیا تھا اور کار اس کے پیچھے لگا دی تھی۔ اگر یہ کار رانا ہاؤس یا اس کے اردگرد سے اس کے پیچھے لگی ہوتی تو باہر موجود سیکرٹ سروس کے ممبران کی نظروں سے نہ چھپ سکتی تھی۔

عمران کچھ دیر تک مختلف سڑکوں پر گھماتا رہا پھر اس نے کار کو شہر سے باہر جانے والی سڑک کی طرف موڑ لیا۔ سیاہ کار اس سے

کافی فاصلے سے اور انتہائی محتاط انداز میں تعاقب کر رہی تھی۔ یہ تو عمران ہی تھا جس نے سیاہ کار کو چیک کر لیا تھا ورنہ جس انداز میں اس کا تعاقب کیا جا رہا تھا اس سے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ سیاہ کار میں کوئی منجھا ہوا جاسوس موجود ہے جو عمران کی کار کا انتہائی محتاط انداز میں تعاقب کر رہا ہے۔ مین سڑک پر آتے ہی عمران نے کار کی رفتار میں اضافہ کر دیا اور پھر وہ کار مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر لے آیا۔ پہاڑی علاقے میں داخل ہوتے ہی اس نے کار کی رفتار میں نمایاں کمی کر دی تھی۔

سیاہ کار بدستور اس کے پیچھے آ رہی تھی۔ عمران کی کار کی رفتار ہلکی ہوتے ہی اس کار کی رفتار بھی کم ہو گئی تھی اور مخصوص فاصلے برقرار رکھ کر عمران کی کار کے پیچھے آ رہی تھی۔ اس سڑک پر چونکہ ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی اس لئے عمران نے کچھ سوچ کر سیاہ کار میں موجود افراد سے یہیں نپٹنے کا فیصلہ کر لیا۔ ایک پہاڑی موڑ مڑتے ہی اسے گھنے درختوں کا ایک جھنڈ دکھائی دیا تو وہ کار تیزی سے درختوں کے جھنڈ کی طرف لے گیا۔ اس نے کار درختوں کے درمیان چھپائی اور پھر وہ تیزی سے کار سے نکل کر باہر آ گیا اور واپس تیزی سے سڑک کی طرف بڑھ گیا۔

سیاہ کار ابھی موڑ کے دوسری طرف تھی۔ عمران سڑک کے کنارے پر موجود ایک درخت کے پاس آ کر رک گیا اور اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ اس کی نظریں موڑ

پر لگی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں کے بعد اسے سیاہ کار تیزی سے مڑ کر اس طرف آتی دکھائی دی۔ عمران فوراً درخت کے پیچھے ہو گیا۔ سیاہ کار تیزی سے اس کے قریب سے گزر کر آگے بڑھی۔ ابھی سیاہ کار کچھ ہی آگے گئی ہو گی کہ عمران نے درخت کے پیچھے سے سر نکالا اور پھر اس نے آگے جاتی ہوئی کار کے پچھلے ٹائروں کا نشانہ لے کر مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ ہوئی اور پھر ماحول زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔ عمران نے کار کے پچھلے ٹائروں پر فائرنگ کی تھی جس سے کار کے دونوں ٹائر برسٹ ہو گئے تھے۔ ٹائر برسٹ ہوتے ہی سیاہ کار سڑک پر لہرائی اور پھر فوراً سائیڈ میں رکتی چلی گئی۔ کار کو رکتے دیکھ کر عمران بجلی کی سی تیزی سے درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھا اور پھر وہ درختوں کی آڑ لیتا ہوا اس طرف بڑھنے لگا جہاں سیاہ کار رکی ہوئی تھی۔ عمران درختوں کے پیچھے سے ہوتا ہوا کار کے نزدیک پہنچ گیا۔ کار کے نزدیک آتے ہی وہ تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اب وہ کار کے بالکل نزدیک تھا۔ وہ درخت سے چھلانگ لگا کر سڑک پر رکی ہوئی کار سے نکلنے والے افراد کو چھاپ سکتا تھا اس لئے اب وہ کار میں موجود افراد کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

چند لمحوں کے بعد کار کی سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم والا نوجوان باہر آ گیا۔ نوجوان کے چہرے پر زخموں کے پرانے نشانات تھے جس سے اس بات کا پتہ چلتا تھا کہ اس کی

ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری تھی۔ نوجوان کے باہر نکلتے ہی کار کا دوسرا دروازہ کھلا اور ایک اور نوجوان باہر نکل آیا۔ یہ شاید کار کا ڈرائیور تھا۔ پھر کار کے پچھلے دروازے کھلے اور دو اور بدمعاش ٹائپ نوجوان باہر آ گئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دکھائی دے رہے تھے۔ کار سے باہر آتے ہی ان کی نظریں سرچ لائٹس کی طرح حرکت کرنے لگیں۔ وہ اردگرد کا بغور جائزہ لے رہے تھے۔

"ہونہہ۔ اس نے کار کے دونوں ٹائر برسٹ کر دیئے ہیں"۔ ڈرائیور نے کار کے فلیٹ ہونے والے ٹائروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ یہیں کہیں موجود ہے۔ دیکھو کہاں ہے وہ"...... لمبے تڑنگے نوجوان نے کہا جو ان سے پہلے کار کا دروازہ کھول کر باہر آیا تھا۔

"یس باس"...... کار کی پچھلی سیٹ سے باہر نکلنے والے افراد نے کہا اور پھر وہ تیز نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگے۔

"باس۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ وہ علی عمران ہی تھا"۔ ڈرائیور نے باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں اسے بخوبی پہچانتا ہوں۔ مادام کے کہنے پر ہم اسے ہی تلاش کر رہے تھے۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ ایک سڑک پر عمران مجھے اچانک دکھائی دے گیا تھا ورنہ اس کی تلاش میں ہمیں نجانے کہاں کہاں کی خاک چھاننا پڑتی۔ اسی لئے میں اس کے پیچھے لگ گیا تھا"...... باس نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آ

گئی۔ مادام کا مطلب تھا کہ وہ مادام فلاویا کا ہی ساتھی تھا جس نے شاید ان سب کو عمران کی نگرانی پر معمور کیا تھا تاکہ اس بات کا پتہ چلایا جا سکے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

"اس نے شاید ہمیں اپنے پیچھے آتا دیکھ لیا تھا اس لئے وہ جان بوجھ کر اس طرف آیا ہے تاکہ ہمیں ٹریپ کر سکے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"ہاں۔ اب وہ ان درختوں میں کہیں چھپا ہوا ہے اس کے پاس اسلحہ ہے۔ اس نے اس لئے ہماری کار کے عقبی ٹائر برسٹ کئے ہیں تاکہ وہ ہم سے پیچھا چھڑا سکے"...... باس نے کہا۔ دوسرے دو بدمعاش بھاگتے ہوئے درختوں کے جھنڈ میں گھس گئے تھے اور عمران کو تلاش کر رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں واپس آ گئے۔

"باس۔ وہ یہیں کہیں موجود ہے۔ درختوں کے جھنڈ میں اس کی کار موجود ہے لیکن وہ خود غائب ہے"...... ایک نوجوان نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر اس کی کار یہاں موجود ہے تو پھر وہ بھی یہیں کہیں موجود ہو گا۔ ڈھونڈو اسے"...... باس نے غرا کر کہا اور پھر وہ چاروں انتہائی احتیاط کے ساتھ عمران کو تلاش کرنے لگے لیکن عمران اطمینان سے درخت پر چھپا بیٹھا تھا۔

وہ چاروں کافی دیر تک عمران کو تلاش کرتے رہے لیکن جب انہیں عمران نہ ملا تو وہ چاروں ایک بار پھر سیاہ کار کے پاس آ کر

اکٹھے ہو گئے۔

''حیرت ہے۔ آخر وہ غائب کہاں ہو گیا ہے۔ اس کی کار یہاں موجود ہے تو اسے بھی آس پاس ہی ہونا چاہئے تھا''..... باس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے عمران نے ان کے ریوالور والے ہاتھوں پر فائرنگ کر دی تو وہ چاروں چیختے ہوئے لڑکھڑا کر کئی قدم پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ تو عمران بندر کی سی پھرتی سے درخت سے اتر آیا۔ عمران نے فائرنگ کر کے ان کے ہاتھوں میں موجود مشین پسٹل نیچے گرا دیئے تھے۔

''کیسے ہو دوستو۔ تم شاید مجھے ہی ڈھونڈ رہے تھے''..... عمران نے ان چاروں کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''تم''..... باس نے عمران کو دیکھ کر غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں۔ مجھے دیکھ کر تم چاروں کی سٹی کیوں گم ہو گئی ہے۔ تم چاروں مجھے تلاش کر رہے تھے اس لئے میں نے تمہاری مشکل آسان کر دی اور خود ہی تمہارے سامنے آ گیا ہوں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو تم درخت پر چڑھے ہوئے تھے''..... باس نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو تمہارے ساتھی مجھے نہیں ڈھونڈ سکے تھے۔ بہرحال سناؤ۔ تمہارا کیا حال ہے اور تمہارے بیوی بچے کیسے

ہیں''..... عمران نے کہا۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس''..... باس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''ارے واہ۔ تم تو انگریزی بھی بولنا جانتے ہو۔ کہاں سے سیکھی یہ انگریزی''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دیکھ کیا رہے ہو پکڑو اسے''..... باس نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا جو بت بنے کھڑے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران کی طرف بڑھتے عمران نے مشین پسٹل کا رخ ان کی جانب کیا اور ساتھ ہی ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ماحول مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ تینوں لٹو کی طرح گھومتے ہوئے سڑک پر گرے اور ساکت ہو گئے۔ عمران نے مشین پسٹل کو قوس کی شکل میں گھماتے ہوئے ان پر فائرنگ کی تھی جس کے نتیجے میں وہ تینوں ہلاک ہو گئے تھے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ تم نے میرے ساتھیوں کو کیوں ہلاک کر دیا ہے''..... باس نے اپنے ساتھیوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''تو میں انہیں زندہ رکھ کر کیا کرتا۔ یہ خواہ مخواہ ہم دونوں کے درمیان حائل ہوتے اور ہم آرام سے بات بھی نہیں کر سکتے تھے''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''عمران مجھ سے ٹکرانے کی کوشش نہ کرو ورنہ.....'' باس نے غراتے ہوئے کہا۔

''ورنہ۔ یہ ورنہ کیا ہوتا ہے''..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتا اچانک باس بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ پوری قوت سے عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل پر پڑی۔ باس نے چونکہ اچانک اور انتہائی پھرتی سے حملہ کیا تھا اس لئے عمران اس کے حملے سے بچ نہ سکا اور اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا۔ اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکلتے دیکھ کر باس ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس نے عمران کے سینے پر کک مارنے کی کوشش کی لیکن عمران فوراً اچھل کر سائیڈ میں ہو گیا۔ باس نے گھومتے ہوئے اپنا زاویہ بدل کر اس پر جھپٹنا چاہا لیکن عمران نے الٹی قلابازی کھائی اور اس سے کافی پیچھے ہٹ گیا۔ عمران کو اس طرح اپنے وار سے بچتے دیکھ کر باس غرایا اور ایک جگہ رک کر عمران کو انتہائی خونخوار نظروں سے گھورنے لگا۔

''زیادہ چکر نہ کھاؤ۔ زیادہ چکر کھانے سے دماغ چکرا جاتا ہے اور اگر دماغ چکرا جائے تو پھر اچھا بھلا انسان اپنے پیروں پر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ تم چکرا کر گر گئے تو پھر میں کہاں تمہیں سنبھالتا پھروں گا''..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو باس نے دانت کچکچائے اور اس نے اچانک اچھل کر عمران کی طرف چھلانگ لگا دی۔ وہ ہوا

میں اڑتا ہوا سیدھا عمران کی طرف آیا اور قریب آتے ہی اس نے الٹی قلابازی کھائی اور دونوں ٹانگیں جوڑ کر عمران کے سر پر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران ذرا سا سائیڈ میں ہٹا اور ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے۔ اس نے باس کو دونوں ہاتھوں سے ہوا میں دبوچا اور پھر اس سے پہلے کہ باس کچھ سمجھتا عمران کے ہاتھ تیزی سے گھومے اور ساتھ ہی باس بھی اس کے ہاتھوں میں تیزی سے گھوم گیا۔ عمران نے باس کو کسی لٹو کی طرح گھماتے ہوئے اچانک ایک زور دار جھٹکے سے اپنے سامنے اسے پیروں پر کھڑا کر دیا۔ خود کو اس طرح عمران کے سامنے دیکھ کر باس کا چہرہ حیرت سے بگڑ گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا عمران ایک ٹانگ پر گھوما اور پھر اس کی بیک کک پوری قوت سے باس کے سینے پر پڑی۔ باس کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کئی فٹ دور زمین پر جا گرا اور زمین پر گر کر یوں تڑپنے لگا جیسے عمران کی لات کی ضرب سے اس کی کئی پسلیاں ٹوٹ گئی ہوں۔ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا اور اس کی جانب تمسخرانہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

''اٹھو۔ تم تو ایسے تڑپ رہے ہو جیسے میں نے تمہیں کسی مرغے کی طرح ذبح کر دیا ہو''..... عمران نے کہا تو باس اسے غصے سے گھورتا ہوا آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''تم۔ تم۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا''..... باس نے

غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر عمران کو پکڑنا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنی ناک پر رکھ کر چیختے ہوئے لڑکھڑاتے قدموں پیچھے ہٹا اور ایک بار پھر پشت کے بل زمین پر گرتا چلا گیا۔ اسے قریب آتے دیکھ کر عمران نے اس کی ناک پر زور دار مکا مار دیا تھا۔ اس کے ناک پر رکھے ہوئے ہاتھ تیزی سے سرخ ہوتے جا رہے تھے۔ عمران کی ضرب نے شاید اس کی ناک کی ہڈی توڑ دی تھی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے باس کے سر پر زور دار ٹھوکر مار دی۔ باس کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا لیکن چند ہی لمحوں بعد نہ صرف وہ خاموش ہو گیا بلکہ ساکت بھی ہو گیا۔ اس کے سر پر پڑنے والی عمران کی ٹانگ کی دوسری ضرب نے اسے ہوش و حواس کی دنیا سے بیگانہ کر دیا تھا۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے جھک کر باس کی نبض چیک کی اور پھر اطمینان بھرے انداز میں سر ہلانے لگا۔

''یہ تو لمبا گیا۔ اب اسے جلد ہوش نہیں آئے گا''...... عمران نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ آدمی مادام فلاویا کا ساتھی ہے جو اس کے کہنے پر اس کا تعاقب کر رہا تھا لیکن مادام فلاویا نے اسے اس کے تعاقب میں کیوں بھیجا تھا۔ یہی بات عمران اس سے معلوم کرنا چاہتا تھا لیکن اس نے اچانک ہی اس پر حملہ کر دیا تھا اس لئے عمران نے اسے بے ہوش

کر دیا تھا۔ اسے بے ہوش دیکھ کر عمران اس کی تلاشی لینے لگا اور پھر اس کی جیبوں سے جو کچھ نکلا وہ عمران نے اپنی جیبوں میں منتقل کر لیا۔

عمران نے ادھر ادھر دیکھا پھر وہ کچھ سوچ کر ان کی کار کی طرف بڑھا۔ اس نے کار کے دروازے کھول کر اندر جھانکا اور پھر کچھ سوچ کر اس نے کار کی ڈگی کھول دی۔ کار کی ڈگی میں اسلحہ اور دوسرے سامان کے ساتھ رسی کا ایک بنڈل بھی تھا۔ رسی کا بنڈل دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے رسی کا بنڈل اٹھایا اور اسے لے کر سڑک پر پڑے ہوئے باس کے پاس آ گیا۔ یہ سڑک مضافاتی علاقے کی طرف جاتی تھی اس لئے اس طرف شاذ و نادر ہی کوئی آتا تھا۔ عمران نے رسی کا بنڈل کھولا اور پھر وہ اس سے باس کے ہاتھ پشت پر باندھنے لگا۔ اس نے رسی کا کافی بڑا حصہ بچا لیا تھا۔

اس نے رسی کے ایک سرے سے باس کی دونوں ٹانگیں جوڑ کر باندھیں اور پھر اسے اٹھا کر سائیڈ پر ایک بڑے درخت کے پاس لے آیا۔ اس درخت کی ایک موٹی سی شاخ آگے کی طرف نکلی ہوئی تھی۔ عمران نے باس کو نیچے لٹا کر رسی کا دوسرا سرا گھما کر شاخ پر پھینکا تو رسی اس شاخ سے ہوتی ہوئی دوسری طرف آ گئی۔ عمران نے اچھل کر رسی کا سرا پکڑا اور اسے آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچنے لگا۔ رسی کھنچتے ہی باس جو عین اس درخت کے نیچے پڑا ہوا تھا

آہستہ آہستہ ٹانگوں کے بل اوپر اٹھنے لگا۔ جب باس کا سر زمین سے چھ فٹ اوپر اٹھ گیا تو عمران رسی لے کر پیچھے ہٹا اور پھر اس نے وہاں موجود دوسرے درخت کے تنے سے رسی باندھنی شروع کر دی۔ کچھ ہی دیر میں باس درخت کے ساتھ الٹا لٹک کر جھول رہا تھا۔ عمران درخت کے تنے سے رسی باندھ کر اطمینان بھرے انداز میں باس کے قریب آ گیا اور پھر اس نے باس کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ کر اس کا سانس روک دیا۔ سانس رکنے کے چند ہی لمحوں بعد باس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اسے حرکت کرتے دیکھ کر عمران نے فوراً اس کے ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ تھوڑی دیر بعد اچانک باس نے آنکھیں کھول دیں۔ جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا وہ خود کو الٹا لٹکے دیکھ کر بوکھلا گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ تم نے مجھے الٹا کیوں لٹکایا ہے''...... باس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''جانوروں کو روسٹ کرنے کے لئے انہیں الٹا ہی لٹکایا جاتا ہے''......عمران نے کہا۔

''جانور۔ روسٹ۔ کیا مطلب''...... باس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ درختوں کے قریب گیا اور اس نے درختوں کی گری ہوئی خشک ٹہنیوں کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو عمران۔ میری بات سنو''...... باس نے

عمران کو خشک لکڑیاں جمع کرتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا لیکن عمران اطمینان سے لکڑیاں جمع کرتا رہا۔ پھر اس نے لکڑیوں کا ڈھیر لٹکتے ہوئے باس کے سر کے نیچے رکھ دیا۔ پھر وہ سڑک کے دوسری طرف گیا اور وہاں سے خورد رو جڑی بوٹیاں توڑ کر ان کا ڈھیر بنا کر لے آیا۔ اس نے جڑی بوٹیاں خشک لکڑیوں کے ڈھیر کے اوپر ڈالنی شروع کر دیں۔

''کک۔ کک۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ کیا تم مجھے زندہ جلانے کا سوچ رہے ہو''...... باس نے چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ گر میں نے تمہاری مادام سے سیکھا ہے۔ وہ بھی اپنے مخالفین کو اسی طرح زندہ جلا کر خوش ہوتی ہے۔ زندہ جلنے کے خوف سے مخالف فوراً زبان کھول دیتا ہے تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں بھی تمہاری مادام کا ہی طریقہ استعمال کروں تاکہ تم سے جو کچھ پوچھوں تم زندہ جلنے کے خوف سے سب کچھ سچ سچ بتا دو''......عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ تم مجھے ایسے زندہ نہیں جلا سکتے۔ یہ ظلم ہے۔ بہت بڑا ظلم''...... باس نے چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسے تو میں واقعی تمہیں نہیں جلا سکتا۔ لکڑیوں کو جب تک آگ نہیں لگے گی بھلا تم کیسے جل سکتے ہو اور میرے پاس لکڑیاں جلانے کے لئے ماچس یا لائٹر نہیں ہے۔ تمہارے پاس ہے تو بتاؤ''......عمران نے کہا۔

’’نہیں۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے‘‘..... اس نے غرا کر کہا۔

’’تو پھر تمہارے ہلاک ہونے والے ساتھیوں کے پاس ضرور مل جائے گا۔ ان کے ہونٹ سیاہ ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ سموکر ہیں اور سموکرز کے پاس ماچس یا لائٹر ضرور ہوتے ہیں‘‘۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا ان لاشوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک آدمی کی تلاشی لی تو اس آدمی کی قمیض کی اوپر والی جیب سے اسے ایک لائٹر مل گیا۔

’’مل گیا لائٹر‘‘..... عمران نے الٹے لٹکے ہوئے آدمی کو لائٹر دکھاتے ہوئے کہا۔ جیسے لائٹر ملنے سے اسے بے حد خوشی ہوئی ہو۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا اس کے نزدیک آ گیا۔

’’تم کیا چاہتے ہو‘‘..... باس نے غراتے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’تمہارا نام کیا ہے‘‘..... عمران نے پوچھا۔

’’بالڈی‘‘..... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

’’بالڈی یا بالٹی‘‘..... عمران نے مسکرا کر کہا۔

’’میرا نام بالڈی ہے سمجھے تم‘‘..... بالڈی نے غرا کر کہا۔

’’ہاں سمجھ گیا۔ اب بتاؤ کیا تمہارا تعلق مادام سینڈیکیٹ سے ہے یا تم یہاں کے کسی مقامی گروپ کے باس ہو‘‘..... عمران نے پوچھا۔

’’میں مادام کے لئے ہی کام کرتا ہوں‘‘..... بالڈی نے جواب

دیا۔

’’گڈ شو۔ اب جس شرافت سے جواب دے رہے ہو اسی شرافت سے یہ بھی بتا دو کہ تم میرے پیچھے کیوں آ رہے تھے وہ بھی بدمعاشوں کے ساتھ‘‘..... عمران نے کہا۔

’’مادام نے ہمیں تمہاری نگرانی کرنے کا حکم دیا تھا۔ ہم صرف تمہاری نگرانی کر رہے تھے‘‘..... بالڈی نے اسی انداز میں کہا۔

’’نگرانی کرنے کے علاوہ اور تمہارا کیا پروگرام تھا‘‘..... عمران نے پوچھا۔

’’نہیں۔ مادام نے تمہاری نگرانی کرتے رہنے کے سوا اور ہمیں کوئی حکم نہیں دیا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ تمہاری ہر حرکت پر نظر رکھی جائے۔ تم کہاں جاتے ہو کیا کرتے ہو اور کس سے ملتے ہو۔ مجھے ہر گھنٹے بعد مادام کو تمہاری رپورٹ دینی تھی۔ بس اس کے سوا اور کچھ نہیں‘‘..... بالڈی نے کہا۔ اس کی بات سن کر عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بالڈی کے بولنے کے انداز سے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

’’ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔ اب بتاؤ کہ تمہاری مادام کہاں ہے‘‘..... عمران نے کہا۔

’’میں نہیں جانتا‘‘..... بالڈی نے منہ بنا کر کہا۔

’’اس کے ساتھ کون کون ہے‘‘..... عمران نے دوسرا سوال کرتے ہوئے کہا۔

''کوئی نہیں وہ اکیلی ہے''...... بالڈی نے جواب دیا۔ اس کے لہجے سے عمران بخوبی سمجھ رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

''مادام فلاویا کو ایس ایچ فارمولے کے بارے میں کیسے معلوم ہوا اور وہ اسے کس مقصد کے لئے حاصل کرنا چاہتی ہے''۔ عمران نے تیسرا سوال کرتے ہوئے کہا تو ایس ایچ فارمولے کا سن کر بالڈی بری طرح سے چونک پڑا۔

''ایس ایچ فارمولا۔ یہ ایس ایچ کیا ہے''...... بالڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ مگر اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ایس ایچ کے بارے میں جانتا ہے۔

''اوکے۔ اب میں تم سے کچھ نہیں پوچھوں گا۔ اب تم خود سب کچھ بتاؤ گے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ اس کے سر کے نیچے رکھی ہوئی جھاڑیوں پر جھک گیا۔ اس نے لائٹر جلایا اور جھاڑیاں سلگانے لگا۔ اسے جھاڑیاں جلاتے دیکھ کر بالڈی بری طرح سے چیخنے لگا لیکن عمران نے اس کے چیخنے کی کوئی پرواہ نہ کی اور مسلسل جھاڑیاں سلگاتا رہا۔ جھاڑیاں چونکہ خشک تھیں اس لئے جلد ہی ان میں آگ لگ گئی اور ان سے دھواں نکلنے لگا۔ لکڑیوں کا ڈھیر زیادہ اونچا نہیں تھا کہ آگ کے شعلے چھ فٹ اوپر لٹکے ہوئے بالڈی تک پہنچ سکتے۔ آگ کے ساتھ جھاڑیوں سے کثیف دھواں نکل رہا تھا جو اوپر اٹھ رہا تھا۔ جھاڑیوں میں آگ لگا کر عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ان لکڑیوں پر میں نے کلاہسل کی خشک بوٹی بھی ڈال دی

ہے۔ اس بوٹی کی وجہ سے آگ زیادہ نہیں بھڑکے گی اور نہ ہی شعلے زیادہ بلند ہوں گے لیکن بوٹی والی جھاڑیاں جیسے ہی جلیں گی ان سے تیز دھواں نکلے گا۔ زہریلا دھواں جو تمہارے دماغ کی تمام چولیں ہلا کر رکھ دے گا اور تمہارا ایسا حشر ہو گا کہ تم زندگی کی بجائے موت کی بھیک مانگو گے''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ جھاڑیوں سے نکلتا ہوا دھواں الٹا لٹکے بالڈی کی طرف جا رہا تھا اور بالڈی کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے منہ ناک اور آنکھوں میں تیز مرچیں سی بھر گئی ہوں۔

اس کا رنگ تیزی سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ بار بار سانس روکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کب تک۔ چند لمحے سانس روکنے کے بعد جب وہ سانس لیتا تو دھوئیں کی کثیر مقدار اس کے پھیپھڑوں میں بھر جاتی اور اس کی حالت غیر ہو جاتی۔ اس نے بری طرح سے کھانسنا شروع کر دیا تھا۔ اب اس کی آنکھیں گوشت کے لوتھڑوں کی طرح سرخ ہو گئی تھیں اور اس کا چہرہ جو الٹا لٹکنے کی وجہ سے پہلے سے ہی سرخ ہو رہا تھا سرخ تانبے کی طرح چمکنے لگا۔ کچھ دیر تک وہ ضبط کا مظاہرہ کرتا رہا لیکن پھر اس کے ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا اور اس نے بری طرح سے کھانستے ہوئے چیخنا شروع کر دیا۔ لکڑیاں چونکہ تیزی سے جل رہی تھیں اس لئے ان پر پڑی ہوئی بوٹیاں بھی تیزی سے سلگ رہی تھیں جس سے دھواں اور زیادہ تیز ہو گیا تھا اور الٹا لٹکا ہوا بالڈی جیسے دھوئیں میں چھپ سا گیا تھا۔

"اب بھی وقت ہے بالڈی۔ سب کچھ بتا دو"..... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن بالڈی بری طرح سے کھانس رہا تھا۔ اس کے کھانسنے کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی ساری آنتیں کھانستے کھانستے اس کے منہ اور ناک کے راستے باہر آ جائیں گی۔

"فار گاڈ سیک۔ روکو۔ یہ دھواں روکو۔ میں اور برداشت نہیں کر سکتا۔ روکو اسے۔ روکو"..... آخر کار بالڈی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے الٹے لٹکے ہوئے بالڈی کا بازو پکڑ کر اسے دھوئیں سے باہر کھینچ لیا۔ لٹکی ہوئی رسی لمبی تھی۔ اس لئے عمران نے بالڈی کو سائیڈ کی طرف کھینچ لیا تھا۔ بالڈی بری طرح سے مچل رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کا چہرہ واقعی تنور کی طرح تپتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"بولو اب۔ جلدی ورنہ میں آگ میں اور بوٹیاں ڈال دوں گا جن کا دھواں اس دھوئیں سے زیادہ زہریلا اور خطرناک ہو گا۔ بولو۔ جلدی"..... عمران نے غرا کر کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ سب کچھ بتاتا ہوں۔ مجھے نیچے اتارو۔ فار گاڈ سیک میں یہ خوفناک عذاب برداشت نہیں کر سکتا"..... بالڈی نے بری طرح سے مچلتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں دھوئیں سے نکال لیا ہے۔ جب تک تم میرے سوالوں کے جواب نہ دو گے میں تمہیں آزاد نہیں کروں گا۔ تمہیں

سب کچھ اور سچ سچ بتانا ہو گا"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاؤں گا۔ میں سب کچھ بتاؤں گا"..... بالڈی نے چیختے ہوئے کہا۔

"تو بتاؤ۔ جلدی"..... عمران نے اسی انداز میں کہا اور بالڈی کی زبان یوں چلنا شروع ہو گئی جیسے اس کے منہ میں ٹیپ ریکارڈر فٹ ہو گیا ہو اور وہ نان اسٹاپ چل رہا ہو۔ عمران اس سے مختلف سوالات کر رہا تھا اور بالڈی اسے اس کے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا۔ بالڈی نے عمران کو مادام فلاویا کے ٹھکانے کے بارے میں اور اس کے ساتھ آئے ہوئے مادام سینڈیکیٹ کے افراد کے بارے میں بھی بتا دیا جو اس کی معاونت کے لئے اس کے ساتھ ہی آئے ہوئے تھے۔ عمران نے اسے چھوڑا تو وہ رسی کی مدد سے ہوا میں تیزی سے جھولنے لگا۔

"تم نے چونکہ سب کچھ سچ بتایا ہے اس لئے میں تم سے رعایت کر رہا ہوں اور تمہیں آگ میں زندہ نہیں جلا رہا"..... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم مجھے آزاد کر رہے ہو"..... بالڈی نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں اس دنیا کی قید سے آزاد کر رہا ہوں۔ ہمیشہ کے لئے"..... عمران نے مسکرا کر کہا اور پیچھے ہٹتے ہوئے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ہمیشہ کے لئے سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... بالڈی نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا اسی لمحے تڑتڑاہٹ ہوئی اور بالڈی کے حلق سے زوردار چیخیں نکلیں اور وہ الٹا لٹکا ہوا چند لمحے بری طرح سے تڑپا اور ساکت ہوگیا۔ عمران نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا کر اس پر گولیاں برسا دی تھیں جو بالڈی کے سینے میں پیوست ہوگئی تھیں اور وہ فوراً ہی ہلاک ہوگیا تھا۔ بالڈی کو ہلاک کر کے عمران نے اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لباسوں کی تلاشی لی اور ان کی جیبوں سے نکلنے والی اشیاء بھی اپنی جیبوں میں ڈال کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ ایک بار پھر دانش منزل کی طرف روانہ ہوگیا۔ وہ بالڈی سے ملنے والی معلومات سے استفادہ اٹھانے کے لئے گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا۔ بالڈی نے اسے مادام فلاویا کے بارے میں جو کچھ بھی بتایا تھا وہ اس کے لئے بے حد اہمیت کا حامل تھا اور وہ اس کا بھرپور انداز میں فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ ان معلومات سے وہ کیا فوائد حاصل کر سکتا تھا اس کی سوچ کا یہی محور بنا ہوا تھا اور وہ اپنی سوچ میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ وہ کب دانش منزل پہنچ گیا ہے۔ دانش منزل کے گیٹ پر کار روکتے ہی اس نے ایک طویل سانس لی اور مخصوص انداز میں ہارن بجانے لگا۔ بلیک زیرو نے اسے دیکھ لیا تھا۔ اس نے فوراً عمران کے لئے گیٹ کھول دیا اور گیٹ کھلتے ہی عمران کار اندر لے گیا اور پورچ میں لے جا کر روک دی۔

مادام فلاویا نے مارتھر کے کہنے پر کار ایک نئی اور جدید کالونی کی ایک تنگ گلی میں لے جا کر روک دی۔ وہ کار سے اتری تو مارتھر بھی کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ مارتھر نے کار کی ڈگی کھول کر اس میں موجود ایک بڑا سا تھیلا نکالا اور اسے کاندھے سے لٹکا لیا۔

"اس طرف مادام"...... مارتھر نے آگے موجود ایک گلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو مادام فلاویا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سامنے موجود گلی کی طرف بڑھتی چلی گئی جس کی طرف مارتھر نے اشارہ کیا تھا۔ مارتھر بھی اس کے ہمراہ تھا۔ مارتھر اسے لئے مختلف گلیوں سے گزارتا ہوا ایک نئی اور جدید طرز کی رہائش گاہ کے عقب میں لے آیا۔

"یہ وہ رہائش گاہ ہے مادام جہاں کراسٹ رہتا ہے"...... مارتھر نے کہا۔

"یہ تو رہائش گاہ کا عقب معلوم ہو رہا ہے"...... مادام فلاویا نے

کہا۔

''یس مادام۔ آپ نے ہی کہا تھا کہ ہم اس کی رہائش گاہ کے عقبی طرف سے اندر جائیں گے۔ اس لئے میں آپ کو یہاں لایا ہوں''...... مارتھر نے کہا تو مادام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تمہیں جو سامان لانے کا کہا تھا وہ لائے ہو''...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''یس مادام۔ سب سامان اس تھیلے میں ہے''...... مارتھر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ ایس سکس گن نکالو اور رہائش گاہ کے ہر حصے میں ریڈ کیپسول فائر کر دو تاکہ اندر موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں''...... مادام فلاویا نے کہا تو مارتھر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تھیلا کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹی اور عجیب سی ساخت کی گن نکال لی۔ یہ ریوالور جیسی گن تھی لیکن اس کی نال کافی لمبی تھی اور اس پر ٹریگر کی جگہ بٹن لگا ہوا تھا۔ مارتھر گن لے کر پیچھے ہٹا اور پھر اس نے گن کا رخ رہائش گاہ کے اوپر کی طرف کرتے ہوئے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ گن کی نال سے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ سرخ رنگ کے شعلے سے نکل کر باؤنڈری وال کے اوپر سے ہوتے ہوئے رہائش گاہ کے اندر جا گرے۔ اندر ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے اندر بہت سے لوگ چیختے ہوئے ادھر ادھر

بھاگ رہے ہوں پھر وہاں یکلخت ایسی خاموشی چھا گئی جیسے رہائش گاہ سنسان اور غیر آباد ہو۔

ریڈ کیپسول فائر ہوتے دیکھ کر مادام فلاویا نے سانس روک لیا تھا۔ مارتھر نے بھی اپنا سانس روک رکھا تھا۔ اس نے رہائش گاہ کے مختلف حصوں میں پانچ ریڈ کیپسول فائر کئے تھے۔ انہیں رہائش گاہ سے ہلکا ہلکا نیلے رنگ کا دھواں اٹھتا دکھائی دیا۔ مادام فلاویا غور سے دھوئیں کی طرف دیکھ رہی تھی جو اوپر اٹھتے ہوئے ہوا میں تحلیل ہوتا جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں دھواں مکمل طور پر تحلیل ہو گیا تو مادام فلاویا نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا۔ مارتھر نے بھی سانس لیا اور گیس گن اپنے تھیلے میں ڈال لی۔

''کتنے کیپسول فائر کئے ہیں''...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''پانچ کیپسول مادام''...... مارتھر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''اوکے۔ پانچ کیپسولوں سے تو اس رہائش گاہ کی زمین پر رینگنے والے کیڑے بھی بے ہوش ہو گئے ہوں گے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''یس مادام''...... مارتھر نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''اب چلو اندر''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''میں اندر جانے کا راستہ بناتا ہوں''...... مارتھر نے کہا اور پھر اس نے تھیلے سے ایک چھوٹا سا میگنٹ بم نکالا اور اسے چارج کر

کے آگے بڑھا اور عمارت کی دیوار کے ساتھ چپکا کر تیزی سے
پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ مادام فلاویا پیچھے موجود دوسری عمارت کی سائیڈ
دیوار سے چپک گئی۔ مارتھر بھی اس کے قریب آ کر دیوار سے لگ
گیا۔ اسی لمحے ایک زوردار دھماکا ہوا اور باؤنڈری وال کے پرخچے
اُڑتے چلے گئے۔

"چلو"...... مادام فلاویا نے کہا اور تیزی سے باؤنڈری وال کی
طرف دوڑتی چلی گئی جس کا ایک حصہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا۔
مادام فلاویا نے کمر میں بیلٹ سے اڑسا ہوا مشین پسٹل نکال کر
ہاتھ میں لے لیا۔ مارتھر نے بھی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر
وہ دونوں تیزی سے بھاگتے ہوئے باؤنڈری وال کے قریب پہنچے
جہاں دھول کا غبار پھیلا ہوا تھا۔ وہ دونوں چھلانگیں مارتے ہوئے
اندر داخل ہوئے۔ اس طرف لان تھا۔ سامنے تین افراد اوندھے
پڑے ہوئے تھے۔

ان کے قریب مشین گنیں گری ہوئی تھیں۔ وہ تینوں شاید عمارت
کے محافظ تھے جو عمارت کے عقبی حصے میں موجود تھے۔ دونوں
بھاگ کر عمارت کے فرنٹ کی طرف آئے اور ایک برآمدے سے
گزر کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ایک گیلری میں آ گئے۔ گیلری میں
دو کمرے تھے۔ باقی کمرے سیڑھیاں اتر کر نچلے حصے میں بنے
ہوئے تھے۔ برآمدے اور گیلری میں بھی دو دو تین تین مسلح افراد
گرے ہوئے تھے۔ مادام فلاویا اور مارتھر ٹھوکریں مار مار کر کمروں

کے دروازے کھولنے لگے۔ دروازہ کھولتے ہی وہ اندر گھس جاتے۔
کمروں میں بھی مختلف افراد موجود تھے۔ مارتھر چونکہ کراسٹ کو جانتا
تھا اس لئے اس نے مادام فلاویا کو بتا دیا کہ ان میں کوئی کراسٹ
نہیں ہے۔

"اس طرف مادام۔ اس کمرے میں کراسٹ موجود ہے"۔ مارتھر
نے ایک کمرے سے نکل کر راہداری میں آگے بڑھتی ہوئی مادام
فلاویا کو آواز دیتے ہوئے کہا تو مادام فلاویا تیزی سے پلٹی اور بھاگتی
ہوئی اس کے پاس آ گئی۔ وہ مارتھر کے ساتھ کمرے میں داخل
ہوئی تو اسے سامنے بیڈ پر ایک بھاری اور مضبوط جسامت کا غیر ملکی
ادھیڑ عمر آدمی نظر آیا جو بستر پر پڑا سو رہا تھا اور گیس کے اثر نے
اسے نیند میں ہی بے ہوشی کی دنیا میں پہنچا دیا تھا۔

"یہ ہے کراسٹ"...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

"یس مادام"...... مارتھر نے کہا۔

"گڈ شو۔ اسے اٹھا کر کسی کرسی پر ڈالو اور باندھ دو"...... مادام
فلاویا نے کہا تو مارتھر نے اثبات میں سر ہلایا اور ادھیڑ عمر کو بستر سے
اٹھا کر ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر ڈال دیا۔ پھر اس نے اپنے
تھیلے سے رسی کا ایک بنڈل نکالا اور اسے کھول کر کراسٹ کو جکڑنے
لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں کراسٹ کرسی پر رسی سے مضبوطی کے ساتھ
بندھا ہوا تھا۔

"میں اسے خود ہی ہوش میں لے آؤں گی۔ تم باہر جا کر نظر

رکھو۔ کسی کے جلد ہوش آنے کی امید تو نہیں ہے لیکن حفظ ماتقدم کے طور پر ہوشیار رہنا اور جو بھی نظر آئے اسے گولی مار دینا''۔

مادام فلاویا نے کہا تو مارتھر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ مادام فلاویا چند لمحے کراسٹ کی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے مشین پسٹل اپنی کمر کی بیلٹ میں اڑسا اور وہ بندھے ہوئے کراسٹ کی طرف بڑھی۔ اس نے آگے بڑھ کر کراسٹ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ کراسٹ کا دم گھٹا تو اس کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے۔ اس کے جسم میں حرکت دیکھ کر مادام فلاویا نے اس کے ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ چند لمحوں بعد کراسٹ نے زور دار جھرجھری لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس نے لاشعوری کیفیت میں بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر بندھا ہوا ہے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم اور مجھے اس طرح کیوں باندھا ہے''..... کراسٹ نے مادام فلاویا کو اپنے سامنے دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''تمہارا نام کراسٹ ہے اور تم کراسٹ کلب کے مالک اور جنرل مینجر ہو''..... مادام فلاویا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں کراسٹ ہوں۔ تم کون ہو اور تم میری رہائش گاہ

میں کیسے آ گئی۔ کہاں گئے میرے محافظ۔ انہوں نے تمہیں اندر آنے سے روکا کیوں نہیں''..... کراسٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ بری طرح سے مچل رہا تھا جیسے وہ خود کو ان رسیوں سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہا ہو۔

''اس رہائش گاہ میں اب تمہارا کوئی ساتھی زندہ نہیں ہے''۔

مادام نے اسی انداز میں کہا تو کراسٹ بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا کہا۔ کوئی زندہ نہیں ہے''..... کراسٹ نے ہکلا کر کہا۔

''ہاں۔ باہر ہر طرف میرے آدمی پھیلے ہوئے ہیں۔ ہم نے تمہارے ایک ایک آدمی کو ہلاک کر دیا ہے''..... مادام فلاویا نے کہا تو کراسٹ کا رنگ زرد پڑ گیا۔

''لیکن کیوں۔ تم نے میرے ساتھیوں کو کیوں ہلاک کیا ہے۔ میری تم سے کیا دشمنی ہے''..... کراسٹ نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

''راسکل گرل''..... مادام فلاویا نے اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور راسکل گرل کا سن کر کراسٹ بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کا چہرہ حیرت اور خوف سے بگڑتا چلا گیا اور وہ مادام فلاویا کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اس نے مادام فلاویا کے روپ میں اپنی موت کا چہرہ دیکھ لیا ہو۔

''رر۔ رر۔ راسکل گرل۔ تت۔ تت۔ تم راسکل گرل ہو''۔ اس کے منہ سے خوف بھری آواز نکلی۔

''ہاں۔ اور تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم مجھ سے بخوبی واقف ہو''...... مادام فلاویا نے زہریلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں تمہیں۔ لیکن تم یہاں کیوں آئی ہو۔ میرا تم سے کیا تعلق''...... کراسٹ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ مادام فلاویا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنی جیکٹ کی جیب سے میٹل کا بنا ہوا سپرے کیپن نکال لیا۔ اس نے بوتل پر لگا ہوا ڈھکن ہٹایا اور کیپن کا رخ کراسٹ کی طرف کر دیا۔

''اس کیپن میں ہائیڈروکلائیڈ ایسڈ ہے جسے میں نے تمہارے جسم کے کسی بھی حصے پر سپرے کر دیا تو تمہارا گوشت جل جائے گا اور ہڈیاں تک پگھل جائیں گی''...... مادام فلاویا نے کرخت اور انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب''...... کراسٹ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''مطلب یہ کہ میں تم سے جو پوچھوں مجھے اس کا صحیح صحیح جواب دینا ورنہ میں تمہارے جسم پر ایسڈ سپرے کرنا شروع کر دوں گی اور کے بعد کیا ہوگا اس کا تمہیں خود ہی اندازہ ہو جائے گا''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''کیا پوچھنا ہے تمہیں''...... کراسٹ نے کہا۔

''ساراگ کہاں ہے''...... مادام فلاویا نے کہا تو کراسٹ ایک بار پھر چونک پڑا اور اس کا رنگ مزید زرد پڑ گیا۔

''سس سس۔ ساراگ۔ کون ساراگ''...... کراسٹ نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا تو مادام فلاویا کے ہونٹوں پر سفاکانہ مسکراہٹ آ گئی اس نے کیپن کا رخ کرسی پر بندھے ہوئے ساراگ کے ایک ہاتھ کی طرف کیا اور سپرے کر دیا۔ اپنے ہاتھ کی پشت پر سپرے ہوتے دیکھ کر کراسٹ کا چہرہ مزید زرد پڑ گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا''...... کراسٹ نے ہکلا کر کہا۔

''ابھی معلوم ہو جائے گا''...... مادام فلاویا نے خشک لہجے میں کہا۔ کراسٹ کی نظریں اپنے اسی ہاتھ پر تھیں جس پر مادام فلاویا نے سپرے کیا تھا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں کراسٹ کا چہرہ بگڑنے لگا اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ اس کے ہاتھ سے اچانک نیلے رنگ کا ہلکا ہلکا دھواں نکلنے لگا۔ کراسٹ ہونٹ بھینچے چند لمحے تکلیف برداشت کرتا رہا پھر نہ صرف اس کا جسم بری طرح سے جھنجھنانے لگا بلکہ اس کے حلق سے دلخراش چیخوں کا طوفان سا امنڈ پڑا۔

اس کے ہاتھ کی پشت کی کھال تیزی سے جلنے لگی تھی اور جل جل کر سیاہ ہوتی جا رہی تھی۔ کراسٹ کی چیخوں سے کمرے کی چھت اڑ رہی تھی۔ کمرے میں انسانی گوشت جلنے کی تیز اور ناگوار بو پھیل گئی۔ مادام فلاویا نے جیکٹ کی جیب سے رومال نکال کر ناک پر رکھ لیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کراسٹ کے ہاتھ کا گوشت جل کر غائب ہو گیا اب اس کے ہاتھ کی سفید ہڈیاں دکھائی دے رہی

تھی۔ ان ہڈیوں کے گرد موجود گوشت اب بھی جل رہا تھا۔

کراسٹ کچھ دیر ہذیانی انداز میں چیختا رہا پھر اس کی قوت برداشت ختم ہوگئی اور وہ بے ہوش ہوگیا۔ اس کا سر ڈھلک گیا تھا۔ اس کے ہاتھ کی ہڈیاں بھی اب جلنے لگی تھیں۔ یہ دیکھ کر مادام فلاویا نے جیکٹ کی دوسری جیب سے ایک اور چھوٹا سا سپرے کین نکالا اور اس کا ڈھکن کھول کر کراسٹ کے جلتے ہوئے ہاتھ پر سپرے کرنے لگی۔ جیسے ہی سپرے ہوا کراسٹ کے ہاتھ کی جلتی ہوئی ہڈیاں پر جیسے نرم نرم برف کی تہیں سی جمنے لگیں۔ مادام فلاویا نے اس کے جلتے ہوئے سارے ہاتھ پر یہ سپرے کیا اور پھر مادام فلاویا دونوں سپرے کین اپنی جیبوں میں ڈال کر آگے بڑھی اور دوسرے لمحے کمرہ زوردار تھپڑوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ مادام فلاویا نے کراسٹ کے چہرے پر زوردار تھپڑ رسید کرنے شروع کر دیئے تھے۔ دوسرا یا تیسرا تھپڑ پڑتے ہی کراسٹ کو ہوش آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس کے منہ سے ایک بار پھر چیخوں کا طوفان امنڈ پڑا۔

''خاموش ہو جاؤ۔ میں نے تمہارے ہاتھ پر آئس گیس کا سپرے کر دیا ہے۔ اس سے تمہارے ہاتھ کی ہڈیاں جلنے سے بچ گئی ہیں اور تمہاری تکلیف بھی ختم ہوگئی ہے''...... مادام فلاویا نے چیختے ہوئے کہا تو کراسٹ کا یکلخت منہ بند ہوگیا اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اپنے ہاتھ پر برف کی جمی ہوئی تہیں دیکھنے لگا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔ میرا ہاتھ۔ اوہ۔ اوہ۔ میرا ہاتھ بے کار ہوگیا ہے''...... کراسٹ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

''یہ تو ابھی آغاز ہے۔ جب میں ایسڈ سپرے تمہارے چہرے اور تمہارے سارے جسم پر کروں گی تو تمہارا کیا حشر ہوگا اس کا اب تم آسانی سے اندازہ کر سکتے ہو''...... مادام فلاویا نے سرد لہجے میں کہا۔

''تت۔ تت۔ تم بے حد ظالم اور بے رحم ہو۔ انتہائی سفاک ہو تم''...... کراسٹ نے بری طرح سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''راسکل گرل اپنی انہی خوبیوں کی وجہ سے مشہور ہے''۔ مادام فلاویا نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم......'' کراسٹ نے کہنا چاہا لیکن پھر وہ جبڑے بھینچ کر اس کی طرف قہر بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ آئس گیس سپرے سے اس کے ہاتھ پر جمی ہوئی برف نے اس کا ہاتھ سن کر دیا تھا جس سے اب اسے تکلیف کا معمولی سا بھی احساس نہیں ہو رہا تھا۔

''اب بولو گے یا پھر میں بائیو کلائیڈ ایسڈ کا تمہارے جسم اور چہرے پر سپرے کروں''...... مادام فلاویا نے جیب سے ایک بار پھر ایسڈ والا سپرے نکالتے ہوئے کہا تو کراسٹ کا چہرہ ایک بار پھر بگڑ گیا۔

''میں سارگ کے بارے میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔ وہ مجھ سے ایک بار ملا تھا اس نے مجھ سے رقم لی تھی اور پھر وہ غائب

ہو گیا تھا''......کراسٹ نے کہا تو مادام فلاویا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم شاید راسکل گرل کے بارے میں مکمل طور پر نہیں جانتے۔ راسکل گرل نام کی نہیں حقیقت میں بھی راسکل گرل ہی ہے''۔ مادام فلاویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''......کراسٹ نے چونک کر کہا۔

''میں فیس ریڈنگ بھی جانتی ہوں اور انسانی چہرے کو دیکھ کر ایک لمحے میں اندازہ لگا لیتی ہوں کہ مقابل سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔ تمہارا تو چہرہ ہی نہیں تمہاری آنکھیں بھی مجھے صاف بتا رہی ہیں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو''...... مادام فلاویا نے اس بار غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا''......کراسٹ نے جواباً غرا کر کہا۔

''لگتا ہے میں نے تمہارے زخمی ہاتھ پر آئس گیس سپرے کر کے تمہیں ضرورت سے زیادہ پرسکون کر دیا ہے۔ اوکے۔ اب میں تمہارے دونوں ہاتھوں پر ایسڈ سپرے کرتی ہوں۔ اس بار تمہارے ہاتھوں کی کھال کے ساتھ جب تمہاری ہڈیاں بھی جلیں گی تو تم مجھ سے جھوٹ بولنے کی ہمت نہیں کر سکو گے اور اس بار میں تمہیں ایک ایسا انجکشن بھی لگا دوں گی کہ تم بے ہوش بھی نہیں ہو سکو گے۔ تمہیں ہوش میں رہ کر یہ ساری تکلیف برداشت کرنی پڑے گی اور اب میں دیکھتی ہوں کہ تم میں کتنی قوت برداشت ہے''...... مادام

فلاویا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کراسٹ کچھ کہتا۔ مادام فلاویا نے اس کے دونوں ہاتھوں پر سپرے کر دیا۔ کراسٹ کا چہرہ ایک بار پھر بگڑ گیا اور اس نے تکلیف شروع ہونے سے پہلے ہی بری طرح سے سر مارنا اور چیخنا شروع کر دیا۔

مادام فلاویا نے اس کے دونوں ہاتھوں پر بائیو کلائیڈ ایسڈ کا سپرے کرتے ہی کین کا ڈھکن بند کر کے جیب میں ڈالا اور جیکٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال لی۔ اس نے ڈبیہ کھولی۔ ڈبیہ میں ایک چھوٹے سائز کی سرنج رکھی ہوئی تھی۔ سرنج میں ہلکے زرد رنگ کا محلول تھا۔ مادام فلاویا نے سرنج نکالی اور پھر وہ تیزی سے کراسٹ کے عقب میں آ گئی۔ اس نے کراسٹ کا سر بالوں سے پکڑ کر سیدھا کیا اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ میں موجود سرنج کی سوئی پوری قوت سے اس کی گردن کی سائیڈ میں پیوست کر دی۔

اس سے پہلے کہ کراسٹ کچھ کرتا، مادام فلاویا نے انجکشن اس کی گردن میں انجیکٹ کر دیا۔ سرنج خالی ہوتے ہی اس نے سوئی باہر کھینچی اور خالی سرنج ایک طرف اچھال دی اور ایک بار پھر کراسٹ کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

''اب تم بے ہوش نہیں ہو گے۔ اب تمہیں بائیو کلائیڈ ایسڈ کی حقیقت کا پتہ چلے گا''...... مادام فلاویا نے کہا۔ کراسٹ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے

تاثرات نمودار ہونے لگے تھے۔ وہ چند لمحے جبڑے بھینچے تکلیف برداشت کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن جب اس کے ایک ہاتھ کے گوشت اور دوسرے ہاتھ کی ہڈیوں سے دھواں نکلنا شروع ہوا تو اس کا منہ کھل گیا اور پھر کمرہ اس کی انتہائی تیز اور دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ کرسی پر بندھا بری طرح سے لرز رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ رسیاں توڑ کر اٹھ جائے اور اپنے سامنے کھڑی راسکل گرل پر ٹوٹ پڑے اور اس کی بوٹیاں اُڑا دے۔

''بولو۔ کہاں ہے ساراگ۔ ورنہ اب میں تمہارے چہرے پر بھی سپرے کر دوں گی''...... مادام فلاویا نے چیختے ہوئے کہا۔

''بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے اس عذاب سے نجات دلاؤ۔ یہ عذاب ناقابل برداشت ہے۔ فار گاڈ سیک''۔ کراسٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''جب تک تم ساراگ کا پتہ نہیں بتاؤ گے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گی۔ بتاؤ جلدی''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''ساراگ ایس ایچ سنٹر کا راؤنڈ لگانے کے لئے مارلان کی پہاڑیوں کی طرف گیا ہوا ہے''...... کراسٹ نے چیختے ہوئے کہا تو مادام فلاویا بری طرح سے چونک پڑی۔

''ایس ایچ سنٹر۔ کیا مطلب۔ کیا ایس ایچ سنٹر مارلان کی پہاڑیوں میں ہے''...... مادام فلاویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں نے اس کا پتہ لگایا تھا اور پھر میں نے ساراگ کو

بتا دیا تھا۔ لیبارٹری کے گرد سائنسی حفاظتی انتظامات کی چیکنگ کرنے کے لئے وہ وہاں کا راؤنڈ لگانا چاہتا تھا اس لئے وہ چند سائنسی آلات لے کر وہاں گیا ہوا ہے''...... کراسٹ نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ ایس ایچ سنٹر کہاں ہے''...... مادام فلاویا نے پوچھا تو کراسٹ نے اسے وہ ساری باتیں بتا دیں جو اس نے ساراگ کو بتائی تھیں۔ مادام فلاویا کے پوچھنے پر اس نے ایس ایچ سنٹر کا پتہ بھی بتا دیا۔

''گڈ شو۔ اب مجھے ساراگ کے ٹھکانے کا بھی بتاؤ۔ کہاں ہے اس کا ٹھکانہ''...... مادام فلاویا نے کہا تو کراسٹ نے اسے ساراگ کے ٹھکانے کا بھی پتہ بتا دیا۔

''اب یہ بتاؤ کہ ریڈ ڈاٹ کے کلرز سے تمہارا کیا تعلق ہے''۔ مادام فلاویا نے اچانک لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

''انہیں میں نے یہاں بلایا تھا''...... کراسٹ نے کہا تو مادام فلاویا بری طرح سے اچھل پڑی۔

''تم نے۔ کیا مطلب''...... مادام فلاویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کراسٹ نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''ہونہہ۔ تو یہ سب تم نے ساراگ کے کہنے پر کیا تھا۔ ساراگ مجھے نیچا دکھانے کے لئے یہ سب کر رہا تھا''...... مادام فلاویا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کا مقصد تمہیں نقصان پہنچانا نہیں تھا۔ وہ تم سے پہلے تمہارا مشن مکمل کرنا چاہتا تھا اور بس"...... کراسٹ نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

"ریڈ ڈاٹ کے دونوں کلرز کہاں ہیں۔ ان کے ٹھکانے کے بارے میں بتاؤ"...... مادام فلاویا نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا تو کراسٹ نے اسے بتا دیا کہ ریڈ ڈاٹ کے باقی دو کلرز اسے کہاں مل سکتے ہیں۔

"تم نے چونکہ مجھے ہر بات سچ بتائی ہے اس لئے میں تم پر رحم کرتے ہوئے تمہیں اذیت ناک موت سے ہمکنار نہیں کروں گی۔ تمہیں اس اذیت سے نجات دلانے کا میرے پاس ایک ہی راستہ ہے"...... مادام فلاویا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کمر کی پیٹی میں اڑسا ہوا مشین پسٹل نکال لیا۔ اس سے پہلے کہ کراسٹ کچھ کہتا، مادام فلاویا نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ کراسٹ کی دردناک چیخیں بلند ہوئیں اور پھر وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔

"ہونہہ۔ اب ساراگ کی باری ہے۔ وہ مجھ پر فوقیت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں دیکھتی ہوں وہ مجھ سے پہلے کس طرح ایس ایچ سنٹر سے ایس ایچ فارمولا حاصل کرتا ہے"...... مادام فلاویا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔ باہر نکلتے ہی اسے مارتھر دکھائی دیا

جس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"مادام۔ میرا ایک آدمی جو انڈر ورلڈ میں ہے اس کی طرف سے ایس ایچ فارمولے کے بارے میں ایک اہم بات معلوم ہوئی ہے"...... مادام فلاویا کو دیکھ کر مارتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات معلوم ہوئی ہے"...... مادام فلاویا نے چونک کر کہا۔

"اس آدمی کا نام جافرے ہے۔ وہ مائٹ کلب میں ہے۔ مائٹ کلب میں دو نوجوان شراب پی رہے تھے اور وہ شراب کے نشے میں دھت تھے۔ نشے کے عالم میں وہ آہستہ آواز میں مگر ایس ایچ فارمولے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا تھا کہ اسے معلوم ہے کہ ایس ایچ سنٹر کہاں ہے۔ جافرے ان کی باتیں غور سے سننے لگا۔ ان کی باتوں سے جافرے کو علم ہو گیا کہ ان افراد کا تعلق پالینڈ سے ہے اور ہماری طرح پالینڈ کے ایجنٹ بھی ایس ایچ فارمولے کے لئے یہاں کام کر رہے ہیں"...... مارتھر نے کہا۔

"اوہ۔ اگر یہاں پالینڈ کے ایجنٹ ایس ایچ فارمولے کے لئے آئے ہوئے ہیں تو پھر ہمیں تیزی سے کام کرنا ہوگا۔ ساراگ بھی ایس ایچ فارمولے حاصل کرنے پہنچ چکا ہے۔ اب ہمیں ہر حال میں اور تیزی سے کام کرنا ہوگا تاکہ کوئی اور ہم سے بازی نہ لے جائے"...... مادام فلاویا نے کہا۔

"یس مادام۔ میں بھی آپ کو یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں فی

الحال ساراگ اور باقی سب کے خلاف کام کرنے کی بجائے ایس ایچ فارمولے پر توجہ دینی چاہئے۔ ایسا نہ ہو ہم دوسرے کاموں میں الجھے رہیں اور پالینڈ کے ایجنٹ یا ساراگ ایس ایچ فارمولا لے اُڑے“...... مارتھر نے کہا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہماری اولین ترجیح ایس ایچ فارمولا ہونا چاہئے۔ باقی کے کام ہم بعد میں بھی کر سکتے ہیں“...... مادام فلاویا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”جافرے نے مجھے ایس ایچ سنٹر کا پتہ بتایا ہے“...... مارتھر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مادام فلاویا کو ایک ایڈریس بتا دیا۔ اس کے منہ سے نیا ایڈریس سن کر مادام فلاویا بری طرح سے چونک پڑی۔

”کیا مطلب۔ کراسٹ نے مجھے جو پتہ بتایا ہے اس کے کہنے کے مطابق ایس ایچ سنٹر مارلان کی پہاڑیوں میں ہے اور تم مجھے دوسرا پتہ بتا رہے ہو“...... مادام فلاویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مارلان کی پہاڑیاں۔ نہیں مادام۔ ساراگ نے آپ سے یقیناً جھوٹ بولا ہے۔ جافرے نے کہا ہے کہ پالینڈ کے ایجنٹ کی باتوں سے اسے محسوس ہوا تھا کہ انہوں نے اس جگہ کو خصوصی آلات سے چیک کیا ہے اور ان آلات کے مطابق ایس ایچ سنٹر وہیں ہے جہاں کا پتہ میں نے آپ کو بتایا ہے“...... مارتھر نے کہا۔

”نہیں۔ کراسٹ نے جھوٹ نہیں بولا تھا۔ میں نے اس کے لہجے سے اندازہ لگایا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ کراسٹ نے جن ذرائع سے ایس ایچ سنٹر کا پتہ لگایا ہے وہ غلط نہیں ہو سکتے اور اب مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ ایس ایچ سنٹر دو جگہ کیسے ہو سکتا ہے“۔ مادام فلاویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ ایس ایچ سنٹر کو دو جگہ بنایا گیا ہو۔ دو مختلف لیبارٹریاں ہوں جہاں سائنس دان ایس ایچ فارمولے پر کام کر رہے ہوں“...... مارتھر نے کہا۔

”ہاں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک سنٹر غیر ملکی ایجنٹوں کو دھوکہ دینے کے لئے ٹریپ کے طور پر بنایا گیا ہو تا کہ اگر کسی کو ایس ایچ کے بارے میں پتہ بھی چل جائے تو وہ اس جگہ ٹکریں مارتے رہ جائیں جہاں ایس ایچ فارمولے کا وجود ہی نہ ہو“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”یس مادام۔ لیکن ان میں سے کون سا ایس ایچ سنٹر نقلی ہو سکتا ہے“...... مارتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر وہ پالینڈ کے ایجنٹ ہیں تو مجھے یہ بات ہضم نہیں ہو رہی ہے کہ وہ اس طرح ایک عام سے کلب میں بیٹھ کر شراب نوشی کریں اور شراب کے نشے میں اس قدر دھت ہو جائیں کہ وہ پبلک پیلس پر اپنے راز ہی اگلنا شروع کر دیں۔ وہاں جافرے ہی نہیں اور بھی بہت سے افراد موجود ہوں گے۔ اس طرح تو وہاں

موجود تمام افراد کو علم ہو گیا ہوگا کہ ایس ایچ سنٹر کہاں ہے"۔ مادام فلاویا نے سوچتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... مارتھر نے کہا۔

"یہ بات چونکہ انڈر ورلڈ سے نکلی ہے اس لئے اس میں ضرور کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہوسکتی ہے جبکہ سارا گ نے جن معتبر ذرائع سے معلومات حاصل کی ہیں وہ غلط نہیں ہوسکتیں اس لئے اگر یہاں دو ایس ایچ سنٹر ہیں بھی تو پھر ان میں اصل سنٹر مارلان کی پہاڑیوں میں ہی ہے دوسری جگہ سوائے ڈاجنگ پوائنٹ کے اور کچھ نہیں ہو گا"...... مادام فلاویا نے کہا۔

"یس مادام۔ ہمیں پہلے مارلان کی پہاڑیوں کو چیک کرنا چاہئے۔ اگر وہاں سے ہمیں ایس ایچ نہ ملا تو ہم دوسری جگہ کو بھی چیک کرلیں گے۔ اس طرح ہمیں پتہ بھی چل جائے گا کہ کون سا اصل پوائنٹ ہے اور کون سا ڈاجنگ پوائنٹ"...... مارتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"...... مادام فلاویا نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے عمارت کے عقبی حصے کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سے وہ اس رہائش گاہ میں داخل ہوئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کچھ پتہ چلا راسکل گرل کا"...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کوشش ہو رہی ہے۔ اسے قابو کرنے کے لئے میں نے رانا ہاؤس میں ایک جال تو لگایا ہے۔ اگر وہ آ گئی تو پکڑی جائے گی ورنہ اس تک پہنچنے کے لئے مجھے کچھ اور کرنا پڑے گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"مجھے اس بات کا خدشہ زیادہ ہے کہ وہ کہیں ایس ایچ سنٹر تک نہ پہنچ جائے۔ اگر وہ وہاں پہنچ گئی تو پھر ایس ایچ سنٹر سے فارمولا حاصل کرنا اس کے لئے مشکل نہ ہوگا اور فارمولا حاصل کرتے ہی اس نے یہاں سے نکل جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے ایس ایچ سنٹر کی سیکورٹی ٹائٹ کرا دی تھی اور فور سٹارز کو بھی وہاں بھیجا ہوا ہے اس کے باوجود کیا آپ کو خطرہ ہے کہ راسکل گرل وہاں پہنچ کر اپنا کام دکھا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"راسکل گرل حقیقت میں راسکل ہے۔ وہ ناممکن کو بھی ممکن کرنے کا فن جانتی ہے اس لئے میں ایسا کوئی رسک لینا نہیں چاہتا کہ ایس ایچ فارمولا اس کے ہاتھ لگ جائے"......عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا سوچا ہے آپ نے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ جب تک راسکل گرل قابو نہیں آ جاتی اس وقت تک ایس ایچ سنٹر کو شفٹ کر دیا جائے"......عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"شفٹ کر دیا جائے۔ کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھا نہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وقتی طور پر اگر ایس ایچ سنٹر کے تمام سائنس دانوں اور خصوصی طور پر ایس ایچ فارمولے کو وہاں سے ہٹا لیا جائے اور سنٹر خالی چھوڑ دیا جائے پھر مادام فلاویا وہاں پہنچ بھی گئی تو سوائے مایوسی کے اس کے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔ میں اس خالی سنٹر میں بھی ایسا جال پھیلا دوں گا کہ مادام فلاویا رانا ہاؤس کی بجائے وہاں بھی پہنچے تو وہ ہمارے ہاتھوں سے اس بار بچ کر نکل نہ سکے"......عمران نے کہا۔

"لیکن اتنی جلدی ایس ایچ سنٹر کو وہاں سے شفٹ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ وہاں موجود مشینری اور وزنی سامان نکالنے میں تو کافی وقت لگ جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس سنٹر کو خصوصی طور پر اس انداز میں بنایا گیا تھا کہ ضرورت پڑنے پر اگر اسے شفٹ کرنا پڑے تو ہمیں مشکلات پیش نہ آئیں۔ اس سنٹر کے نیچے ایک طویل اور چوڑی ٹنل بنائی گئی ہے۔ یہ ٹنل پہاڑیوں سے ہوتی ہوئی راکان کی پہاڑیوں کی طرف جاتی ہے جہاں زیرو لیبارٹری موجود ہے۔ زیرو لیبارٹری جس کے انچارج سرداور ہیں۔ ان کی مدد سے پہلے سے ہی لیبارٹری میں اتنی گنجائش بنا دی گئی ہے کہ وہاں ایس ایچ سنٹر کی تمام مشینری اور دوسرا سامان شفٹ کیا جا سکے۔ ویسے بھی ایس ایچ سنٹر عارضی طور پر بنایا گیا تھا۔ ایس ایچ فارمولے پر کام کرنے کے لئے زیرو لیبارٹری کا ہی انتخاب کیا گیا تھا لیکن چونکہ وہاں پر اتنی گنجائش نہیں تھی اور وہاں نئی لیبارٹری کے قیام کے لئے جگہ بنانے میں وقت لگ سکتا تھا اس لئے عارضی طور پر ایس ایچ سنٹر میں ہی سارے انتظامات کئے گئے۔ اب چونکہ زیرو لیبارٹری کے قریب نئی جگہ موجود ہے اور وہاں آسانی سے شفٹنگ کی جا سکتی ہے تو میں یہی چاہتا ہوں کہ جو کام کل کرنا ہے وہ آج ہی کر لیا جائے۔ چونکہ یہ کام زیر زمین ہوگا اس لئے کسی کو اس بات کا علم ہی نہیں ہوگا کہ ایس ایچ سنٹر کو کہاں شفٹ کیا گیا ہے۔ شفٹنگ پوری ہوتے ہی

اس سیکرٹ ٹنل کو ختم کر دیا جائے گا تاکہ کسی کو اس بات کا علم ہی نہ ہو سکے کہ زیر زمین لیبارٹری کہاں غائب ہو گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر واقعی ایس ایچ سنٹر زیادہ محفوظ ہو جائے گا۔ پھر کوئی لاکھ سر پٹختا رہے اس تک نہیں پہنچ سکے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اسی لئے تو میں یہاں آیا ہوں تاکہ ایس ایچ سنٹر کے انچارج اور سر داور سے بات کر سکوں اور یہ کام جلد سے جلد بلکہ آج اور ابھی سے شروع کر دیا جائے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے سامنے پڑا ہوا فون اپنی طرف کھسکایا اور پھر وہ اس کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

''ایس ایچ سنٹر''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر''...... ایکسٹو کا نام سن کر دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ڈاکٹر ناصر شمسی سے بات کراؤ''...... ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... خاتون نے اسی انداز میں کہا اور چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''ڈاکٹر ناصر شمسی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... ایکسٹو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر ناصر شمسی۔ رول ڈاؤن کا وقت آ گیا ہے۔ آپ اپنی ساری تیاریاں مکمل کریں اور جلد سے جلد ایس ایچ سنٹر سے زیرو لیبارٹری شفٹ کر جائیں''...... ایکسٹو نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے جناب۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ اب ہمیں زیرو لیبارٹری شفٹ کر جانا چاہئے۔ یہاں کچھ ضروری سامان کی کمی ہے جس کے لئے ہمیں خاص طور پر سپیشل ٹنل سے زیرو لیبارٹری جانا پڑتا ہے اور سر داور کو بھی اس راستے سے یہاں آتے ہوئے کوفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے بھی کہا ہے کہ ہم اب ان کے قریب شفٹ ہو جائیں''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے کہا۔

''تو کیا آپ نے سر داور کے کہنے پر اپنی تیاری مکمل کر لی ہے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس سر۔ مجھے بس آپ کے فون کا انتظار تھا۔ آپ کے حکم کے بعد ہی میں یہاں سے شفٹ کر سکتا تھا۔ اب جبکہ آپ نے اجازت دے دی ہے تو میں آج ہی یہاں سے شفٹ کر جاؤں گا''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہاں سے زیرو لیبارٹری میں شفٹ ہونے میں آپ کو کتنا

وقت لگے گا''..... ایکسٹو نے پوچھا۔

''چوبیس سے چھتیس گھنٹوں میں ہم یہاں سے مکمل شفٹنگ کر لیں گے جناب''..... ڈاکٹر ناصر شمسی نے کہا۔

''چوبیس گھنٹوں میں نہیں۔ آپ کو یہ کام دس گھنٹوں میں کرنا ہے۔ سپیشل وے میں وہ تمام سہولیات موجود ہیں جن سے آپ مشینری سمیت ہر چیز زیرو لیبارٹری میں شفٹ کر سکتے ہیں۔ اس لئے یہ کام جتنی جلدی ہو جائے اتنا ہی بہتر ہو گا''..... ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

''دس گھنٹوں میں تو مشکل ہو گی جناب۔ مشینری اوپن کرنے اور انہیں ٹنل تک پہنچانے میں کافی وقت لگے گا اور پھر ٹنل سے زیرو لیبارٹری تک پہنچنے میں بھی کافی وقت لگ سکتا ہے اس لئے ہمیں زیادہ وقت چاہئے''..... ڈاکٹر ناصر شمسی نے کہا۔

''او کے۔ پھر آپ کو چوبیس گھنٹوں سے زیادہ وقت نہیں دیا جا سکتا۔ ایک ایمرجنسی ہے۔ میری اطلاعات کے مطابق کچھ غیر ملکی ایجنٹوں کو ایس ایچ فارمولے کا علم ہو گیا ہے اور ان کے پاس ایسے وسائل موجود ہیں کہ جلد یا بدیر انہیں اس بات کا بھی علم ہو جائے گا کہ ایس ایچ سنٹر کہاں ہے۔ اس خطرناک صورتحال میں آپ کا یہاں سے نکل جانا ہی بہتر ہو گا۔ چوبیس گھنٹوں تک ایس ایچ سنٹر کی حفاظت کی ذمہ داری میری ہو گی۔ اس لئے آپ نے ہر حال میں چوبیس گھنٹوں میں یہاں سے نکلنا ہے چاہے اس کے لئے آپ

کو دن رات کام کرنا پڑے''..... ایکسٹو نے کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھ گیا جناب۔ آپ فکر نہ کریں۔ چوبیس گھنٹے میں سارا کام ہو جائے گا''..... ڈاکٹر ناصر شمسی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''او کے۔ چوبیس گھنٹوں بعد میرے آدمی ایس ایچ سنٹر کا چارج لے لیں گے''..... ایکسٹو نے پوچھا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر''..... ڈاکٹر ناصر شمسی نے کہا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ بہتر ہو جائے گا۔ چوبیس گھنٹوں تک اگر واقعی ایس ایچ سنٹر زیرو لیبارٹری میں شفٹ ہو جائے تو ہم ایس ایچ سنٹر کو مادام فلاویا کے لئے ایک بہتر ڈاجنگ پوائنٹ بنا سکتے ہیں''..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہمارے لئے یہ چوبیس گھنٹے اہم ہیں بلیک زیرو۔ ان چوبیس گھنٹوں میں ہمیں ہر حال میں ایس ایچ سنٹر کی حفاظت کرنی ہے تاکہ مادام فلاویا اور ساراگ اگر وہاں پہنچ بھی جائیں تو وہ سنٹر میں داخل نہ ہو سکیں۔ میں نے مادام فلاویا کو ڈاج دینے کے لئے رانا ہاؤس میں جال تو لگا دیا ہے اور ٹائیگر کے ذریعے یہ خبر انڈر ورلڈ میں پہنچا دی ہے کہ ایس ایچ سنٹر کہاں ہے اور مجھے یقین ہے کہ مادام فلاویا تک یہ بات پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی لیکن ہو سکتا ہے کہ اس انداز میں ایس ایچ سنٹر کی خبر ملنے پر اسے شک ہو جائے

اور وہ سمجھ جائے کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے اسے ڈاج دینے کے لئے گیم ہو سکتی ہے اس لئے ہمیں زیادہ توجہ اصل پوائنٹ پر دینی چاہئے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ مادام فلاویا یا سارا گ کو ایس ایچ سنٹر کا پتہ چل گیا ہو گا لیکن وہ جس تیزی سے کام کر رہے ہیں جلد یا بدیر انہیں اس مقام کا پتہ چل جائے گا اور دونوں خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اس لئے ان خطرناک ایجنٹوں کے لئے پہلے سے ہی پیش بندی نہ کی گئی تو الٹا لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر باقی ممبران کو بھی ایس ایچ سنٹر کی نگرانی کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ اگر مادام فلاویا رانا ہاؤس آئی تو اسے جوزف اور جوانا سنبھال لیں گے اور ضرورت پڑنے پر میں خود بھی وہاں پہنچ سکتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بہترین آپشن ہے۔ ہمیں یہی کرنا چاہئے۔ بلکہ تم ایسا کرو کہ وقتی طور پر تم رانا ہاؤس منتقل ہو جاؤ۔ تم صفدر یا کیپٹن شکیل کا میک اپ کر کے وہاں چلے جانا تاکہ جوانا کو کوئی شک نہ ہو۔ باقی ممبران کے ساتھ میں خود بھی ایس ایچ سنٹر پہنچ جاتا ہوں تاکہ چوبیس گھنٹوں تک وہاں پیش آنے والے تمام خطرات کا مقابلہ کیا جا سکے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کئے اور رسیور کان سے لگا لیا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ یس باس''...... ٹائیگر نے عمران کی آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں کچھ سامان نوٹ کرا رہا ہوں۔ سارا سامان لے کر زیرو ون پوائنٹ پر آ جاؤ۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پھر وہ ٹائیگر کو سامان کی تفصیل بتانے لگا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''میں ممبران کو کال کر دیتا ہوں کہ وہ فوراً رانا ہاؤس سے مارلان پہاڑیوں کی طرف چلے جائیں۔ ان کے جانے کے بعد میں کیپٹن شکیل کا میک اپ کر کے رانا ہاؤس پہنچ جاؤں گا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔

سارا گ، مارلان کی پہاڑیوں میں موجود ایک پہاڑی کی چوٹی پر موجود تھا اور وہ ایک چٹان پر بیٹھا آنکھوں پر دور بین لگائے سامنے موجود پہاڑیوں کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ اس کے قریب ایک لیپ ٹاپ کمپیوٹر اور ایک چھوٹی سی مشین پڑی تھی۔ مشین سے دو بڑے بڑے ایریل نکلے ہوئے تھے اور مشین سے ہلکی ہلکی گھوں گھوں کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ ارد گرد کی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر اور نیچے زمین پر اس نے جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی مشینیں نصب کر دی تھیں جن پر ڈشیں لگی ہوئی تھیں اور وہ چاروں طرف آہستہ آہستہ گھوم رہی تھیں۔

لیپ ٹاپ کمپیوٹر آن تھا جس کی سکرین سبز تھی اور اس سکرین میں سفید لکیریں بنی ہوئی تھیں جن میں راڈار جیسی سرخ رنگ کی ایک سوئی گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ سبز سکرین میں ارد گرد کی پہاڑیوں کے مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ گھومتی ہوئی سوئی

مختلف جگہوں پر ریڈ ڈاٹس کے کاشن دے رہی تھی جس سے پتہ چلتا تھا کہ ان جگہوں پر متحرک جاندار موجود ہیں جو انسان بھی ہو سکتے تھے اور جانور بھی۔ جن جگہوں پر ریڈ ڈاٹ سپارک کر کے کاشن دے رہا تھا سارا گ اسی طرف دور بین سے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چٹان کے قریب ایک تھیلا رکھا ہوا تھا جس میں اسلحے سمیت سارا گ بہت سا سامان لایا تھا جو اس کے کام آ سکتا تھا۔

''ہونہہ۔ یہاں جگہ جگہ انسانی کاشن مل رہے ہیں لیکن اونچی پہاڑیوں اور بڑی بڑی چٹانوں کی وجہ سے وہ مجھے کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں''..... سارا گ نے دور بین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے برا سا منہ بنا کر کہا۔ اچانک مشین سے سیٹی کی آواز نکلی تو سارا گ چونک پڑا۔ اس نے مشین کی طرف اور پھر کمپیوٹر سکرین کی طرف دیکھا تو اسے ایک پہاڑی سے سرخ رنگ کی ایک لمبی سی لکیر بنتی دکھائی دی۔ یہ لکیر تیزی سے متوازی کھنچتی چلی آ رہی تھی۔ سارا گ حیرت سے اس لکیر کو دیکھنے لگا جو آہستہ آہستہ اسی پہاڑی کی طرف بڑھی آ رہی تھی جس پر وہ موجود تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں سرخ لکیر اس پہاڑی سے نکل کر آگے بڑھ گئی اور پھر دور تک چلی گئی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ ان پہاڑیوں کے نیچے سرنگ موجود ہے جو یہاں سے نکل کر دور تک چلی گئی ہے''..... سارا گ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ تیزی سے کمپیوٹر کی طرف بڑھا اور

پھر اس نے دوربین ایک چٹان پر رکھی اور کمپیوٹر کو تیزی سے آپریٹ کرنے لگا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ سکرین سمٹ رہی تھی اور سرخ رنگ کی لکیر تیزی سے بڑی ہوتی جا رہی تھی جو اب ایک بڑی ٹیوب جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں سکرین سے ٹیوب کا اندرونی حصہ دکھائی دینے لگا اور پھر ایسا لگا جیسے اس ٹیوب میں کوئی کیمرہ داخل ہو گیا ہو جو تیزی سے آگے بڑھا جا رہا ہو۔ سامنے اندھیرا تھا لیکن کیمرہ بدستور آگے کا منظر واضح کرتا جا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اچانک ساراگ نے ہاتھ روک لئے۔ سکرین پر ایک بڑی سی سرنگ کا منظر واضح ہو گیا تھا۔ سرنگ کافی بڑی تھی اور سامنے ایک دیوار دکھائی دے رہی تھی جہاں ایک بہت بڑا اور فولادی دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ دروازہ بند تھا۔ ساراگ چند لمحے سرنگ کے اس بند دروازے کو دیکھتا رہا پھر اس نے دوبارہ کمپیوٹر آپریٹ کیا تو سرنگ میں موجود کیمرہ جیسے پلٹ گیا اور وہ ایک بار پھر سرنگ میں دوڑنے لگا۔ سرنگ تیزی سے سمٹتی جا رہی تھی۔ اس بار سرنگ کا دوسرا حصہ کافی دیر بعد سکرین پر ظاہر ہوا۔ سرنگ کے دوسرے دہانے پر بھی ویسا ہی بڑا اور مضبوط فولادی دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ ساراگ نے سائیڈ میں بنی ہوئی ونڈو کی طرف دیکھا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ سائیڈ ونڈو میں سرنگ کی لمبائی اور چوڑائی کے فگرز چل رہے تھے۔ سرنگ کی چوڑائی دس میٹر سے زیادہ تھی جبکہ لمبائی تقریباً چار کلو میٹر کی تھی۔

ان فگرز کے مطابق سرنگ زمین سے سو فٹ نیچے بنائی گئی تھی اور یہ سرنگ قدرتی نہیں تھی۔ سرنگ میں ہوا کی آمد و رفت کے راستے بھی رکھے گئے تھے جو پہاڑیوں کے کریکس میں ایسی جگہوں پر موجود تھے جنہیں ڈھونڈنا آسان نہیں تھا۔

''حیرت ہے ایس ایچ سنٹر کا یہ راستہ کہاں جاتا ہے اور یہاں اتنی بڑی سرنگ کس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے۔ کیا یہ ایس ایچ سنٹر کا کوئی ایمرجنسی وے ہے''...... ساراگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں حیرت تھی۔ وہ کافی دیر تک سرنگ کا جائزہ لیتا رہا پھر اس نے دوبارہ کمپیوٹر آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ وہ اب سرنگ کے ان حصوں کو ٹریس کر رہا تھا جہاں سے سرنگ میں ہوا اور آکسیجن کے لئے کریکس موجود تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ساراگ یہ بھی چیکنگ کر رہا تھا کہ اسے سرنگ کے بارے میں پہلے معلوم کیوں نہیں ہو سکا تھا اور اب اچانک کمپیوٹر نے سرنگ کیسے ٹریس کر لی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے ایک طویل سانس لیا اور کمپیوٹر سے ہٹ کر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔ اسے کمپیوٹر نے بتا دیا تھا کہ سرنگ کی صفائی کے لئے اس میں ہیوموکلیورن گیس چھوڑی گئی تھی۔ تا کہ سرنگ کی ہوا صاف ہو سکے اور اگر سرنگ میں حشرات الارض ہوں تو انہیں ختم کیا جا سکے۔ شاید سرنگ کو کسی خاص مقصد کے لئے کھولا گیا تھا اور اسے کھولنے سے پہلے اسے گیس سے صاف کیا گیا

تھا اور اسی گیس کی وجہ سے ساراگ کو کمپیوٹر پر کاشن ملا تھا اور اسے
سرنگ سرخ رنگ کی لکیر کی طرح چلتی ہوئی دکھائی دی تھی۔ ساراگ
نے سرچنگ مشین کے ذریعے ایک پہاڑی کے ایک کریک کے
اندر ایک ایسی جگہ بھی تلاش کر لی جہاں ایک بڑا سا سوراخ رکھا گیا
تھا تاکہ وہاں سے سرنگ میں ہوا کا گزر ہو سکے اور سرنگ کے اندر
آکسیجن کی کمی نہ ہو۔

''گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں قدرتی امداد۔ شاید قدرت بھی میری
مدد کو آمادہ ہو گئی ہے اور میرے سامنے یہ سرنگ ظاہر ہو گئی ہے
ورنہ میں نے تو مشینوں سے ہر جگہ چیکنگ کر لی تھی لیکن مجھے زمین
کے نیچے کوئی ایک بھی خفیہ راستہ نہیں مل رہا تھا۔ اگر ایس ایچ سنٹر
نے سرنگ میں ہیوموکلورین گیس نہ چھوڑی ہوتی تو مجھے اس کا
کاشن کبھی نہ ملتا اور میں اس سرنگ تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ اس سرنگ
نے تو میرا سارا کام آسان کر دیا ہے۔ اب میں آسانی سے اس
سرنگ میں داخل ہو کر اور فولادی گیٹ توڑ کر ایس ایچ سنٹر میں
داخل ہو سکتا ہوں اور وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر کے ایس ایچ
فارمولا حاصل کر سکتا ہوں۔ نہ کوئی مجھے سرنگ میں داخل ہوتے
دیکھ سکے گا اور نہ یہاں سے باہر جاتے۔ میں اطمینان سے اپنا مشن
مکمل کر لوں گا''...... ساراگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے
سوچتا رہا اور اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے منصوبہ
بندی کرتا رہا پھر وہ اٹھا اور اس نے پہاڑیوں اور زمین پر لگی ہوئی

مشینوں اور ڈشز کو وہاں سے اٹھانا شروع کر دیا۔ وہ تمام مشینیں
آف کرتا جا رہا تھا پھر سب کچھ سمیٹ کر اس نے تھیلے میں ڈال
لیا۔ اس نے تھیلا کاندھے پر لٹکایا اور پھر وہ کمپیوٹر اٹھا کر ایک
طرف چل پڑا جہاں وہ پہاڑی کریک تھا جس میں ایک بڑا سوراخ
تھا جو سیدھا اس سرنگ میں جاتا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اس پہاڑی کریک کے ایک بڑے
ہول کے سامنے کھڑا تھا جو اتنا بڑا تھا کہ وہ آسانی سے اس میں اتر
سکتا تھا۔ چونکہ یہ ہول انسانی ہاتھوں کا بنا ہوا تھا اس لئے اسے
ڈھلانی انداز میں بنایا گیا تھا۔ ساراگ نے جیب سے ایک مشین
نکال کر اسے آن کر دیا۔ مشین سے ہلکی ہلکی گھوں گھوں کی آوازیں
نکلیں اور پھر اس پر لگے ہوئے رنگ برنگے بلب جلنے لگے۔

ساراگ نے ایک اور بٹن پریس کیا اور پھر اس نے مشین
اطمینان سے جیب میں ڈال لی۔ یہ مشین ڈاجنگ مشین تھی۔ اس
مشین کے آن ہوتے ہی چار میٹر کے دائرے میں ایک سرکل ریز
پھیل جاتی تھی جس میں موجود کوئی بھی شخص نہ تو کسی سکرین پر
چیک کیا جا سکتا تھا اور نہ کوئی ریز سرچنگ مشین اسے چیک کر سکتی
تھی۔ یہی نہیں اس مشین سے بنے ہوئے سرکل کے اندر رہنے والا
آدمی ہر قسم کے خطرے سے بھی محفوظ ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس
دائرے کے اندر رہنے والے پر اگر فائرنگ بھی کی جائے تو گولیاں
اس سرکل ریز سے ٹکرا کر اچٹ جاتی تھیں اور بم کا بھی اس سرکل

میں کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا۔

ڈھلانی راستے سے اتر کر ساراگ نیچے آ گیا۔ سرنگ خاصی صاف ستھری تھی۔ زمین پر جگہ جگہ گاڑیوں کے ٹائروں کے نشان بنے ہوئے تھے۔ ساراگ اس طرف چل پڑا جس طرف اس نے پہلا آہنی دروازہ دیکھا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ دروازہ ایس ایچ سنٹر کا ہی ہے۔ سرنگ میں جگہ جگہ کیمرے لگے ہوئے تھے لیکن چونکہ ساراگ نے سپیشل مشین آن کر رکھی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ اسے کیمرے کی آنکھ سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا اس لئے وہ بے فکر انداز میں آگے بڑھتا رہا اور پھر وہ تقریباً بیس منٹ چلنے کے بعد وہ فولادی دروازے کے پاس پہنچ گیا۔ فولادی گیٹ کافی بڑا تھا اور بند تھا۔ گیٹ پر کوڈ چینل لگا ہوا تھا۔ یہ گیٹ کوڈ چینل سے ہی اوپن اور کلوز ہوتا تھا۔

ساراگ آگے بڑھ کر گیٹ کو چیک کرنے لگا۔ سائیڈ میں ایک چھوٹی سی جھری تھی جہاں سے تیز روشنی اندر آ رہی تھی۔ ساراگ نے آگے بڑھ کر اس جھری میں آنکھ لگائی اور پھر یہ دیکھ کر اس کا دل بے اختیار جھوم اٹھا کہ دوسری طرف ایک راہداری اور پھر ایک بڑا سا ہال تھا جہاں سفید ایپرن پہنے بے شمار افراد گھومتے پھر رہے تھے۔ ہال میں بڑے بڑے لوڈر ٹرک کھڑے تھے جن کے پاس عجیب وغریب مشینیں اور بڑے بڑے باکس پڑے ہوئے تھے اور وہ لوگ ان باکسز اور مشینوں کو کرینوں کے ذریعے اٹھا اٹھا کر لوڈرز

میں رکھ رہے تھے۔

''اوہ۔ اب سمجھا۔ یہ لوگ شاید ایس ایچ سنٹر کو یہاں سے کسی اور جگہ شفٹ کر رہے ہیں۔ اسی لئے یہاں سے سامان اٹھایا جا رہا ہے''...... ساراگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے راہداری اور ہال کا جائزہ لیتا رہا۔ وہاں بے شمار مسلح افراد بھی موجود تھے جو بے حد چوکنا تھے اور ان کی نظریں سرچ لائٹوں کی طرح چاروں طرف گھوم رہی تھیں۔

ساراگ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کاندھے سے تھیلا اتار کر زمین پر رکھا اور اس پر جھک گیا۔ اس نے تھیلا کھولا اور پھر اس نے تھیلے سے ایک بڑی اور موٹی نال والی گن نکال لی۔ اس گن کی نال آگے سے کسی بھونپو جیسی تھی۔ جبکہ گن کا پچھلا حصہ خاصا پھولا ہوا تھا۔ گن پر سرخ رنگ کا ایک بٹن تھا۔ ساراگ نے تھیلے سے ایک آکسیجن ماسک نکال کر منہ پر چڑھایا اور پھر وہ گن لے کر گیٹ کی جھری کی طرف بڑھا اور پھر اس نے بھونپو جیسا دہانہ جھری پر رکھ دیا۔ اس نے سانس روکا اور پھر اس نے گن کا سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

گن کو ہلکے ہلکے چار پانچ جھٹکے لگے۔ اس نے فوراً گیٹ کی جھری سے گن کا دہانہ ہٹا لیا اور وہ ایک مرتبہ پھر جھری سے آنکھ لگا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔ دوسری طرف موجود افراد جو مختلف کاموں میں مصروف تھے وہ سب اب زمین پر گرے ہوئے دکھائی

دے رہے تھے۔ ساراگ نے گن سے ایسی گیس فائر کی تھی جو نہ دکھائی دیتی تھی اور نہ ہی اس کی بو محسوس ہوتی تھی۔ گیس تیزی سے ہر طرف پھیل جاتی تھی اور ہر جاندار کو ایک لمحے میں بے ہوش کر دیتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اب دوسری طرف ہر شخص الٹا سیدھا پڑا ہوا تھا۔

ساراگ نے ان تمام افراد کو بے ہوش دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا اور پھر اس نے تھیلے سے ایک اور گن نکالی۔ یہ گن بھی پہلی گن جیسی بڑی اور پھولی ہوئی تھی اور اس کی نال لمبی تھی لیکن اس گن کی نال کا دہانہ بھونپو جیسا نہ تھا۔ ساراگ تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے گن کا رخ گیٹ کی طرف کیا اور گن کا ٹریگر دبا دیا۔ گن سے ایک نوکیلا راکٹ نکل کر بجلی کی سی تیزی سے گیٹ کی سائیڈ دیوار سے ٹکرایا اور دیوار میں یوں دھنس گیا جیسے کیل دیوار میں دھنس جاتی ہے۔ ساراگ نے گیٹ کی دوسری سائیڈ کی دیوار پر ایک اور نوکیلا راکٹ فائر کیا اور پھر وہ تیزی سے سائیڈ کی دیوار سے چپک گیا۔

اسی لمحے یکے بعد دیگرے دو زور دار دھماکے ہوئے اور گیٹ اکھڑ کر گرتا چلا گیا۔ ساراگ نے ڈائریکٹ گیٹ کو نشانہ بنانے کی بجائے سائیڈ کی دیواریں اُڑا دی تھیں جس سے گیٹ اندر جا گرا تھا۔ جیسے ہی گیٹ دیواروں سے نکل کر گرا، ساراگ تھیلے کی طرف بڑھا اس نے دوسری گن تھیلے میں ڈالی اور تھیلے سے ایک مشن

پسٹل نکال لیا۔ اس نے تھیلا وہیں چھوڑا اور پھر وہ مشین پسٹل لئے بھاگتا ہوا گیٹ کی دوسری طرف موجود راہداری میں آ گیا اور پھر وہ پوری لیبارٹری کو چیک کرنے لگا۔ سائیڈوں میں اور بھی کئی ہال تھے اور وہاں بے شمار کمرے بھی بنے ہوئے تھے۔ ان سب جگہوں پر بے شمار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ایک ہال میں سائنسی آلات کا جال بچھا ہوا تھا۔ یہاں بھی بہت سے لوگ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس ہال کی سائیڈ میں شیشے کا ایک بڑا سا کیبن بنا ہوا تھا۔ ساراگ اس کیبن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کیبن میں اسے ایک نوجوان اور ایک ادھیڑ عمر بے ہوش پڑے دکھائی دیئے۔ ادھیڑ عمر کی شکل شوگرانیوں جیسی تھی۔ وہ دونوں ایک میز کی سائیڈوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سر میز پر جھکے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے دو فائلیں تھیں اور ان کے ہاتھوں میں قلم تھے۔ وہ شاید وہاں بیٹھ کر فائل ورک کر رہے تھے کہ گیس نے انہیں بھی بے ہوش کر دیا۔ ساراگ نے آگے بڑھ کر نوجوان کے آگے رکھی ہوئی فائل دیکھی اور پھر اس نے ادھیڑ عمر کی فائل اٹھائی اور اسے غور سے پڑھنے لگا۔ فائل پڑھ کر اسے یقین ہو گیا کہ واقعی ایس ایچ سنٹر وہاں سے شفٹ کیا جا رہا تھا اور یہ دونوں ایس ایچ سنٹر سے زیرِ لیبارٹری میں شفٹ ہونے والے سامان کی لسٹ تیار کر رہے تھے۔ ان افراد کو دیکھ کر ساراگ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ دونوں ایس ایس سنٹر کے اہم افراد ہیں جو سب سے الگ تھلگ

تھے۔ ساراگ نے مشین پسٹل کوٹ کی جیب میں رکھا اور تھیلے سے رسی کے دو بنڈل نکال کر اس نے ان دونوں کو انہی کرسیوں پر جکڑنا شروع کر دیا جن پر وہ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

جب اس نے دونوں کو باندھ لیا تو اس نے نوجوان کی کرسی کھینچ کر دوسری طرف کی اور پھر وہ ایک کرسی اٹھا کر نوجوان کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا منہ نوجوان کی ناک سے لگا دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد نوجوان کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو ساراگ نے اس کی ناک سے لگی ہوئی شیشی ہٹا لی اور اسے ڈھکن لگا کر دوبارہ اپنی جیب میں ڈال لیا۔

نوجوان چند لمحے کسمساتا رہا پھر اس نے زور دار چھینک ماری اور یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ رسیوں سے کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ مجھے کس نے باندھا ہے اور تم۔ تم کون ہو''...... نوجوان نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ماسک مین کی طرف دیکھ کر ہکلاتے ہوئے کہا۔ ساراگ کے چہرے پر ابھی تک آکسیجن ماسک تھا۔ نوجوان کی بات سن کر اس نے چہرے سے ماسک اتار لیا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... ساراگ نے اس کی بات کا جواب

دینے کی بجائے الٹا اس سے پوچھا۔

''ڈاکٹر۔ ڈاکٹر ناصر شمسی۔ میں ڈاکٹر ناصر شمسی ہوں''۔ نوجوان نے کہا۔

''اور یہ کون ہے''...... ساراگ نے ادھیڑ عمر شوگرانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''یہ شوگرانی سائنس دان سانگ چن ہیں''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ ایس ایچ سنٹر کا انچارج کون ہے''۔ ساراگ نے پوچھا۔

''میں ہوں انچارج۔ لیکن تم کون ہو اور یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو۔ ہمیں اچانک کیا ہوا تھا کہ ہم بے ہوش ہو گئے تھے''۔ ڈاکٹر ناصر شمسی نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''میں نے یہاں۔ پائیو پارکن گیس فائر کی تھی جس سے تم اور تمہارا یہ ساتھی ہی نہیں بلکہ اس سنٹر میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو چکے ہیں اور یہ سب اس وقت تک ہوش میں نہیں آ سکتے جب تک انہیں اینٹی نہ سنگھا دیا جائے۔ تمہیں بھی میں نے اینٹی سنگھا کر ہوش دلایا ہے''...... ساراگ نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ لیکن تم نے یہ سب کیوں کیا ہے''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

''کیا ایس ایچ کی ایجاد تم نے اور اس شوگرانی سائنس دان

ڈاکٹر سانگ چن نے مل کر کی ہے''...... ساراگ نے ایک بار پھر اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ اس بار ڈاکٹر ناصر شمسی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے جیسے وہ اس کی بات کا جواب نہ دینا چاہتا ہو۔

''میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں ڈاکٹر ناصر شمسی''...... ساراگ نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''میں اب تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

''ایس ایچ فارمولا کہاں ہے''...... ساراگ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ناصر شمسی بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر فوراً جبڑے بھینچ لئے۔ جیسے اب واقعی اس نے ساراگ کی کسی بات کا جواب نہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہو۔

''جواب دو مجھے۔ کہاں ہے ایس ایچ فارمولا''...... ساراگ نے گرج کر کہا لیکن ڈاکٹر ناصر شمسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اسے تیز اور غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ڈاکٹر ناصر شمسی۔ مجھے جواب دو۔ ورنہ......'' ساراگ نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ مشین پسٹل دیکھ کر ڈاکٹر ناصر شمسی کا رنگ بدل گیا۔

''میں صرف تین تک گنوں گا۔ اگر تم نے اپنی زبان نہ کھولی تو میں تمہارے ساتھی شوگرانی سائنس دان کو گولی مار دوں گا''۔ ساراگ نے کہا اور مشین پسٹل کا رخ بے ہوش پڑے ہوئے شوگرانی سائنس دان کی طرف کر دیا۔

''ایک۔ دو......'' ساراگ نے گنتی شروع کر دی۔

''رکو۔ رک جاؤ''...... اسے تیزی سے گنتی گنتے دیکھ کر ڈاکٹر ناصر شمسی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''بولو۔ کہاں ہے ایس ایچ فارمولا۔ جلدی بولو''...... ساراگ نے چیختے ہوئے کہا۔

''تم یہاں ایس ایچ فارمولا لینے آئے ہو''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ فارمولا میرے حوالے کر دو ورنہ میں تم سمیت یہاں موجود سب کو ہلاک کر دوں گا۔ باہر ہر طرف میرے آدمی پھیلے ہوئے ہیں جو میرے ایک اشارے پر ایس ایچ سنٹر کے ایک ایک شخص کو ہلاک کر دیں گے''...... ساراگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ ایسا مت کرنا۔ کسی کو ہلاک نہ کرنا''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے بوکھلا کر کہا۔

''تو پھر ایس ایچ فارمولا مجھے دے دو۔ میں فارمولا لے کر تم سب کی جان بخش دوں گا اور یہاں سے چلا جاؤں گا''۔ ساراگ

نے کہا۔

''فارمولا یہاں نہیں ہے''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''جھوٹ مت بولو ڈاکٹر ناصر شمسی۔ یہ ایس ایچ سنٹر ہے جہاں اس فارمولے پر کام کیا جا رہا ہے پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ فارمولا یہاں نہیں ہے''...... ساراگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے ہکلا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ابھی تمہارے سچ اور جھوٹ کا پتہ چل جاتا ہے''...... ساراگ نے غرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس نے جیب سے ایک کیپ لگی چھوٹی سی سرنج نکال لی۔ اس سرنج میں نیلے رنگ کا محلول سا بھرا ہوا تھا۔ ساراگ اٹھا اور اس نے سرنج سے کیپ اتار لی۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے اس کے ہاتھ میں سرنج دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن ساراگ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ڈاکٹر ناصر شمسی کے قریب آ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر ناصر شمسی کچھ کہتا، ساراگ نے سرنج کی سوئی ڈاکٹر ناصر شمسی کی ران میں اتار دی اور ایک لمحے میں نیلا محلول انجیکٹ کر دیا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس۔ یہ کیسا انجکشن ہے''...... ڈاکٹر

ناصر شمسی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ ساراگ نے اس کی بات کا پھر کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے محلول انجیکٹ کر کے سوئی نکالی اور خالی سرنج ایک طرف اچھال دی اور پھر بڑے اطمینان بھرے انداز میں واپس اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا اور اس نے اپنی نظریں ڈاکٹر ناصر شمسی کے چہرے پر گاڑ دیں۔

''میں پوچھ رہا ہوں۔ کیا ہے اس انجکشن میں''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے اسے گھورتے ہوئے اسی طرح چیخ کر کہا۔

''ابھی معلوم ہو جائے گا''...... ساراگ نے خشک لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر ناصر شمسی چند لمحے اس کی طرف پریشانی سے بھرپور نظروں سے دیکھتا رہا پھر اچانک اسے بے چینی سی محسوس ہونے لگی۔ اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہونے لگا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی اور اس کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر ناصر شمسی کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں موجود رگوں میں پگھلا ہوا گرم سیسہ دوڑ رہا ہو۔ اس کے چہرے اور بازوں کی رگیں پھولنے لگیں۔ ڈاکٹر ناصر شمسی کو اپنی رگیں پھولتی اور پھٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ کچھ دیر دانتوں پر دانت جمائے اور ہونٹ بھینچے تکلیف برداشت کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن کب تک۔ جب اس کے چہرے کے ساتھ اس کی پیشانی اور کنپٹی کی رگیں پھولنے

اور پھڑکنے لگیں تو ڈاکٹر ناصر شمسی کی قوت برداشت دم توڑ گئی اور دوسرے لمحے کمرہ اس کی تیز اور انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔

''تمہارے پاس صرف پانچ منٹ ہیں ڈاکٹر ناصر شمسی۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد تمہارے جسم کی ساری رگیں پھٹ جائیں گی اور تم انتہائی اذیت ناک موت کا شکار ہو جاؤ گے''..... ساراگ نے ڈاکٹر ناصر شمسی کو چیختے دیکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے اس اذیت سے نجات دلاؤ۔ یہ عذاب میرے لئے ناقابل برداشت ہے''..... ڈاکٹر ناصر شمسی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میرے پاس ایک گولی ہے۔ جیسے ہی یہ گولی تمہارے حلق میں اترے گی تمہیں اس عذاب سے نجات مل جائے گی''..... ساراگ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے جیب سے پلاسٹک کی ایک چھوٹی سی تھیلی نکال لی۔ اس تھیلی میں سبز رنگ کی ایک گولی تھی۔

''مجھے دو۔ مجھے دو یہ گولی۔ فار گاڈ سیک۔ یہ گولی مجھے دے دو۔ میں مر رہا ہوں۔ میرا جسم پھٹ رہا ہے۔ مجھے بچاؤ۔ خدا کے لئے مجھے بچا لو''..... ڈاکٹر ناصر شمسی نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ تانبے کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور اس کے جسم کی تمام رگیں پھولی ہوئی تھیں جیسے اس کی رگوں میں خون کے ساتھ

موٹے موٹے کیڑے رینگ رہے ہوں۔

''اس گولی کے بدلے میں تمہیں ایس ایچ فارمولا دینا ہو گا۔ بولو۔ کرتے ہو مجھ سے اپنی زندگی کا سودا''..... ساراگ نے کہا۔ اس کے لہجے میں گہرا اطمینان تھا۔

''نہیں۔ میرے پاس واقعی ایس ایچ فارمولا نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ فارمولا کہاں ہے''..... ڈاکٹر ناصر شمسی نے شدید تکلیف میں ہونے کے باوجود انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''تو پھر بھگتو یہ عذاب''..... ساراگ نے کاندھے اچکا کر کہا۔ ڈاکٹر ناصر شمسی کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی اور اب اس کی چیخیں کیبن کی چھت اڑانے لگی تھی۔

''صرف ایک منٹ باقی ہے ڈاکٹر ناصر شمسی۔ پھر تمہارے جسم کی تمام رگیں پھٹ جائیں گی اور تمہاری موت انتہائی کربناک اور بھیانک ہو گی''..... ساراگ نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر ناصر شمسی اسی طرح چیخ رہا تھا۔ اس کے جسم کی تمام رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ رسیوں میں بندھے ہونے کی وجہ سے اس کی تکلیف میں کئی گنا اضافہ ہو گیا تھا۔

''بس کرو۔ فار گاڈ سیک بس کرو۔ میں اور عذاب نہیں سہہ سکتا۔ میں اس قدر بھیانک اور اذیت ناک موت نہیں مرنا چاہتا۔ مجھ پر رحم کرو''..... ڈاکٹر ناصر شمسی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایس ایچ فارمولا مجھے دے دو اور اپنی جان بچا لو۔ اس سے

زیادہ میں تم پر رحم نہیں کر سکتا''...... ساراگ نے کہا۔

''مم مم۔ میں تمہیں فارمولا دینے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے اس اذیت سے نجات دلاؤ۔ میں تمہیں فارمولا دے دوں گا''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے چیختے ہوئے کہا۔

''کہاں ہے فارمولا۔ بتاؤ مجھے۔ جب تک فارمولا میرے ہاتھ میں نہیں آ جاتا میں تمہیں یہ گولی نہیں دوں گا چاہے تم جتنا مرضی چیخو چلاؤ یا گڑگڑاؤ''...... ساراگ نے سفاکی سے کہا۔

''وہ۔ وہ سامنے بلیک ہارس کا پورٹریٹ ہے۔ اس پورٹریٹ کے پیچھے ایک سیف ہے۔ فارمولا اس سیف میں ہے''...... ڈاکٹر ناصر شمسی نے کہا تو ساراگ پلٹ کر دیوار پر لگے ایک پورٹریٹ کی طرف دیکھنے لگا۔ دیوار پر لگے پورٹریٹ میں سیاہ رنگ کا بڑا سا گھوڑا دکھائی دے رہا تھا جو ایک میدانی علاقے میں بھاگتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ساراگ فوراً اٹھا اور اس پورٹریٹ کے پاس آ گیا۔ اس نے پورٹریٹ ہٹایا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی کہ واقعی اس پورٹریٹ کے پیچھے دیوار میں ایک سیف موجود تھا۔

''سیف کھولنے کا کوڈ بتاؤ''...... ساراگ نے تیزی سے ڈاکٹر ناصر شمسی کے قریب آ کر کہا جس کا سر ڈھلک رہا تھا اور اس کی چیخیں بھی کم ہوتی جا رہی تھیں۔

''مجھے سیف کو کوڈ بتاؤ ڈاکٹر ناصر شمسی۔ تمہارے پاس چند سیکنڈ

ہیں اگر میں نے یہ گولی تمہارے منہ میں نہ ڈالی تو تم واقعی بھیانک موت کا شکار ہو جاؤ گے۔ بولو جلدی''...... ساراگ نے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے ڈاکٹر ناصر شمسی کے سر کے بال پکڑ کر ایک جھٹکے سے اس کا چہرہ اوپر کر لیا تھا۔

''زیرو نائن۔ تھری سکس۔ ڈبل ون''...... ڈاکٹر ناصر شمسی کے حلق سے ایسی آواز نکلی جیسے وہ دور کسی کنویں سے بول رہا ہو۔ ساراگ کوڈ سن کر ایک بار پھر سیف کی طرف آیا اور اس نے سیف پر لگے پینل کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جیسے ہی اس نے آخری نمبر پریس کیا۔ سیف کھل گیا۔ سیف کھلتے دیکھ کر ساراگ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ ڈاکٹر ناصر شمسی کی دماغی حالت انتہائی ابتر ہو گئی تھی۔ اس نے لاشعوری کیفیت میں ساراگ کو سیف اور اس کے کوڈ کا بتا دیا تھا۔ سیف کھلتے ہی ساراگ تیزی سے اس میں موجود سامان نکالنے لگا۔

سیف میں مختلف دستاویزات کے ساتھ ساتھ مائیکرو فلمیں اور بہت کچھ موجود تھا۔ ساراگ ان سب چیزوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ پھر اسے وہاں سنہری جلد والی ایک ڈائری نظر آئی اس نے ڈائری نکالی اور پھر ڈائری پر ایس ایچ کے جلی حروف دیکھ کر اس کی آنکھوں میں مسرت کی تیز چمک ابھر آئی۔ اس نے فوراً ڈائری کھولی اور پھر وہ تیزی سے ڈائری کے صفحات پلٹتا چلا گیا۔ ڈائری میں بھی گولڈن انک سے سائنسی زبان میں تحریر لکھی گئی تھی۔ ڈائری

کے چند کوڈز پڑھ کر ساراگ کو یقین ہو گیا کہ اس ڈائری میں ایس ایچ فارمولا ہی ہے۔

اس نے ڈائری بند کر کے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالی اور پھر وہ تیزی سے ڈاکٹر ناصر شمسی کی طرف مڑا۔ ڈاکٹر ناصر شمسی کی حالت دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے ڈاکٹر ناصر شمسی کو بروقت سبز گولی نہیں دی تھی جس کے نتیجے میں ڈاکٹر ناصر شمسی کے جسم کی پھولی ہوئی رگیں پھٹ چکی تھیں اور اس کے سارے جسم سے خون فواروں کی طرح ابل رہا تھا۔

''سوری ڈاکٹر ناصر شمسی۔ میں تمہیں زندہ چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔ ویسے بھی میرے پاس اس زہر کا کوئی تریاق نہیں تھا جس سے میں تمہاری جان بچا سکتا۔ سبز گولی کا تو میں نے تمہیں محض ڈاج دیا تھا''...... ساراگ نے سفاکی سے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ پلٹا اور تیزی سے کیبن سے نکلتا چلا گیا۔ اس نے اپنا سامان اٹھایا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے اسی راستے کی طرف بھاگتا چلا گیا جہاں سے وہ ایس ایچ سنٹر میں داخل ہوا تھا۔ ایس ایچ سنٹر میں موجود تمام افراد اسی طرح بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ظاہر ہے انہیں اس وقت تک ہوش نہیں آ سکتا تھا جب تک انہیں اینٹی نہ سنگھا دیا جاتا اس لئے ساراگ مطمئن تھا اور چونکہ اس کا مشن مکمل ہو چکا تھا اس لئے اب وہ جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔ سرنگ میں آتے ہی وہ اس ہول کی طرف دوڑتا چلا

گیا جہاں سے وہ سرنگ میں داخل ہوا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ ہول اور کریک سے نکل کر پہاڑی سے باہر نکل آیا۔ جیسے ہی وہ پہاڑی سے باہر نکلا یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہاں مادام فلاویا اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑی اس کی طرف طنزیہ نظروں سے گھور رہی تھی۔ مادام فلاویا کے ہاتھ میں سفید رنگ کی ایک چپٹی گن تھی۔ جس کی نال آگے کی طرف نکلی ہوئی تھی جبکہ اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ مادام فلاویا اور اس کے ہاتھ میں سفید رنگ کی چپٹی گن دیکھ کر ساراگ کے چہرے پر شدید پریشانی اور قدرے خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ مارلان پہاڑیوں میں پہنچا تو فور سٹارز کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل وجاہت حسن نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ ایس ایچ سنٹر کی حفاظت کا ٹاسک خصوصی طور پر ملٹری انٹیلی جنس کو دیا گیا تھا جن کے مسلح افراد نے پہاڑیوں میں نہ صرف مورچے بنا رکھے تھے بلکہ وہ پہاڑیوں پر آنے جانے والوں پر نظر بھی رکھتے تھے اور کسی کو اس پہاڑی کے قریب پھٹکنے بھی نہیں دیتے تھے جہاں ایس ایچ سنٹر تھا۔

پہاڑیوں کے دامن میں ایک چھوٹا سا کیمپ لگایا گیا تھا جس کے چاروں اطراف باڑھ لگا دی گئی تھی اور اس باڑھ کے دائرے میں چھوٹے بڑے کیبنوں کے ساتھ دو سرچنگ ٹاورز بھی بنائے گئے تھے جہاں رات کے وقت سرچنگ لائٹس آن رکھ کر پہاڑیوں پر نظر رکھی جاتی تھی۔

کرنل وجاہت عمران کا اچھا دوست تھا۔ وہ عمران اور اس کے

ساتھیوں کو لے کر اپنے مخصوص کیبن میں آ گیا۔ اس نے اردلی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے چائے بنانے کا کہا تھا۔ اردلی نے کچھ ہی دیر میں انہیں چائے سرو کر دی تھی اور وہ سب کرنل وجاہت کے کیبن میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ جولیا اور عمران کرنل وجاہت کے سامنے بیٹھے تھے اور کرنل وجاہت مسکراتی ہوئی نظروں سے عمران اور جولیا کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''کیا آپ دونوں نے شادی کر لی ہے''...... کرنل وجاہت نے عمران اور جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ تو جولیا چونک پڑی جبکہ عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''نہیں۔ ہماری شادی نہیں ہوئی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ آئی ایم سوری۔ آپ دونوں کو چونکہ میں عرصہ سے جانتا ہوں اس لئے میں سمجھا کہ شاید اب تک آپ کی شادی ہو گئی ہو گی''...... کرنل وجاہت نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اگر ہماری شادی ہو گئی ہوتی تو میں آپ طرح بوڑھا تو نہیں ادھیڑ عمر ضرور ہو گیا ہوتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... کرنل وجاہت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شادی کے بعد مرد اور عورت کی عمر تیزی سے ڈھلنا شروع ہو جاتی ہے اور سنا ہے بچوں کے بعد تو مرد تیزی سے ادھیڑ عمری میں داخل ہو جاتا ہے اور عورت جوان ہونے کے باوجود بوڑھی لگنے لگتی

ہے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل وجاہت بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں آپ کی منطق سمجھ نہیں سکا عمران صاحب''......کرنل وجاہت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کی منطق کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مطلب یہ کہ اگر تمہیں میں ادھیڑ عمر اور جولیا بوڑھی دکھائی دے تو سمجھ لینا کہ ہم شادی کر چکے ہیں ورنہ نہیں''۔ عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو کرنل وجاہت بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تو آپ دونوں نے اب تک اس لئے شادی نہیں کی کہ کہیں آپ وقت سے پہلے بوڑھے نہ ہو جائیں''......کرنل وجاہت نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ ابھی ہمارے جوانی کے دن ہیں اور جوانی پر بڑھاپا غالب آ جائے تو پھر باقی کیا رہ جاتا ہے''......عمران نے جواب دیا تو کرنل وجاہت ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس دیا۔

''آپ کے خیال میں مرد اور عورت کو کس عمر میں شادی کرنی چاہئے تا کہ ان پر جلد بڑھاپا غالب نہ آئے''......کرنل وجاہت نے عمران کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

''میرے حساب سے تو مرد اور عورت کو بڑھاپے میں ہی شادی

کرنی چاہئے۔ کیونکہ بڑھاپے کے بعد تو اور کوئی چارہ نہیں رہتا۔ اس کے بعد تو بس اللہ اللہ ہی ہوتی ہے اور پھر اللہ کو پیارے ہونے کا وقت آ جاتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو کرنل وجاہت پھر سے ہنسنے لگا۔

''لگتا ہے آپ یہاں بیٹھ کر صرف ہنسنے کی ہی ڈیوٹی پوری کرتے ہیں اور اسی بات کی تنخواہ لیتے ہیں کہ بس ہنستے رہو اور کھاتے پیتے رہو''......عمران نے کہا تو کرنل وجاہت کے قہقہے رک گئے اور وہ حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے وہ اس کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ میں آپ کی [illegible] ہنس رہا ہوں۔ فوجی زندگی بے حد سخت اور خشک ہوتی ہے۔ ہنسنا تو درکنار ہم جیسے فوجی افسروں کو اپنے چہرے پر مسکراہٹ تک لانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ تربیت کے دوران اور اس عرصے تک پہنچتے پہنچتے ہم جیسے لوگ ہنسا تو کیا مسکرانا بھی بھول جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمیں دیکھ کر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جیسا کرخت اور سخت گیر انسان اور کوئی نہیں ہو سکتا جن کے چہروں پر سوائے سختی اور کرختگی کے کچھ دکھائی نہیں دیتا''......کرنل وجاہت نے کہا۔

''آپ کی یہ سختی اور کرختگی صرف یہیں تک محدود ہے یا گھر میں بھی اس کا اثر برقرار رہتا ہے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دوسرے آفیسرز کا تو مجھے علم نہیں لیکن میں گھر میں اپنے

چہرے پر نہ تو سختی رکھتا ہوں اور نہ کرختگی۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ بیوی بچوں کے سامنے میرا چہرہ خوشگوار رہے''...... کرنل وجاہت نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

''کتنے بچے ہیں آپ کے''...... عمران نے پوچھا۔

''دو بیٹے ہیں''...... کرنل وجاہت نے جواب دیا۔

''خوشگوار ماحول میں بھی صرف دو بیٹے۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ نے خوشگواریت میں بچوں کی پوری ٹیم بنالی ہو گی''...... عمران نے کہا تو کرنل وجاہت ایک مرتبہ پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اتنی بھی خوشگواریت نہیں کہ میں بچوں کی پوری ٹیم بناتا پھروں۔ آج کل کے زمانے میں دو بھی بہت ہیں''...... کرنل وجاہت نے کہا۔

''میں بھی آپ کے اس نقطہ نظر سے اتفاق کرتا ہوں۔ ایک ہو پر نیک ہو۔ کیوں جولیا''...... عمران نے پہلے کرنل وجاہت اور پھر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔ اسے گھورتا دیکھ کر عمران نے فوراً منہ موڑ لیا۔

''اچھا۔ یہ سب چھوڑیں اور یہ بتائیں کہ ایس ایچ سنٹر کی حفاظت کے لئے آپ نے یہاں کیا انتظامات کر رکھے ہیں''۔ عمران نے کہا تو کرنل وجاہت اسے حفاظتی انتظامات کے بارے میں بتانے لگا۔

''انتظامات تو اچھے ہیں لیکن اس ٹنل کی حفاظت کے انتظام کے

بارے میں آپ نے نہیں بتایا جو ایس ایچ سنٹر سے زیر زمین زیرو لیبارٹری کی طرف جاتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ ٹنل زیر زمین ہے اور اس ٹنل کو ہر وقت بند رکھا جاتا ہے۔ ٹنل میں خصوصی مشینری کام کرتی ہے۔ اس مشینری کی موجودگی میں کسی بھی سائنسی آلے سے اس ٹنل کو چیک نہیں کیا جا سکتا ہے اور پھر ٹنل گہرائی میں ہونے کے ساتھ ساتھ پہاڑیوں کے نیچے سے نکالی گئی ہے جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ چونکہ ٹنل کسی کی نظروں میں نہیں آ سکتی اس لئے میں نے اس کی مزید حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا''...... کرنل وجاہت نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''یہ آپ نے غلط کیا ہے۔ آپ کو اس ٹنل کی حفاظت کا خصوصی انتظام کرنا چاہئے تھا۔ یہ درست ہے کہ ٹنل کو آسانی سے ٹریس نہیں کیا جا سکتا ہے لیکن آپ شاید یہ بھول رہے ہیں کہ ٹنل کو جب زیرو لیبارٹری سے ایس ایچ سنٹر آنے والوں کے لئے اور ایس ایچ سنٹر سے زیرو لیبارٹری جانے کے لئے کھولا جاتا ہے تو ٹنل میں ہیوموکلیورن گیس چھوڑی جاتی ہے تاکہ ٹنل میں اگر زہریلے سانپ یا حشرات الارض داخل ہو جائیں تو وہ کسی کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ ہیوموکلیورن گیس سرنگ میں پھیلتی ہے تو ٹنل کے تمام کیمرے اور مشینیں آف ہو جاتی ہیں۔ اس دوران اگر کسی عام سے آلے کا بھی استعمال کیا جائے تو ٹنل کا کاشن آسانی سے مل سکتا

ہے''...... عمران نے کہا۔

''گیس کا عمل چند منٹوں کے لئے ہوتا ہے پھر مشین ورکنگ پوزیشن پر آ جاتی ہے اور میرا نہیں خیال کہ عین اس وقت کوئی یہاں آ کر ٹنل کی چیکنگ کرے جب ٹنل میں ہیوموکلیورین گیس پھیلائی گئی ہو''...... کرنل وجاہت نے کہا۔

''یہ آپ کا خیال ہے جبکہ میرا خیال دوسرا ہے''...... عمران نے کہا تو کرنل وجاہت چونک پڑا اور عمران کے ساتھی بھی حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب''...... کرنل وجاہت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے آپ بتائیں کیا آپ پانی میں کلورین ملاتے ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ پانی کو صاف کرنے کے لئے یہاں لائے گئے ٹینکوں میں کلورین ملائی جاتی ہے تاکہ پانی جراثیم اور ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہو جائے''...... کرنل وجاہت نے کہا۔

''اور کلورین سے پانی آلودگی سے پاک ہونے کے ساتھ انتہائی صاف و شفاف ہو جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ لیکن یہ سب آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''۔ کرنل وجاہت نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''آپ کے سامنے پانی کا گلاس پڑا ہوا ہے۔ اسے غور سے

دیکھو''...... عمران نے کہا تو کرنل وجاہت کے ساتھ ساتھ جولیا اور اس کے ساتھی بھی کرنل وجاہت کے سامنے میز پر پڑے ہوئے پانی سے بھرے گلاس کی طرف دیکھنے لگے۔ گلاس ڈھکا ہوا تھا اور اس میں صاف پانی دکھائی دے رہا تھا۔

''صاف ستھرا پانی ہے۔ کیا ہے اس میں''...... کرنل وجاہت نے گلاس اٹھا کر حیرت سے پانی دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا ہے کہ گلاس کو غور سے دیکھو''...... عمران نے کہا تو کرنل وجاہت غور سے گلاس دیکھنے لگا۔

''گلاس کا رنگ قدرے نیلگوں مائل ہے لیکن گلاس میں جب پانی ہو تو یہ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے''...... کرنل وجاہت نے کہا۔

''اس نیلے رنگ میں وقفے وقفے سے چمک ابھر رہی ہے۔ جس سے ایک لمحے کے لئے نیلا رنگ بدل کر گلابی مائل ہو جاتا ہے۔ غور سے دیکھو گے تو پتہ چلے گا''...... عمران نے کہا تو کرنل وجاہت اور وہ سب غور سے گلاس کی طرف دیکھنے لگے پھر ان سب نے گلاس پر چمک کے ساتھ نیلے رنگ کو ایک لمحے کے لئے گلابی ہوتے دیکھا۔

''اوہ اوہ۔ ایسا ہی ہے لیکن کیوں۔ کیا اس چمک میں آپ نے کوئی خاص بات محسوس کی ہے''...... کرنل وجاہت نے کہا۔

''ہاں۔ صاف ستھرے پانی خاص طور پر جس پانی کو کلورین سے نتھارا جاتا ہے اس پانی کو اگر شیشے کے گلاس میں ڈالا جائے اور ارد

گرد وائلٹی ماس ریز پھیلائی جائے تو اس کا پتہ کلورین ملے پانی سے بھرے گلاس سے چلتا ہے''..... عمران نے کہا۔

''وائلٹی ماس ریز۔ اس سے تو شاید پہاڑی علاقوں کی سرچنگ کی جاتی ہے۔ اس ریز سے پہاڑی غاروں، زمین کے نیچے بنی ہوئی سرنگیں اور اردگرد موجود جانداروں کا پتہ چلایا جاتا ہے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اوہ۔ تو کیا یہاں وائلٹی ماس ریز پھیلی ہوئی ہے اور کوئی اس علاقے کو ریز سے چیک کر رہا ہے''..... کرنل وجاہت نے بری طرح سے چونک کر کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو عمران بھی چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا یہاں آپ لوگوں نے علاقے کی چیکنگ کے لئے یہ ریز نہیں پھیلائی''..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ علاقے کی سرچنگ ہم نہیں سنٹر میں موجود کنٹرول روم کرتا ہے اور انہوں نے وائلٹی ماس ریز نہیں، ڈبل ڈی ون ریز پھیلائی ہوئی ہے''..... کرنل وجاہت نے کہا تو عمران کا رنگ متغیر ہو گیا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''میرے خدا۔ میں تو اسی لئے مطمئن بیٹھا ہوا تھا کہ اس ریز سے آپ ہی علاقے کی سرچنگ کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی اور بھی ہے۔ اب اگر سرنگ کی صفائی کے لئے ڈاکٹر

ناصر شمسی نے ہیومو کلیورین گیس چھوڑ دی تو اس کے پھیلتے ہی سرنگ کی تمام مشینری جام ہو جائے گی اور پہاڑیوں میں چھپا جو انسان اس علاقے کو سرچ کر رہا ہے اسے آسانی سے اس سرنگ کا پتہ چل جائے گا۔ آدھے گھنٹے تک سرنگ کی مشینری آف رہے گی اور یہ وقت مجرموں کے لئے کافی ہو گا۔ وہ آسانی سے سرنگ میں بھی گھس جائیں گے اور لیبارٹری میں پہنچ کر ہر طرف تباہی بھی پھیلا دیں گے''..... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ کیا ہمیں فوری طور پر سرنگ میں جانا چاہئے''..... کرنل وجاہت نے کہا۔

''ہاں۔ تم فورس لے کر فوراً سارے علاقے کو گھیر لو اور سرنگ کی بھی سرچنگ کرو۔ میں ڈاکٹر ناصر شمسی سے بات کرتا ہوں اور انہیں فوری طور پر سنٹر سیلڈ کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ جب تک سنٹر سیلڈ رہے گا کوئی مجرم اندر داخل نہیں ہو سکے گا''..... عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا اور جیب سے سیل فون نکال کر ڈاکٹر ناصر شمسی کا نمبر ملانے لگا۔ کرنل وجاہت نے بھی ٹرانسمیٹر اٹھایا اور باہر موجود فورس کے سیکنڈ انچارج سے رابطہ کرنے لگا اور رابطہ ملتے ہی اسے فورس پھیلانے اور سرنگ میں داخل ہونے کی ہدایات دینے لگا۔ عمران بار بار نمبر ملا رہا تھا لیکن دوسری طرف سے اسے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔ سنٹر کے فون پر بھی بیل جا رہی تھی اور ڈاکٹر ناصر کا سیل فون بھی بج رہا تھا لیکن وہ اس کی کال رسیو نہ کر رہا

تھا۔ عمران کی پیشانی پر لاتعداد شکنوں کا جال پھیل گیا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''لگتا ہے مجرم سنٹر میں داخل ہو گئے ہیں۔ جلدی کرو ہمیں سنٹر کے اندر جانا ہے ورنہ کچھ نہیں بچے گا''..... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی فوراً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''لیکن ہم سنٹر کے اندر کیسے جا سکتے ہیں۔ سنٹر کا راستہ تو اندر سے ہی کھلتا ہے اور جب تک ڈاکٹر ناصر شمسی سے کہا نہ جائے وہ مین ڈور اوپن ہی نہیں کرتے''..... کرنل وجاہت نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہم سرنگ کے راستے جائیں گے۔ چلو سب''..... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے باہر کی طرف لپکا۔ اس کے ساتھی اور کرنل وجاہت بھی اس کے ساتھ باہر آ گئے۔

''سرنگ کے بارے میں بتاؤ وہ کتنی طویل ہے اور کن کن پہاڑیوں سے گزرتی ہے''..... عمران نے کہا تو کرنل وجاہت اسے سرنگ کی تفصیل بتانے لگا۔

''سرنگ میں ہوا کے لئے جو ہول بنائے گئے ہیں وہ کہاں کہاں ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے''..... عمران نے پوچھا۔

''دس جگہوں پر ہول ہیں جہاں سے سرنگ میں ہوا کی آمدورفت ہوتی ہے۔ سب ہول پہاڑی کریکس کے اندر ہیں جنہیں آسانی سے تلاش نہیں کیا جا سکتا''..... کرنل وجاہت نے کہا۔

''سب سے نزدیکی پہاڑی میں جو ہول ہے اس کا بتاؤ۔ ہم وہیں سے اندر جائیں گے''..... عمران نے کہا تو کرنل وجاہت نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ انہیں لئے ایک پہاڑی کے پاس آ گیا۔ پہاڑی کے کنارے کی طرف ایک چھوٹا سا کریک تھا۔ وہ کریک کے پاس آ کر رک گیا۔

''یہ کریک ہے جو کافی تنگ ہے لیکن ایک ایک کر کے ہم اندر جا سکتے ہیں۔ اسی کریک کے وسط میں ہول موجود ہے جو سرنگ تک جاتا ہے''..... کرنل وجاہت نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے کریک کی طرف بڑھا۔ کریک میں داخل ہو کر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ کریک تنگ ضرور تھا لیکن اس میں ایک آدمی کے گزرنے کی گنجائش ضرور موجود تھی۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی اور کرنل وجاہت بھی کریک میں آ گئے اور پھر وہ آہستہ آہستہ کریک سے گزرتے ہوئے اس کے وسط میں آ گئے۔ ایک بڑی سی چٹان کے پیچھے عمران کو ایک بڑا سا ہول دکھائی دیا تو وہ رکے بغیر اس ہول کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ ہول میں داخل ہو کر ڈھلوان راستے پر اترنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک کشادہ سرنگ میں موجود تھا۔ سرنگ میں پہنچتے ہی اس نے تیزی سے اس طرف دوڑنا شروع کر دیا جہاں ایس ایچ سنٹر کا مین گیٹ تھا۔ جب وہ گیٹ کے پاس پہنچا تو یہ دیکھ کر اس کا چہرہ متغیر ہو گیا کہ گیٹ تباہ ہو کر اندر گرا ہوا تھا اور سامنے راہداری اور ہال میں سفید لباس

والے افراد الٹے سیدھے انداز میں گرے ہوئے تھے۔

عمران بھاگتا ہوا آگے بڑھا۔ اس کے ساتھی بھی سرنگ میں داخل ہو کر اس گیٹ کے پاس پہنچ گئے تھے۔ تباہ شدہ گیٹ اور اندر سفید لباس والے افراد کو گرے دیکھ کر وہ سب دنگ رہ گئے۔ کرنل وجاہت کی آنکھیں بھی پھٹی ہوئی تھیں۔ وہ سب تیزی سے بھاگتے ہوئے سنٹر میں داخل ہوئے اور مختلف راستوں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ ایس ایچ سنٹر کا ایسا کوئی حصہ نہ تھا جہاں سفید لباس والے موجود نہ ہوں لیکن سب کے سب زمین پر گرے ہوئے تھے اور بے ہوش تھے۔ انہیں شاید ایک ساتھ کسی گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا۔ اور ان کی حالت بتا رہی تھی کہ انہیں بے ہوش ہوئے کافی وقت گزر چکا ہے۔ تھوڑی دیر بعد عمران انہیں ایک شیشے کے کیبن سے نکلتا دکھائی دیا۔ عمران کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی اور انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

"کیا ہوا"..... جولیا نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"سب ختم ہو گیا۔ مجرم اپنا کام کر کے یہاں سے نکل گئے ہیں"..... عمران نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا تو جولیا اور اس کے ساتھی اور کرنل وجاہت بری طرح سے اچھل پڑے۔

"کک کک۔ کیا مطلب"..... کرنل وجاہت نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایک مجرم آیا تھا۔ اس نے یہاں آتے ہی گیٹ تباہ

کیا۔ اس نے گیٹ سے بائیو پارکن گیس فائر کر کے یہاں موجود تمام افراد کو بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد وہ گیٹ اڑا کر اندر آ گیا اور ڈاکٹر ناصر شمسی تک پہنچ گیا۔ اس نے ڈاکٹر ناصر شمسی کو باندھا اور اسے ایک انتہائی خطرناک وائرس والا انجکشن لگا دیا۔ جس سے ڈاکٹر ناصر شمسی کی رگیں پھول کر پھٹ گئیں اور وہ ہلاک ہو گیا۔ ہلاک ہونے سے پہلے ڈاکٹر ناصر شمسی انتہائی اذیت ناک حالت میں تھا۔ جس کا فائدہ اٹھا کر مجرم نے ایس ایچ فارمولے کے بارے میں ڈاکٹر ناصر شمسی سے اگلوا لیا اور ایک خفیہ سیف کھول کر اس میں سے فارمولا نکال کر لے اڑا"..... عمران نے کہا تو ان سب نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"مجرم ابھی یہاں سے نکل کر زیادہ دور نہیں گیا ہو گا۔ اگر ہم کوشش کریں تو اسے پکڑ سکتے ہیں"..... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ واردات اب سے ایک گھنٹہ پہلے ہوئی تھی۔ اب تک مجرم نجانے کہاں پہنچ چکا ہو"..... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"ایک گھنٹہ۔ تو کیا یہ سب ایک گھنٹے سے یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن ایک گھنٹہ قبل تو میری ڈاکٹر ناصر شمسی سے بات ہوئی تھی۔ اس وقت تو سب ٹھیک ٹھاک تھا۔ میں ہر ایک گھنٹہ بعد ڈاکٹر صاحب سے بات کرتا ہوں"..... کرنل وجاہت نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ آپ کے فون کرنے کے فوراً بعد مجرم نے اپنی

کارروائی شروع کر دی ہو''.....عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن مجرم اگر یہاں آیا تھا تو کنٹرول روم سے اسے چیک کیوں نہیں کیا گیا۔ گیس کی وجہ سے یہاں تمام کیمرے آف نہیں ہوتے۔ خاص طور پر گیٹ کے پاس موجود کیمرے ہر وقت آن رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب مجرم نے گیٹ کو دھماکے سے اُڑایا تھا تب ہمیں اس کا پتہ کیوں نہیں چلا''.....کرنل وجاہت نے کہا۔

''مجرم شاید کسی ریز کے حصار میں اندر آیا تھا تاکہ اسے کیمرے کی کوئی آنکھ نہ دیکھ سکے۔ اور دھماکے محض اس گیٹ کی دیواریں اُڑانے کے لئے کئے گئے تھے۔ آپ شاید بھول رہے ہیں کہ یہ سٹل خصوصی طور پر ساؤنڈ پروف بنائی گئی ہے تاکہ جب سرنگ میں نقل وحمل ہو رہی ہو تو باہر اس کی ہلکی سی بھی دھمک نہ جا سکے اس لئے بھلا دھماکے کی آواز آپ کو کیسے سنائی دے سکتی تھی''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''لیکن ایک گھنٹہ کافی ہوتا ہے عمران صاحب۔ اس ایک گھنٹے میں یہاں موجود بے ہوش افراد کو ہوش کیوں نہیں آیا''.....کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہاں پائیو پارکن گیس فائر کی گئی تھی۔ اس گیس سے کوئی انسان خود ہوش میں نہیں آتا۔ اسے ہوش میں لانے کے لئے اینٹی پائیو کا انجکشن لگانا پڑتا ہے یا اینٹی سنگھانا پڑتا ہے ورنہ یہ اسی حالت

میں کئی روز تک پڑے رہ سکتے ہیں اور اسی بے ہوشی کی حالت میں یہ ہلاک ہو سکتے ہیں''.....عمران نے کہا۔

''تم یہ بات اس قدر وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہاں واردات ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا ہے اور یہاں ایک ہی آدمی نے آ کر یہ ساری کارروائی کی ہے''..... جولیا نے پوچھا۔

''کیبن میں ڈاکٹر ناصر شمسی کی لاش موجود ہے۔ اس کا خون جم چکا ہے اور اب سیاہی مائل ہو رہا ہے۔ خون کی رنگت ایک گھنٹے بعد تبدیل ہونا شروع ہوتی ہے اور پھر کرنل وجاہت نے بھی تو بتایا ہے کہ اس کی ایک گھنٹہ قبل ڈاکٹر ناصر سے روٹین کے تحت بات ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ کیبن میں خون سے بھرے ہوئے ایک آدمی کے ہی جوتوں کے نشان ہیں۔ میں نے اردگرد کا بھی جائزہ لیا ہے۔ گیٹ کے پاس بھی صرف ایک آدمی کے جوتوں کے نشان دکھائی دے رہے ہیں جو کسی مرد کے ہیں''.....عمران نے کہا۔

''تو کیا اب تک واقعی وہ جو کوئی بھی تھا یہاں سے فارمولا لے کر نکل جانے میں کامیاب ہو چکا ہے''..... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ ایس ایچ سنٹر میں اسے زیادہ سے زیادہ بیس سے پچیس منٹ لگے ہوں گے اور باقی سارا وقت اس کے لئے یہاں سے نکل جانے کے لئے کافی تھا''.....عمران نے کہا۔

''کون ہو سکتا ہے وہ جو یہاں تک پہنچ گیا تھا''.....تنویر نے

پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اگر یہاں قدموں کے نشان کسی لڑکی کے ہوتے تو میرا شک راسکل گرل کی طرف جاتا لیکن عمران کہہ رہا ہے کہ یہاں کوئی مرد آیا تھا تو پھر وہ ساراگ کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتا''..... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''ساراگ۔ لیکن اسے اس سنٹر کے بارے میں پتہ کیسے چلا''۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ انتہائی تربیت یافتہ اور ذہین ایجنٹ ہے۔ اس کے پاس معلومات حاصل کرنے کے سینکڑوں ذرائع ہیں۔ اس نے وقت ضائع نہیں کیا اور ایس ایچ سنٹر کا پتہ ملتے ہی یہاں پہنچ گیا۔ وہ کسی پہاڑی پر چھپا علاقے کی چیکنگ کر رہا ہوگا اس دوران ڈاکٹر ناصر عباسی نے سرنگ کی صفائی کے لئے گیس چھوڑ دی ہو گی جس سے ساراگ کو سرنگ کا کاشن مل گیا ہوگا اور پھر اس کے لئے سرنگ میں داخل ہونے کا راستہ ڈھونڈنا اور ایس ایچ سنٹر میں داخل ہونے کے تمام مرحلے آسان ہو گئے ہوں گے۔ یہ سب کرنل صاحب کی مہربانی سے ہوا ہے۔ انہوں نے اپنی فورس سنٹر کے اردگرد تو پھیلا رکھی ہے لیکن ان کریکس کے لئے کوئی سیکورٹی نہیں رکھی تھی جہاں سرنگ میں ہوا اور آکسیجن کے لئے ہولز بنائے گئے ہیں۔ اگر ان کریکس کے پاس سیکورٹی ہوتی تو ساراگ کے لئے اس سرنگ میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں تھا''..... عمران نے کہا تو کرنل

وجاہت نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سر جھکا لیا۔

''مجھ سے غلطی ہو گئی عمران صاحب۔ میں اپنی اس غلطی پر شرمندہ ہوں''..... کرنل وجاہت نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب اس غلطی پر شرمندہ ہونے کا کیا فائدہ۔ جو نہیں ہونا چاہئے تھا وہ سب تو ہو گیا''..... عمران نے تلخ لہجے میں کہا تو کرنل وجاہت کی ندامت اور زیادہ بڑھ گئی۔

''میں بھی وائلٹی ماس ریز کی گلاس پر چمک دیکھ کر بیٹھا رہا اور یہی سمجھتا رہا کہ یہ ریز کنٹرول روم سے پھیلائی گئی ہے تاکہ علاقے کی سرچنگ ہوتی رہے۔ اگر میں ریز کا کاشن دیکھ کر فوراً اٹھ جاتا تو شاید ساراگ ہاتھ آ جاتا''..... عمران نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کرنل وجاہت کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی۔ کرنل وجاہت نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا ایک بٹن پریس کیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ میجر شیراز سپیکنگ۔ ہیلو۔ اوور''..... دوسری طرف سے کرنل وجاہت کی فورس کے سیکنڈ انچارج کی آواز سنائی دی۔

''یس کرنل وجاہت اٹنڈنگ۔ اوور''..... کرنل وجاہت نے کرخت لہجے میں کہا۔

''کریک سکس کے باہر ہمیں ایک لاش ملی ہے سر۔ اوور''۔ میجر شیراز نے کہا تو کرنل وجاہت اور عمران چونک پڑے۔

''کس کی لاش ہے۔ اوور''..... کرنل وجاہت نے پوچھا۔

”کوئی مقامی آدمی معلوم ہو رہا ہے جناب۔ اس کی لاش بے حد بری حالت میں ہے۔ اوور“..... میجر شیراز نے کہا۔

”او کے۔ ہم وہیں آ رہے ہیں۔ اوور“..... کرنل وجاہت نے عمران کا اشارہ دیکھ کر کہا۔

”یس سر۔ اوور“..... میجر شیراز نے کہا اور اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

”کس کی لاش ہوسکتی ہے“..... کرنل وجاہت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چل کر دیکھتے ہیں“..... عمران نے کہا تو کرنل وجاہت نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ سب سرنگ سے نکل کر تیزی سے کریک سکس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہاں میجر شیراز اور اس کے کئی ساتھی موجود تھے۔ ایک چٹان کے پاس ایک ہٹے کٹے اور کسرتی جسم والے آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس لاش کا سینہ پھٹا ہوا تھا یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے سینے پر کوئی بم پھٹ گیا تھا جس سے اس کا سینہ مکمل طور پر پھٹا ہوا تھا۔ اس لاش پر نظر پڑتے ہی عمران، جولیا اور اس کے باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔ انہوں نے لاش دیکھتے ہی پہچان لی تھی۔

”یہ تو ساراگ ہے۔ اسے کس نے ہلاک کیا ہے“..... جولیا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”اسے بلاسٹر گن سے ہلاک کیا گیا ہے۔ بلاسٹنگ ریز اس کا

سینہ پھاڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی تھی اور یہ فوراً ہلاک ہو گیا تھا“..... عمران نے لاش کی حالت دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ لاش اور اس کے ارد گرد کا جائزہ لینے لگا۔ کچھ دیر تک وہ زمین پر موجود نشان دیکھتا رہا پھر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا ان کے پاس آ گیا۔

”ساراگ یہاں اکیلا نہیں تھا۔ یہاں مادام فلاویا بھی آئی تھی۔ اس کے یہاں سینڈلوں کے مخصوص نشان موجود ہیں“..... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

”تو کیا مادام فلاویا نے اسے ہلاک کیا ہے“..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”ہاں۔ ساراگ اپنے طور پر یہاں آیا تھا اور مادام فلاویا بھی اس کا پیچھا کرتی ہوئی یہاں پہنچ گئی تھی۔ وہ کریک کے باہر ہی رک کر ساراگ کا انتظار کر رہی تھی۔ جیسے ہی ساراگ فارمولا لے کر کریک سے نکل کر باہر آیا مادام فلاویا نے اسے کوئی موقع دیئے بغیر بلاسٹنگ گن سے ہلاک کر دیا اور اس سے فارمولا لے کر یہاں سے نکل گئی“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ میں نے بھی ان نشانوں کو بغور دیکھا ہے۔ مادام فلاویا کے سینڈلوں کے نشان کریک کے باہر تک ہیں۔ وہ کریک میں داخل نہیں ہوئی تھی اور ساراگ کے قدموں کے نشان جو اس کے کریک سے باہر آنے کے نشان

ہیں اس جگہ آ کر رک گئے ہیں۔ یہیں اس پر بلاسٹنگ ریز فائر کی گئی اور وہ اچھل کر اس چٹان کے پاس آ گرا اور ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد مادام فلاویا آگے آئی اور اس نے ساراگ کی جیبوں سے سارا سامان نکالا اور یہاں سے نکل گئی۔ ایک جگہ مجھے مادام فلاویا کے ساتھ اس کے چار ساتھیوں کے جوتوں کے نشان بھی نظر آئے ہیں۔ اور یہ نشان اس طرف جاتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں''..... کیپٹن شکیل نے ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہم نے بھی ان نشانوں کو فالو کیا تھا۔ اس پہاڑی کے عقب میں کچا راستہ ہے جہاں ہمیں ایک جیپ ملی ہے۔ جیپ خالی ہے اس کے علاوہ وہاں ایک اور جیپ کے نشان بھی موجود ہیں جو یہاں سے جا چکی ہے''..... میجر شیراز نے کہا جو ان کے قریب ہی کھڑا تھا۔

''کس جیپ کے ٹائروں کے نشان ہیں''..... عمران نے پوچھا۔

''ہائیڈر پاور فورڈ کی جدید اور نئی جیپ ہے۔ ٹائروں کے نشان واضح ہیں''..... میجر شیراز نے کہا۔

''کس طرف گئی ہے وہ جیپ''..... عمران نے پوچھا۔

''اس طرف مین سڑک کی اطراف میں کئی کچی سڑکیں جاتی ہیں۔ میں نے اپنے آدمیوں کو جیپوں کے ذریعے بھیجا ہے۔ وہ چیک کر کے بتائیں گے کہ جیپ کس طرف گئی ہے''..... میجر شیراز

نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اور مجھے ایک پہاڑی کی چوٹی پر یہ مشین ملی ہے''..... میجر شیراز نے کہا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی مشین نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ اس مشین پر ایک چھوٹی سی موونگ ڈش لگی ہوئی تھی۔

''یہی وائلٹی ماس ریز چیکر مشین ہے جس کی چمک میں نے کرنل وجاہت کے پانی سے بھرے گلاس پر دیکھی تھی۔ ساراگ نے یہاں ایسی اور بھی کئی مشینیں لگا رکھی ہوں گی اور جلدی میں یہ مشین تارنا بھول گیا ہو گا''..... عمران نے کہا۔

''آپ کے پاس کوئی ہیلی کاپٹر نہیں ہے''..... جولیا نے کرنل جاہت سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں''..... کرنل وجاہت نے مختصر سا جواب دیا۔

''ہمیں یہاں رکنے کی بجائے مادام فلاویا کے پیچھے جانا ا ہیے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ فارمولا لے کر یہاں سے نکل جائے اور ہم تھ ملتے ہی رہ جائیں''..... کیپٹن شکیل نے کہا تو ان سب نے بات میں سر ہلائے اور پھر وہ تیزی سے واپس چل پڑے۔ تھوڑی ا دیر میں وہ اپنی گاڑیوں میں سوار واپس شہر کی جانب اڑے جا ہے تھے۔ عمران کے چہرے پر بدستور سوچ و بچار کے تاثرات مائی دے رہے تھے وہ یہی سوچ رہا ہو کہ مادام فلاویا یہاں سے ا کر کہاں گئی ہو اور اسے کیسے اور کہاں تلاش کیا جا سکتا ہے چونکہ

مادام فلاویا کو وہاں سے نکلے کافی وقت گزر گیا تھا اس لئے عمران فوراً اس طرف نہیں دوڑا تھا جہاں سے مادام فلاویا جیپ لے کر گئی تھی۔ میجر شیراز نے بتایا تھا کہ وہ نئی اور انتہائی طاقتور فورڈ جیپ تھی جس سے مادام فلاویا نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہو اس لئے وہ مادام فلاویا کے پیچھے اندھا دھند دوڑنے کی بجائے اس تک پہنچنے کے لئے کوئی پراپر وے ڈھونڈنا چاہتا تھا تاکہ مادام فلاویا فارمولا لے کر پاکیشیا سے نہ نکل سکے اور اسے یہ کام جلد سے جلد کرنا تھا۔

مادام فلاویا تیزی سے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور ایک طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے چہرے پر مسرت جیسے پھوٹی پڑ رہی تھی۔ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو چکی تھی اور اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ خوشی سے رقص کرنا شروع کر دے۔ کمرے میں آ کر وہ ایک الماری کی طرف بڑھی اور اس نے الماری کھول کر اس کا ایک خفیہ خانہ کھولا اور اس میں ہاتھ ڈال کر ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر لے کر وہ ڈرائینگ روم میں آ گئی اور ایک صوفے پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگی۔ جب فریکوئنسی ایڈجسٹ ہو گئی تو اس نے بٹن پریس کر کے کال دینی شروع کر دی۔

”ہیلو۔ راسکل گرل کالنگ فرام پاکیشیا۔ ہیلو۔ اوور“...... اس نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس لارڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے مادام فلاویا کے باپ لارڈ میتھوز کی آواز سنائی دی۔

”فلاویا بول رہی ہوں۔ اوور“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”ہاں بیٹی۔ اتنے دنوں بعد کیوں کال کی ہے۔ میں تمہارے لئے بہت فکر مند تھا۔ اوور“...... لارڈ میتھوز نے کہا۔

”میں اپنے کام میں مصروف تھی ڈیڈی۔ اوور“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”کیا ہوا کام کا۔ ایس ایچ فارمولے کا کچھ پتہ چلا یا نہیں۔ اوور“...... لارڈ میتھوز نے پوچھا۔

”نہ صرف پتہ چل گیا ہے بلکہ میں نے اسے حاصل بھی کر لیا ہے ڈیڈی اور بہت جلد وہ آپ تک پہنچنے والا ہے۔ اوور“۔ مادام فلاویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ کہاں سے ملا تمہیں فارمولا اور تم نے اسے میرے پاس کیسے بھجوایا ہے۔ اگر تمہیں فارمولا مل گیا تھا تو تم اسے لے کر خود واپس کیوں نہیں آئی۔ اوور“...... مادام فلاویا کی بات سن کر لارڈ میتھوز نے ایک ساتھ کئی سوال کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے یہاں ابھی بہت سے کام کرنے ہیں ڈیڈی۔ جب تک میں اپنے تمام کام مکمل نہیں کر لیتی۔ میں واپس نہیں آؤں گی اور میں نے فارمولا مارتھر کے ہاتھ بھجوایا ہے۔ وہ سپیشل فلائٹ سے کافرستان گیا ہے اور جلد ہی وہاں سے وہ پالینڈ پہنچ جائے گا اور

فارمولے کی ڈائری آپ کے سپرد کر دے گا۔ اوور“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”لیکن تمہارا اب وہاں کون سا کام باقی ہے۔ تم واپس کیوں نہیں آ رہی۔ اوور“...... لارڈ میتھوز نے حیرت اور پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

”میں نے عمران سے ایک وعدہ کیا ہے ڈیڈی۔ جب تک میں وہ وعدہ پورا نہیں کر لیتی۔ میں واپس نہیں آؤں گی۔ اوور“۔ مادام فلاویا نے کہا۔

”کیسا وعدہ۔ اوور“...... لارڈ میتھوز نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”میں نے اس سے کہا تھا کہ جب میں اپنا مشن مکمل کر لوں گی تو میں اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک ایک کر کے ہلاک کر دوں گی۔ اب چونکہ میں اپنا مشن پورا کر چکی ہوں اور جلد ہی عمران کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ فارمولا میں نے حاصل کر لیا ہے تو وہ کسی بھوت کی طرح میرے پیچھے لگ جائے گا اور وہ فارمولے کے حصول کے لئے اپنی ٹیم کے ساتھ پالینڈ بھی پہنچ سکتا ہے اس لئے اس کا اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک ہونا بے حد ضروری ہے تاکہ وہ فارمولے کے حصول کے لئے پالینڈ نہ پہنچ سکے۔ اوور“...... مادام فلاویا نے سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ تو کیا تم اکیلی ان سب کا مقابلہ کر سکو گی۔ اوور“۔ لارڈ

نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں ان سب کے لئے اکیلی ہی کافی ہوں لیکن آپ فکر نہ کریں میرے ساتھ میرے پانچ ساتھی ہیں۔ بالڈی۔ مارتھر، ایڈگر، کارٹر اور کارٹ۔ بالڈی کے بارے میں مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ علی عمران کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے۔ مارتھر کو میں نے فارمولا دے کر آپ کے پاس واپس بھیج دیا ہے اور اب میرے ساتھ کارٹر، ایڈگر اور کارٹ ہیں۔ ان کے ساتھ مل کر میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے موت کے گھاٹ اتار دوں گی اور جب وہ سب اپنے انجام تک پہنچ جائیں گے تب میں واپس آ جاؤں گی۔ اوور“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”لیکن بیٹی۔ عمران تمہارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ تم واپس آ جاؤ۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی تمہارے پیچھے پالینڈ آئے تو میں خود انہیں سنبھال لوں گا۔ تم جتنی جلد ممکن ہو سکے نکلو وہاں سے۔ اوور“...... لارڈ میتھوز نے کہا۔

”نہیں ڈیڈی۔ آپ جانتے ہیں کہ میں ایک بار جو فیصلہ کر لوں اسے ہر صورت میں پورا کرتی ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے اور جب تک میں اپنا مقصد پورا نہیں کر لیتی میری واپسی نہیں ہو گی۔ اوور“۔ مادام فلاویا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”یہ تمہارا فیصلہ نہیں ضد ہے۔ اوور“...... لارڈ نے اس بار

قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس ڈیڈی۔ اور میں اپنی ہر ضد پوری کراتی ہوں۔ یہ آپ بھی جانتے ہیں۔ اوور“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ تم نے فارمولا کہاں سے اور کیسے حاصل کیا ہے اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ اصلی فارمولا ہے۔ اوور“...... لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے اس نے اپنی بیٹی کی ضد پر ہار مان لی ہو۔

”یہ فارمولا میں نے نہیں ساراگ نے حاصل کیا تھا۔ چونکہ وہ میرے سینڈیکیٹ کا حصہ تھا اور وہ یہاں مجھ پر اپنی برتری جمانے کے لئے آیا تھا اس لئے میں نے اسے فوری طور پر ٹریس کرنے کا کام شروع کر دیا تھا۔ مجھے اس بات کا پتہ چلا تھا کہ ساراگ کو ایس ایچ سنٹر کا علم ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں فوری طور پر اس کے پیچھے آ گئی۔ ساراگ کے پاس میرا دیا ہوا سپیشل واچ ٹرانسمیٹر تھا۔ میں نے ایک مشینی آلے سے اسے ٹریک کیا تو پتہ چلا کہ وہ ایک زمین دوز سرنگ میں ہے اور وہ سرنگ کے راستے ایس ایچ سنٹر میں داخل ہو گیا ہے۔ میں باہر ہی رک گئی۔ وہ جس راستے سے سرنگ میں گیا تھا مجھے یقین تھا کہ وہ اسی راستے سے باہر آئے گا۔ جس مشین سے میں اسے ٹریک کر رہی تھی اس سے مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس نے اپنی حفاظت کا کیا بندوبست کیا ہے۔ اس نے

ڈاجنگ مشین آن کر رکھی تھی جس سے نہ تو اسے کسی کیمرے کی آنکھ سے دیکھا جا سکتا تھا اور نہ ہی کسی ریز سے چیک کیا جا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اس ریز کے سرکل میں اس پر بم اور گولی بھی اثر نہیں کر سکتی تھی۔ میرے پاس بلاسٹر گن تھی۔ وہ پہاڑی سے جیسے ہی باہر آیا میں نے اسے کوئی موقع دیئے بغیر اس پر بلاسٹر ریز فائر کر دی جو اس کے سینے پر پڑی اور اس کا سینہ پھٹ گیا اور وہ وہیں ہلاک ہو گیا۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی میں نے اس کی تلاشی لی اور اس کی خفیہ جیب سے ایس ایچ فارمولے کی ڈائری نکال لی اور پھر میں نے وہاں سے نکلنے میں دیر نہ لگائی۔ رہی بات فارمولا اصلی ہونے کی تو میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ اصلی فارمولا ہے جو ڈاکٹر ناصر شمسی نے اپنے ہاتھوں سے ایک ڈائری میں تحریر کیا ہوا ہے۔ ڈائری مخصوص قسم کی ہے جس کے صفحات کی نہ تو کاپی کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس کا پرنٹ بنایا جا سکتا ہے۔ میں نے پوری تسلی کرنے کے بعد ڈائری آپ کو بھجوائی ہے۔ اوور''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم نے ساراگ کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوور''...... لارڈ کی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ اس نے میرے راستے میں آنے کی کوشش کی تھی اور میرے منہ کا نوالہ چھیننا چاہا تھا اور میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی تھی اس لئے اس کی ہلاکت طے تھی۔ وہ ایس ایچ سنٹر تک پہنچ چکا

تھا اور میں بھی وہاں پہنچ گئی تھی۔ اگر وہ اندر جا کر کارروائی نہ کرتا تو ایسی ہی کارروائی میں جا کر کرتی اور ایس ایچ سنٹر سے فارمولا نکال لاتی۔ میں نے جان بوجھ کر ساراگ کو موقع دیا تھا تاکہ باہر آتے ہی اسے ہلاک کر دوں۔ اوور''...... مادام فلاویا نے سفاکی سے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ مجھے یقین ہے جس طرح تم نے ایس ایچ فارمولے کے حصول میں کامیابی حاصل کی ہے اسی طرح تم اپنے دوسرے ٹاسک میں بھی ضرور کامیاب رہو گی اور اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو لاشوں میں تبدیل کر کے ہی واپس آؤ گی۔ اوور''۔ لارڈ نے اس بار قدرے خوشگوار موڈ میں کہا۔

''یس ڈیڈی۔ ایسا ہی ہو گا۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے ہی دم لوں گی اور اس کے لئے مجھے چاہے کچھ بھی کرنا پڑا میں ضرور کروں گی۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو میرے ہاتھوں سے بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔ اوور''۔ مادام فلاویا نے بڑے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارے تینوں ساتھی اب کہاں ہیں۔ کیا وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ اوور''...... لارڈ میتھوز نے پوچھا۔

''میں نے انہیں ریڈ ڈاٹ کے باقی دو کلرز کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ان کلرز کو میری ہلاکت کے لئے ساراگ نے ہی پاکیشیا میں موجود اپنے ایک ساتھی کے ذریعے ہائر کیا تھا۔

اوور''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''سارا گ نے۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ اوور''۔ لارڈ کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی تو مادام فلاویا نے اسے کراسٹ سے ملنے والی ساری معلومات کی تفصیل بتا دی۔

''سارا گ نے واقعی تمہیں آگے بڑھنے سے روکنے اور تمہارا مشن خود مکمل کرنے کے لئے یہ ساری گیم کھیلی تھی۔ اس نے میرے ساتھ بھی دھوکا کیا تھا۔ اچھا کیا جو تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے ورنہ میں بھی اسے یہ سب معلوم ہونے پر موت سے کم کی سزا نہ دیتا۔ اوور''...... لارڈ نے کہا۔

''وہ اپنی اوقات سے بڑھ گیا تھا ڈیڈی۔ اس لئے اسے اوقات دکھانا ضروری تھا۔ اوور''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم نے جو کرنا ہے جلد سے جلد کرو اور پھر واپس آ جاؤ۔ تم جانتی ہو کہ تم میرا سب کچھ ہو اور میں تمہیں خود سے زیادہ عرصہ دور نہیں رکھ سکتا۔ اوور''...... لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یس ڈیڈی۔ بس میرا کام ختم ہو جائے پھر میں واپس آنے میں دیر نہیں لگاؤں گی۔ اوور''...... مادام فلاویا نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ ابھی اس نے ٹرانسمیٹر بند کیا ہی تھا کہ اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے فوراً ٹرانسمیٹر صوفے کی سائیڈ پر پڑے کشن کے

نیچے چھپایا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھی۔

''کون ہے''...... اس نے اونچی آواز میں پوچھا۔

''کارٹر ہوں مادام''...... باہر سے اس کے ساتھی کی آواز سنائی دی تو مادام فلاویا نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے لاک کھول کر دروازہ کھولا تو باہر واقعی اس کا خاص ساتھی کارٹر کھڑا تھا۔ کارٹر کے ساتھ اس کے باقی دو ساتھی ایڈگر اور کارسٹ بھی موجود تھے۔ مادام فلاویا دروازے سے ہٹی تو وہ تینوں اندر آ گئے۔

''کیا ہوا ان دونوں کا''...... مادام فلاویا نے واپس سٹنگ روم میں آ کر ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہم نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا ہے مادام''...... کارٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ کیسے ہلاک کیا ہے۔ تفصیل بتاؤ''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''ان کے بارے میں کراسٹ نے جو معلومات دی تھیں وہ درست تھیں مادام۔ وہ ہوٹل ایونیو کے ایک کمرے میں ہی موجود تھے۔ ہم تینوں ایک ویٹر کو بھاری معاوضہ دے کر ان کے کمرے تک پہنچے اور پھر ہم نے اسی ویٹر کے ذریعے ان سے کمرہ کھلوایا۔ جیسے ہی اندر موجود ایک آدمی نے دروازہ کھولا ہم نے مشین پسٹل سے جن پر سائیلنسر لگا ہوا تھا اس پر فائرنگ کر دی اور فوراً کمرے

میں گھس گئے۔ دوسرا آدمی بھی اندر ہی موجود تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا ہم نے اسے بھی بھون دیا اور جس ویٹر نے ان تک پہنچانے میں ہماری مدد کی تھی ہم نے اسے بھی گولیاں مار کر ہلاک کیا اور پھر ان کا کمرہ بند کر کے خاموشی سے باہر آ گئے''...... کارٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے ان دونوں کی ہلاکت کی تصدیق کی تھی''...... مادام فلاویا نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یس مادام۔ ہم نے انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا۔ واپسی پر ہم نے ان کے سروں میں بھی گولیاں اتار دی تھیں تاکہ ان کے زندہ رہنے کا کوئی چانس باقی نہ رہ سکے''...... ایڈگر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ ہمارے تین اہم کام مکمل ہو گئے ہیں۔ ساراگ بھی گیا۔ اس کے کرائے کے قاتل بھی ختم ہو گئے اور ایس ایچ فارمولا بھی ہم نے حاصل کر لیا ہے۔ اب بس ہمارا لاسٹ ٹاسک باقی ہے۔ اس ٹاسک کے پورا ہوتے ہی ہمارے چاروں مشن پورے ہو جائیں گے اور پھر ہم اطمینان سے پالینڈ روانہ ہو جائیں گے''۔ مادام فلاویا نے کہا۔

''یس مادام''...... ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

''آج ہم نے کافی کام کئے ہیں اس لئے آج ہم آرام کریں گے اور صبح ہوتے ہی ہم لاسٹ ٹاسک پر اپنا کام شروع کر دیں گے۔ تم تینوں کو کیا کرنا ہے یہ میں پہلے ہی تمہیں بتا چکی ہوں۔ ہم

نے اپنے اپنے حصے کے ٹارگٹ چن لئے ہیں۔ کل سے ہم اس پر ہی کام کریں گے اور ایک ایک کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر ختم کر دیں گے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''یس مادام''...... ان تینوں نے بار پھر ایک ساتھ جواب دیا۔

''اب تم جاؤ اور جا کر آرام کرو۔ میں بھی آرام کرنا چاہتی ہوں تاکہ صبح فریش ہو کر میں عمران کے خلاف اپنے مشن کا آغاز کر سکوں''...... مادام فلاویا نے کہا۔ ان تینوں نے ایک بار پھر یس مادام کہا اور پھر وہ مڑ کر اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ یہ ایک چھوٹی سی رہائش گاہ تھی جو مادام فلاویا کے کہنے پر کارٹر نے ایک پراپرٹی ڈیلر سے حاصل کی تھی۔ بالڈی کی مہیا کی ہوئی جگہ سے وہ فوراً ہی شفٹ ہو کر یہاں پہنچ گئے تھے۔ مادام فلاویا کو یہ تو پتہ چل چکا تھا کہ بالڈی ہلاک ہو چکا ہے لیکن اسے اس بات کا ابھی تک علم نہیں تھا کہ بالڈی کو کس نے ہلاک کیا ہے۔ اس کی لاش مادام فلاویا کے ایک ساتھی کارٹ نے دیکھی تھی جو اتفاق سے اسی سڑک کی طرف چلا گیا تھا جہاں بالڈی کی کار کھڑی تھی۔

وہاں بالڈی کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی تھیں اور بالڈی لاش کی صورت میں ایک درخت کے ساتھ الٹا لٹکا ہوا تھا۔ بالڈی کی ہلاکت کی اطلاع ملتے ہی مادام فلاویا کو خاص طور پر عمران پر شک ہوا تھا کیونکہ بالڈی اور اس کے ساتھی عمران کی نگرانی پر مامور تھے۔

مادام فلاویا کو یقین تھا کہ عمران کو اپنی نگرانی کا علم ہو گیا ہو گا اس لئے اس نے بالڈی اور اس کے ساتھیوں کو قابو کر کے بالڈی کی زبان کھلوائی ہو گی۔

بالڈی نے عمران کے سامنے یقیناً سب کچھ اگل دیا ہو گا اس لئے مادام فلاویا نے فوری طور پر وہ ٹھکانہ خالی کر دیا جس کے بارے میں بالڈی جانتا تھا۔ وقتی طور پر انہیں ایک چھوٹی رہائش گاہ ملی تھی جو شہر سے دور تھی لیکن مادام فلاویا اور اس کے تینوں ساتھیوں کے لئے یہ کافی تھی۔ اس لئے مادام فلاویا مطمئن تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی لاکھ سر پٹک لیں وہ اس تک نہیں پہنچ سکیں گے اور ایس ایچ فارمولا بھی ان کی دسترس سے نکل گیا تھا۔ جس کا حصول اب ان کے لئے ناممکن ہو گیا تھا۔

فون کی گھنٹی بجی تو لارڈ میتھوز جو کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے گہری سوچوں میں غرق تھا چونک پڑا۔ اس نے سر اٹھایا اور میز پر پڑے کئی رنگوں کے فون سیٹوں کی طرف دیکھنے لگا۔ میز پر پڑے سفید رنگ کے فون پر ایک بلب جل بجھ رہا تھا جو اس بات کا شارہ تھا کہ اسی فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔ لارڈ میتھوز سیدھا ہوا اور س نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''لارڈ بول رہا ہوں''..... اس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''مارتھر بول رہا ہوں لارڈ''..... دوسری طرف سے ایک لرزتی ر کپکپاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''مارتھر۔ تم۔ کہاں ہو تم اور یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے۔ تم اس رر کپکپا کیوں رہے ہو''..... لارڈ نے مارتھر کی آواز سن کر بری رح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''لل۔ لل۔ لارڈ۔ وہ وہ.....'' دوسری طرف سے مارتھر نے

ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ جان کنی کے عالم میں ہو اور اس کے منہ سے آواز ہی نہ نکل رہی ہو۔

''کیا ہوا ہے نانسنس۔ جلدی بولو۔ مجھے تمہاری حالت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ کہاں ہو تم اور وہ ڈائری کہاں ہے جو تمہیں میری بیٹی نے دی تھی''...... لارڈ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید پریشانی کا عنصر تھا۔

''ڈی کے۔ وہ ڈائری ڈی کے کا آدمی لے گیا ہے لارڈ اور اس نے مجھے گولی مار دی ہے۔ میں مر رہا ہوں لارڈ۔ مجھے بچا لو۔ فار گاڈ سیک۔ میری مدد کرو لارڈ''...... دوسری طرف سے مارتھر نے لرزتی اور ٹوٹی پھوٹی آواز میں کہا تو لارڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ڈی کے کا آدمی۔ کون ڈی کے کا آدمی۔ جلدی بولو نانسنس اور تم کہاں ہو''...... لارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں۔ میں......'' مارتھر کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتا اسی لمحے لارڈ نے ایک فائر کی آواز سنی اور اس فائر کی آواز کے ساتھ رسیور بے جان ہو گیا۔ شاید مارتھر کے پاس کوئی تھا جس نے مارتھر کو کال کرتے دیکھ لیا تھا اور اس نے فائر کر کے مارتھر کے فون کو گولی مار کر تباہ کر دیا تھا۔ لارڈ کا چہرہ حیرت اور غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ غصے سے بار بار ہیلو ہیلو کہہ کر چیخ رہا تھا لیکن دوسری طرف سے اب بھلا اسے آواز کیسے سنائی دے سکتی تھی۔ لارڈ نے غصے کی شدت سے رسیور کریڈل پر ڈ

دیا اور پیچھے ہٹ کر گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ ڈی کے کا نام سن کر اس کے دماغ میں ہتھوڑوں جیسی ضربیں لگنی شروع ہو گئی تھیں۔ اس کا چہرہ اور آنکھیں خونخوار درندوں کی طرح سرخ ہوتی جا رہی تھیں اور اس کا جسم اس بری طرح سے کانپ رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ڈی کے، کے اپنے ہاتھوں سے ٹکڑے اڑا دے۔

''یہ بدبخت ڈی کے بیچ میں کہاں سے ٹپک پڑا ہے اور اسے ایس ایچ فارمولے کے بارے میں کیسے علم ہوا''...... لارڈ نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ اسی طرح غصے سے کھولتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس لارڈ''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل اسسٹنٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''والٹر کو فوراً میرے پاس بھیجو''...... لارڈ نے کرخت لہجے میں کہا اور دوسری طرف کا جواب سنے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نوجوان کی فراخ پیشانی اور چمکدار آنکھیں اس کی ذہانت کا غماز تھیں۔

''آپ نے مجھے بلایا تھا لارڈ''...... نوجوان نے کہا۔

''ہاں۔ آؤ بیٹھو''...... لارڈ نے اسے دیکھ کر مخصوص لہجے میں کہا

تو نوجوان جو سارا گ کے بعد مادام سینڈیکیٹ کا تھرڈ انچارج تھا آگے بڑھا اور شکریہ کہہ کر لارڈ کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ لارڈ کے چہرے پر ہنوز پریشانی اور غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

''آپ کچھ پریشان ہیں لارڈ''...... والٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''سنو والٹر۔ تم جانتے ہو کہ فلاویا پاکیشیا ایک اہم مشن پر گئی ہوئی ہے''...... لارڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس لارڈ۔ آپ نے بتایا تھا کہ مادام، پاکیشیا سے ایس ایچ فارمولا حاصل کرنے گئی ہیں''...... والٹر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اس نے فارمولا حاصل کر لیا ہے اور اس نے فارمولا جو ایک ڈائری میں درج ہے مارتھر کے ذریعے یہاں بھیجا ہے''...... لارڈ نے کہا۔

''گڈ شو۔ مادام کی کامیابی پر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں لارڈ۔ بلاشبہ مادام آج تک اپنے کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوئی ہیں۔ ان کا نام ہی ان کی کامیابی کی دلیل ہے''...... والٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فلاویا تو اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئی ہے اور اس نے مارتھر کے ہاتھ فارمولا بھی یہاں بھیج دیا تھا۔ میں یہاں مارتھر کا ہی منتظر تھا لیکن ابھی چند لمحے پہلے اس کا فون آیا ہے۔ وہ تشویشناک

حالت میں تھا اور بمشکل بات کر رہا تھا''...... لارڈ نے کہا تو والٹر بری طرح سے چونک پڑا۔

''تشویشناک حالت میں تھا اور بمشکل سے بات کر رہا تھا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں لارڈ۔ کیا ہوا ہے اسے''...... والٹر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''اسے گولی ماری گئی ہے''...... لارڈ نے کہا تو والٹر اچھل پڑا۔

''اوہ۔ کس نے ماری ہے اسے گولی اور وہ کہاں ہے''...... والٹر نے اسی انداز میں کہا۔

''اس نے فون پر بتایا تھا کہ ڈی کے، کے آدمی نے اس پر حملہ کیا ہے۔ اسے گولی ماری گئی ہے۔ وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ وہاں موجود کسی نے اس کے فون سیٹ پر گولی چلا کر اسے تباہ کر دیا۔ وہ مجھے یہ نہیں بتا سکا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ میں نے تمہیں اسی لئے بلایا ہے۔ پتہ لگاؤ کہ اس نے کہاں سے کال کی تھی اور وہ کس حالت میں ہے''...... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ۔ میں ابھی پتہ کرتا ہوں''...... والٹر نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا۔

''اس نے میرے جنرل نمبر پر کال کی تھی۔ اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اپنے سیل فون سے کال کی تھی یا کسی اور نمبر سے۔ تم میرے جنرل فون سے لاسٹ کال ٹریس کرو تو تمہیں پتہ چل جائے گا کہ اس نے کہاں سے کال کی تھی''...... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ۔ میں ابھی پتہ لگاتا ہوں''...... والٹر نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی اسے گئے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ اسی لمحے میز پر رکھے سفید رنگ کے فون کی ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی۔

''لارڈ میتھوز بول رہا ہوں''...... لارڈ میتھوز نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

''ڈی کے بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی اور لارڈ میتھوز بری طرح سے اچھل پڑا۔

''تم۔ مجھے کال کرنے کی تمہیں جرأت کیسے ہوئی ہے نانسنس۔ کیوں کال کی ہے مجھے''...... لارڈ نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں لارڈ میتھوز''...... دوسری طرف سے ڈی کے کی مسکراتی ہوئی طنزیہ آواز سنائی دی۔

''شکریہ۔ کس بات کا شکریہ نانسنس''...... لارڈ نے گرج کر کہا۔

''جس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے میں پاگل ہو رہا تھا آج وہ تمہاری وجہ سے مجھ تک پہنچ گیا ہے۔ اس کے لئے میں دل سے تمہارا مشکور ہوں۔ بے حد مشکور''...... ڈی کے نے ہنستے ہوئے کہا تو لارڈ میتھوز غرا کر رہ گیا۔

''ہونہہ۔ تو مارتھر سچ کہہ رہا تھا۔ اس پر تم نے حملہ کیا تھا اور تم

نے ہی اس سے فارمولا چھینا ہے''...... لارڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے ہی اس کے پیچھے اپنے آدمی بھیجے تھے۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ تمہاری راسکل بیٹی نے فارمولا حاصل کر لیا ہے اور اس نے فارمولا مارتھر کے ہاتھ پالینڈ بھیجا ہے اور مارتھر پاکیشیا سے کافرستان نکل گیا ہے اور وہاں سے پہلی دستیاب فلائٹ سے پالینڈ پہنچ رہا ہے تو میں نے فوراً اس کے پیچھے اپنے آدمی لگا دیئے۔ میرے آدمیوں نے مارتھر کو گھیر لیا اور راستے میں اس کی کار کے ٹائر برسٹ کر کے اسے گولیاں مار دیں اور اس کی تلاشی لے کر اس کے بریف کیس کے خفیہ خانے سے وہ ڈائری حاصل کر لی جس میں ایس ایچ فارمولا درج ہے''...... ڈی کے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو لارڈ میتھوز کا چہرہ غصے سے اور زیادہ سرخ ہو گیا۔ اس کا لاغر جسم غصے کی شدت سے بری طرح سے کانپنے لگا۔

''یہ سب کر کے تم نے اپنی قبر کھود لی ہے ڈی کے۔ تم نے لارڈ میتھوز کے منہ سے اس کا نوالہ چھینا ہے۔ لارڈ میتھوز تم پر قہر بن کر ٹوٹے گا اور تم سمیت تمہاری ساری فورس کو ملیا میٹ کر کے رکھ دے گا۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ فارمولا مجھے واپس کر دو۔ ورنہ......'' لارڈ میتھوز نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ آہستہ چیخو۔ اب تم بوڑھے ہو چکے ہو لارڈ۔ بوڑھوں کے لئے اس قدر زور سے چیخنا مناسب نہیں ہوتا۔ تمہارا گلا بیٹھ جائے گا اور تمہیں کھانسی کا دورہ پڑ جائے گا۔ تم پہلے ہی دمہ

کے مریض ہو ایسا نہ ہو کہ چیخ کر بولنے سے تمہارا دم ہی گھٹ جائے اور سنو۔ ڈی کے ایک بار جو چیز حاصل کر لیتا ہے اسے واپس نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی اس سے اس کا شکار چھین سکتا ہے۔ ایس ایچ فارمولے کو بھول جاؤ۔ یہ تمہارے لئے نہیں ہے۔ یہ فارمولا میرا ہے اور اب میرے کام آئے گا۔ میں اسے انڈر ورلڈ کے ذریعے ایکریمیا یا اسرائیل کو فروخت کروں گا اور اس سے اتنی دولت کماؤں گا کہ تم سے بھی بڑا لارڈ بن جاؤں گا۔ تم اور تمہاری راسکل گرل میرے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ تم سب نے صرف ڈی کے کا نام سنا ہوا ہے۔ ڈی کے کون ہے اور کہاں ہے اس کا آج تک پالینڈ کی کوئی ایجنسی بھی سراغ نہیں لگا سکی تو تم اور تمہاری راسکل ڈاٹر بھلا مجھے کیسے ٹریس کر سکتی ہے۔ میں نے تمہارے منہ کا نوالہ پہلی بار نہیں چھینا اس سے پہلے بھی میں تمہیں ایسے بہت سے نقصان پہنچا چکا ہوں۔ تم اور تمہارے آدمیوں کے ساتھ تمہاری راسکل ڈاٹر مجھے پہلے بھی تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کر چکی ہے لیکن میں تمہارے نزدیک ہونے کے باوجود تم سب سے بہت دور ہوں۔ اتنا دور کہ تم میری گرد بھی نہیں پا سکتے''...... ڈی کے نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''احمقانہ باتیں مت کرو ڈی کے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ یہ فارمولا مجھے دے دو ورنہ یہ فارمولا تمہارے حلق میں ہڈی کی طرح پھنس جائے گا جسے نہ تم اگل سکو گے نہ نگل سکو گے۔ تم نہیں

جانتے کہ یہ فارمولا میں نے کس کے لئے حاصل کیا ہے''...... لارڈ نے خود کو کنٹرول کرتے ہوئے قدرے نرم لہجے میں کہا ورنہ ڈی کے کی باتیں سن کر اس کا خون کھولنا شروع ہو گیا تھا اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ڈی کے ایک بار اس کے سامنے آ جائے تو وہ اپنے ہاتھوں سے اس کی بوٹیاں اڑا دے۔

''مجھے معلوم ہے لارڈ میتھوز کہ تم نے یہ فارمولا کس کے لئے اور کس کے کہنے پر حاصل کیا ہے''...... ڈی کے کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی تو لارڈ میتھوز ایک بار پھر چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے نانسنس۔ یہ انتہائی خفیہ ڈیل ہے''...... لارڈ میتھوز نے غرا کر کہا۔

''تمہاری ہر خفیہ ڈیلز کا مجھے علم ہوتا ہے ڈیئر۔ یہ فارمولا تم نے اسرائیل کی ریڈ کیٹ ایجنسی کے لئے حاصل کیا ہے۔ ریڈ کیٹ کی چیف جو ایک عورت ہے اور اس کا نام ٹریسا ہے وہ خود تمہارے پاس پالینڈ آئی تھی۔ تم نے اس سے خفیہ ملاقات کی تھی اور اس نے تمہیں ایس ایچ فارمولے کے لئے تمہاری اوقات سے بھی بڑھ کر معاوضہ دیا تھا۔ کہو تو میں اس معاوضے کی بھی تفصیل بتا دوں کہ وہ کتنا تھا اور تمہارے کس بنک اکاؤنٹ میں اور کس نام سے جمع کرایا گیا تھا''...... ڈی کے نے اسی طرح ہنستے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور طنز کا عنصر نمایاں تھا۔

''تو تم ہر وقت میری نگرانی کرتے ہو''...... لارڈ میتھوز نے غرا

کر کہا۔

''ہاں۔ تمہاری اور تمہاری بیٹی کی کوئی بات مجھ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ یہ سمجھ لو کہ میری نظریں ہر وقت تم دونوں پر ہی رہتی ہیں۔ تم دونوں کب کیا کرتے ہو کس سے ملتے ہو اور تمہارے پروگرامز کیا ہوتے ہیں ان سب کا سب سے پہلے مجھے ہی علم ہوتا ہے''۔ ڈی کے نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو یہاں تمہارے آدمی موجود ہیں جو میرے سینڈیکیٹ میں چھپے ہوئے ہیں''...... لارڈ میتھوز نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''تمہارے نہیں تمہاری بیٹی کے مادام سینڈیکیٹ میں موجود ہیں میرے آدمی''...... ڈی کے نے ہنس کر کہا۔

''ہونہہ۔ کون ہیں وہ۔ مجھے ایک کا بھی نام بتا دو تو میں اس کی بوٹیاں اُڑا دوں گا''...... لارڈ میتھوز نے گرج کر کہا۔

''ڈی کے نام ہے میرا اور ڈی کے احمق نہیں ہے جو تمہیں اپنے آدمیوں کی ٹپ دیتا پھرے۔ او کے وش یو گڈ لک۔ میں نے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا سو کر دیا۔ اب گڈ بائی''...... ڈی کے نے کہا اور اس سے پہلے کہ لارڈ میتھوز اس سے مزید کوئی بات کرتا دوسری طرف سے لائن بے جان ہو گئی اور لارڈ بے اختیار جبڑے بھینچ کر رہ گیا۔ اس نے غصے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے نیلے رنگ کا فون اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا اور

پھر اس نے رسیور کان سے لگا لیا۔

''والٹر بول رہا ہوں لارڈ۔ حکم''...... رابطہ ملتے ہی والٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''جس نمبر پر مارتھر کی کال آئی تھی اس پر ابھی ڈی کے کی بھی کال آئی ہے۔ اس نے اعتراف کیا ہے کہ اس نے مارتھر کو ہلاک کر کے اس سے فارمولا حاصل کر لیا ہے۔ اس نے جس نمبر سے مجھے کال کی ہے اسے فوراً ٹریس کرو''...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس لارڈ۔ میں اس کا نمبر ابھی ٹریس کرتا ہوں''۔ والٹر نے اسی انداز میں کہا۔

''نمبر ٹریس کر کے مجھے بتانا اور اپنی فورس تیار رکھو۔ آج ڈی کے نے میرے غصے کو للکارا ہے۔ میں اسے ہر حال میں ٹریس کر کے اس تک پہنچنا چاہتا ہوں۔ جب تک میں اسے ہلاک کر کے اس سے ایس ایچ فارمولا حاصل نہیں کر لیتا مجھے سکون نہیں ملے گا۔ اس لئے ہر حال میں اور ہر قیمت پر اسے ٹریس کرو۔ سنا تم نے''۔ لارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس لارڈ۔ میں کوشش کرتا ہوں''...... والٹر نے کہا۔

''کوشش نہیں نانسنس۔ میں نے کہا ہے کہ اسے ہر حال میں اور ہر قیمت پر تلاش کرنا ہے۔ تم نے میرے سامنے دوبارہ کوشش کا لفظ استعمال کیا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گا۔

نانسنس''...... لارڈ نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا۔

''یس لارڈ۔ میں اسے ہر حال میں تلاش کر لوں گا''...... لارڈ کی غصیلی آواز سن کر والٹر نے سہم جانے والے لہجے میں کہا اور لارڈ نے غصے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''نانسنس۔ مجھ سے کوشش کرنے کی بات کر رہا ہے۔ میری بیٹی نے پاکیشیا جا کر ٹاپ سیکرٹ فارمولا تلاش کر لیا ہے اور یہ نانسنس پالینڈ میں موجود ایک آدمی کو تلاش نہیں کر سکا اب تک۔ اس نے اگر ڈی کے کا پتہ نہ لگایا تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا''۔ لارڈ نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بدستور غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے چنگاریاں سی چھوٹ رہی تھیں۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز
خاص نمبر
ہارڈ ٹارگٹ
مظہر کلیم ایم اے

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ------ محمد ارسلان قریشی
----------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ------ محمد اشرف قریشی
طابع ------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 150/-

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ''ہارڈ ٹارگٹ'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کہانی کا ٹیمپو ظاہر ہے اب عروج کی طرف بڑھ رہی ہے اس لئے آپ یہ حصہ پڑھنے کے لئے بے چین ہوں گے لیکن اگر پہلے اپنے چند خطوط بھی پڑھ لیں تو اس سے یقیناً چاشنی دوبالا ہو جائے گی۔

میانوالی سے آصف حمید لکھتے ہیں۔ آپ کے تمام ناول پڑھ چکا ہوں۔ مجھے سب ناول پسند ہیں لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ آج کل فور سٹارز عمران اور دوسرے ساتھیوں سے ناراض ہیں کہ وہ ان کے بغیر ہی عمران کے ساتھ جا کر مشن پورا کر آتے ہیں اور ان سے کوئی کام نہیں لیا جاتا۔ کیا یہ درست ہے۔

محترم آصف حمید صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ جہاں تک کسی بھی مشن میں فور سٹارز کی شمولیت کا تعلق ہے تو یقیناً اس کا فیصلہ عمران مشن کے مخصوص حالات اور کرداروں کی صلاحیتوں کو سامنے رکھ کر کرتا ہے اس لئے اس میں ناراضگی والی تو کوئی بات نہیں ہوتی۔ فور سٹارز کا مشن جب سامنے آتا ہے تو وہ ان سے بھی اسی طرح کام لیتا ہے جیسا دوسرے ساتھیوں سے لیتا ہے۔ تو کیا ان حالات میں جولیا سمیت باقی ممبران کو بھی فور سٹارز

اور عمران سے ناراض ہونا چاہئے۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

رحیم یار خان سے ساجد حسن خان لکھتے ہیں کہ آپ کا ناول ''ٹائیگر ان ایکشن'' بے حد پسند آیا ہے۔ جس کے لئے میری طرف سے اور میرے دوستوں کی طرف سے آپ کو دلی مبارک باد ہو۔ مجھے امید ہے آپ آئندہ بھی اسی طرح بھرپور انداز کے ناول تحریر کرتے رہیں گے۔ آپ کا ایک پرانا ناول حلقہ موت تھا جس کا آخری حصہ ٹاپ ٹارگٹ تھا۔ اس ناول میں عمران کا مقابلہ ایک انتہائی جدید اور طاقتور کمپیوٹر سے ہوتا ہے جو انتہائی دلچسپ تھا۔ اس کے بعد آپ کے کسی ناول میں جدید کمپیوٹر نہیں آیا۔ اس کی کیا وجہ ہے جبکہ آپ اپنے ناولوں میں جدید ٹیکنالوجی لاتے ہیں تو چاشنی اور بڑھ جاتی ہے۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے۔

محترم ساجد حسن خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کے لئے میں آپ کا اور آپ کے دوستوں کا دلی طور پر مشکور ہوں۔ موجودہ دور جدید ٹیکنالوجی کا ہے اور میری یہی کوشش ہوتی ہے کہ دنیا بھر میں ایجاد ہونے والی جدید ٹیکنالوجی سے قارئین کو متعارف کراتا رہوں اور قارئین واقعی اسے پسند بھی کرتے ہیں۔ جہاں تک ٹاپ ٹارگٹ ناول کے جدید کمپیوٹر کی بات ہے تو جیسے ہی مزید ایسے کمپیوٹر سے عمران کا واسطہ پڑے گا اس کی تفصیل بھی آپ کے سامنے آ جائے گی۔ جس کے لئے ظاہر ہے آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

حویلی لکھا سے حسین نواز لکھتے ہیں۔ آپ کا پرانا قاری ہوں اور اب تک آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول پڑھ چکا ہوں۔ آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول ایک سے بڑھ کر ایک اور نئے سے نئے موضوع سے بھرپور ہوتے ہیں جنہیں پڑھ کر لطف آ جاتا ہے۔ جب تک ناول ہم پڑھ کر اسے ختم نہ کر لیں اس وقت تک ناول ہاتھ سے رکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ بلیک ورلڈ ہمارا پسندیدہ ناول ہے۔ امید ہے آپ جلد ہی ایسے مزید ناول لکھیں گے۔

محترم حسین نواز صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ جیسے دوست ہی کسی مصنف کا بہترین اثاثہ ہوتے ہیں اور آپ کی پذیرائی ہی مصنف کو نئے اور انوکھے موضوعات پر لکھنے کا حوصلہ بخشتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نصف دہائی سے بھی زیادہ عرصے سے آپ کے لئے مسلسل لکھ رہا ہوں اور آپ میری تحریروں کو پہلے ناول کی طرح پسند کرتے ہیں۔ آپ کی خواہش نوٹ کر لی ہے اور میں جلد ہی بلیک ورلڈ جیسے مزید ناول بھی تحریر کروں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

راولپنڈی سے محمود فاروق لکھتے ہیں۔ طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں اور آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ لیکن آپ نے کافی عرصہ سے کرنل فریدی اور میجر پرمود پر لکھنا چھوڑ دیا ہے۔ ان کے مشترکہ ناولوں کا اپنا ہی لطف ہوتا ہے اس

لئے ہماری خواہش ہے کہ آپ ان عظیم کرداروں پر ضرور کچھ نہ کچھ لکھا کریں۔ امید ہے آپ ہماری یہ خواہش ضرور پوری کریں گے۔

محترم محمود فاروق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ عمران، کرنل فریدی اور میجر پرمود پر میرا لکھا ہوا ناول ''ہاٹ ورلڈ'' شائع ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا ہے۔ یہ ناول شاید آپ کی نظروں سے نہیں گزرا۔ خاصا ضخیم اور دلچسپ ناول ہے۔ جلد سے جلد منگوا کر پڑھ لیں۔ یقیناً وہ آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا اور میں انشاء اللہ جلد ہی مزید مشترکہ ناول بھی لکھوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے کہا تو بلیک زیرو اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''یہ راسکل گرل اور اس کے ساتھی تو ضرورت سے زیادہ تیز واقع ہوئے ہیں۔ نجانے وہ کیسے ایس ایچ سنٹر تک پہنچ گئے اور وہاں جا کر انہوں نے کارروائی بھی کر ڈالی اور فارمولا لے کر نکل جانے میں بھی کامیاب ہو گئے''...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''یہ سب میری نااہلی کی وجہ سے ہوا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''آپ کی نااہلی۔ کیا مطلب''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''مجھے یہیں سے ڈاکٹر ناصر شمسی کو کال کر کے فوری طور پر ایس ایچ سنٹر سیلڈ کرنے کا کہہ دینا چاہئے تھا۔ میں نے اسے چوبیس گھنٹوں کی حفاظت کی ذمہ داری دی تھی۔ جب میں وہاں پہنچا تو میں کرنل وجاہت کے ساتھ چائے پینے بیٹھ گیا۔ مجھے چاہئے تھا کہ میں وہاں پہنچتے ہی ایس ایچ سنٹر چلا جاتا۔ ساراگ وہاں اکیلا کارروائی کر رہا تھا۔ میں اگر وقت پر پہنچ جاتا تو وہ فارمولا لے کر نہیں جا سکتا تھا۔ میں اس کی اور مادام فلاویا کی وہیں گردن دبوچ سکتا تھا''...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''آپ کے پہنچنے سے پہلے ہی سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔ اس میں بھلا آپ کا کیا قصور''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جو بھی ہے بہت غلط ہوا ہے۔ ساراگ تو اپنی جان سے گیا لیکن مادام فلاویا اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اس نے جو کہا تھا سچ کر دکھایا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ابھی مادام فلاویا پاکیشیا میں ہی ہو گی۔ میں نے ممبران کی ہر جگہ ڈیوٹی لگا دی ہے۔ وہ کسی بھی صورت میں مادام فلاویا کو یہاں سے نہیں نکلنے دیں گے چاہے وہ کسی بھی روپ میں ہی کیوں نہ ہو۔ مادام فلاویا کے لئے فارمولا لے کر یہاں سے نکلنا ناممکن بنا دیا گیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ممبران صرف مادام فلاویا کو پہچانتے ہیں۔ اس کے ساتھ اور

کون کون ہے ان کے بارے میں ہم میں سے کوئی نہیں جانتا۔ مادام فلاویا نے اگر فارمولا کسی کے سپرد کر دیا اور اس کا آدمی میک اپ میں نکل گیا تو تم کیا کرو گے۔ ضروری نہیں ہے کہ مادام فلاویا کا ساتھی یہاں سے ڈائریکٹ پالینڈ جائے۔ وہ کسی اور ملک میں بھی جا سکتا ہے اور پھر وہاں سے پالینڈ جانے میں اسے بھلا کیا مشکل پیش آ سکتی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ایسا تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا''...... بلیک زیرو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''اب سوچنے سے بھی کیا ہو گا۔ نجانے مجھے کیوں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے فارمولا یہاں سے نکل گیا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ کو کوئی ٹپ ملی ہے''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ فارمولا پہلے روز ہی نکل گیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اور مادام فلاویا۔ کیا وہ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکل جانے میں کامیاب ہو چکی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔ اس کے لہجے میں تشویش کا عنصر تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ایسے حالات میں عمران کی چھٹی حس ہمیشہ درست بتاتی تھی اور اس کا اسے بارہا تجربہ بھی ہو چکا تھا۔

"نہیں۔ مادام فلاویا ابھی یہاں سے نہیں گئی ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"تو کیا آپ کے خیال میں اس نے فارمولا اپنے کسی ساتھی کے ہاتھ پالینڈ بھجوایا ہے اور اب وہ حالات ٹھیک ہونے کا انتظار کر رہی ہے تاکہ اسے یہاں سے نکلنے کا موقع مل سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ وہ جان بوجھ کر یہاں رکی ہوگی"...... عمران نے کہا۔

"جان بوجھ کر لیکن کیوں۔ اس کی کوئی خاص وجہ تو ہوگی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تم شاید بھول رہے ہو۔ مادام فلاویا مجھے چیلنج کر چکی ہے۔ اس نے کہا تھا کہ جب اس کا مشن مکمل ہو جائے گا تب وہ مجھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ایک ایک کر کے ہلاک کر دے گی۔ مادام فلاویا انتہائی ضدی اور خودسر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مشن مکمل ہونے کے بعد اب وہ مجھ پر اور ممبران پر حملے کرنے کی تیاری کر رہی ہوگی اور اسے جب بھی موقع ملا وہ ہمیں ٹارگٹ کرنا شروع کر دے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ساتھ ساتھ ممبران کی جانوں کو بھی اس سے خطرہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ممبران کو محتاط رہنے کی ہدایات دی ہیں لیکن نجانے کیوں مجھے خطرے کا احساس ہو رہا ہے جیسے آنے والے دن

ہمارے لئے مشکل ترین دن ہیں۔ ویسے مادام فلاویا اگر یہ سب کرنے کے لئے یہاں رکی تو یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہوگی۔ وہ ضدی اور خودسر ہے اور خودسری انسان کو لے ڈوبتی ہے۔ مادام فلاویا کا بھی یہی حشر ہوگا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر موجود تشویش کے سائے اور زیادہ گہرے ہو گئے۔

"اللہ کرم کرے۔ اگر آپ خطرہ محسوس کر رہے ہیں تو پھر واقعی ہمیں بہت محتاط رہنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ممبران کو اپنی زیادہ سے زیادہ حفاظت کرنی ہوگی۔ ان سے کہو کہ وہ ہر وقت الرٹ رہیں اور جیسے بھی ممکن ہو اپنے سائے سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔ مادام فلاویا ایک خوفناک بلا کا نام ہے جو چھپ کر حملہ کرتی ہے۔ اس سے بچنا آسان نہیں ہوگا لیکن ممبران اگر اپنی حفاظت کا انتظام کر لیں تو وہ اس سے بچ بھی سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انہیں سخت ہدایات دے دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انہیں فوری طور پر اپنے ٹھکانے بھی بدلنے کا کہہ دو۔ ٹائیگر نے ان تمام جگہوں سے معلومات لی ہیں جہاں سے مادام سینڈیکیٹ نے یہاں آنے سے پہلے ممبران کے پتوں ٹھکانوں کے بارے میں خصوصی طور پر معلومات حاصل کی تھیں اور ان کے ذریعے مادام

فلاویا کو ممبران کے حالیہ ٹھکانوں کا بھی علم ہو چکا ہے۔ اگر انہوں نے اپنے ٹھکانے نہ بدلے تو مادام فلاویا انہیں کاری نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس لئے ان کا ٹھکانے بدلنا بے حد ضروری ہے''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''فون کرنے سے پہلے مجھے پی سکس ٹرانسمیٹر لا دو۔ میں پالینڈ میں فلارگ سے بات کر کے اسے بھی کچھ ہدایات دینا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر تیزی سے ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ لوٹا تو اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔

بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر لا کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے پالینڈ کے فارن ایجنٹ فلارگ کو کال کرنے لگا۔ بلیک زیرو بھی کارڈلیس فون اٹھا کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہ جولیا کو کال کر کے اس کے ذریعے تمام ممبران کو مادام فلاویا سے الرٹ رہنے کی ہدایات دینے کے ساتھ ساتھ انہیں ٹھکانے بدلنے کے بھی احکامات دے سکے۔

''یس فلارگ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے فلارگ کی آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ اوور''...... عمران نے سنجیدہ

لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ کافی عرصہ بعد آپ نے کال کی ہے۔ کہاں تھے آپ۔ اوور''...... عمران کی آواز سن کر فلارگ نے بڑے جوش بھرے لہجے میں کہا جیسے عمران کی آواز سن کر وہ بے حد خوش ہوا ہو۔

''آوارہ ہوں۔ آوارہ گردی کے سوا اور کیا کر سکتا ہوں۔ اوور''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو دوسری طرف فلارگ بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو آوارہ گردی کرتے ہوئے کبھی کبھی مجھے بھی یاد کر لیا کریں۔ اوور''...... فلارگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تمہاری یاد آئی تھی تبھی تو تمہیں کال کر رہا ہوں۔ اوور''۔ عمران نے کہا تو فلارگ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''چلیں۔ آوارہ گردی کے بہانے آپ کو میری یاد تو آئی۔ بتائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ اوور''...... فلارگ نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا تمہاری جنس بدل گئی ہے۔ اوور''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''جنس۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ اوور''...... فلارگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''خدمت بیویاں کرتی ہیں اور بیویاں صنف نازک ہوتی ہیں۔

آج تک میں تمہیں صنف ہارڈ سمجھتا تھا۔ اب تم خود ہی میری خدمت پر آمادہ ہو گئے ہو تو مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تمہاری جنس بدل گئی ہو اور تم۔ اوور‘‘..... عمران نے کہا تو دوسری طرف فلارگ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

’’آپ بھی باتوں کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں۔ میں نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیں بندہ حاضر ہے۔ اوور‘‘..... فلارگ نے کہا۔

’’گڈ شو۔ یہ بتاؤ تمہیں چائے بنانی آتی ہے۔ کھانا وانا پکا لیتے ہو۔ اوور‘‘..... عمران نے کہا۔

’’جی ہاں۔ بالکل۔ اوور‘‘..... فلارگ نے کہا۔

’’ادھار لینے کا فن جانتے ہو۔ اوور‘‘..... عمران نے پوچھا۔

’’ادھار لینے کا فن۔ میں سمجھا نہیں۔ اوور‘‘..... فلارگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’سیدھی سی بات ہے۔ اگر تمہارے پاس رقم نہ ہو تو تم چائے کا سامان، کھانے پینے کا سامان اور ضروریات زندگی کی ہر چیز کسی سے ادھار لے سکتے ہو یا نہیں۔ اوور‘‘..... عمران نے کہا۔ اس پر شاید حماقت کا بھوت سوار ہو گیا تھا جو وہ فلارگ سے اس انداز میں باتیں کر رہا تھا جیسے اس نے فلارگ سے یہ سب باتیں کرنے کے لئے ہی کال کی ہو۔

’’نہیں۔ مجھے اس کا کوئی تجربہ نہیں ہے اور نہ ہی میں نے آج

تک کسی سے ادھار لیا ہے۔ اوور‘‘..... فلارگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’تو پھر تم میری خدمت کیا خاک کرو گے۔ یہ سب کام تو میرا خانساماں سلیمان آسانی سے کر لیتا ہے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ سلیمان کا مجھ پر قرض بہت بڑھ گیا ہے۔ اس قرض سے نجات پانے کے لئے میں اسے ملک بدر کر دوں اور اس کی جگہ خدمت کے لئے تمہیں بلا لوں۔ اوور‘‘..... عمران نے کہا تو اس کی بات سمجھ آ جانے پر فلارگ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

’’سلیمان سے بڑھ کر آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ ایک وہی ایسا انسان ہے جو آپ سے نپٹ سکتا ہے۔ ورنہ آپ سے نپٹنا کسی اور کے بس کی بات نہیں ہے۔ اوور‘‘..... فلارگ نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

’’لارڈ میتھوز کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔ اوور‘‘..... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

’’جی ہاں۔ یہاں اس کا خاصا معروف نام ہے۔ پہلے اس کا لارڈ سینڈیکیٹ تھا اب وہ چونکہ بوڑھا ہو گیا ہے اور اس کا سینڈیکیٹ اس کی بیٹی مادام فلاویا سنبھالتی ہے اس لئے مادام فلاویا نے سینڈیکیٹ کا نام بدل کر مادام سینڈیکیٹ رکھ لیا ہے۔ لارڈ کے بھی احکامات چلتے ہیں لیکن سینڈیکیٹ پر اجارہ داری مادام فلاویا کی ہے جو یہاں راسکل گرل کے نام سے مشہور ہے۔ اوور‘‘..... فلارگ نے کہا۔

''گڈ شو۔ خاصی معلومات رکھتے ہو ان کے بارے میں۔ کہیں مادام پسند تو نہیں آ گئی تمہیں۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ فراغت کے دنوں میں میری ہابی انڈر ورلڈ میں ہی اٹھنا بیٹھنا اور معلومات حاصل کرنا ہے۔ اوور''...... فلارگ نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''اگر تمہارے پاس ان کے بارے میں اتنی معلومات ہیں تو پھر تمہیں اس بات کا بھی علم ہونا چاہئے کہ مادام فلاویا اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ پاکیشیا میں موجود ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''راسکل گرل پاکیشیا میں۔ اوہ۔ وہ پاکیشیا کیا کرنے آئی ہے۔ اوور''...... فلارگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''مطلب یہ کہ تم نہیں جانتے کہ مادام فلاویا پاکیشیا میں آئی ہے اور اس کا مشن کیا تھا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''مشن تھا یا ہے۔ اوور''...... فلارگ نے اور زیادہ چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ یہاں اپنا مشن مکمل کر چکی ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے فلارگ کو ساری باتیں تفصیل سے بتا دیں۔

''اب مجھے خدشہ ہے کہ مادام فلاویا مجھ سے اور میرے شاگرد کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی ٹکرانے کا ارادہ رکھتی

ہے اور وہ اسی مقصد کے لئے پاکیشیا میں رکی ہوئی ہے جبکہ اس نے یقیناً فارمولا اپنے کسی ساتھی کے ہاتھ پالینڈ بھجوا دیا ہو گا۔ اب فارمولا پالینڈ پہنچا ہے یا نہیں۔ یہ معلوم کرنا تمہارا کام ہے اور اگر تم لارڈ میتھوز تک رسائی حاصل کر سکتے ہو تو پھر جلد سے جلد اس بات کا پتہ لگاؤ کہ فارمولا لارڈ میتھوز نے کیوں حاصل کیا ہے اور وہ اس کا کیا کرنا چاہتا ہے۔ اگر اس سے فارمولا حاصل کر سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں مادام فلاویا سے نپٹ کر پالینڈ پہنچ جاؤں گا اور پھر خود ہی لارڈ میتھوز سے فارمولا حاصل کر لوں گا لیکن میرے آنے سے پہلے اگر تم اس کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر لو تو وہ ہمارے لئے بے حد مفید ثابت ہوں گی۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ یہاں ایک کلب ہے۔ والٹر کلب۔ والٹر کلب کا مالک اور جنرل منیجر والٹر میرا دوست ہے۔ وہ مادام سینڈیکیٹ کے لئے بھی کام کرتا ہے۔ میں اس سے ساری معلومات حاصل کر لوں گا۔ اگر فارمولا پالینڈ پہنچ چکا ہے تو پھر اس کے بارے میں والٹر کو یقیناً علم ہو گا۔ اوور''...... فلارگ نے کہا۔

''او کے۔ تو پھر آج ہی ملو والٹر سے اور جیسے ہی اس سے کوئی کام کی بات معلوم ہو مجھے اس سے مطلع کرو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں جلد ہی آپ کو کال کروں گا۔ اوور''۔ فلارگ

نے کہا اور عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ بلیک زیرو بھی اس دوران جولیا کو ہدایات دے کر واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھا خاموشی سے عمران اور فلارگ کی باتیں سن رہا تھا۔

"یہ اچھا ہوا کہ آپ نے فلارگ کی ڈیوٹی لگا دی۔ اگر اس کی لارڈ میتھوز تک رسائی ہو جائے تو اسے پتہ چل جائے گا کہ مادام فلاویا کا کوئی ساتھی فارمولا لے کر اس کے پاس پہنچا ہے یا نہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر جیب سے سیل فون نکال لیا۔

سیل فون پر ٹائیگر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے سیل فون کا بٹن پریس کر کے کان سے لگا لیا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ٹائیگر۔ کچھ پتہ چلا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے ایئر پورٹ پر امیگریشن حکام سے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہاں مجھے ایک خاص رپورٹ ملی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"رپورٹ کے مطابق دو ہفتے قبل مادام فلاویا اپنے چار ساتھیوں

کے ساتھ یہاں پہنچی تھی۔ وہ فرضی ناموں کے کاغذات پر یہاں آئے تھے لیکن ان کی تصاویر دیکھ کر صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ مادام فلاویا اور اس کے ساتھی تھے۔ وہ پالینڈ سے ڈائریکٹ یہاں پہنچے تھے۔ میں نے یہ تصاویر حاصل کر لی ہیں۔ ان میں ایک آدمی کی تصویر اسکین کرنے سے پتہ چلا ہے کہ وہ آٹھ گھنٹے پہلے ایئر پورٹ آیا تھا۔ وہ نئے میک اپ میں تھا اور اس کے کاغذات بھی نئے تھے اور وہ ڈائریکٹ پالینڈ جانے کی بجائے یہاں سے کافرستان کے لئے روانہ ہوا ہے۔ تصویر کے مطابق وہ مادام فلاویا کا ہی ساتھی ہے۔ جس کا نام پہلے ایڈگر تھا اور اب وہ نئے نام روجر کے تحت کافرستان گیا ہے۔ کافرستان سے معلومات حاصل کرنے پر مجھے پتہ چلا ہے کہ روجر نے کافرستان میں رکنے کی بجائے فوری طور پر پالینڈ کی ایک فلائٹ کی ٹکٹ بک کرائی تھی اور پھر وہ وہیں سے پالینڈ روانہ ہو گیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ روجر، مادام فلاویا کا ہی ساتھی ہے اور یہاں سے نکل چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے تصاویر دیکھی ہیں۔ میں اسے بخوبی پہچان سکتا ہوں۔ وہ روجر ہی تھا۔ اب یہ روجر اس کا اصلی نام ہے یا نہیں اس کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کافرستان سے وہ پالینڈ جانے والی فلائٹ میں کس نام سے

سوار ہوا تھا''..... عمران نے پوچھا۔

''اسی روجر کے نام سے اور وہاں اس نے حلیہ بھی نہیں بدلا تھا باس''..... ٹائیگر نے کہا۔

''گڈ شو۔ کافرستان سے اس کی فلائٹ کب روانہ ہوئی ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''تین گھنٹے ہو چکے ہیں باس اور اب تک وہ پالینڈ پہنچ چکا ہو گا''..... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار سر پکڑ لیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہ پالینڈ پہنچنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اب اسے روکا نہیں جا سکتا''..... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ معلومات حاصل کرنے میں مجھے بھی خاصا وقت لگ گیا تھا ورنہ میں تیز رفتار چارٹرڈ طیارے سے اس سے پہلے پالینڈ پہنچ جاتا اور اسے جاتے ہی دبوچ لیتا۔ لیکن آپ فکر نہ کریں۔ پالینڈ کی انڈر ورلڈ میں میرا ایک دوست پینتھر ہے۔ میں نے اسے فوری طور پر ایکٹیو کر دیا تھا۔ وہ یقیناً روجر کی فلائٹ پالینڈ پہنچنے سے پہلے ایئر پورٹ پہنچ گیا ہو گا۔ میں نے اسے روجر کا حلیہ بتا دیا تھا۔ جیسے ہی روجر ایئر پورٹ سے نکلے گا وہ اس کی نگرانی شروع کر دے گا۔ وہ روجر کو قابو تو نہیں کر سکتا لیکن وہ اس کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھ سکتا ہے''..... ٹائیگر نے کہا۔

''اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ روجر جو بھی ہے وہ مادام فلاویا کا ساتھی ہے اور اگر وہ فارمولا لے کر گیا ہے تو پھر وہ سیدھا لارڈ

میتھوز کے پاس ہی جائے گا۔ فارمولا لارڈ میتھوز کے پاس پہنچ گیا تو پھر روجر کہیں بھی جائے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ ہمارا ٹارگٹ لارڈ میتھوز ہو گا جس کے پاس فارمولا پہنچے گا''..... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میرے لئے کیا حکم ہے''..... ٹائیگر نے کہا۔

''تم تیاری کرو۔ ہمیں اب جلد سے جلد پالینڈ پہنچنا ہے۔ اس سے پہلے کہ لارڈ، ایس ایچ فارمولا کہیں اور پہنچا دے ہمیں فوراً جا کر اسے پکڑنا ہے اور اس سے فارمولا واپس حاصل کرنا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''یس باس''..... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیتے ہوئے سیل فون آف کر دیا۔

''وہی ہوا ہے جس کا آپ خدشہ ظاہر کر رہے تھے''..... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا جو خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔ عمران کے سیل فون کی آواز کافی تیز تھی اس لئے بلیک زیرو نے ٹائیگر کی تمام باتیں آسانی سے سن لی تھیں۔

''ایسا ہونا ہی تھا۔ میں مادام فلاویا کے طریقہ کار سے واقف ہوں۔ وہ ہر کام انتہائی تیزی اور ذہانت سے کرتی ہے۔ فارمولا حاصل کرنے کے بعد وہ اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکتی تھی اس لئے اس نے اپنے ایک آدمی کو میک اپ کرا کر نئے کاغذات پر پہلے کافرستان بھیجا اور وہ آدمی کافرستان سے سیدھا پالینڈ چلا گیا''۔

عمران نے کہا۔

''آپ نے ٹائیگر کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے کیا آپ اسے اکیلا بھیجنا چاہتے ہیں یا آپ بھی اس کے ساتھ جائیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ اکیلا سو پر بھاری ہے لیکن مجھے جلد سے جلد فارمولے تک پہنچنا ہے اس لئے میں بھی اس کے ساتھ جاؤں گا میں لارڈ کو ایسا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا کہ وہ فارمولا اِدھر سے اُدھر کر دے''۔ عمران نے کہا۔

''آپ کی باتوں سے مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ کو شک ہو کہ لارڈ میتھوز نے ایس ایچ فارمولا اپنے لئے نہیں بلکہ کسی اور کے لئے حاصل کیا ہو''...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس فارمولے سے لارڈ کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی وہ اس سے کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ فارمولا اس نے کسی اور کے لئے حاصل کیا ہے۔ کسی ایسے ملک کے لئے جو خصوصی طور اسپیس فیلڈ میں دلچسپی لیتا ہے اور اسپیس میں سیٹلائٹ استعمال کرتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''پالینڈ کے بھی تو کئی مصنوعی سیارے ہیں اور ان کا بھی اسپیس سنٹر کام کر رہا ہے۔ کہیں لارڈ میتھوز نے حکومتی ایماء پر تو یہ فارمولا حاصل نہیں کیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ لارڈ میتھوز پالینڈ نژاد ضرور ہے لیکن وہ پالینڈ کے لئے سرکاری طور پر کوئی کام نہیں کرتا چاہے اسے کروڑوں ڈالرز کی ہی آفر کیوں نہ کی جائے۔ جب اس کے پاس کچھ نہیں تھا تو پالینڈ میں اس کا رہنا محال ہو گیا تھا۔ وہ سرکاری ایجنسیوں سے بھاگتا پھر رہا تھا۔ وہ کئی بار سرکاری ایجنسیوں کے ہاتھ لگا تھا اور ان ایجنسیوں نے اس پر ظلم کے پہاڑ توڑے تھے جس سے اس کے دل میں پالینڈ کے لئے شدید نفرت پیدا ہو گئی تھی۔ یہ تو مینڈی ہی تھی جس نے لارڈ کو اس مقام تک پہنچا دیا ہے ورنہ لارڈ میں اتنی سکت نہیں تھی کہ اپنے لئے ایک چھوٹی سی کٹیا بھی بنا سکتا کجا اب وہ پالینڈ میں کئی ایمپائرز کا مالک ہے''...... عمران نے کہا۔

''مینڈی آپ کی منہ بولی ماں بنی ہوئی ہے۔ آپ اس سے بات کریں کہ لارڈ اور اس کی بیٹی نے پاکیشیا سے اہم فارمولا حاصل کیا ہے۔ وہ لارڈ اور اس کی بیٹی کی مخالف ہے۔ وہ بھی تو اس فارمولے کے حصول میں ہماری مدد کر سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اگر لارڈ نے نجی طور پر فارمولا حاصل کیا ہوتا تو وہ اس سلسلے میں ہماری مدد کر سکتی تھی اور لارڈ سے فارمولا چھین کر بھی ہمیں واپس بھجوا سکتی ہے لیکن اگر اس کام میں کسی ملک کی ایجنسی شریک ہے اور لارڈ نے اس ایجنسی کے لئے کام کرایا ہے تو پھر مینڈی ایسے معاملوں سے دور ہی رہنا پسند کرتی ہے وہ کسی بھی ایجنسی کا

سامنا نہیں کر سکتی اور نہ ہی کرے گی اور پھر اس نے تمہارے سامنے یہ بھی تو کہا تھا کہ وہ نجی کام کے لئے کسی ملک جا رہی ہے اس لئے میں اس سے کیا مدد لے سکتا ہوں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اگر وہ پالینڈ ہوتی تو اس سے پتہ چل جاتا کہ لارڈ نے فارمولا کس کے لئے حاصل کیا ہے۔ ہمیں اس ایجنسی کا پتہ تو چل سکتا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ہو سکتا تھا لیکن......'' عمران نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''صفدر بول رہا ہوں چیف۔ مس جولیا کے فلیٹ سے''۔ دوسری طرف سے صفدر کی تکلیف بھری آواز سنائی دی۔ بلیک زیرو چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن رکھتا تھا اس لئے عمران نے بھی صفدر کی تکلیف بھری آواز سن لی تھی۔ وہ دونوں چونک پڑے۔ صفدر ایسے لہجے میں بول رہا تھا جیسے وہ شدید زخمی ہو اور بمشکل بول رہا ہو۔

''کیا ہوا ہے صفدر۔ تم ٹھیک تو ہو''...... بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

''مس جولیا، صالحہ اور تنویر ہلاک ہو گئے ہیں چیف اور۔ اور......'' صفدر کی رک رک کر آواز سنائی دی اور پھر یکلخت رسیور

میں کسی کے گرنے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی رسیور میں خاموشی چھا گئی۔ انسانی جسم کے گرنے کی آواز سن کر عمران اور بلیک زیرو اچھل پڑے۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ صفدر کیا کہہ رہا تھا۔ جولیا، صالحہ اور تنویر۔ کیا ہوا ہے انہیں اور صفدر اس لہجے میں کیوں بول رہا تھا جیسے وہ خود بھی شدید زخمی ہو''...... بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

''لگتا ہے مادام فلاویا نے اپنا کام کرنا شروع کر دیا ہے''۔ عمران کے حلق سے غراہٹ بھری آواز نکلی اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس سے کوئی بات کرتا عمران تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عمران دانش منزل سے بلیک زیرو کی کار لے کر تیزی سے باہر نکل رہا تھا۔ گیٹ سے کار باہر نکالتے ہی وہ اسے تیزی سے ایک طرف دوڑاتا لے گیا۔ اس کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی اور سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

چیف کا حکم سن کر جولیا اپنے فلیٹ میں واپس آ گئی تھی اور اس نے فوری طور پر اپنا سامان پیک کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ جلد سے جلد یہ جگہ خالی کر سکے۔ صالحہ بھی اپنا سامان سمیٹ کر اس کے پاس آ گئی تھی۔ وہ سامان سمیٹنے میں جولیا اس کی مدد کر رہی تھی۔ ان دونوں کے ٹھکانے الگ الگ تھے لیکن صالحہ چاہتی تھی کہ وہ جولیا کے ساتھ نکلے اسی لئے وہ اپنا سامان لے کر جولیا کے فلیٹ میں آ گئی تھی۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران جب بھی اپنے نئے ٹھکانے تبدیل کرتے تھے وہ ایک کی بجائے اکٹھے دو ٹھکانوں کا بندوبست کرتے تھے جو فرنشڈ ہوتے تھے تاکہ ضرورت پڑنے پر انہیں اگر ایک ٹھکانہ بدلنا پڑے تو دوسرے ٹھکانے پر پہنچنے کے لئے نہیں زیادہ تنگ و دو نہ کرنی پڑے۔ دوسرے ٹھکانے پر جاتے ہی وہ ایمرجنسی کے لئے تیسرے ٹھکانے کا بھی بندوبست کر لیتے تھے۔ چیف نے

انہیں چونکہ فوری طور پر اپنے ٹھکانے بدلنے کا حکم دیا تھا۔ انہیں زیادہ سامان نہیں لے جانا ہوتا تھا۔ وہ ضرورت کا ہی سامان اٹھاتے تھے اور فوری طور پر نئے فلیٹ میں منتقل ہو جاتے تھے۔ بعد میں مناسب حالات دیکھ کر باقی کا سامان بھی وہ منتقل کر لیتے تھے۔

جولیا کو اب ضرورت کا تھوڑا سا سامان ہی اپنے بیگ میں ڈالنا تھا۔ اس نے مخصوص سامان لیا اور اسے ایک بیگ میں ڈال کر صالحہ کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو جولیا کے دروازے کی طرف اٹھتے قدم رک گئے۔

''کون آ گیا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں دیکھتی ہوں''...... صالحہ نے کہا۔

''نہیں۔ تم رکو۔ میں دیکھتی ہوں''...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے اپنا بیگ نیچے رکھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ڈور آئی سے آنکھ لگائی تو یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی کہ باہر تنویر موجود تھا۔ تنویر ایک نئے میک اپ میں تھا۔ اس نے چونکہ جولیا کے سامنے میک اپ کیا تھا اس لئے جولیا اسے دیکھتے ہی پہچان گئی تھی۔ جولیا نے کچھ کہے بغیر لاک کھول کر دروازہ کھول دیا۔

''تم یہاں''...... جولیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ تنویر کے کاندھے پر ایک تھیلا تھا جس میں وہ بھی اپنے فلیٹ سے ضرورت کا سامان سمیٹ لایا تھا۔

”جی ہاں۔ ہمارے نئے فلیٹ ایک دوسرے کے قریب ہی ہیں۔ اس لئے میں اپنا سامان اٹھا کر یہاں لے آیا ہوں تاکہ ایک ساتھ ہی نئے ٹھکانوں پر جا سکیں“...... تنویر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

”نئے فلیٹ ایک سڑک پر ہیں ساتھ ساتھ تو نہیں“...... جولیا نے مسکرا کر کہا تو جواب میں تنویر بھی ہنس پڑا۔

”چلیں کچھ دور تو ہمارا ساتھ رہے گا“...... تنویر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”رکو۔ میں اپنا سامان لے آؤں“...... جولیا نے کہا اور اندر کی طرف بڑھی جہاں اس نے اپنا بیگ رکھا تھا تنویر بھی اس کے پیچھے اندر آ گیا۔ صالحہ کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

”آپ بھی یہیں ہیں“...... تنویر نے کہا۔

”ہاں۔ میں جولیا کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔ اس لئے یہاں آ گئی“...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”چلیں پھر تینوں ایک ساتھ ہی چلتے ہیں“...... تنویر نے کہا تو جولیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جولیا نے اپنا بیگ اٹھا لیا۔

”میں اٹھا لیتا ہوں آپ کا سامان“...... تنویر نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ بیگ اتنا بھاری نہیں ہے کہ میں نہ اٹھا سکوں۔ تم نے اپنا سامان اٹھایا ہوا ہے۔ وہی بہت ہے۔ آؤ چلیں“...... جولیا

نے بیگ اٹھا کر اپنے کاندھے پر لٹکاتے ہوئے کہا۔ تنویر نے سر ہلایا اور پھر وہ تینوں دروازے کی طرف بڑھے۔ ابھی وہ دروازے کے پاس پہنچے ہی تھی کہ تینوں ٹھٹھک گئے۔ دروازے پر انہیں دو لمبے تڑنگے اور انتہائی مضبوط جسموں کے مالک نوجوان دکھائی دیئے۔ دونوں غیر ملکی تھے اور دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دکھائی دے رہے تھے۔

”کیا مطلب۔ کون ہو تم“...... تنویر نے انہیں دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔ وہ دونوں اندر داخل ہو کر کھلے ہوئے دروازے کے دائیں بائیں آ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے دروازے سے ایک لڑکی اندر آئی۔ اس لڑکی پر نظر پڑتے ہی جولیا، صالحہ اور تنویر بری طرح سے اچھل پڑے۔ وہ مادام فلاویا تھی جو پالینڈ میں راسکل گرل کے نام سے مشہور تھی۔ مادام فلاویا نے میک اپ نہیں کر رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر سفاکانہ مسکراہٹ رینگ رہی تھی اور وہ ان دونوں کو خونی نظروں سے گھورتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔

”راسکل گرل۔ تم یہاں“...... جولیا نے مادام فلاویا کو دیکھ کر سرد لہجے میں کہا۔

”یہ یہاں کیسے آ گئی“...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ مادام فلاویا کو دیکھ کر تنویر کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

”دروازہ بند کر کے لاک لگا دو“...... مادام فلاویا نے جولیا کو

جواب دینے کی بجائے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا جو دروازے کے پاس باڈی گارڈز کی طرح کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک نے دروازہ بند کیا اور اسے اندر سے لاک لگا دیا۔ تنویر، مادام فلاویا اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''اوہ۔ تم تینوں تو کہیں جانے کی تیاری میں تھے''...... مادام فلاویا نے ان تینوں کی طرف دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہم تمہاری ہی تلاش میں تھے۔ اچھا ہوا تم خود یہاں آ گئی ہو''...... تنویر نے کہا۔

''میری تلاش میں یا مجھ سے ڈر کر''...... مادام فلاویا نے زہر خند لہجے میں کہا۔

''تم اپنے بارے میں بتاؤ۔ تم یہاں کیوں آئی ہو''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ مادام فلاویا کو دیکھ کر اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

''تم تینوں کو ہلاک کرنے کے لئے آئی ہوں''...... مادام فلاویا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ایس ایچ فارمولا کہاں ہے جو تم اپنے ساتھی ساراگ کو ہلاک کر کے اس سے چھین کر لے گئی تھی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو مادام فلاویا چونک پڑی۔

''اوہ۔ تو تمہیں معلوم ہو گیا کہ ساراگ کو میں نے ہلاک کیا

ہے اور فارمولا میرے پاس ہے''...... مادام فلاویا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ تم مارلان کی پہاڑیوں میں اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ آئی تھی اور پھر ساراگ کو کسی بلاسٹر گن سے ہلاک کر کے اس سے فارمولا لے کر نکل گئی تھی۔ بولو کہاں ہے فارمولا''......تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

''فارمولا جہاں پہنچنا تھا وہاں پہنچ چکا ہے۔ اب تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کہاں پہنچایا ہے تم نے فارمولا''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ یہ تمہیں نہیں بتایا جا سکتا۔ کارٹر۔ کارٹ''...... مادام فلاویا نے پہلے ان دونوں سے پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

''اپنے سانس روک لو''...... مادام فلاویا نے کہا تو جولیا، صالحہ اور تنویر چونک پڑے۔ اسی لمحے مادام فلاویا نے ہاتھ میں چھپی ہوئی کوئی چیز ان تینوں کی طرف پھینک دی۔ یہ ایک چھوٹا سا بم تھا۔ بم دیکھ کر جولیا، صالحہ اور تنویر سمجھے کہ یہ گیس بم ہے۔ وہ تیزی سے پیچھے ہٹے اور انہوں نے فوراً سانس روک لئے۔ اسی لمحے دھماکا ہوا اور کمرہ یکلخت نیلے رنگ کی تیز روشنی سے بھر گیا۔ روشنی اتنی تیز تھی کہ جولیا، صالحہ اور تنویر کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کی آنکھیں میں تیز

مرچیں جھونک دی گئی ہوں ان کی آنکھیں جلنے لگیں۔ وہ دھماکے کی شدت سے اچھل کر دور جا گرتے تھے۔ انہیں اپنے دماغوں میں دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ جولیا سر جھٹک جھٹک کر خود کو نارمل کر رہی تھی لیکن اس کے دماغ پر بار بار اندھیرا غالب آ رہا تھا اور پھر اندھیرا اس کے دماغ پر حاوی ہو گیا۔ پھر نجانے کتنی دیر بعد جس طرح دور اندھیرے میں ایک جگنو سا چمکتا ہے ٹھیک اسی طرح جولیا کے دماغ میں روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور بتدریج پھیلتا چلا گیا۔ ہوش میں آتے ہی جولیا نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر مضبوط رسیوں سے بندھی ہوئی ہے۔ شعور بیدار ہوتے ہی اس کے دماغ میں سابقہ منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگا جب وہ صالحہ اور تنویر کے ساتھ فلیٹ سے شفٹ ہونے کے لئے باہر جا رہی تھی تو اچانک دو لمبے تڑنگے اور مضبوط جسموں والے آدمی مشین پسٹل لے کر دروازے پر آ کھڑے ہوئے تھے اور ان کے پیچھے مادام فلاویا بھی اندر آ گئی تھی۔ جولیا نے دیکھا مادام فلاویا اس کے سامنے بڑے اطمینان بھرے انداز میں ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے دونوں ساتھی اس کے دائیں بائیں مشین پسٹل لئے مستعد کھڑے تھے۔ جولیا نے نظر گھمائی تو اس کے قریب دو اور کرسیاں پڑی تھیں جن میں سے ایک پر تنویر اور دوسری کرسی پر صالحہ بھی اسی کی طرح رسیوں سے بری طرح سے جکڑے ہوئے تھے۔

"تو تم نے ہمیں ڈاج دینے کے لئے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ یہ سانس روک لیں جبکہ تم نے لائٹ بم پھینکا تھا جس کی تیز روشنی آنکھوں کے ذریعے دماغ تک پہنچتی ہے اور دماغ کو نقصان پہنچاتی ہے"...... جولیا نے مادام فلاویا کو دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سانس روکنے مطلب آنکھیں بند کرنے سے تھا۔ میں جانتی تھی کہ تم تینوں احمق میرے ڈاج میں آ جاؤ گے اور ایسا ہی ہوا تھا"...... مادام فلاویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا چاہتی ہو تم اور تم نے ہمیں اس طرح کیوں باندھا ہے"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"بتایا تو تھا۔ تم سب کو ہلاک کرنا میرا مقصد ہے۔ میں نے تو فیصلہ کیا تھا کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ایک ایک کر کے ہلاک کروں گی اور میں یہاں یہی سوچ کر آئی تھی کہ تم مجھے یہاں اکیلی ملو گی لیکن یہ بھی یہاں ہیں تو پھر میں نے اپنا پروگرام بدل دیا۔ میں نے سوچا کہ میں کہاں ایک ایک ممبر کے پیچھے بھاگتی پھروں گی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران مجھے جہاں اور جتنے بھی ملیں تو میں ان سب کو ایک ساتھ ہی ہلاک کر دوں گی تاکہ میرا وقت بچ سکے۔ اب تمہارے ساتھ ان دونوں کی بدقسمتی ہی ہے کہ یہ بھی یہاں موجود ہیں۔ اب ہم تم تینوں کی موت کا تماشہ دیکھیں گے"...... مادام فلاویا نے کہا۔

"موت کا تماشہ"...... جولیا غرائی۔

”ہاں۔ موت کا تماشہ۔ انہیں بھی ہوش میں آ لینے دو پھر دیکھنا میں تم تینوں کو ایک ساتھ کیسی موت سے ہمکنار کرتی ہوں۔ میں تم تینوں کو تڑپا تڑپا کر اور سسکا سسکا کر مارنا چاہتی ہوں تاکہ تمہاری موت یادگار بن جائے“...... مادام فلاویا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”یہ سب کرنے کی کوئی خاص وجہ“...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ گولی مارنے سے ایک لمحے میں تمہارا کام تمام ہو جائے گا جبکہ میں نے عہد کیا تھا تم سب کو انتہائی اذیت ناک موت ماروں گی۔ مشن تو میرا مکمل ہو چکا ہے اب میں اپنا عہد پورا کرنا چاہتی ہوں“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”یہ تمہاری حماقت ہے راسکل گرل کہ مشن مکمل کرنے کے باوجود تم یہاں رک گئی ہو۔ تمہیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے تھا۔ یہاں رک کر تم نے اپنی موت کے پروانے پر خود ہی مہر ثبت کر دی ہے“...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

”گڈ شو۔ تیور اچھے دکھا لیتی ہو۔ بہرحال اب بہت ہو گیا۔ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”کارٹ۔ تم اسے انجکشن لگا دو۔ جب اس کے ساتھی ہوش میں آئیں گے تب کارٹر انہیں بھی انجکشن لگا دے گا۔ ان کے ہوش آنے تک یہ لڑکی ہلاک نہیں ہو گی“...... مادام فلاویا نے اپنے ایک ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا تو کارٹ نے اثبات میں سر ہلا کر مشین

پسٹل اپنی جیب میں ڈالا اور پھر اس نے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک ڈبیہ نکال کر اس میں سے سرنج نکال لی۔ سرنج میں زرد رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا وہ سرنج لے کر جولیا کے قریب آ گیا۔ جولیا غور سے اس سرنج کی طرف دیکھ رہی تھی۔

”کیا ہے اس سرنج میں“...... جولیا نے غرا کر کہا۔

”تمہاری موت“...... کارٹ کی بجائے مادام فلاویا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کرتی کارٹ اس کے عقب میں پہنچ گیا۔ اس نے سرنج پر لگی ہوئی کیپ اتار کر ایک طرف پھینکی اور سرنج کی سوئی زور سے جولیا کے دائیں کاندھے میں اتار دی۔ جولیا کے منہ سے سسکاری سی نکلی۔ اس نے سر مارا لیکن اس وقت تک کارٹ نے تیزی سے سرنج کا محلول اس کے کاندھے میں انجیکٹ کر دیا۔ سرنج خالی ہوتے ہی اس نے سوئی کھینچی اور سرنج ایک طرف اچھال دی۔ اسی لمحے تنویر اور صالحہ کے جسموں میں بھی ہوش میں آنے کے آثار نظر آنے لگے۔

”گڈ شو۔ انہیں بھی ہوش آ رہا ہے۔ کارٹر تم ان دونوں کو بھی انجکشن دے دو“...... مادام فلاویا نے تنویر اور صالحہ کے جسموں کو حرکت کرتے دیکھ کر کہا تو اس کے دوسرے ساتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے تنویر کی طرف بڑھا۔ اس نے بھی جیب سے ویسی ہی ڈبیہ نکال لی جیسی کارٹ نے اپنی جیب سے نکالی تھی۔ ڈبیہ کھول کر کارٹر نے زرد

محلول سے بھری ہوئی سرنج نکالی اور تنویر کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ ہوش میں آتے ہی تنویر کو سچویشن سمجھنے میں دیر نہ لگی۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... تنویر نے ان کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"لگا دو اسے انجکشن"...... مادام فلاویا نے تیز لہجے میں کہا تو تنویر کو اپنی گردن کے عقب میں سوئی چبھتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کیا کر رہی ہو تم حرافہ عورت"...... تنویر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ کارٹر نے اس کی گردن میں محلول انجیکٹ کر کے خالی سرنج ایک طرف پھینکی اور پھر اس نے جیب سے دوسری ڈبیہ نکالی اور اس میں سے ایک اور سرنج نکال کر صالحہ کو بھی ویسا ہی انجکشن لگا دیا جو ہوش میں آ چکی تھی اور حیرت سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔ ان دونوں کو انجکشن لگاتے ہی کارٹر تیز تیز چلتا ہوا واپس مادام فلاویا کے پاس آ گیا۔ جولیا کو انجکشن لگانے کے بعد کارٹ بھی اس کے پاس واپس آ گیا تھا۔

"یہ کیسا انجکشن لگایا ہے تم نے مجھے"...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔

"صرف تمہیں نہیں۔ ان دونوں کو بھی یہی انجکشن لگایا گیا ہے۔ چند لمحے رک جاؤ۔ جب تم تینوں پر انجکشن کا اثر ہونا شروع ہو گا تو تمہیں خود پتہ چل جائے گا"...... مادام فلاویا نے کہا۔ جولیا اور صالحہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھیں۔ جولیا کو اپنی

رگوں میں خون تیزی سے گرم ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ چند لمحوں بعد جولیا کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی رگوں میں گرم سیسہ دوڑنا شروع ہو گیا ہو۔

اس نے ہونٹ بھینچ لئے اور تکلیف برداشت کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس کی رگوں میں جلن بڑھتی جا رہی اور یہ جلن اس کے دل و دماغ تک پہنچ رہی تھی۔ تنویر اور صالحہ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا تھا ان دونوں نے بھی بری طرح سے سر مارنے شروع کر دیئے اور ان کے منہ سے بے اختیار کراہیں نکلنے لگیں جیسے اندر ہی اندر انہیں تیزاب سے جلایا جا رہا ہو۔

"پانچ منٹ بعد تم تینوں کے جسموں پر سرخ آبلے نمودار ہوں گے اور آبلے گلنا شروع ہو جائیں گے اس کے بعد آبلے پھٹنے لگیں گے اور جب آبلے پھٹنا شروع ہوں گے تب تمہیں صحیح تکلیف کا احساس ہو گا اور تم تینوں میں لاکھ قوت برداشت ہو لیکن تم یہ تکلیف برداشت نہیں کر سکو گے۔ اس کے بعد تمہارے جسموں کا گوشت گلنے سڑنے لگے گا اور آخر میں ہڈیوں کی باری آئے گی۔ تمہاری ہڈیاں بھی گل سڑ کر ختم ہونا شروع ہو جائیں گی۔ جب تک تمہارا دماغ کام کرتا رہے گا تم اسی طرح خوفناک اذیت میں مبتلا رہو گے۔ چیختے چلاتے رہو گے پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ سب کچھ"...... مادام فلاویا نے انتہائی زہر انگیز لہجے میں کہا تو جولیا صالحہ اور تنویر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگے۔

”مجھے گھورنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ تم خود کو ان رسیوں سے آزاد نہیں کرا سکتے۔ تم تینوں کی موت طے ہے۔ اب تمہیں ہلاک ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ میں خود بھی نہیں کیونکہ میں نے تمہیں جس زہر کا انجکشن دیا ہے اس کا دنیا میں آج تک کوئی تریاق ایجاد نہیں ہوا۔ یہ مرانٹولا مکڑی کا زہر ہے جو میں خصوصی طور پر افریقہ سے تم سب کو ہلاک کرنے کے لئے اپنے ساتھ لائی تھی۔ اس مکڑی کے زہر کا اثر آہستہ آہستہ ہوتا ہے لیکن اس سے آج تک کوئی نہیں بچ سکا ہے۔ تم تینوں کا آخری وقت آ چکا ہے۔ تمہارے بعد میں تمہارے باقی ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دوں گی۔ آخر میں عمران کی باری آئے گی۔ وہ میرا آخری شکار ہو گا۔ وہ چونکہ ہارڈ ٹارگٹ ہے اس لئے اسے میں تم سب کو ہلاک کرنے کے بعد ہلاک کروں گی۔ اسے ہلاک کرتے ہی میرا عمران کو دیا ہوا چیلنج بھی پورا ہو جائے گا اور انتقام بھی جو میں اس سے لینا چاہتی تھی“...... مادام فلاویا نے سخت لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکو گی۔ تمہاری موت عبرتناک ہو گی۔ انتہائی عبرتناک“...... صالحہ نے چیختے ہوئے کہا لیکن مادام فلاویا نے اس کی طرف پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر وہ تینوں بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”مرانٹولا مکڑی کا زہر واقعی انتہائی خطرناک اور جان لیوا ہے

مس جولیا۔ ہمیں جلد سے جلد کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا ورنہ ہماری تکلیف بڑھتی جائے گی اور ہم اپنے بچاؤ کے لئے کچھ نہیں کر سکیں گے“۔ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

”ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اس نے ہمیں مضبوطی سے باندھا ہوا ہے اور مرانٹولا مکڑی کے زہر کا آج تک کوئی تریاق نہیں بنا ہے پھر ہم اس زہر سے کیسے بچ سکتے ہیں“...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں۔ میں اس زہر کا علاج جانتا ہوں“...... تنویر نے کہا۔

”کیا کہا۔ تم اس زہر کا علاج جانتے ہو۔ کیسے۔ وہ حرافہ تو کہہ رہی تھی کہ اس زہر کا کوئی علاج نہیں ہے“...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

”وہ بھی غلط نہیں کہہ رہی تھی لیکن مجھے اس زہر کا علاج معلوم ہو گیا تھا۔ علاج مجھے کیسے معلوم ہوا تھا اور علاج کیا ہے یہ سب میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔ فی الحال ان رسیوں سے آزاد ہونا ضروری ہے۔ ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ دس منٹ ہیں۔ اگر ان دس منٹوں میں ہم آزاد نہ ہو سکے تو پھر میرا علاج بھی کسی کام نہیں آئے گا اور ہمیں موت سے کوئی نہیں بچا سکے گا“...... تنویر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”میں کرسی کو الٹانے کی کوشش کرتی ہوں۔ لکڑی کی کرسی ہے

ہوسکتا ہے الٹ کر اس کا کوئی حصہ ٹوٹ جائے اور رسیاں قدرے ڈھیلی پڑ جائیں''...... جولیا نے کہا۔

''میں بھی یہی کرتی ہوں۔ امید ہے کام بن جائے گا''۔ صالحہ نے کہا اور پھر انہوں نے تکلیف برداشت کرنے کے لئے دانتوں پر دانت جمائے، ہونٹ بھینچے اور پھر اپنا پورا زور لگا کر کرسیاں الٹانے کی کوشش کرنے لگے۔ مادام فلاویا اور اس کے ساتھیوں نے ان دونوں کے ہاتھ اور پاؤں بھی کرسی کے بازوؤں اور پیروں سے باندھ دیئے تھے۔ اس لئے انہیں کرسیاں اچھالنے میں مسئلہ پیش آ رہا تھا۔ اچانک جولیا کی کرسی کو جھٹکا لگا اور وہ کرسی سمیت پیچھے کی طرف الٹتی چلی گئی۔ کرسی پیچھے الٹنے کی وجہ سے اس کے سر کا پچھلا حصہ فرش سے ٹکرا گیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی جولیا کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی۔

''کیا ہوا۔ کیا ہوا مس جولیا''...... جولیا کو چیختے دیکھ کر تنویر اور صالحہ نے ایک ساتھ بوکھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا لیکن جولیا کا سر اس بری طرح سے فرش سے ٹکرایا تھا کہ وہ فوراً بے ہوش ہوگئی تھی۔

''اوہ اوہ۔ یہ تو بے ہوش ہوگئی ہیں۔ ان کا بے ہوش ہونا ان کے لئے زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ زہر کا اثر ہوش مند انسان سے زیادہ بے ہوش انسان پر تیزی سے اثر کرتا ہے''۔ تنویر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اوہ۔ اب کیا ہوگا''...... صالحہ نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''کوشش کریں۔ ہم دونوں میں سے کسی ایک کو جلد سے جلد ان رسیوں سے چھٹکارا پانا ہے ورنہ نہ مس جولیا بچیں گی اور نہ ہم''...... تنویر نے کہا اور اس نے بھی کرسی پر زور لگانا شروع کر دیا۔ صالحہ بھی کرسی پر زور زور سے ہل کر اسے سائیڈ پر گرانے کی کوشش کرنے لگی۔ تنویر تھوڑی سی کوشش کے بعد کرسی کا ایک پایہ اوپر اٹھانے میں کامیاب ہوگیا۔

جیسے ہی پایہ اوپر اٹھا تنویر نے مخالف سمت میں جسم کو جھٹکا دیا اور کرسی سمیت الٹتا چلا گیا۔ کرسی گراتے ہوئے تنویر نے اس بات کا دھیان رکھا تھا کہ اس کا سر جولیا کی طرف فرش سے نہ ٹکرا جائے۔ اگر وہ بھی جولیا کی طرح بے ہوش ہو جاتا تو پھر ان تینوں کا زندہ بچنا واقعی مشکل ہو جاتا۔

کرسی گرانے کے باوجود کرسی کا کوئی حصہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا۔ تنویر نے نیچے گرتے ہی خود کو کرسی سمیت زور زور سے جھٹکے دینے شروع کر دیئے لیکن وہ رسیوں کی گرفت معمولی سی بھی ڈھیلی نہ کر سکا تھا۔ اس کے جسم میں جلن تیز ہوتی جا رہی تھی اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم پر آبلے بننا شروع ہو گئے ہوں۔ آبلے بننے کی وجہ سے اس کے جسم میں ہونے والی تکلیف بڑھ گئی اور اس کا سانس تیز تیز چلنے لگا۔ وہ خود کو رسی سے آزاد کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن رسیاں کسی بھی طرح ڈھیلی

ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔

صالحہ نے بھی کوشش کی اور وہ بھی کسی سمیت الٹ گئی۔ اب صالحہ کی آنکھوں کے سامنے بھی اندھیرا آنا شروع ہو گیا تھا۔ وہ زور زور سے سر جھٹک کر اپنے دماغ میں آتے والے اندھیرے کو دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن کب تک۔ اسے اپنا دماغ بھی سلگتا ہوا محسوس ہونے لگا اور پھر اس کے دماغ کی تمام کھڑکیاں بند ہونے لگیں۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیل گیا۔ اسی لمحے اس نے دھماکے سے دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو اس نے سر اٹھایا اور یہ دیکھ کر ایک لمحے کے لئے اس کے دماغ میں ایک بار پھر روشنی سی بھر گئی کہ اس نے دروازے سے صفدر کو اندر داخل ہوتے دیکھا تھا۔ صفدر کا جسم خون سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے سر سے بھی خون بہہ رہا تھا۔ اس کی حالت کافی خراب تھی۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا اندر آ گیا اور پھر جولیا صالحہ اور تنویر کی حالت دیکھ کر اچھل پڑا۔ وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

''کیا ہوا۔ کیا ہوا''..... صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔

''مرانٹولا۔ ہمیں مرانٹولا مکڑی کا زہر دیا گیا ہے''..... صالحہ کے منہ سے ڈوبتی ہوئی آواز نکلی۔

''مرانٹولا مکڑی کا زہر۔ اوہ اوہ۔ کس نے دیا ہے یہ زہر تمہیں۔ بولو جلدی''..... صفدر نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

''ررر۔ ررر۔ راسکل گرل''..... صالحہ کی بجائے تنویر کے منہ

سے ڈوبتی ہوئی آواز نکلی۔ اس کے دماغ میں بھی زور دار دھماکے ہونے لگے تھے۔ اس نے آخری کوشش کرتے ہوئے اپنا سر جھٹکنے کی کوشش کی لیکن لاحاصل اور پھر اس کا دماغ اندھیرے کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ شاید ہمیشہ کے لئے۔

جولیا صالحہ اور تنویر کو مرانٹولا مکڑی کے زہر کا انجکشن لگاتے ہی مادام فلاویا اور اس کے دونوں ساتھی فلیٹ سے باہر آئے اور سیڑھیاں اترتے ہوئے گراؤنڈ فلور پر آ گئے۔

''میں اور کارٹ سڑک کی طرف جا رہے ہیں تم پارکنگ سے کار لے کر وہیں آ جاؤ''...... مادام فلاویا نے کارٹر سے مخاطب ہو کر کہا تو کارٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گراؤنڈ فلور پر آتے ہی مادام فلاویا اور کارٹ سامنے سڑک کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ کارٹر پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

''ایڈگر سے میری بات کراؤ''...... مادام فلاویا نے کارٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو کارٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب سے سیل فون نکال کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایڈگر لائن پر ہے مادام''...... ایڈگر کا نمبر ملا کر اس سے بات کرنے کے بعد کارٹ نے سیل فون مادام فلاویا کی طرف بڑھاتے

ہوئے کہا۔ مادام فلاویا نے اس سے سیل فون لے کر اپنے کان سے لگا لیا۔

''ہیلو''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''ایڈگر بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے اس کے تیسرے ساتھی ایڈگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ٹارگٹ ٹو، تھری اور فور ہٹ ہو گئے ہیں۔ اب تم مجھے ٹارگٹ فائیو کی لوکیشن بتاؤ''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''ٹارگٹ فائیو ایک کار میں ہے مادام۔ اس کی کار میں ٹریکر ڈیوائس لگی ہوئی ہے۔ میں اسی کار کی ٹریکنگ کر رہا ہوں''...... ایڈگر کی آواز سنائی دی۔

''اس کی کار کہاں ہے''...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''وہ اسی طرف آ رہا ہے۔مادام جہاں آپ موجود ہیں''۔ ایڈگر نے جواب دیا تو مادام فلاویا بری طرح سے چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ کیا وہ وائنڈر روڈ کی طرف آ رہا ہے''...... مادام فلاویا نے چونک کر کہا۔

''یس مادام۔ چند منٹ بعد وہ ٹھیک اس بلڈنگ کے نیچے پہنچ جائے گا جہاں آپ موجود ہیں''...... ایڈگر کی آواز سنائی دی تو مادام فلاویا کی نظریں دائیں بائیں دیکھنے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ سڑک سے اس نے سفید رنگ کی ایک نئی اور جدید کار نکل کر اس طرف مڑتے دیکھی۔

''میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ میں تمہیں بعد میں فون کرتی ہوں''...... مادام فلاویا نے کہا۔ اس نے رابطہ ختم کر کے سیل فون کارٹ کو دیا اور تیزی سے عمارت کی سائیڈ میں موجود ایک ستون کے پیچھے آ گئی۔ اس نے کارٹ کو بھی اشارہ کیا تو وہ بھی فوراً دوسرے ستون کے پیچھے چلا گیا۔ اتفاق سے اس وقت عمارت کے باہر کوئی موجود نہیں تھا۔ عمارت کا گارڈ ان سے کافی دور ایک کیبن میں تھا اس لئے وہ انہیں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

''آنے والا ٹارگٹ، فائیو صفدر سعید ہے۔ جیسے ہی وہ کار لے کر اس طرف آئے ہم دونوں ایک ساتھ ستونوں کے پیچھے سے نکل کر اس پر فائرنگ کر دیں گے۔ اسے بچنا نہیں چاہئے''...... مادام فلاویا نے تیز لہجے میں کہا اور اپنی کمر کی بیلٹ میں اڑسا ہوا مشین پسٹل نکال کر دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ کارٹ نے بھی جیب سے اپنا مشین پسٹل نکال لیا۔ اسی لمحے سفید رنگ کی کار ٹھیک عمارت کے سامنے آ کر رکی۔ اس میں ایک خوبرو، مضبوط اور کسرتی جسم کا مالک نوجوان موجود تھا۔ اسے دیکھتے ہی مادام فلاویا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے پہچان لیا تھا کہ وہ صفدر ہے جس نے ماسک میک اپ کیا ہوا تھا اور ماسک میک اپ ایسا تھا کہ مادام فلاویا اسے آسانی سے پہچان گئی تھی۔

''تیار رہو''...... مادام فلاویا نے کارٹ کی طرف دیکھتے ہوئے اشارے سے کہا تو کارٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر کار

روکتے ہی انجن بند کر کے کار سے باہر آ گیا۔ وہ کار سے نکلا ہی تھا کہ مادام فلاویا اور کارٹ ایک ساتھ ستونوں کے پیچھے سے نکلے اور مشین پسٹل لے کر تیزی سے اس کی طرف لپکے۔

''فائر''...... مادام فلاویا نے چیخ کر کہا اور اس نے صفدر کی طرف دوڑتے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ کارٹ نے بھی صفدر کی طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ یہ شاید مادام فلاویا اور کارٹ کی قسمت خراب تھی یا صفدر کی قسمت اچھی تھی کہ جیسے ہی وہ ستونوں کے پیچھے سے مشین پسٹل لے کر صفدر کی طرف دوڑے، صفدر نے انہیں کار کی سائیڈ کھڑکی سے دیکھ لیا تھا۔

ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں وہ تیزی سے گھوما اور پھر ان پر نظر پڑتے ہی وہ پہلے ایڑی کے بل گھوم کر کار کی فرنٹ کی سائیڈ پر آیا اور دوسرے لمحے اس نے چھلانگ لگائی اور کار کی فرنٹ سے ہوتا ہوا کار کی دوسری طرف چلا گیا۔ مادام فلاویا اور کارٹ کی گولیاں کار کی کھڑکیوں پر پڑیں۔ کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور باڈی میں سوراخ ہو گئے۔

''وہ بچ گیا ہے۔ تم فرنٹ سے جاؤ۔ میں عقب سے آتی ہوں''...... مادام فلاویا نے چیختے ہوئے کارٹ سے کہا اور کار کی عقبی سمت سے کار کی دوسری طرف بھاگی جبکہ کارٹ فرنٹ سے ہوتا ہوا آگے بڑھا۔ دونوں جیسے ہی کار کے پیچھے آئے یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ صفدر وہاں موجود نہیں تھا۔ اسی لمحے انہیں صفدر کا سر

کار کی دوسری طرف نظر آیا۔ صفدر شاید کار کے نیچے سے ہوتا ہوا اس طرف پہنچ گیا تھا۔

''وہ رہا''...... مادام فلاویا نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے صفدر کی طرف برسٹ مارا لیکن صفدر نے فوراً سر جھکا لیا۔ اس سے پہلے کہ مادام فلاویا اور کارٹ آگے بڑھتے۔ انہوں نے صفدر کو تیزی سے عمارت کی طرف بھاگتے دیکھا۔

''وہ بھاگ رہا ہے۔ اس کے پیچھے جاؤ اور ہلاک کر دو اسے''...... مادام فلاویا نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی صفدر پر فائرنگ کرتی ہوئی اس کے پیچھے لپکی۔ صفدر زگ زیگ انداز میں دوڑتا چلا جا رہا تھا۔ کارٹ نے دو تین لمبی چھلانگیں لگائیں اور تیزی سے صفدر کے نزدیک پہنچ گیا۔ اس نے صفدر کے نزدیک آتے ہی اس پر فائرنگ کی لیکن اسی لمحے صفدر اچھلا اور زمین پر گر کر تیزی سے کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ کارٹ اس پر پھر فائرنگ کرتا اسی لمحے اسے صفدر کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آیا۔ مشین پسٹل دیکھ کر کارٹ نے دائیں طرف چھلانگ لگانی چاہی لیکن صفدر نے کروٹیں بدلتے ہوئے اچانک اپنے جسم کا زاویہ بدلتے ہوئے اس پر فائرنگ کر دی۔ کارٹ کے حلق سے ایک دردناک چیخ نکلی، وہ اچھلا اور الٹ کر گرتا چلا گیا۔

''کیا ہوا۔ کیا ہوا''...... کارٹ کو اس طرح گرتے دیکھ کر مادام فلاویا نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفدر نے اس پر برسٹ مارا

لیکن مادام فلاویا نے دوڑتے دوڑتے چھلانگ لگائی اور صفدر کی چلائی ہوئی گولیاں اس کے پیروں کے نیچے سے نکلتی چلی گئیں۔ مادام فلاویا نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اپنا ہوا میں اٹھا ہوا جسم گھمایا اور ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل والا ہاتھ صفدر کی طرف کرتے ہوئے فائرنگ کر دی۔ مادام فلاویا پر فائرنگ کرتے ہوئے صفدر کا کروٹیں بدلتا ہوا جسم ایک جگہ رک گیا تھا۔ اسے شاید اس بات کی امید نہیں تھی کہ مادام فلاویا اس پر ہوا میں گھومتے ہوئے بھی فائرنگ کر سکتی ہے اس لئے وہ مار کھا گیا اور مادام فلاویا نے اس کے جسم پر گولیاں پڑتے دیکھیں۔ وہ ہوا میں چکر کھاتی ہوئی پلٹی اور ایک لمحے میں اپنے پیروں پر آ کھڑی ہوئی۔

پیروں پر آتے ہی اس نے صفدر کی طرف دیکھا جو زخمی ہونے کے باوجود اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ مادام فلاویا نے اس پر ایک بار پھر فائرنگ کر دی۔ لیکن صفدر کی نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے فائرنگ ہوتے دیکھ کر فوراً دائیں طرف چھلانگ لگائی اور ایک ستون کے پیچھے چلا گیا۔ اسے ستون کے پیچھے جاتے دیکھ کر مادام فلاویا نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ دونوں ہاتھوں میں مشین پسٹل پکڑ کر فائرنگ کرتی ہوئی اس ستون کی طرف بڑھی۔

ستون پر گولیاں پڑیں اور اس کے پرخچے اُڑنے لگے۔ ابھی وہ ستون کے قریب آئی ہی تھی کہ اچانک اس نے صفدر کو ستون کے پیچھے سے نکل کر زمین پر گھسٹتے ہوئے اپنی طرف لپکتے دیکھا۔ مادام

فلاویا نے مشین پسٹل کا رخ صفدر کی طرف کیا ہی تھا کہ چکنے فرش پر گھسٹ کر آنے والے صفدر کی ٹانگیں پوری قوت سے مادام فلاویا کی ٹانگوں سے ٹکرائیں اور مادام فلاویا جو اس اچانک حملے کے لئے تیار نہیں تھی اچھل کر گری۔ جیسے ہی وہ گری۔ صفدر نے زمین پر تیزی سے اپنا جسم گھمایا اور اس کی ایک ٹانگ گھومتی ہوئی ٹھیک مادام فلاویا کے مشین پسٹل والے ہاتھ پر پڑی۔ مادام فلاویا کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا۔ صفدر نے الٹی قلابازی کھائی اور وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے مشین پسٹل کا رخ مادام فلاویا کی طرف کر دیا۔

”بس۔ تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے“...... صفدر نے اس کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔ اس کے جسم کے مختلف حصوں سے خون نکل رہا تھا۔ شاید اس کے جسم میں کئی گولیاں لگی تھیں لیکن وہ اس انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا جیسے اسے معمولی سی بھی تکلیف کا احساس نہ ہو رہا ہو۔ اسے اپنے سر پر مشین پسٹل لئے کھڑا دیکھ کر مادام فلاویا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

”تم یہاں کیا کر رہی ہو“...... صفدر نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس نے بھی مادام فلاویا کو پہچان لیا تھا۔

”بہت تیز ہو۔ تمہارے تین ساتھی تو آسانی سے میرا شکار بن گئے تھے۔ تم زخمی ہونے کے باوجود میرے سامنے ڈٹ گئے ہو“۔ مادام فلاویا نے اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر

انتہائی دلآویز مسکراہٹ تھی جیسے صفدر کے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھنے کے بعد اسے کوئی پرواہ نہ ہو۔

”تین ساتھی۔ کیا مطلب۔ کیا کیا ہے تم نے میرے ساتھیوں کے ساتھ“...... صفدر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”میں یہاں جولیا کو ہلاک کرنے آئی تھی۔ اس کے فلیٹ میں مجھے صالحہ اور تنویر بھی مل گئے تو میں نے ان تینوں کو ایک ساتھ مراتھولا لکڑی کا زہریلا انجکشن لگا دیا۔ اب تک ان تینوں کی ہڈیاں بھی گلنا سڑنا شروع ہو چکی ہوں گی“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”میرے ساتھی نہیں مر سکتے۔ یہاں تمہاری موت تمہیں کھینچ لائی ہے“...... صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا اس نے مشین پسٹل کا رخ نیچے کیا جیسے وہ مادام فلاویا کے پیروں پر فائرنگ کرنا چاہتا ہو۔ اس سے پہلے کہ وہ مادام فلاویا پر گولی چلاتا اسی لمحے عقب سے ایک فائر ہوا اور صفدر اچھل کر مادام فلاویا کے قریب آ گرا۔ مادام فلاویا نے پیچھے سے کارٹر کو دوڑ کر اس طرف آتے دیکھا۔ کارٹر شاید فائرنگ کی آواز سن کر پارکنگ سے واپس آ گیا تھا۔ وہ چونکہ عقبی راستے سے آیا تھا اس لئے اس نے مادام فلاویا کو صفدر کے سامنے خالی ہاتھ دیکھ لیا تھا۔ اس نے صفدر کو موقع دیئے بغیر اس پر عقب سے گولی چلا دی تھی جو صفدر کی کمر پر لگی تھی۔ صفدر زمین پر گرا بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔

”گڈ شو کارٹر۔ ہم نے چوتھا شکار بھی کر لیا۔ اب چلو یہاں

سے''...... مادام فلاویا نے کارٹر کو دیکھ کر کہا۔

''یس مادام''...... کارٹر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ مادام فلاویا تیزی سے کارٹ کے پاس آئی۔ اس نے جھک کر کارٹ کی نبض چیک کی اور پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

''یہ ہلاک ہو چکا ہے''...... مادام فلاویا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ چلیں۔ میں اس کی لاش اٹھا لاتا ہوں''...... کارٹر نے کہا۔ مادام فلاویا نے پلٹ کر صفدر کی طرف دیکھا تو وہ ساکت ہو چکا تھا۔ مادام فلاویا نے سر ہلایا اور تیزی سے باہر نکلتی چلی گئی۔ کارٹر نے کارٹ کی لاش اٹھائی اور اسے لے کر مادام فلاویا کے پیچھے لپکا۔ وہ پارکنگ سے باہر آنے والے راستے کے پاس آ گیا جہاں اس نے کار لا کر پہلے ہی کھڑی کر دی تھی۔ فائرنگ کی آواز سن کر وہ پیدل ہی پارکنگ میں گیا تھا اور عمارت کے اندر سے ہوتا ہوا باہر آیا تھا جہاں سے اسے صفدر کے پیچھے آنے اور اس پر فائر کرنے کا موقع مل گیا تھا ورنہ شاید صفدر، مادام فلاویا پر فائرنگ کر کے اسے ہلاک کر دیتا۔ مادام فلاویا سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ کارٹر نے کارٹ کی لاش کار کی پچھلی سیٹ پر ڈالی اور پھر وہ تیزی سے فرنٹ کی طرف آیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کار تیزی سے موڑ کر ایک طرف بھگائے لئے جا رہا تھا۔

''بہت بری خبریں ہیں''...... صدیقی نے سیل فون کان سے ہٹا کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے چوہان اور پچھلی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے نعمانی اور خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیوں کیا ہوا''...... چوہان نے چونک کر پوچھا۔

''مادام فلاویا اور اس کے ساتھی ابھی یہیں ہیں اور انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف محاذ کھول دیا ہے''...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''محاذ۔ کیا مطلب''...... خاور نے حیران ہو کر کہا۔

''ہاں۔ مادام فلاویا اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شکار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب تک وہ مس جولیا، مس صالحہ، تنویر اور صفدر کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل کو بھی نشانہ بنا چکے ہیں''...... صدیقی نے کہا تو ان تینوں کے چہروں پر حیرت پھیل

گئی۔

''کیا مطلب۔ کیا یہ سب ہلاک ہو چکے ہیں''...... نعمانی نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''ان سب کی حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ عمران صاحب نے مس جولیا، مس صالحہ، تنویر اور صفدر کو انتہائی بری حالت میں سپیشل ہسپتال پہنچایا ہے۔ مس جولیا، مس صالحہ اور تنویر کو انتہائی خطرناک زہریلے انجکشن لگائے گئے تھے جن سے ان کے جسم تیزی سے گلنے سڑنے لگے تھے جبکہ صفدر کو گولیاں ماری گئی تھیں۔ صفدر انتہائی زخمی حالت میں مس جولیا کے فلیٹ میں پہنچا تھا جہاں مس جولیا، مس صالحہ اور تنویر کرسیوں پر رسیوں سے بندھے الٹے پڑے تھے۔ انتہائی مخدوش حالت میں ہونے کے باوجود صفدر نے ہمت کا مظاہرہ کیا اور اس نے عمران صاحب کو کال کر دی تھی۔ عمران صاحب فوراً مس جولیا کے فلیٹ میں پہنچ گئے۔ انہوں نے مدد کے لئے ٹائیگر کو بلا لیا تھا۔ ان دونوں نے مل کر ان چاروں کو فوری طور پر سپیشل ہسپتال پہنچایا ہے''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''اور کیپٹن شکیل۔ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے''...... چوہان نے پوچھا۔

''کیپٹن شکیل کو بھی گولیاں ماری گئی ہیں۔ وہ ایک کار میں فلیٹ سے شفٹنگ کر رہا تھا۔ راستے میں ایک کار اس کی کار کے سامنے آ کر رک گئی۔ کار سے ایک مرد اور ایک عورت نکلے اور انہوں نے

کیپٹن شکیل کو موقع دیئے بغیر اس کی کار پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ کیپٹن شکیل نے کار سے نکل کر فائرنگ سے بچنے کے لئے سائیڈ میں بھاگنے کی کوشش کی لیکن وہ بھی گولیوں کا شکار بن گیا۔ اسے چار گولیاں لگی ہیں جن میں سے دو اس کے بائیں پہلو اور دو سینے میں لگی ہیں۔ وہ گر گیا تھا اور اس پر حملہ کرنے والی بھی مادام فلاویا اور اس کا ایک ساتھی تھا جسے کیپٹن شکیل نے پہچان لیا تھا۔ مادام فلاویا اور اس کے ساتھیوں نے دور سے کیپٹن شکیل پر مزید گولیاں برسائیں۔ کیپٹن شکیل جو گرا ہوا تھا اسے گولیاں چھوتے ہوئے گزر گئی تھیں جس سے وہ فوری طور پر ہلاک نہیں ہوا تھا اور مادام فلاویا اور اس کا ساتھی یہ سمجھ کر وہاں سے چلے گئے کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ چند مقامی افراد نے اسے ایک قریبی ہسپتال پہنچایا تھا۔ کیپٹن شکیل ہوش میں تھا۔ اس نے چیف کو کال کر کے خود پر ہونے والے حملے کے بارے میں بتایا تو چیف نے اسے فوری طور پر سپیشل ہسپتال شفٹ کرا دیا۔ اب چیف نے مجھے کال کر کے ساری صورتحال سے آگاہ کیا ہے اور ہمیں محتاط رہنے کا حکم دیا ہے''...... صدیقی نے ساری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

''تو کیا مادام فلاویا فارمولا حاصل کرنے کے بعد اب سیکرٹ سروس کا شکار کرنے کے لئے نکلی ہوئی ہے''...... خاور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس نے عمران صاحب کو چیلنج کیا ہے کہ وہ ان کے

ساتھ ساتھ ہم سب کو بھی ہلاک کر دے گی اور پھر وہ یہاں سے واپس جائے گی"..... صدیقی نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ایک عورت پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کر دے ایسا کیسے ہوسکتا ہے"..... نعمانی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اب تک وہ ہمارے پانچ ساتھیوں کو نشانہ بنا چکی ہے اور وہ سب جان کنی کی حالت میں ہسپتال میں پہنچ چکے ہیں"..... صدیقی نے کہا۔ وہ چاروں چیف کے حکم سے شفٹنگ کے بعد ایک بار پھر مادام فلاویا کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔

چونکہ فور سٹارز کے طور پر انہوں نے انڈر ورلڈ میں خاصے تعلقات بنا رکھے تھے اس لئے وہ کلبوں، بارز اور گیم رومز کے کرمنلز سے مادام فلاویا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے کیونکہ مادام فلاویا یہاں اکیلی یہ سب کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ پاکیشیا میں مادام فلاویا کا ضرور کوئی نہ کوئی معاون ہے جو اسے سپورٹ کر رہا ہے۔ بغیر کسی سپورٹ کے مادام فلاویا اس قدر تیز رفتاری سے کام نہیں کر سکتی تھی۔ انڈر ورلڈ کا ہی کوئی آدمی تھا جس نے مادام فلاویا اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف پناہ دے رکھی تھی بلکہ اسے ہر ممکن سہولیات بھی فراہم کر رہا تھا۔ اسی لئے مادام فلاویا اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو نشانہ بنانے میں کامیاب ہوگئی تھی۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس جو دنیا کی تمام سروسز اور ایجنٹوں کے لئے ٹف اور ہارڈ ٹارگٹ ثابت ہوئی تھی مگر اب جس آسانی سے مادام فلاویا اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں نشانہ بن رہے تھے اس سے فور سٹارز کو یقین ہو گیا تھا کہ مادام فلاویا کی پشت پناہی کرنے والا کوئی بڑا ہاتھ ہے جو اسے ہر قسم کی نہ صرف معلومات فراہم کر رہا ہے بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نشانہ بنانے کے لئے اسے بھرپور معاونت دے رہا ہے۔

انہیں اس شخص کی تلاش تھی جو مادام فلاویا کو سپورٹ کر رہا تھا اور ظاہر ہے وہ آدمی انہیں انڈر ورلڈ میں ہی مل سکتا تھا جس کے لئے انہیں تگ و دو تو بہرحال کرنی تھی اور وہ یہی کر رہے تھے۔ اس وقت وہ ایک کلب کے جنرل منیجر سے معلومات لے کر باہر آئے تھے اور کار میں آ کر بیٹھے ہی تھے کہ صدیقی کو چیف کی کال موصول ہوئی اور چیف نے صدیقی کو صورتحال سے مطلع کرتے ہوئے مزید محتاط رہنے کی تاکید کی تھی۔

"اس رابن سے تو ہمیں مادام فلاویا کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ملیں۔ اب ہم کسے ٹٹولیں جو مادام فلاویا کے بارے میں جانتا ہو"..... چوہان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ہمت نہیں ہارنی۔ جہاں جہاں ممکن ہو گا ہم اس کی تلاش میں جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ اگر ہم اسی طرح رابن جیسے آدمیوں کو ٹٹولتے رہے تو ہمیں کسی نہ کسی سے راسکل گرل کا

کوئی نہ کوئی کلیو ضرور مل جائے گا''...... صدیقی نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے رابن کلب کے احاطے سے نکال کر سڑک پر لے آیا۔

''راسکل گرل اگر سیکرٹ سروس کے پیچھے پڑی ہوئی ہے تو پھر وہ یقیناً ہمارے پیچھے بھی آئے گی''...... پیچھے بیٹھے ہوئے نعمانی نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''ہاں۔ اس نے ہم سب کو ہلاک کرنے کی ٹھان رکھی ہے''۔ چوہان نے کہا۔

''تو پھر ہمیں کہیں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم سڑکوں پر آوارہ گردی کرتے ہیں۔ اگر راسکل گرل ہمیں ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہو گی تو وہ یقیناً ہمارے پیچھے آئے گی اور ہم اسے وہیں گھیر لیں گے''...... نعمانی نے کہا۔

''ضروری نہیں ہے کہ وہ ابھی ہمارے پیچھے لگ جائے۔ چیف کے مطابق اس نے ہمارے بارے میں ساری معلومات حاصل کر رکھی ہیں۔ وہ ہمارے ٹھکانوں کے بارے میں بھی جانتی تھی۔ اسی لئے چیف نے ہمیں فوری طور پر ٹھکانے بدلنے کا حکم دیا تھا۔ اب چونکہ ہم نے ٹھکانے بدل لئے ہیں اس لئے مادام فلاویا ہمارے نئے ٹھکانوں تک نہ پہنچ سکے گی اور اسے کیا پڑی ہے کہ وہ ہمیں احمقوں کی طرح سڑکوں پر ڈھونڈتی پھرے''...... صدیقی نے منہ بنا کر کہا۔

''ہماری طرح مس جولیا، مس صالحہ، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی ٹھکانے بدلے ہیں پھر مادام فلاویا ان تک کیسے پہنچ گئی''۔ نعمانی نے کہا۔

''مس صالحہ اور تنویر، مس جولیا کے فلیٹ میں تھے اور صفدر بھی اتفاق سے وہیں پہنچ گیا تھا۔ اس کے پاس مادام فلاویا کی کوئی اہم خبر تھی جو وہ مس جولیا کو بتانا چاہتا تھا۔ مادام فلاویا ان تینوں کو زہریلے انجکشن لگا کر نکل رہی تھی۔ صفدر کو دیکھ کر اس نے اسے وہیں ہلاک کرنے کے لئے فائرنگ شروع کر دی تھی''...... صدیقی نے کہا۔

''اور کیپٹن شکیل۔ وہ تو ان سے دور تھا۔ مادام فلاویا اور اس کے ساتھی اس کی کار تک کیسے پہنچے تھے''...... نعمانی نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ بات سوچنے کی ہے۔ کیپٹن شکیل واقعی ان سے کافی دور تھا اور مادام فلاویا اپنے ساتھی کے ساتھ ٹھیک اس کے پیچھے آئی تھی اور آگے جاتے ہی انہوں نے کیپٹن شکیل کی کار رکوا کر فائرنگ کر دی تھی''...... صدیقی نے کہا۔

''کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ مادام فلاویا نے پہلے سے ہی کوئی ایسا انتظام کر رکھا ہو کہ وہ ہم سب کی لوکیشن چیک کر سکے اور آسانی سے ہم تک پہنچ جائے''...... نعمانی نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... صدیقی نے کار سائیڈ میں روک کر گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ ہالینڈ سے آئی ہے اور وہ ایک لارڈ کی بیٹی اور مادام سینڈیکیٹ کی چیف ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے پاس سائنسی آلات ہوں جن سے وہ ہمیں ٹریس اور ٹریک کر سکتی ہو۔ اسی لئے وہ ٹھیک اس جگہ پہنچ جاتی ہے جہاں ہمارے ساتھی موجود ہوتے ہیں''..... نعمانی نے جواب دیا۔

''ہاں۔ ایسا ہوسکتا ہے۔ ٹریکنگ کرنے اور ہم پر نظر رکھنے کے لئے وہ یقیناً ایسے سائنسی آلات سے کام لیتی ہو گی جو سیٹلائٹ سسٹم سے لنک ہوتے ہیں اور سیٹلائٹ سے لنک ہونے والے آلات سے ٹریکنگ کرنا اس کے لئے زیادہ آسان ہو گا۔ ہم اس بات کا پتہ بھی نہیں لگا سکتے کہ ہمیں ٹریک اور مانیٹر کیا جا رہا ہے یا نہیں''..... چوہان نے کہا۔

''سیٹلائٹ سسٹم سے ٹریس اور مانیٹر کرنے کے لئے مخصوص ریز کا استعمال کیا جاتا ہے۔ انہی ریز کو کسی رسیور سے ری بیک کیا جاتا ہے اور مانیٹر ہونے والی شخصیت یا جگہ کی چیکنگ ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہمارے اردگرد بھی ایسی ہی ریز کا جال پھیلا ہوا ہو جو ہمیں نظر نہ آ رہا ہو اور ان ریز سے راسکل گرل ہمیں چیک کر رہی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی ذریعے سے اس نے ہماری کاروں میں ٹریکر لگا دیئے ہوں تاکہ ہم جہاں جائیں وہ ہمیں آسانی سے ٹریک کر سکے''..... نعمانی نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر ہمیں سب سے پہلے اس کار کو چیک کرنا چاہئے۔

اگر اس میں کوئی ٹریکر لگا ہوا ہے تو ہم اس سے بچ سکتے ہیں''۔ خاور نے کہا۔

''ہاں۔ سب اترو کار سے اور کار کا باریک بینی سے جائزہ لو۔ اگر ٹریکر ہمیں مل گیا تو ہم اسے مادام کے خلاف استعمال کریں گے''..... صدیقی نے کہا۔

''مادام کے خلاف۔ وہ کیسے''..... چوہان نے چونک کر کہا۔

''ہم ٹریکر کو اتارے بغیر کار کو کسی ایسی جگہ لے جا کر روک دیں گے جہاں کوئی آتا جاتا نہ ہو اور ہم خود کار سے نکل کر کسی جگہ چھپ جائیں گے تاکہ جیسے ہی راسکل گرل اس کار تک پہنچے ہم دور سے ہی الٹا اس کا شکار کر سکیں''..... صدیقی نے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلائے اور فوراً کار سے باہر آ گئے۔

''تم نے یہ تو بتایا نہیں کہ صفدر کے پاس راسکل گرل کے لئے کیا اہم اطلاع تھی جو وہ مس جولیا کو بتانے گیا تھا''..... خاور نے صدیقی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''جب عمران صاحب صفدر کو کار میں ڈال کر ہسپتال لے جا رہے تھے تو صفدر کو کچھ وقت کے لئے ہوش آیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ راسکل گرل کے بارے میں انہیں کچھ بتانا چاہتا ہے لیکن چونکہ اس کا کافی خون بہہ چکا تھا اس لئے اس پر شدید نقاہت طاری تھی۔ وہ عمران صاحب کو کچھ نہیں بتا سکا تھا اور بے ہوش ہو گیا تھا''..... صدیقی نے جواب دیا تو ان سب نے اثبات میں سر

ہلا دیئے۔ کار سے نکل کر وہ کار کے ایک ایک حصے کا انتہائی باریک بینی سے جائزہ لینے لگے۔ ابھی وہ کار کا جائزہ لے ہی رہے تھے کہ اسی لمحے صدیقی کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدیقی نے چونک کر جیب سے سیل فون نکال لیا اور سکرین دیکھنے لگا۔

''کس کا فون ہے''...... چوہان نے پوچھا۔

''نیا نمبر ہے''...... صدیقی نے کہا اور اس نے سیل فون کان سے لگانے کی بجائے پہلے کال رسیونگ بٹن پریس کیا اور پھر لاؤڈر کا بٹن دبا دیا۔

''ہیلو''......صدیقی نے اونچی آواز میں کہا۔

''تم فور سٹارز کے چیف صدیقی بول رہے ہو''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو نہ صرف صدیقی بلکہ اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

''آپ کون ہیں''......صدیقی نے جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے پوچھا۔

''راسکل گرل''...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو وہ چاروں بری طرح سے اچھل پڑے۔

''راسکل گرل۔ کیا مطلب''......صدیقی نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا جیسے وہ راسکل گرل کا نام پہلے سے نہ جانتا ہو۔

''تم چاروں جس کار میں ہو اس کار میں ایک بگ لگا ہوا ہے۔

اب تک تم نے جو بھی باتیں کی ہیں وہ سب میں سن چکی ہوں۔ اس لئے میرے ساتھ ڈرامہ مت کرو اور میری بات دھیان سے سنو''...... دوسری طرف سے راسکل گرل نے کہا تو ان چاروں کی آنکھوں میں حقیقتاً انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ یہ بات ان کے لئے واقعی انتہائی حیران کن تھی کہ اس کار میں بگ لگا ہوا تھا جس کی مدد سے راسکل گرل ان کی باتیں سن رہی تھی۔

''بگ ہماری کار میں۔ کیا مطلب۔ ہماری کار میں تم نے بگ کب اور کیسے لگایا ہے''......صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کام میرے آدمیوں نے کیا ہے۔ کب اور کیسے کیا ہے مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال تمہارا یہ آئیڈیا بالکل درست ہے کہ میں تم سب کو مسلسل ٹریک کر رہی ہوں۔ بگ کے ساتھ تم سب کی کاروں میں میرے آدمیوں نے ٹریکر بھی لگا دیئے تھے جو اب بھی ورکنگ پوزیشن میں ہیں اور میں تمہیں مسلسل فالو کر رہی ہوں۔ تم اس وقت راسٹ روڈ کے کارنر پر رائٹ سائیڈ پر کھڑے ہو''...... مادام فلاویا کی آواز سنائی دی اور صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تو تم اب ہمارے پیچھے آ رہی ہو''......صدیقی نے غرا کر کہا۔

''پہلے میرا یہی ارادہ تھا کہ میں تم سب کے پیچھے آؤں گی اور ایک ایک کر کے تم سب کو ہلاک کروں گی لیکن تم چاروں مسلسل

ایک ساتھ ہو اس لئے مجھے تم چاروں کو اکٹھے شکار کرنا پڑے گا۔ جولیا کے فلیٹ میں مجھے صالحہ اور تنویر اکٹھے مل گئے تو میں نے ان تینوں کو ایک ساتھ ہلاک کر دیا۔ صفدر بھی وہاں پہنچا تو وہ بھی مجھ سے نہ بچ سکا۔ کیپٹن شکیل کو میں نے ٹریک کیا تھا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا کر اسے گھیر لیا تھا اور اسے بھی میں نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ اب تم چاروں بچے ہو اور تم چاروں اکٹھے ہو اس لئے میں نے تمہیں الگ الگ ہلاک کرنے کا پروگرام کینسل کر دیا ہے''...... مادام فلاویا رکے بغیر مسلسل بولتی چلی گئی۔

''تو اب تم ہمیں ایک ساتھ ہلاک کرو گی''...... صدیقی نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اور میں نے اس کا انتظام بھی کر رکھا ہے''...... راسکل گرل کی سرد آواز سنائی دی۔

''گڈ شو۔ تو آؤ یہاں۔ ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ تم نے ہماری موت کا کیا انتظام کیا ہے''...... صدیقی نے خشک لہجے میں کہا۔

''تمہیں ہلاک کرنے کے لئے مجھے تمہارے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کام میں تم سے دور رہ کر بھی کر سکتی ہوں''۔ راسکل گرل نے ہنس کر کہا۔

''کیا مطلب''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''اگر تمہاری کار میں بگ اور ٹریکر لگایا جا سکتا ہے تو اس کے ساتھ کار کے کسی حصے میں میگا پاور بم لگانے میں میرے ساتھیوں کو کیا مسئلہ ہو سکتا ہے''...... راسکل گرل نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھی اچھل پڑے۔ صدیقی نے اپنے ساتھیوں کو فوراً کار سے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا اور خود بھی آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنے لگا۔

''ہم۔ تو کیا تم نے ہماری کار میں بم فکسڈ کیا ہے''...... صدیقی نے جان بوجھ کر گفتگو کو طول دیتے ہوئے کہا تاکہ انہیں کار سے زیادہ سے زیادہ پیچھے ہٹنے کا موقع مل سکے۔

''ہاں۔ اور یہ ایسا بم ہے جس سے کار کے ساتھ ساتھ تم چاروں کے بھی چیتھڑے اڑ جائیں گے''...... راسکل گرل نے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے کار کے نیچے سیٹی کی تیز آواز سنی۔

''میں نے بم آن کر دیا ہے۔ پانچ سیکنڈ بعد یہ بم پھٹ جائے گا۔ کار سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ جاؤ''...... راسکل گرل کی تیز آواز سنائی دی اور ساتھ ہی رابطہ ڈسکنکٹ ہو گیا۔

''بھاگو۔ کار سے جتنا دور بھاگ سکتے ہو بھاگ جاؤ''۔ صدیقی نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی پلٹ کر بھاگا۔ ابھی وہ کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک ایک زور دار دھماکا ہوا اور صدیقی کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی دیو نے اسے مٹھی میں پکڑ کر اوپر اٹھا لیا ہو۔ دوسرے لمحے صدیقی ہوا میں اڑتا ہوا دور جا گرا۔ دھماکے کی شدت سے ہی اسے اپنے کانوں کے پردے پھٹتے اور دماغ سن ہوتا ہوا محسوس ہوا

تھا۔ وہ نجانے کہاں گرا تھا اور کس چیز سے ٹکرایا تھا کہ ایک لمحے سے کم وقفے میں اسے اپنے دماغ میں اندھیرا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔ اسے سر جھٹک کر دماغ سے اندھیرا دور کرنے کا ایک موقع بھی نہیں مل سکا تھا اس کا دماغ تیزی سے تاریکی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران اضطراب کے عالم میں سپیشل ہسپتال کے آپریشن تھیٹر کے باہر اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی اور پریشانی کے تاثرات منجمد سے ہو گئے تھے۔

جولیا، صالحہ اور تنویر کے ساتھ صفدر کی حالت بھی انتہائی مخدوش تھی۔ ڈاکٹر صدیقی انہیں انتہائی تشویشناک حالت میں آپریشن تھیٹر میں لے گئے تھے اور پچھلے چار گھنٹوں سے وہ آپریشن تھیٹر میں تھے۔ ابھی ان چاروں کا آپریشن ختم نہیں ہوا تھا کہ کیپٹن شکیل کو بھی سول ہسپتال سے سپیشل ہسپتال میں شفٹ کر دیا گیا۔ کیپٹن شکیل کی حالت بھی انتہائی خراب تھی۔ اسے چار گولیاں لگی تھیں اور اس کا بہت خون بہہ چکا تھا۔

عمران کے کہنے پر ڈاکٹر صدیقی نے اسے بھی آپریشن تھیٹر میں منگوا لیا تھا اور اب وہ اپنی ٹیم کے ساتھ ان پانچوں کے آپریشن میں مصروف تھے۔ وقت گزرتا جا رہا تھا لیکن نہ ڈاکٹر صدیقی

آپریشن روم سے باہر آئے تھے اور نہ ان کے معاون ڈاکٹرز۔
عمران کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ اپنے ساتھیوں کی مخدوش حالت دیکھ کر اس بار تو عمران بھی گھبرا گیا تھا۔ جولیا، صالحہ اور تنویر کے جسموں پر سرخ رنگ کے آبلے ابھر آئے تھے جو پھٹنا شروع ہو چکے تھے ان سے ان تینوں کی حالت انتہائی خراب ہو چکی تھی اور صفدر جسے گولیاں لگی تھیں اس کی حالت بھی بہت بری تھی۔

ان کی حالت دیکھ کر ڈاکٹر صدیقی جیسا تجربہ کار اور سینئر ڈاکٹر بھی بوکھلا گیا تھا۔ عمران نے ڈاکٹر صدیقی کو بتا دیا تھا کہ جولیا، صالحہ اور تنویر کو مرانٹولا مکڑی کے زہریلے انجکشن لگائے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی کے پاس اس زہر کے اثرات زائل کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ وہ ان تینوں کے جسموں سے زہر آلودہ خون نکال کر صاف خون کی بوتلیں لگا دے۔ اتفاق سے ہسپتال میں جولیا، صالحہ اور تنویر کے گروپ کے خون کی بوتلیں موجود تھیں۔ جو ٹیسٹڈ تھیں۔ اس لئے ڈاکٹر صدیقی نے فوری طور پر ان کا خون بدلنا شروع کر دیا تھا۔ اس میں کافی وقت لگ سکتا تھا اور ڈاکٹر صدیقی کے خیال میں اس بات کا بھی امکان کم ہی تھا کہ خون بدلنے کے بعد بھی جولیا، صالحہ اور تنویر بچ سکیں گے۔

عمران اس وقت تک وہاں سے نہیں ہٹنا چاہتا تھا جب تک ڈاکٹر صدیقی آپریشن روم سے باہر آ کر اسے خوشخبری نہ سنا دیتے۔ وہ ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے منہ ہی منہ میں مسلسل قرآنی آیات کا ورد

کر رہا تھا اور دل کی گہرائیوں سے اپنے ساتھیوں کے بچنے کی دعائیں مانگ رہا تھا۔ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا تو سکرین پر بلیک زیرو کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا آپریشن تھیٹر کی راہداری کے کارنر پر آ گیا جہاں ایک بڑی سی کھڑکی تھی۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ عمران نے سیل فون کا کال رسیونگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

”عمران بول رہا ہوں“..... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

”طاہر بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بے پناہ پریشانی کے تاثرات تھے۔

”اب کیا ہوا“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو کی پریشانی محسوس کر کے اسے اپنا دل مٹھی میں جکڑتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

”دو اور بری خبریں ہیں“..... بلیک زیرو کی تھکی تھکی سی آواز سنائی دی۔

”بولو۔ میں سن رہا ہوں“..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”پالینڈ سے فلارگ کی رپورٹ ہے جو کافی طویل ہے اگر آپ یہاں آ جائیں تو مناسب ہو گا“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ممبران ابھی آپریشن تھیٹر میں ہیں۔ جب تک ڈاکٹر صدیقی

ن کی طرف سے مجھے اطمینان بخش خبر نہیں دے دیتے میں یہاں
سے نہیں ہل سکتا۔ اور پھر صفدر کے پاس راسکل گرل کے حوالے
سے کوئی اہم معلومات ہے۔ میں اس سے مل کر وہ معلومات حاصل
کرنا چاہتا ہوں تاکہ جلد سے جلد راسکل گرل کا خاتمہ کیا جا سکے۔
ہرحال تم بتاؤ کیا رپورٹ ہے''..... عمران نے متانت سے کہا۔

''رپورٹ کے مطابق راسکل گرل نے جس آدمی کے ہاتھ ایلس
چ فارمولا پالینڈ بھیجا تھا اس کا نام مارتھر تھا۔ مارتھر فارمولا لے کر
لینڈ پہنچا ہی تھا کہ راستے میں اسے ڈی کے نام کے کسی کرمنل
نے گھیر لیا۔ اس نے مارتھر کو ہلاک کیا اور اس سے فارمولا لے کر
ل گیا''..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران کے چہرے کی سنجیدگی اور
ھ گئی۔

''کون ہے یہ ڈی کے اور اس نے لارڈ کے آدمی سے فارمولا
وں چھینا ہے''..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پالینڈ میں ڈی کے نام کی دھوم تو بہت ہے اور انڈر ورلڈ میں
ں کا نام سن کر دہشت طاری ہو جاتی ہے لیکن ڈی کے کون ہے
اس کا کس کرمنل گروپ سے تعلق ہے یہ کوئی نہیں جانتا اور نہ
آج تک اس کا کوئی آدمی سامنے آیا ہے۔ فلارگ نے اس کے
ے میں اب تک جو معلومات اکٹھی کی ہیں ان کے مطابق ڈی
پردے کے پیچھے رہ کر کرائم کرتا ہے اور اس کا سب سے بڑا
ف لارڈ میتھوز ہی ہوتا ہے۔ وہ لارڈ میتھوز کو نقصان پہنچانے میں

کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتا۔ اس نے اب تک لارڈ میتھوز اور راسکل
گرلز کی بے شمار ڈیلز خراب کی ہیں اور ان کے کئی اسائنمنٹ اُڑا
لے گیا ہے۔ جن میں منشیات اسلحہ اور ان کے گیم رومز کی اکٹھی کی
ہوئی دولت بھی ہے۔ وہ اچانک طوفان کی طرح آتا ہے اور لارڈ
میتھوز اور راسکل گرل کی ناک کے نیچے سے انہیں نقصان پہنچا کر
نکل جاتا ہے۔ فلارگ نے اپنے طور پر ڈی کے کے بارے میں
معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ ابھی تک یہ بھی
معلوم نہیں کر سکا ہے کہ ڈی کے کسی ایک فرد کا نام ہے یا کسی
سیکرٹ گروپ کا۔ ڈی کے نے فارمولا اُڑانے کے بعد لارڈ کو کال
کر کے باقاعدہ اپنی کامیابی کی اطلاع بھی دی تھی۔ جس پر لارڈ
میتھوز بے حد سیخ پا ہوا تھا۔ اب اس کے کئی گروپس ڈی کے کو
پاگل کتوں کی طرح ہر طرف ڈھونڈتے پھر رہے ہیں''..... بلیک
زیرو نے پوری تفصیل بتاتے کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم نے دو بری خبروں کا کہا تھا۔ دوسری خبر کیا ہے''۔
عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''راسکل گرل نے فور سٹارز کا بھی شکار کر لیا ہے''..... اس بار
بلیک زیرو نے قدرے دھیمی آواز میں کہا تو عمران نے انتہائی سختی
سے جبڑے بھینچ لئے۔

''کیا وہ ہلاک ہو گئے ہیں''..... عمران نے ٹھہرے ہوئے لہجے
میں کہا۔

ان کی طرف سے مجھے اطمینان بخش خبر نہیں دے دیتے میں یہاں سے نہیں ہل سکتا۔ اور پھر صفدر کے پاس راسکل گرل کے حوالے سے کوئی اہم معلومات ہے۔ میں اس سے مل کر وہ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں تاکہ جلد سے جلد راسکل گرل کا خاتمہ کیا جا سکے۔ بہرحال تم بتاؤ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے متانت سے کہا۔

"رپورٹ کے مطابق راسکل گرل نے جس آدمی کے ہاتھ ایس ایچ فارمولا پالینڈ بھیجا تھا اس کا نام مارتھر تھا۔ مارتھر فارمولا لے کر پالینڈ پہنچا ہی تھا کہ راستے میں اسے ڈی کے نام کے کسی کرمنل نے گھیر لیا۔ اس نے مارتھر کو ہلاک کیا اور اس سے فارمولا لے کر نکل گیا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران کے چہرے کی سنجیدگی اور بڑھ گئی۔

"کون ہے یہ ڈی کے اور اس نے لارڈ کے آدمی سے فارمولا کیوں چھینا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پالینڈ میں ڈی کے نام کی دھوم تو بہت ہے اور انڈر ورلڈ میں اس کا نام سن کر دہشت طاری ہو جاتی ہے لیکن ڈی کے کون ہے اور اس کا کس کرمنل گروپ سے تعلق ہے یہ کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی آج تک اس کا کوئی آدمی سامنے آیا ہے۔ فلارگ نے اس کے بارے میں اب تک جو معلومات اکٹھی کی ہیں ان کے مطابق ڈی کے پردے کے پیچھے رہ کر کرائم کرتا ہے اور اس کا سب سے بڑا ہدف لارڈ میتھوز ہی ہوتا ہے۔ وہ لارڈ میتھوز کو نقصان پہنچانے میں

کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتا۔ اس نے اب تک لارڈ میتھوز اور راسکل گرلز کی بے شمار ڈیلز خراب کی ہیں اور ان کے کئی اسائنمنٹ اُڑا لے گیا ہے۔ جن میں منشیات اسلحہ اور ان کے گیم رومز کی اکٹھی کی ہوئی دولت بھی ہے۔ وہ اچانک طوفان کی طرح آتا ہے اور لارڈ میتھوز اور راسکل گرل کی ناک کے نیچے سے انہیں نقصان پہنچا کر نکل جاتا ہے۔ فلارگ نے اپنے طور پر ڈی کے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کر سکا ہے کہ ڈی کے کسی ایک فرد کا نام ہے یا کسی سیکرٹ گروپ کا۔ ڈی کے نے فارمولا اُڑانے کے بعد لارڈ کو کال کر کے باقاعدہ اپنی کامیابی کی اطلاع بھی دی تھی۔ جس پر لارڈ میتھوز بے حد سیخ پا ہوا تھا۔ اب اس کے کئی گروپس ڈی کے کو پاگل کتوں کی طرح ہر طرف ڈھونڈتے پھر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتاتے کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم نے دو بری خبروں کا کہا تھا۔ دوسری خبر کیا ہے"۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"راسکل گرل نے فور سٹارز کا بھی شکار کر لیا ہے"...... اس بار بلیک زیرو نے قدرے دھیمی آواز میں کہا تو عمران نے انتہائی سختی سے جبڑے بھینچ لئے۔

"کیا وہ ہلاک ہو گئے ہیں"...... عمران نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ چاروں زندہ ہیں لیکن ان کی حالت باقی سب سے زیادہ تشویش ناک ہے۔ راسکل گرل نے انہیں بم سے اُڑانے کی کوشش کی تھی''...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے مادام فلاویا کی صدیقی سے فون پر ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔

''مجھے تھوڑی دیر پہلے خاور نے کال کی ہے جس نے انتہائی زخمی حالت میں فون کیا تھا۔ اس نے مجھے ساری سچویشن بتاتے ہوئے کہا تھا کہ وہ چونکہ بروقت کار سے دور بھاگ گئے تھے ورنہ کار کے ساتھ ان کے بھی پرخچے اُڑ جاتے۔ مقامی افراد انہیں قریبی ہسپتال میں لے جا رہے ہیں۔ میں نے اس ہسپتال کے ایم ایس سے بات کر لی ہے۔ وہ فور سٹارز کو ابتدائی طبی امداد دے کر فوری طور پر سپیشل ہسپتال منتقل کر دیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہونہہ۔ راسکل گرل واقعی راسکل ثابت ہوئی ہے۔ اس نے جو کہا تھا وہ کر دکھایا ہے اور سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو موت کے دہانے تک لے آئی ہے۔ وہ واقعی انتہائی خطرناک ثابت ہو رہی ہے''...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ممبران کے بعد اس نے ٹائیگر اور پھر آپ کو بھی ہلاک کرنے کا چیلنج کیا تھا عمران صاحب۔ اب وہ یقیناً ٹائیگر کے پیچھے ہو گی۔ ٹائیگر کو کال کر کے اسے محتاط رہنے کا کہیں اور اسے حکم دے دیں کہ راسکل گرل اسے اپنے اردگرد کہیں دکھائی دے تو وہ اسے فوراً

گولی مار کر ہلاک کر دے۔ ایسی ضدی، سفاک اور بے رحم لڑکی کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور اس نے کان سے سیل فون ہٹا کر کال ڈسکنکٹ کی اور پھر وہ ٹائیگر کو کال کرنے لگا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... رابطہ ملتے ہی ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کہاں ہو تم''...... عمران نے پوچھا۔

''میں سپیشل ہسپتال کے باہر ہوں باس۔ چند منٹ تک آپ کے پاس آ رہا ہوں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سپیشل آپریشن تھیٹر کے باہر ہوں۔ تم یہیں آ جاؤ''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے سیل فون کان سے ہٹا کر کال ڈسکنکٹ کر دی۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس نے سامنے راہداری سے ٹائیگر کو آتے دیکھا۔

''یہاں کس لئے آئے ہو''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے ٹائیگر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے ایک کلیو ملا ہے باس۔ میں آپ کو اس کے بارے میں بتانے کے لئے آیا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

"کس کا کلیو".....عمران نے چونک کر پوچھا۔

"راسکل گرل کا کلیو۔ اس کے ساتھ سلائٹ کام کر رہا ہے۔ سلائٹ ہی اسے ساری معلومات فراہم کرتا ہے اور اس کی معاونت کرنے کے ساتھ ساتھ یہاں اسے ہر قسم کی سہولیات مہیا کرتا ہے۔ اس نے راسکل گرل اور اس کے ساتھیوں کے لئے رہائش گاہ، ہر قسم کے اسلحے اور گاڑیوں کا بندوبست کیا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کون ہے یہ سلائٹ اور کہاں ہے".....عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"وہ پیراڈائز کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے۔ اس کا تعلق ایکریمیا سے ہے لیکن حقیقتاً وہ پالینڈ نژاد ہے اور بظاہر چھوٹے موٹے دھندے کرتا ہے لیکن اس کے کئی خفیہ گروپس ہیں۔ سلائٹ کسی بھی ملک کے ایجنٹوں کو بھاری معاوضے پر گروپس کے ساتھ ہر قسم کی سہولیات فراہم کرتا ہے اور اس کے گروپ کے افراد ایجنٹوں کے لئے اپنی جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تمہیں سلائٹ کی ٹپ کہاں سے ملی ہے".....عمران نے پوچھا۔

"میں مسلسل اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک پرانے دوست سے مجھے سلائٹ کے نام کا علم ہوا تھا۔ وہ چونکہ کبھی بڑی وارداتوں میں ملوث نہیں ہوا تھا اس لئے میں نے

اس پر زیادہ توجہ نہیں دی تھی لیکن ٹپ ملنے پر جب میں نے اس کے کلب میں جا کر اس کے خاص آدمیوں کو ٹٹولا تو ان میں سے ایک نے مجھے بتایا کہ راسکل گرل کی معاونت سلائٹ ہی کر رہا ہے اور وہ یہ سب کچھ انتہائی خفیہ طور پر کر رہا ہے تاکہ راسکل گرل کے جانے کے بعد اس کا نام کسی کے سامنے نہ آ سکے".....ٹائیگر نے جواب دیا۔

"سلائٹ جانتا ہے کہ راسکل گرل اس وقت کہاں مل سکتی ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس۔ سلائٹ کے آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ راسکل گرل نے سلائٹ سے کئی خفیہ ٹھکانے حاصل کئے ہیں۔ وہ کسی ایک جگہ نہیں ٹھہرتی۔ وہ اپنے ساتھیوں کو بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے جو اسی کی طرح مسلسل میک اپ بدلتے رہتے ہیں".....ٹائیگر نے جواب دیا۔

"راسکل گرل نے جب جولیا، صالحہ، تنویر اور صفدر پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ حملہ کیا تھا تو اس وقت وہ میک اپ میں نہیں تھی۔ ان سب نے اس کا اصل چہرہ دیکھا تھا".....عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ہوسکتا ہے وہ جان بوجھ کر ان کے سامنے اصلی چہرے میں آئی ہو اور پھر میک اپ کر لیا ہو".....ٹائیگر نے کہا۔

"اس نے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران پر جان لیوا حملے کئے ہیں اور وہ سب ہسپتال میں پہنچ گئے ہیں۔ اب صرف تم اور میں

باقی بچے ہیں وہ اب ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کرے گی''۔ عمران نے کہا۔

''میں تیار ہوں اور اسی انتظار میں ہوں کہ وہ مجھ پر حملہ کرے تو میں اس پر جوابی حملہ کر سکوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ بہت چالاک ہے۔ نجانے وہ کب اور کس روپ میں ہمارے سامنے آئے اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ ہم پر براہ راست حملہ کرے۔ وہ چھپ کر بھی ہم پر وار کر سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اس کا امکان ہے۔ ہمیں ہر لمحے چوکنا رہنا ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔ اسی لمحے آپریشن روم کا دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر باہر آتا دکھائی دیا تو عمران تیزی سے اس ڈاکٹر کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے لپکا۔ اسی لمحے اس کے منہ سے سسکاری نکلی اور وہ غصے سے ایک نرس کی طرف دیکھنے لگا جو راہداری سے تیز تیز چلتی ہوئی اس سے ٹکرائی تھی۔ اس نرس کے ہاتھوں میں میڈیسن کی ٹرے تھی جس میں انجکشن اور میڈیسن رکھی ہوئی تھی۔ وہ ٹائیگر سے ٹکرا کر بمشکل گرتے گرتے سنبھلی تھی۔

''سوری''...... نرس نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے سائیڈ روم کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی۔

''کیا ہوا''...... عمران نے ٹائیگر کی سسکاری کی آواز سن کر اس کی طرف پلٹ کر دیکھا۔ اس کے پلٹنے سے پہلے نرس کمرے میں

داخل ہو چکی تھی اس لئے عمران اسے نہیں دیکھ سکا تھا۔

''ایک نرس ٹکرائی تھی مجھ سے اس کے ہاتھ میں شاید سرنج تھی۔ اس سرنج کی سوئی میرے پہلو میں چبھی تھی''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن اسے نرس کہیں دکھائی نہ دی۔ اس دوران آپریشن روم سے نکلنے والا ڈاکٹر ان کے نزدیک آ گیا۔

''ڈاکٹر صدیقی کہاں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ ابھی اندر ہی ہیں''...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

''آپریشن ہو گئے سب کے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ آپریشن تو ہو گئے ہیں لیکن ابھی ان میں سے کسی کو ہوش نہیں آیا ہے۔ ان کی حالت بدستور تشویشناک ہے۔ جب تک انہیں ہوش نہیں آ جاتا اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا''...... ڈاکٹر نے جواب دیا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اسی لمحے اس نے ڈاکٹر صدیقی کو بھی آپریشن روم سے باہر آتے دیکھا۔ عمران کو دیکھ کر ڈاکٹر صدیقی ان کی طرف بڑھے۔ انہوں نے عمران کے قریب آ کر اپنے چہرے پر لگا ہوا نقاب اتار دیا۔

''میں نے پانچوں کے آپریشن کر دیئے ہیں۔ دو کے جسموں سے گولیاں نکال دی ہیں اور باقی تین کے جسموں کا خون بدل دیا ہے۔ ابھی وہ پانچوں بے ہوش ہیں۔ بظاہر تو ان کی حالت خطرے سے باہر ہے لیکن جب تک انہیں ہوش نہیں آ جاتا خطرہ بہرحال برقرار رہے گا''...... ڈاکٹر صدیقی نے عمران کے پوچھنے سے پہلے

ہی اسے بتانا شروع کر دیا۔

''کیسا خطرہ''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں دس گھنٹوں تک ہوش نہ آیا تو پھر میں کچھ نہیں کر سکوں گا''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''آپ شاید کافی تھک گئے ہیں''...... عمران نے ڈاکٹر صدیقی کے چہرے پر تھکاوٹ کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

''ہاں۔ مجھے اپنی ٹیم کے ساتھ مسلسل ان کے آپریشن کرنے پڑے تھے۔ سب کو ایک ساتھ سنبھالنا کافی مشکل تھا۔ لیکن بہرحال جتنا ہم کر سکتے تھے وہ کر دیا ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''ہمارے چار اور ساتھیوں کو بھی ٹارگٹ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جلد ہی وہ بھی یہاں شفٹ ہو جائیں گے ہو سکتا ہے کہ آپ کو ان چاروں کے بھی آپریشن کرنے پڑیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کون ہیں وہ''...... ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر کہا۔

''میرے ساتھی ہی ہیں''...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ڈاکٹر صدیقی کچھ کہتے اسی لمحے عمران کو اپنے عقب میں کسی کے گرنے کی آواز سنائی دی۔ عمران اور ڈاکٹر صدیقی پلٹے اور پھر یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ ٹائیگر فرش پر گرا ہوا تھا۔ وہ بری طرح سے تڑپ رہا تھا اور اس کا رنگ تیزی سے نیلا ہوتا جا رہا تھا۔

''اوہ اوہ۔ اسے کیا ہوا''...... ڈاکٹر صدیقی نے بوکھلا کر کہا۔

عمران فوراً ٹائیگر پر جھکا۔

''کیا ہوا ہے تمہیں''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن ٹائیگر نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں اور وہ دونوں ہاتھوں سے سینہ تھامے بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔

''اوہ اوہ۔ اسے بلائٹ پوائزن دیا گیا ہے۔ ہری اپ ڈاکٹر صدیقی۔ زہر تیزی سے اس کے جسم میں پھیل رہا ہے۔ کچھ کرو ورنہ یہ ہلاک ہو جائے گا''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ ٹائیگر کا بدلتا ہوا رنگ۔ اور اس کی حالت دیکھ کر اسے فوراً اندازہ ہو گیا تھا کہ اس قدر تیزی سے اثر کرنے والا کون سا زہر ہو سکتا ہے۔

''بلائٹ پوائزن۔ اوہ۔ لیکن کیسے۔ کس نے دیا ہے اسے زہر''۔ ڈاکٹر صدیقی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔ اسے میں آپریشن تھیٹر میں لے جا رہا ہوں۔ آپ جلدی آئیں اندر''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو اٹھایا اور اسے لے کر تیزی سے آپریشن روم کی طرف دوڑ پڑا۔ ڈاکٹر صدیقی بھی اس کے پیچھے لپکے۔

عمران، ٹائیگر کو اٹھائے آپریشن روم میں آیا اور سنٹر میں موجود خالی آپریشن ٹیبل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ٹائیگر کو فوراً آپریشن ٹیبل پر لٹا دیا۔ اندر موجود ڈاکٹر اور ان کے معاون چونک

پڑے۔ ڈاکٹر صدیقی کو عمران کے پیچھے آتے دیکھ کر وہ رک گئے۔

"ہری اپ۔ اسے بلائٹ پوائزن دیا گیا ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے چیختے ہوئے کہا تو ڈاکٹرز اور ان کے معاون تیزی سے آپریشن ٹیبل کی طرف بڑھے۔ عمران فوراً سائیڈ میں ہٹ گیا۔ اس نے دیکھا سائیڈوں میں چند بیڈز تھے جن پر جولیا، صالحہ، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب بے ہوش تھے۔ ان کے جسموں پر پٹیاں تھیں اور انہیں گلوکوز کی بوتلیں لگی ہوئیں تھیں۔

عمران انہیں دیکھتا ہوا آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتا چلا گیا اور پھر وہ کچھ سوچ کر آپریشن روم سے باہر آ گیا۔ اس کے ذہن میں ہتھوڑے سے برس رہے تھے۔ ٹائیگر کی اچانک بگڑنے والی حالت نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

آپریشن روم سے باہر آتے ہی عمران کے دماغ میں کوندا سا لپکا۔ اسے یاد آ گیا کہ اس کے پیچھے آتے ہوئے اس نے ٹائیگر کے منہ سے سسکاری کی آواز سنی تھی۔ اس کے پوچھنے پر ٹائیگر نے اسے بتایا تھا کہ اس سے ایک نرس ٹکرائی تھی اور ایک سوئی سی ٹائیگر کے پہلو میں چبھ گئی تھی۔

"راسکل گرل۔ تو وہ یہاں ہے"...... عمران کے منہ سے نکلا اور پھر وہ راہداری میں موجود نرسوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ اسے ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے ایک نرس کی جھلک دکھائی دی تھی جو سائیڈ کے کمرے میں جا رہی تھی۔ عمران نے سوچا کہ ہو نہ ہو وہی نرس تھی

جس نے ٹائیگر کو زہریلی سوئی چبھوئی تھی اور فوراً کمرے میں گھس گئی تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس کمرے کا دروازہ کھول کر اندر گھس گیا۔ یہ ایک پرائیویٹ کمرہ تھا۔ جہاں ایک بیڈ پڑا ہوا تھا۔ بیڈ خالی تھا۔ کمرے میں بھی کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

عمران تیز نظروں سے کمرے کا جائزہ لیتا ہوا اندر آ گیا اور پھر سامنے موجود کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا جو کھلی ہوئی تھی۔ کھڑکی کے قریب پہنچ کر اس نے باہر جھانکا۔ سامنے کچھ فاصلے پر ہسپتال کا پارکنگ تھا۔ عمران ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے پارکنگ کے عقب میں موجود برگد کے بڑے اور اونچے درخت پر چمک سی دکھائی دی۔ اس سے پہلے کہ عمران اس چمک کا مقصد سمجھتا اچانک اسے ایک جھٹکا سا لگا اور وہ اچھل کر پیچھے گر گیا۔ اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کوئی انتہائی گرم لوہے کی سلاخ اس کے دائیں کاندھے کو چھوتی ہوئی گزر گئی ہو۔ عمران کو اپنے کاندھے میں آگ سی بھرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ فوراً کھڑکی کی سائیڈ دیوار سے لگ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس پر دور مار رائفل سے گولی چلائی گئی تھی جو اس کے دائیں کاندھے کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی۔ گولی چھونے کی وجہ سے اس کے کاندھے پر معمولی سا زخم آیا تھا لیکن نجانے کیوں عمران کو اس معمولی زخم میں بھی آگ سی بھرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

عمران نے ایک ہاتھ سے زخمی کاندھا دبا لیا۔ اس نے چند لمحے

توقف کیا اور پھر اس نے احتیاط سے کھڑکی کے کنارے سے سر لگا
کر دور برگد کے درخت کی جانب دیکھنے کی کوشش کی۔ جیسے ہی اس
نے سر نکالا اسے ایک بار پھر درخت کے اوپر والے حصے سے چمک
دکھائی دی۔ عمران نے فوراً سر پیچھے کر لیا۔ اسی لمحے ٹھک کی آواز
کے ساتھ اس نے کھڑکی کی دیوار کا پلاسٹر اکھڑتے دیکھا۔ درخت
پر کوئی موجود تھا جو اسے دور مار رائفل سے نشانہ بنانے کی کوشش کر
رہا تھا اور وہ جو کوئی بھی تھا اس کا تعلق مادام فلاویا سے ہی ہو سکتا
تھا یا پھر یہ بھی ممکن تھا کہ مادام فلاویا نے ہسپتال آ کر ٹائیگر کو
زہریلی سوئی چبھوئی ہو اور اس کمرے میں گھس کر کھڑکی کے راستے
باہر نکل گئی ہو اور پھر وہ رائفل لے کر پارکنگ کے عقب میں موجود
درخت پر چڑھ گئی ہو تاکہ عمران اگر اس کمرے کی کھڑکی یا پھر
ہسپتال سے نکل کر پارکنگ میں آئے تو وہ اسے دور مار رائفل سے
نشانہ بنا سکے۔

عمران کا دماغ اب سلگنا شروع ہو گیا تھا۔ مادام فلاویا واقعی
انتہائی خطرناک ثابت ہو رہی تھی اور وہ ان سب کے خلاف انتہائی
تیز رفتاری سے نان اسٹاپ ایکشن کر رہی تھی۔ اس نے چند ہی
گھنٹوں میں سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہسپتال پہنچا دیا تھا اور یہ
مادام فلاویا کی دلیری ہی تھی کہ وہ سپیشل ہسپتال بھی پہنچ گئی تھی اور
اس نے ایک نرس کے روپ میں ٹائیگر کے قریب سے گزرتے
ہوئے اسے زہریلی سوئی چبھو دی تھی اور اب وہ عمران کو ٹارگٹ

بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔ عمران چند لمحے دیوار کے ساتھ لگا رہا
پھر وہ جھکے جھکے انداز میں تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا تاکہ
کمرے سے نکل کر وہ ہسپتال سے باہر جا سکے اور پارکنگ کے
پیچھے موجود درخت کے پاس پہنچ کر مادام فلاویا تک پہنچ سکے لیکن
ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اسی لمحے کمرے سے
ملحقہ واش روم کا دروازہ کھلا اور اندر سے ایک نرس نکل کر باہر آ
گئی۔ نرس کو دیکھ کر عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے ہاتھ میں
مشین پسٹل تھا۔

"ہیلو"...... نرس نے کہا تو عمران اس کی آواز سن کر ایک طویل
سانس لے کر رہ گیا۔ وہ مادام فلاویا تھی۔

"تو تم یہاں ہو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
کہا۔

"ہاں۔ میں جانتی تھی کہ تم یہاں ضرور آؤ گے اسی لئے میں
یہاں رک کر تمہارا انتظار کر رہی تھی"...... مادام فلاویا نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"تم نے ہی ٹائیگر کو بلائنڈ پوائزن والی سوئی چبھوئی تھی"۔
عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرے سوا یہ کام اور کون کر سکتا ہے"...... مادام فلاویا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم یہاں ہو تو پھر پارکنگ کے پیچھے موجود درخت پر کون

ہے جس نے مجھے پر فائرنگ کی ہے''..... عمران نے کہا۔

''وہاں میرا ایک ساتھی ہے۔ اس کے پاس رائفل ہے۔ اس نے تم پر رائفل سے ہی فائر کئے ہیں''..... مادام فلاویا نے کہا۔

''اب تم مجھے ہلاک کرنا چاہتی ہو''.....عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

''ظاہر ہے۔ اب تم ہی باقی بچے ہو۔ باقی سب کا تو میں نے کام تمام کر دیا ہے''..... مادام فلاویا نے کہا۔

''تم یہاں کیسے پہنچی ہو''..... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''ٹائیگر کے پیچھے مجھے یہاں آنے کا موقع مل گیا تھا۔ میں پارکنگ میں چھپ گئی تھی۔ وہاں سے ایک نرس گزری تو میں نے اسے چھاپ لیا۔ اس کا لباس پہنا اور پھر ماسک لگا کر یہاں آ گئی''..... مادام فلاویا نے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اسی لمحے عمران کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔

''کیا ہوا۔ سر چکرا رہا ہے کیا''..... مادام فلاویا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ کیوں''.....عمران نے حیرت سے پوچھا۔

''تمہیں جان بوجھ کر ایسی گولی ماری گئی ہے جو تمہارے جسم پر معمولی سی رگڑ ڈال سکے۔ ورنہ میرا ساتھی گولی ڈائریکٹ تمہارے

سر میں بھی مار سکتا تھا''..... مادام فلاویا نے کہا۔

''کیا مطلب''.....عمران نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

''تمہیں جو گولی ماری گئی ہے اس پر بھی بلائٹ پوائزن لگا ہوا ہے۔ یہ وہی زہر ہے جو میں نے ایک سوئی کے ذریعے تمہارے شاگرد ٹائیگر کے جسم میں انجیکٹ کیا ہے''..... مادام فلاویا نے کہا تو عمران یکلخت اچھل پڑا۔ وہ تیزی سے مادام فلاویا کی طرف بڑھا لیکن اسی لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے ایک بار پھر دھند چھا گئی۔ اب اسے اپنے جسم کی رگوں میں موجود خون کی بجائے گرم پارہ سا دوڑتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ عمران بری طرح لڑکھڑا گیا۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی اور وہ الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اسے تیزی سے اپنے جسم کے ہر حصے میں تیز آگ بھڑکتی ہوئی محسوس ہونا شروع ہو گئی تھی۔ وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اس کے دماغ میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے اور اس کے کانوں میں تیز سیٹیاں سی بجنے لگی تھیں۔ وہ فرش پر گرا بری طرح سے تڑپ رہا تھا اور اس کا جسم تیزی سے نیلا پڑتا جا رہا تھا۔

''گڈ بائی عمران۔ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور تمہارے تمام ساتھیوں سمیت تم جیسے ہارڈ ٹارگٹ کو بھی انجام تک پہنچا دیا ہے۔ اب میں جا رہی ہوں۔ باہر جاتے ہی میں کمرہ لاک کر دوں گی۔ چند منٹ کی بات ہے۔ تم بے ہوش ہو جاؤ گے اور پھر تم اسی

حالت میں ہلاک ہو جاؤ گے۔ دروازہ بند ہونے کی وجہ سے یہاں
کوئی تمہاری مدد کے لئے نہیں آئے گا''...... مادام فلاویا کی آواز
عمران کی سماعت سے ٹکرائی۔ عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ
آواز اس کے دل و دماغ پر نوکیلے کانٹوں کی طرح چبھ رہی ہو۔
عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ پھر گر گیا اور اسے
اپنے جسم میں اور زیادہ آگ بھڑکتی ہوئی محسوس ہوئی اور پھر اچانک
اس کے دماغ میں اندھیرا چھا گیا۔

بلیک زیرو کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔ وہ رسیور کان سے لگائے یوں
ساکت بیٹھا تھا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے پتھر کا بت
بنا دیا ہو۔ رسیور میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ شاید دوسری طرف
سے فون ڈسکنکٹ کر دیا گیا تھا لیکن بلیک زیرو کی حالت میں کوئی
فرق نہیں آیا تھا۔

بلیک زیرو کافی دیر سے عمران کے نمبر پر کال کرنے کی کوشش کر
رہا تھا لیکن عمران اس کی کال رسیو ہی نہیں کر رہا تھا تو بلیک زیرو
نے کچھ سوچ کر ڈاکٹر صدیقی کے نمبر پر کال کی تھی۔ ڈاکٹر صدیقی
کا نمبر بھی آف تھا اس لئے بلیک زیرو نے ڈاکٹر صدیقی کے نائب
ڈاکٹر حشمت بیگ سے رابطہ کیا تھا۔ اس نے ڈاکٹر حشمت بیگ
سے ایکسٹو کی حیثیت سے بات کی تھی۔ جس پر ڈاکٹر حشمت بیگ
نے آپریشن روم میں جا کر فوراً اس کی ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائی
تھی اور ڈاکٹر صدیقی سے بات ہوتے ہی اس پر یہ خبر بجلی بن کر

کری کہ ہسپتال میں ٹائیگر اور عمران کو انتہائی خطرناک بلائٹ
پوائزن دیا گیا ہے جس سے ان دونوں کی حالت باقی تمام ممبران
سے کہیں زیادہ خطرناک اور تشویش ناک تھی۔

ڈاکٹر صدیقی نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تھا کہ عمران کو
گولی ماری گئی تھی جو اس کے کندھے سے رگڑ کھاتی ہوئی گزر گئی
تھی۔ اس گولی پر بلائٹ پوائزن لگا ہوا تھا جس سے عمران کی
حالت بگڑ گئی تھی۔ عمران ایک کمرے میں پڑا ہوا تھا۔ وہ جس
کمرے میں تھا وہ کمرہ لاکڈ تھا۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ جوزف وہاں
پہنچ گیا تھا اور اس نے ہسپتال میں آتے ہی عمران کی تلاش میں
ہنگامہ کھڑا کر دیا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح ہر طرف عمران کو ڈھونڈتا
پھر رہا تھا پھر اس نے اس کمرے کا دروازہ توڑا جس میں عمران
بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ زہر اس کے جسم میں تیزی سے سرایت کر رہا
تھا۔ عمران کی حالت دیکھ کر ڈاکٹرز کے ساتھ جوزف بھی گھبرا گیا
تھا۔ جوزف کو اور کچھ نہ سوجھا تھا تو وہ عمران کو فوراً اٹھا کر ڈاکٹر
صدیقی کے پاس آپریشن تھیٹر میں گھس گیا۔ ٹائیگر کی طرح عمران پر
بھی بلائٹ پوائزن کا اثر دیکھ کر ڈاکٹر صدیقی بھی گھبرا گئے اور
انہوں نے فوری طور پر ٹائیگر کے ساتھ ساتھ عمران کی بھی ٹریٹمنٹ
کرنی شروع کر دی تھی۔

ڈاکٹر صدیقی نے ٹائیگر اور عمران کے جسم میں زہر کے اثرات
مزید پھیلنے سے روک دیئے تھے لیکن وہ ان کے جسموں سے زہر

مکمل طور پر زائل نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے عمران اور ٹائیگر کی
حالت بدستور خراب تھی۔ ڈاکٹر صدیقی نے ایکسٹو کو بتایا کہ بلائٹ
زہر کو وہ مزید پھیلنے سے تو روک سکتے تھے لیکن ان کے جسموں سے
زہر کا مکمل اخراج ان کے بس سے باہر تھا اور جب تک ان دونوں
کے جسموں سے زہر کا مکمل طور پر اخراج نہ ہو جاتا اس وقت تک
نہ انہیں ہوش آ سکتا تھا اور نہ ہی ان کی زندگیاں بچنے کی کوئی امید
تھی۔ ڈاکٹر صدیقی کی یہ بات اور زیادہ ہوش اڑا دینے والی تھی کہ
وہ ان دونوں کی زیادہ سے زیادہ دس گھنٹوں تک دیکھ بھال کر سکتے
تھے۔ دس گھنٹے گزرنے کے بعد عمران اور ٹائیگر کے جسموں میں
موجود زہر ان کی ہلاکت کا سبب بن جاتا۔ انہیں اس زہر سے
بچانے کا ان کے پاس کوئی علاج نہیں تھا۔

یہی وہ سب باتیں تھیں جنہیں سن کر بلیک زیرو ساکت ہو کر رہ
گیا تھا اور اس نے اوکے کہہ کر ڈاکٹر صدیقی سے بات تو ختم کر
دی تھی لیکن ابھی تک فون کا رسیور اس کے کان سے لگا ہوا تھا اور
وہ پتھر کا بت بنا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔
ممبران کے ساتھ ساتھ اب عمران کی حالت بھی نازک تھی اور انہیں
اس حال تک پہنچانے والی راسکل گرل تھی جس نے اس قدر تیزی
سے ان سب کے خلاف ایکشن کیا تھا کہ کسی کو سوچنے اور سمجھنے کا
موقع ہی نہیں دیا تھا۔

اچانک اس کے قریب پڑی ہوئی مشین سے سیٹی کی آواز نکلی تو

بلیک زیرو کے پتھر کے بت بنے جسم میں جیسے جان سی پڑ گئی۔ اس کا جسم تھرتھرایا اور پھر اس نے پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے اسے سمجھ ہی نہ ہو کہ وہ کیا کر رہا تھا اور کہاں تھا اور پھر اس کی اپنے ہاتھ میں موجود رسیور پر نظر پڑی تو اس نے فوراً رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور چونک کر اس مشین کی طرف دیکھنے لگا جس سے سیٹی کی آواز ابھری تھی۔ اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو مشین پر لگی ہوئی سکرین آن ہوگئی۔ سکرین پر بیرونی گیٹ کا منظر ابھر آیا جہاں ایک کار کھڑی تھی اور اس کار میں جوزف دکھائی دے رہا تھا۔

”جوزف۔ یہاں۔ یہ تو ہسپتال میں تھا“...... بلیک زیرو نے حیرت سے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو بیرونی گیٹ خود بخود کھلتے چلا گیا۔ کار میں بیٹھے جوزف نے گیٹ کھلتا دیکھا تو وہ فوراً کار لے کر اندر آ گیا اور پورچ میں لے جا کر اس نے کار روک دی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر سکرین آف کی اور اٹھ کر آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ جوزف کار سے اتر کر آپریشن روم کی طرف آ رہا تھا بلیک زیرو کو دیکھ کر وہ وہیں رک گیا۔

”تم تو ہسپتال میں تھے یہاں کیسے آ گئے“...... بلیک زیرو نے اس کی طرف دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے باس کی لیبارٹری میں جانا ہے“...... جوزف نے کہا۔

”لیبارٹری میں۔ کیوں“...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

”باس کو سرخ بالوں والی اور سات سینگوں والی کاماٹی ناگن نے کاٹا ہے جس کے زہر کی وجہ سے باس کی زندگی انتہائی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ میں نے چند جڑی بوٹیوں کی ایک دوا بنائی ہے جس سے میں باس کے جسم سے کاماٹی ناگن کا زہر نکل سکتا ہوں۔ تریاق تو میں نے بنا لیا ہے لیکن میں اسے لیبارٹری میں چیک کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لئے مجھے آپ کی مدد کی بھی ضرورت ہے“۔ جوزف نے کہا۔

”یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ کون سی کاماٹی ناگن اور کون سی دوا“...... بلیک زیرو نے حیرت سے پوچھا۔

”کاماٹی ناگن جو نیلگوں پہاڑیوں کی دلدل میں رہتی ہے اور میں نے باس کے سر پر اس ناگن کا سایہ دیکھا ہے۔ آپ ان سب باتوں کو چھوڑیں اور لیبارٹری میں چلیں اور میرے ساتھ تھوڑا سا کام کرا دیں پھر میں آپ کو ساری تفصیل بتا دوں گا“۔ جوزف نے کہا تو بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ جوزف کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی اور سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

بلیک زیرو اسے لے کر لیبارٹری میں آ گیا۔

جوزف نے جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس نے جیکٹ سے ایک لمبی گردن والی شیشی نکال لی۔ اس شیشی میں ہلکے سبز رنگ کا محلول تھا۔ جوزف نے شیشی بلیک زیرو کو دی اور اسے بتانے لگا کہ اسے کیا

کرنا ہے وہ اپنے ساتھ ایک پنجرے میں چند صحت مند چوہے بھی لایا تھا۔ بلیک زیرو اس کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے لگا۔ ایک گھنٹے تک وہ لیبارٹری میں مصروف رہے اور پھر وہ دونوں لیبارٹری سے نکل آئے۔ جوزف کا چہرہ مسرت سے دمک رہا تھا۔

''تم نے مجھ سے چوہوں پر جو تجربات کرائے ہیں۔ اس سے مجھے یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ اس دوا سے ہر قسم کے زہر کا اثر ختم کیا جا سکتا ہے لیکن تم نے یہ دوا بنائی کیسے اور مجھ سے یہ سارے تجربات کیوں کرائے ہیں''...... آپریشن روم میں آ کر بلیک زیرو نے جوزف سے پوچھا۔

''یہ سب میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔ ابھی مجھے ہسپتال جانا ہے۔ یہ دوا مجھے باس اور ان کے ساتھیوں کے جسموں میں انجکٹ کرنی ہے تاکہ ان کے جسموں میں موجود زہر کے اثرات ختم ہو جائیں اور ان کی زندگیاں بچ جائیں اس لئے میں تفصیلات میں پڑ کر وقت ضائع نہیں کر سکتا''...... جوزف نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو کیا تمہاری اس دوا سے عمران صاحب، ٹائیگر اور باقی سب کے جسموں میں موجود زہر کا اثر مکمل طور پر ختم ہو جائے گا''۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ آپ نے خود یہ سارے تجربات کئے ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ دوا باس اور ان کے ساتھیوں کے لئے انتہائی کارگر رہے گی اور یہ ان کے لئے تریاق ثابت ہو گی اور وہ جلد ہی

تندرست ہو جائیں گے''...... جوزف نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو پھر میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ میں خود اس دوا کا عمران صاحب اور اپنے ساتھیوں پر اثر ہوتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں آپریشن روم سے نکل آئے۔ بلیک زیرو نے دانش منزل کا آٹو سسٹم آن کر دیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ جوزف کے ساتھ کار میں سائیڈ سیٹ پر بیٹھا سپیشل ہسپتال کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔ جوزف اس قدر تیز رفتاری سے کار چلا رہا تھا جیسے وہ کار کی بجائے راکٹ اُڑا رہا ہو۔ آدھے گھنٹے سے بھی کم وقت میں وہ ہسپتال پہنچ گئے۔ کار پارک کرتے ہی وہ کار سے نکلے اور ہسپتال کے مین گیٹ سے اندر آ گئے۔

''طاہر صاحب۔ آپ ڈاکٹر صدیقی صاحب سے اپنا تعارف کس حیثیت سے کرائیں گے''...... جوزف نے پوچھا۔

''وہ مجھے عمران صاحب کے ایک دوست کی حیثیت سے جانتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا تو جوزف نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ جوزف کو اندر آتے دیکھ کر ہسپتال کا اسٹاف چونک پڑا تھا اور تیزی سے سائیڈ میں ہونے لگا تھا۔ جوزف نے پہلے یہاں آ کر جو دھما چوکڑی مچائی تھی اس سے وہاں موجود افراد پہلے ہی ڈرے ہوئے تھے اس لئے اسے دیکھ کر ان کے چہروں پر ایک بار پھر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ بلیک زیرو اور جوزف

ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں آ گئے جہاں ڈاکٹر صدیقی میز کے پیچھے
کرسی بیٹھے فون پر کسی سے بات کر رہے تھے۔ ان دونوں کو اندر
آتے دیکھ کر وہ چونک پڑے۔
''تم پھر آ گئے''...... ڈاکٹر صدیقی نے جوزف کو دیکھ کر پریشانی
کے عالم میں کہا۔
''گھبرائیں نہیں ڈاکٹر صاحب۔ یہ میرے ساتھ آیا ہے۔ اب
یہ کچھ نہیں کرے گا''...... بلیک زیرو نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی چونک
کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔
''آپ شاید طاہر صاحب ہیں عمران صاحب کے دوست''۔
ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔
''جی ہاں۔ اب عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کی طبیعت
کیسی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔
''فی الحال تو وہ سب سیف ہیں لیکن آنے والا وقت ان
کے لئے بے حد خطرناک ہے۔ میں اسی سلسلے میں دنیا بھر کے
ماہرین سے بات کر رہا ہوں کہ کسی طرح اس خطرناک زہر کا علاج
دریافت کر سکوں لیکن ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔
عمران اور اس کا ایک ساتھی آہستہ آہستہ موت کی طرف بڑھ رہے
ہیں اور اگر آٹھ گھنٹوں سے پہلے انہیں زہر کا تریاق نہ دیا گیا تو ان
کا زندہ بچنا محال ہو گا''...... ڈاکٹر صدیقی نے پریشانی کے عالم میں
کہا۔

''آپ کو اب کسی اور سے رابطہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
باس اور اس کے ساتھیوں کا علاج میں کروں گا''...... جوزف نے
کہا تو ڈاکٹر صدیقی بری طرح سے چونک پڑے۔
''کیا۔ کیا مطلب۔ تم علاج کرو گے۔ کیسے علاج کرو گے۔ کیا
تم ڈاکٹر ہو''...... ڈاکٹر صدیقی نے حیرت اور غصے سے ملے جلے
لہجے میں کہا۔
''نہیں میں ڈاکٹر نہیں ہوں لیکن میں نے باس کی زندگی بچانے
کے لئے ایک دوا تیار کی ہے جو انتہائی زود اثر ہے۔ باس اور ان
کے ساتھیوں کے جسموں سے سارا زہر دس منٹوں میں ختم ہو جائے
گا اور انہیں ہوش بھی آ جائے گا۔ یہ اس زہر کا تریاق ہے جو باس
اور اس کے ساتھیوں کو دیا گیا ہے''۔ جوزف نے اعتماد بھرے لہجے
میں کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
''ہاں۔ میں جوزف کے کمالات پہلے بھی دیکھ چکا ہوں اور
عمران صاحب کو بھی جوزف پر اعتماد ہے۔ میں نے عمران صاحب
اور اس کے ساتھیوں کو سپیشل آئی سی یو میں شفٹ کرا دیا ہے۔ وہیں
چلتے ہیں''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر
ہلا دیا اور پھر وہ تینوں کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ کچھ ہی دیر میں
وہ سپیشل آئی سی یو میں داخل ہو رہے تھے جہاں بیڈز پر عمران اور
اس کے ساتھی ہی پڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جوزف کے
کہنے پر بلیک زیرو نے ڈاکٹر صدیقی سے کہہ کر آئی سی یو کے سٹاف

کو وہاں سے باہر نکال دیا۔

"اب بتاؤ۔ کہاں ہے تمہارا تریاق اور اسے تم عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو کیسے دو گے"...... ڈاکٹر صدیقی نے سٹاف کے باہر جاتے ہی جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جوزف نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے لمبی گردن والی بوتل نکال لی۔

"یہ ہے تریاق اور مجھے باس اور ان کے جن ساتھیوں کو زہر دیا گیا ہے ان کے حلق میں اس تریاق کے صرف چند قطرے ٹپکانے ہیں۔ اس کے بعد یہ تریاق خود ہی اپنا کام کرنا شروع کر دے گا اور ان کے جسموں سے ہر قسم کا زہر زائل ہو جائے گا"...... جوزف نے کہا۔ وہ تیزی سے اس بیڈ کی طرف بڑھا جہاں عمران پڑا ہوا تھا۔ عمران کے قریب ٹائیگر تھا پھر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل جبکہ جولیا اور صالحہ پردے کے پیچھے تھیں۔

عمران کے چہرے پر اب بھی نیلاہٹ دکھائی دے رہی تھی البتہ اس کا سانس چل رہا تھا۔ جوزف چند لمحے عمران کو غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے شیشی کا ڈھکن کھولنا شروع کر دیا۔

"طاہر صاحب۔ آپ باس کا منہ کھولیں میں باس کے منہ میں تریاق ڈالتا ہوں"...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلا کر اس کے قریب آیا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے عمران کا بند منہ کھول دیا۔ جوزف نے بوتل کے منہ سے ڈھکن ہٹایا اور پھر اس نے بوتل کا منہ عمران کی طرف کر دیا۔ بوتل سے گاڑھا محلول قطروں کی شکل

میں نکل کر عمران کے منہ میں ٹپکنے لگا۔ جوزف نے عمران کے منہ میں تین چار قطرے ٹپکائے اور پھر اس نے بوتل بند کر دی۔

"اب آپ یہ بوتل پکڑیں"...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے عمران کا منہ چھوڑ دیا اور جوزف کے ہاتھ سے بوتل لے لی۔ جوزف آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ سے عمران کی ناک پکڑ کر دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس۔ اس طرح تو عمران صاحب کا دم گھٹ جائے گا"...... جوزف کو عمران کا سانس روکتے دیکھ کر ڈاکٹر صدیقی نے چیخ کر کہا۔

"کچھ نہیں ہوگا باس کو۔ ان کا سانس رکے گا تو ان کے جسم میں حرکت پیدا ہوگی اور ان کے حلق میں ٹپکا ہوا تریاق ان کے جسم میں جائے گا اور خون کی تیز روانی سے تریاق ان کے خون میں شامل ہو کر تیزی سے ان کے سارے جسم میں پھیل جائے گا اور پھر یہ کچھ ہی دیر میں ہوش میں آ جائیں گے"...... جوزف نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے عمران کے ناک اور منہ سے ہاتھ نہیں ہٹایا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اچانک عمران کے جسم میں سانس رکنے کی وجہ سے حرکت پیدا ہوئی۔ اس کے جسم میں حرکت ہوتے دیکھ کر جوزف نے فوراً اس کے ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔

"بس۔ اب کچھ دیر کی بات ہے۔ باس کے جسم سے کامائی ناگن کے زہر کا اثر زائل ہو جائے گا اور باس کو ہوش آ جائے گا"۔

جوزف نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کاماٹی ناگن۔ کیا مطلب۔ عمران صاحب کے جسم میں تو ایک گولی کے ذریعے بلائٹ پوائزن داخل کیا گیا تھا پھر یہ کاماٹی ناگن کیا ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''جوزف کا خیال ہے کہ عمران صاحب پر کسی ناگن کا سایہ ہے جو نیلگوں پہاڑیوں کی دلدل میں رہتی ہے وہ دلدل سے نکل آئی ہے اور اسی ناگن نے عمران صاحب کو کاٹا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی کا منہ بن گیا۔

''ہیں تو یہ سب دقیانوسی باتیں۔ مگر اب میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... ڈاکٹر صدیقی نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہ ایسی ہی دقیانوسی باتیں کرتا ہے لیکن اس کی ان دقیانوسی باتوں میں ایسے راز پنہاں ہوتے ہیں جن کی حقیقت سوائے اس کے یا عمران صاحب کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہ جو بھی کرتا ہے اس کے ہمیشہ مثبت اثرات ہی سامنے آتے ہیں۔ آپ ایک منٹ عمران صاحب کو دیکھیں۔ ابھی چند لمحے پہلے ان کا جسم نیلا نیلا سا تھا لیکن اب یہ نیلاہٹ تیزی سے کم ہوتی جا رہی ہے اور یہ اسی کے بنائے ہوئے تریاق کا اثر ہے جو اس نے عمران صاحب کے حلق میں ٹپکایا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی تیزی سے آگے بڑھے اور غور سے عمران کو دیکھنے لگے جس کے چہرے کی نیلاہٹ واقعی تیزی سے کم ہوتی جا رہی تھی اور

اس کا چہرہ نارمل ہوتا جا رہا تھا۔ عمران کا نارمل ہوتا ہوا چہرہ دیکھ کر ڈاکٹر صدیقی اچھل پڑے۔ ان کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل گئیں۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیسے ہو گیا۔ عمران صاحب کا رنگ تو واقعی نارمل ہو رہا ہے۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تو اپنی ہر ممکن کوشش کر چکا تھا۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیسے ممکن ہے یہ سب''۔ ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یہ سب اس کی ذہانت کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ یہ افریقہ کے جنگلوں میں پلا بڑھا ہے۔ اسے زہروں کا تریاق بنانے میں بے پناہ مہارت حاصل ہے۔ میں یہ تو نہیں جانتا کہ اسے کیسے معلوم ہوا کہ عمران صاحب پر بلائٹ پوائزن کا اثر ہوا ہے لیکن اس نے مجھے یہ ضرور بتایا تھا کہ یہ پچھلے کئی ماہ سے جڑی بوٹیاں پیس کر اور ان کا عرق نکال کر ایسی دوا تیار کر رہا تھا جو دنیا کے تمام زہروں کو بے اثر کر دے۔ اس نے تریاق بنانے میں کامیابی حاصل کر لی تھی۔ یہ عمران صاحب کی مدد سے لیبارٹری میں اس تریاق کے تجربات کرنا چاہتا تھا۔ عمران صاحب کی مصروفیت کی وجہ سے اس نے یہ کام مجھ سے کرایا اور میں بھی اس کے بنائے ہوئے تریاق کا اثر دیکھ کر حیران رہ گیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''واقعی حیران کن ہے یہ سب''...... ڈاکٹر صدیقی نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ جوزف خاموش کھڑا تھا اس نے کوئی بات

نہیں کی تھی۔ عمران پر تریاق کا اثر دیکھ کر وہ پرسکون ہو گیا تھا۔ اس نے بلیک زیرو کی مدد سے ٹائیگر، جولیا، صالحہ اور تنویر کے منہ میں بھی تریاق ٹپکا دیا۔ اور پھر تقریباً دس منٹ کے بعد عمران کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی عمران یوں اٹھ کر بیٹھ گیا تھا جیسے وہ گہری نیند سے جاگا ہو۔ اس کے چہرے پر سکون تھا اور وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

''ارے۔ میں تو رات کو اپنے فلیٹ میں اپنے بستر پر سویا تھا۔ پھر میں راتوں رات یہاں کیسے پہنچ گیا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا مخصوص انداز دیکھ کر ڈاکٹر صدیقی اور بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ جوزف کا بھی چہرہ کھل اٹھا۔

''آپ موت کے منہ میں پہنچ گئے تھے عمران صاحب۔ آپ کے شاگرد ٹائیگر کی طرح آپ پر بھی بلائٹ پوائزن کا اٹیک کیا گیا تھا جس سے آپ کی حالت تیزی سے بگڑتی جا رہی تھی اور سچ پوچھیں تو میں آپ کی طرف سے اور آپ کے ساتھیوں کی طرف سے مایوس ہو گیا تھا لیکن یہ آپ کا سیاہ فام ساتھی جوزف۔ اس نے وہ سب کر دکھایا ہے جس کا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ یہ واقعی آپ کو موت کے منہ سے نکال لانے میں کامیاب ہو گیا ہے''۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران چونک کر جوزف کی طرف دیکھنے لگا۔ بلیک زیرو کو بھی دیکھ کر وہ حیران ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی نے عمران کو جوزف سے کی ہوئی باتیں اور اس کے علاج کے بارے میں

بتانا شروع کر دیا اور عمران حیرت سے یہ سب سن رہا تھا۔

''جوزف''...... ڈاکٹر صدیقی کی ساری باتیں سن کر عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے تمہارے سر پر کالی گھاٹی کی گدھ نما سیاہ چمگادڑیں نوکیلے پنجے مارتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں''...... عمران نے کہا تو جوزف اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات دکھائی دینے لگے اور وہ ڈری ڈری نظروں سے سر اٹھا کر دیکھنے لگا۔

''فار گاڈ سیک باس۔ ان سیاہ چمگادڑوں کو فوراً بھگاؤ میرے سر سے۔ اگر ان کا ایک بھی نوکیلا پنجہ مجھے لگ گیا تو میں جل کر بھسم ہو جاؤں گا۔ تم نہیں جانتے۔ کالی گھاٹی کی گدھ نما سیاہ چمگادڑیں گوبھاہ کی سیاہ بدروح کی محافظ ہیں۔ وہ کسی بھی لمحے مجھے جلا کر بھسم کر سکتی ہیں''...... جوزف نے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اپنے سر کے اوپر یوں ہاتھ مار رہا تھا جیسے وہ سچ مچ اپنے سر پر منڈلانے والی چمگادڑوں کو بھگا رہا ہو۔

''میری مدد کرو باس۔ فار گاڈ سیک میری مدد کرو''...... جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو اور ڈاکٹر صدیقی حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جوزف اس قدر خوفزدہ تھا کہ وہ پاگلوں کی طرح اچھل کود کر رہا تھا جیسے واقعی وہ ڈر رہا ہو کہ سیاہ چمگادڑیں اس

کے سر پر پنجے نہ مار دیں۔

''بس بس۔ تم نے وچ ڈاکٹر موٹوشوکی کے انداز میں ہاتھ مار کر انہیں بھگا دیا ہے۔ وہ تمہارے سر سے غائب ہو گئی ہیں''۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو جوزف کے ہاتھ رک گئے اور اس کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔

''تھینک گاڈ کہ سیاہ چمگادڑیں موٹوشوکی کے انداز میں ہاتھ مارنے سے بھاگ گئیں۔ وہ صرف موٹوشوکی سے ہی ڈرتی ہیں جو انہیں اچانک پکڑ کر ان کی گردنیں مروڑ سکتا ہے''...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہیں کیسے پتہ چلا تھا کہ میں ہسپتال میں ایک کمرے میں بند پڑا ہوں اور مجھ پر زہر کا اثر ہوا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''میں جوانا کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اچانک میرا دل گھبرانے لگا اور مجھے آپ کا چہرہ دکھائی دینے لگا۔ آپ کا رنگ نیلا ہو رہا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر ماکاٹی کا سایہ پڑا ہے۔ پھر میں ہسپتال کیسے پہنچا اور اس کمرے کا مجھے کیسے پتہ چلا جس میں آپ بند تھے یہ سب میں نہیں جانتا۔ ہو سکتا ہے کہ فادر جوشوا کی روح نے میری مدد کی ہو اور آپ کو بچانے کے لئے وہ مجھے راستے دکھاتا رہا ہو''۔ جوزف نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے گیا۔

''یہ سب کیا کہہ رہا ہے۔ مجھے تو اس کی کوئی بھی بات سمجھ میں

نہیں آئی ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے حیران ہو کر کہا۔

''اس کی باتیں سمجھنے کے لئے ہاتھی کے دماغ کی ضرورت ہوتی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تو کیا تمہارا دماغ ہاتھی کا ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران ان کے خوبصورت جملے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''ہاتھی کا نہیں گینڈے کا ضرور ہے اور دونوں ہی آپس میں رشتہ دار ہیں۔ بڑے دماغوں والے''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی اور بلیک زیرو بھی ہنس پڑے۔ عمران اب واقعی مکمل طور پر نارمل دکھائی دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس پر کسی زہر کا اثر ہی نہ ہوا ہو۔ اس کا چہرہ بھی کھلا کھلا اور نکھرا ہوا لگ رہا تھا جوزف کے تریاق میں نجانے کیسی اور کیا خاصیت تھی کہ عمران پہلے سے زیادہ ہشاش بشاش دکھائی دے رہا تھا۔

ڈاکٹر صدیقی جانے کے لئے کرسی سے اٹھے تو عمران نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روک لیا۔ تھوڑی دیر بعد جب ٹائیگر اور جولیا کے جسموں میں حرکت ہوئی تو بلیک زیرو عمران کو سلام کر کے وہاں سے نکل گیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ٹائیگر، جولیا، صالحہ اور تنویر کو بھی ہوش آ گیا۔ ان کے جسموں سے بھی زہر کا اثر زائل ہو گیا تھا اور وہ بھی ہشاش بشاش دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے انہیں جوزف کی کارکردگی کے بارے میں بتایا تو وہ سب بھی جوزف کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگے جس نے واقعی انہیں

موت کے بھیانک پنجوں سے نکالا تھا۔

"ہمیں تو تم نے ٹھیک کر دیا ہے لیکن ہمارے یہ دو ساتھی۔ ان کا کچھ کر سکتے ہو"...... صالحہ نے کہا۔ اس کا اشارہ کیپٹن شکیل اور صفدر کی طرف تھا جو ابھی تک بے ہوش تھے۔

"نہیں۔ ان پر کسی زہر کا اثر نہیں ہے۔ یہ دوا صرف زہر کا اثر ختم کرتی ہے گولیوں کے زخم نہیں بھرتی"...... جوزف نے کہا۔

"میں نے آپ کو باقی جن ساتھیوں کے یہاں آنے کا بتایا تھا کیا وہ نہیں پہنچے ابھی تک آپ کے پاس"...... عمران نے چونک کر ڈاکٹر صدیقی سے پوچھا۔

"پہنچ گئے ہیں۔ یہاں جگہ کم تھی اس لئے میں نے انہیں دوسرے روم میں رکھا ہے۔ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے اور وہ بہت زیادہ زخمی بھی نہیں ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کن ساتھیوں کی بات کر رہا ہے۔

"کن کی بات کر رہے ہو"...... جولیا نے کہا تو عمران نے انہیں فور سٹارز کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کی تفصیل بتا دی۔

"یہ راسکل گرل تو واقعی راسکل ثابت ہوئی ہے۔ اس نے ہم سب کو ہی یہاں پہنچا دیا ہے۔ وہ بہت شاطر اور خطرناک ہے"...... تنویر نے غرا کر کہا۔

"خطرناک ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ذہین بھی ہے۔ اسی لئے ہم سب اس وقت ہسپتال میں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں اسے ڈھونڈ کر اس سے اپنے ساتھیوں کے ایک ایک زخم کا بدلہ لوں گا"...... تنویر نے غرا کر کہا۔

"اسے قابو کرنے کے لئے جوش کی نہیں ہوش کی ضرورت ہے۔ وہ اپنا کام کر چکی ہے۔ اب ہم اپنا کام کریں گے۔ وہ اب تک یہاں سے نکل چکی ہوگی۔ تم سب تیار رہو۔ اب ہم نے اس کے پیچھے جانا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پھر اس نے انہیں پالینڈ سے فلارگ سے ملنے والی اطلاعات کے بارے میں بتانا شروع کر دیا کہ مادام فلاویا نے فارمولا اپنے جس ساتھی کے ہاتھ پالینڈ بھیجا تھا اسے راستے میں کسی ڈی کے نے اُڑا لیا تھا۔ ڈی کے کون تھا اور اس کا حدود اربعہ کیا تھا اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا اس دوران ڈاکٹر صدیقی وہاں سے چلے گئے۔

"اگر ڈی کے، کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تو پھر ہم اسے ڈھونڈیں گے کہاں اور کیسے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پالینڈ میں ہی ہے اور ایس ایچ فارمولا اس کے پاس ہے۔ اسے ڈھونڈنے کے لئے مجھے پالینڈ کی ایک ایک اینٹ بھی کیوں نہ اکھاڑنی پڑے میں اکھاڑ دوں گا اور ہر صورت میں وہاں سے فارمولا واپس لاؤں گا"...... عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم سب آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"تم تینوں اپنے نئے فلیٹس میں چلے جاؤ۔ فور سٹارز کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ وہ بھی واپس چلے جائیں گے۔ اگر صفدر اور کیپٹن شکیل جلد تندرست نہ ہوئے تو پھر میں اس بار تم تینوں یا پھر فور سٹارز کو ہی ساتھ لے جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"ہم فور سٹارز کو دیکھ کر ہی جائیں گے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جوزف، ٹائیگر تم دونوں میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف اور ٹائیگر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے بیڈ سے اتر کر اپنے جوتے پہنے اور پھر وہ اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف بھی اس کے پیچھے ہو لیا جبکہ ٹائیگر نے بستر سے اتر کر اپنے جوتے پہنے اور پھر وہ بھی ان کے پیچھے باہر نکل گیا۔

"چلو۔ ہم بھی چلتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ تینوں بھی سپیشل آئی سی یو سے نکلے جا رہے تھے۔

مادام فلاویا کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کے انجام تک پہنچا کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ فوری طور پر پاکیشیا سے نکل آئی تھی۔ لارڈ ہاؤس میں آتے ہی اسے لارڈ نے پہلی خبر یہی سنائی تھی کہ مارتھر اس تک نہیں پہنچ سکا تھا۔ راستے میں ہی وہ نامعلوم دشمن ڈی کے کے ہاتھ چڑھ گیا تھا جس نے نہ صرف اس سے ایس ایچ فارمولا حاصل کر لیا تھا بلکہ اسے ہلاک بھی کر دیا تھا۔

ڈی کے کا نام سن کر مادام فلاویا کے دماغ میں ہتھوڑے سے برسنا شروع ہو گئے تھے۔ وہ ڈی کے کے نام سے شدید نفرت کرتی تھی۔ نجانے یہ ڈی کے کون تھا جو ان کا نادیدہ دشمن بنا ہوا تھا اور ہمیشہ پشت سے ہی وار کرتا تھا اور مادام سینڈیکیٹ کو ہر ممکن طریقے سے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا تھا۔

مادام فلاویا نے ڈی کے کا پتہ لگانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔

اپنے ساتھیوں کو انڈر ورلڈ میں پھیلا دیا تھا لیکن آج تک اسے ڈی کے کا کوئی کلیو نہیں ملا تھا۔ ڈی کے کئی سالوں سے ان کے خلاف کام کر رہا تھا اور وہ ہمیشہ آندھی کی طرح آتا تھا اور مادام سینڈیکیٹ کو نقصان پہنچا کر غائب ہو جاتا تھا۔

ڈی کے نے مادام فلاویا کے کئی کنسائمنٹ غائب کئے تھے اور اس کے بے شمار آدمیوں کو بھی وہ خفیہ طور پر ہلاک کر چکا تھا لیکن وہ کون تھا اور یہ سب کیوں کر رہا تھا اس کے بارے میں مادام فلاویا اور اس کا باپ لارڈ میتھوز کچھ نہیں جانتے تھے۔ ڈی کے انہیں مختلف نمبروں سے فون کر کے ان کے نقصان اور اپنی کامیابی کا بتاتا تھا۔ ایک نمبر سے کال کرنے کے بعد وہ اس نمبر کو بند کر دیتا تھا تا کہ اس کا نمبر ٹریک کر کے اسے تلاش نہ کیا جا سکے۔ اس بار ڈی کے نے جو کام کیا تھا وہ مادام فلاویا کی غصے کی آگ بھڑکا دینے کے لئے کافی تھا۔ اس نے جس محنت اور جدوجہد سے پاکیشیا سے ایس ایچ فارمولا حاصل کیا تھا وہی فارمولا ان کا نادیدہ دشمن اس کے ساتھی کو ہلاک کر کے لے اڑا تھا اور یہ سب اب مادام فلاویا کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔ مادام فلاویا اس وقت اپنے کمرے میں تھی اور غصے سے مٹھیاں بھینچتی ہوئی ڈی کے کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑی۔

''کون ہے''...... اس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ہوں بیٹی''...... باہر سے لارڈ میتھوز کی آواز سنائی دی۔

''دروازہ کھلا ہے۔ آ جائیں''...... مادام فلاویا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ دروازہ کھلا اور لارڈ میتھوز اندر آ گیا۔ اس کے کاندھے جھکے ہوئے تھے اور وہ بے حد افسردہ اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے ایک نظر اپنی بیٹی کی طرف دیکھا اور پھر آہستہ آہستہ چلتا ہوا سائیڈ پر پڑے صوفوں کی طرف بڑھ گیا۔

''یہاں آؤ''...... لارڈ میتھوز نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو مادام فلاویا ہونٹ چباتی ہوئی آگے بڑھ آئی۔

''بیٹھو''...... لارڈ میتھوز نے کہا تو مادام فلاویا ایک طویل سانس لیتی ہوئی اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

''آخر یہ ڈی کے ہے کون اور کیوں ہمیں نقصان پہنچانے کے درپے رہتا ہے''...... مادام فلاویا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''تمہاری طرح میں بھی اس ڈی کے کو نہیں جانتا بیٹی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اسے ہم سے کیا دشمنی ہے۔ آج تک اس کے بارے میں ایسی کوئی اور رپورٹ نہیں ملی کہ اس نے کسی اور کو بھی نقصان پہنچایا ہو۔ وہ جب بھی حرکت میں آتا ہے تو صرف ہمارے خلاف ہی حرکت میں آتا ہے اور سب سے حیرت کی بات تو یہ ہے کہ وہ ہماری عام کنسائمنٹ پر ہاتھ نہیں ڈالتا۔ ہم جب بھی بڑی ڈیل کرتے ہیں یا کسی کو بگ ڈیلیوری کرتے ہیں تو وہ آندھی اور طوفان کی طرح آتا ہے اور سب کچھ اپنے ساتھ اٹھا لے جاتا ہے''۔ لارڈ میتھوز نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سب سے پہلے ہمیں یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اسے ہماری ڈیلز یا کنسائنمنٹس کی رپورٹیں کہاں سے ملتی ہیں''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے بھی اس پر بہت سوچا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ڈی کے اکیلا نہیں ہے۔ یا تو وہ ہم میں شامل ہے یا پھر اس کا کوئی آدمی ہمارے ساتھیوں میں شامل ہے۔ جو اسے خفیہ طور پر معلومات دیتا ہے اور پھر وہ اس پر کارروائی کرتا ہے''۔ لارڈ میتھوز نے کہا۔

''ہونہہ۔ ہمارے آدمی دیکھے ہوئے ہیں اور برسوں سے ہمارے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ان میں بھلا ایسا کون ہو سکتا ہے جو ڈی کے یا اس کا کوئی ساتھی ہو''...... مادام فلاویا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''کوئی تو ہے جو ہماری معلومات اس ڈی کے تک پہنچا رہا ہے اور معلومات ملتے ہی ڈی کے حرکت میں آ جاتا ہے اور اپنا کام کر گزرتا ہے''...... لارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ ہے کون''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ لیکن اس کا پتہ لگانا ہی پڑے گا۔ جب تک اس غدار کا پتہ نہیں چلے گا اس وقت تک ہمیں ڈی کے کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکے گا۔ ایک بار غدار کا پتہ چل جائے تو پھر اس کے ذریعے ہم ڈی کے تک پہنچ سکتے ہیں اور ڈی کے میرے ہاتھ

لگ جائے تو میں اس کی اپنے ہاتھوں سے بوٹیاں اُڑا دوں گا۔ جب تک میں اس سے ایس ایچ فارمولا واپس نہیں لے لیتا مجھے سکون نہیں آئے گا''...... لارڈ نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہم اس بات کا پتہ کیسے چلائیں گے کہ ہم میں غدار کون ہے''...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''سوچو۔ تم ذہین ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم یہ کام کر سکتی ہو ہم میں چھپے ہوئی کالی بھیڑ کو تلاش کر سکتی ہو۔ وہ جو بھی ہے تمہاری ذہانت سے ہی سامنے آ سکتا ہے''...... لارڈ نے کہا۔

''میرا شک تو میڈی پر ہی جاتا ہے۔ وہی ایک ایسی عورت ہے جو ہمارے گلے کا پھندہ بنی ہوئی ہے اور ہمیں تکلیف دینے اور نقصان پہنچانے میں سب سے آگے رہتی ہے''...... مادام فلاویا نے منہ بناتے ہوئے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میڈی یہ سب نہیں کر سکتی''...... لارڈ نے کہا۔

''کیوں۔ اتنا سب کچھ ہو گیا ہے پھر بھی آپ اس پر بھروسہ کرتے ہیں''...... فلاویا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں اس پر بھروسہ نہیں کرتا۔ وہ ہماری سب سے بڑی دشمن ہے جو دیمک کی طرح ہمیں چاٹ رہی ہے لیکن اس کا کام ہماری دولت لوٹنا ہے۔ وہ مجھے کنگال کرنا چاہتی ہے اور میرا سب کچھ چھین کر اپنے نام کرا لینا چاہتی ہے۔ اس کی تو یہی کوشش ہوتی ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کروں اور وہ ساری دولت

مجھ سے چھین سکے۔ ایس ایچ فارمولے کے بارے میں اسے کچھ
بھی علم نہیں ہے کہ میں نے یہ فارمولا کس کے لئے اور کیوں
حاصل کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ اگر اسے پتہ چل بھی جائے تو وہ
یہ بھی جانتی ہو گی کہ اس فارمولے کے ذریعے ہمیں بے پناہ دولت
ملنے والی ہے۔ اس لئے وہ اس وقت تک ہمارے آڑے نہیں آئے
گی جب تک مجھے اس فارمولے کا معاوضہ نہیں مل جاتا۔ مجھے ہر
صورت اسے اس کا حصہ دینا ہوتا ہے۔ ڈی کے ہمیں جو نقصان
پہنچاتا ہے اس کا نقصان مینڈی کو بھی برداشت کرنا پڑتا ہے اور وہ
اپنے نقصان کا سن کر آپے سے باہر ہو جاتی ہے''...... لارڈ نے
کہا۔

''ہو سکتا ہے یہ سب کچھ وہ دکھانے کے لئے کرتی ہو۔ محدود
حصے کی بجائے وہ سب کچھ اکیلی ہی ہڑپ کرنا چاہتی ہو۔ ڈی کے
اسی کا بنایا ہوا کوئی فرضی کردار ہو جس کے ذریعے وہ ہنڈرڈ پرسنت
کی مالکن بننے کی کوشش میں لگی رہتی ہو''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''نہیں۔ مائی ڈیئر ڈاٹر۔ مینڈی ہماری دشمن ہے اور میں اسے
پچھلے بیس سالوں سے بھگت رہا ہوں۔ میں اس کے ہر انداز سے
واقف ہوں۔ وہ بھی میری طرح عمر کے اس حصے میں پہنچ چکی ہے
کہ اس قدر گہری پلاننگ کرنا اور سب کچھ اکیلے ہضم کرنا اس کے
بس کی بات نہیں ہے۔ یہ کوئی اور ہی ہے جو ہم سے اپنی کسی پرانی
دشمنی کا بدلہ لے رہا ہے''...... لارڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ کون ہو سکتا ہے وہ''...... مادام فلاویا نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔

''اسے ڈھونڈو۔ ایک بار اس کا پتہ چل گیا تو ساری بات کھل
جائے گی''...... لارڈ نے کہا۔

''اسے سامنے لانے کے لئے ہمیں ایک گیم کھیلنی پڑے گی تب
ہی پتہ چل سکتا ہے کہ وہ کون''...... مادام فلاویا نے اسی طرح
سوچتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''گیم۔ کیسی گیم''...... لارڈ نے چونک کر کہا۔

''میرے ذہن میں ایک پلاننگ ہے۔ مجھے اس پر کام کرنا
چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ ڈی کے جو بھی ہے۔ اگر اس تک میری
پلاننگ پہنچ گئی تو وہ یقیناً چونک پڑے گا اور میری گیم کا شکار ہو کر
جلد ہی ہمارے سامنے آ جائے گا''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''مجھے بھی تو بتاؤ کہ تمہارے دماغ میں کیا ہے۔ کس گیم کی
بات کر رہی ہو تم''...... لارڈ نے کہا۔

''ابھی نہیں۔ پہلے میں اپنی گیم کے لئے پوری پلاننگ کروں گی
جب اس کا مکمل لے آؤٹ تیار ہو جائے گا تو پھر میں آپ کو سب
کچھ بتا دوں گی''...... مادام فلاویا نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا۔
اس کے چہرے پر عجیب سی پراسراریت کے تاثرات نمایاں ہو گئے
تھے۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی لیکن تمہیں جو کرنا ہے فوری

کرو"...... لارڈ نے کہا۔

"آپ مجھے دو دن دے دیں ڈیڈی۔ دو دنوں کے بعد ڈی کے آپ کے قدموں میں ہوگا"...... مادام فلاویا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو لارڈ چونک کر اور حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا کہ ابھی چند لمحے پہلے اس کی بیٹی انتہائی پریشان اور غصے میں دکھائی دے رہی تھی اور اب اس کے چہرے پر ایسی پراسرار اور فتح مندانہ مسکراہٹ تھی جیسے واقعی اس نے ڈی کے جیسے پراسرار دشمن کو سامنے لانے کا فول پروف پروگرام بنا لیا ہو اور اسے یقین ہو کہ اس کی فول پروف پلاننگ سے واقعی ڈی کے اس کے سامنے آ جائے گا۔

عمران نے کار پیراڈائز کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر اسے ایک سائیڈ پر بنی ہوئی وسیع و عریض کار پارکنگ کی طرف لے گیا جہاں صرف چند کاریں موجود تھیں۔ عمران نے کار ایک خالی جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے اسے لاک کیا۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے نے آ کر اسے پارکنگ کارڈ دے دیا۔ عمران نے کارڈ کو ایک نظر دیکھا اور پھر جیب میں رکھ کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

چونکہ یہ شام کا وقت تھا اس لئے اس وقت یہاں کوئی گہما گہمی دکھائی نہیں دے رہی تھی کیونکہ کلب کی رونق رات گئے شروع ہوتی تھی اور پھر جیسے جیسے رات گہری ہوتی جاتی تھی کلب کی رونق میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ پیراڈائز کلب اپنے فنکشنز کی وجہ سے مشہور تھا۔ اس کلب میں ہر قسم کے فیشن شو اور ڈانس شوز ہوتے تھے اس لئے اس کلب کی رونق عروج پر رہتی تھی۔

اس کلب کے بارے میں ٹائیگر نے عمران کو ٹپ دی تھی کہ اس کلب کے مالک اور جنرل منیجر سلائٹ نے پاکیشیا میں پالینڈ کی راسکل گرل کی معاونت کی تھی۔ جس سے راسکل گرل کو نہ صرف ایس ایچ سنٹر تک پہنچنے کا موقع مل گیا تھا بلکہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران سمیت عمران کو بھی ٹارگٹ کر لیا تھا۔

کلب میں داخل ہوتے ہی عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں دو لڑکیاں موجود تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی کے سامنے فون سیٹ پڑا ہوا تھا جبکہ دوسری لڑکی ویسے ہی پیچھے کھڑی تھی۔

''یس سر''...... فون سیٹ کے سامنے موجود لڑکی نے عمران کو کاؤنٹر پر رکتے دیکھ کر کہا۔

''جنرل منیجر سے کہو کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اس سے بذات خود ملنے آیا ہے''...... عمران نے کہا تو دونوں لڑکیاں ایک دوسرے کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگیں۔

''کیا آپ نے جنرل منیجر سے ملاقات کا وقت لیا ہے''۔ اس لڑکی نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''صرف وقت ہی نہیں میں نے اس سے باقاعدہ گھڑی لی ہوئی ہے۔ یہ دیکھو۔ یہ رولز رائس گھڑی ہے جو تمہارے باس نے خصوصاً میری بیسویں سالگرہ پر مجھے بذات خود آ کر دی تھی۔ اس گھڑی پر اس کلب کا خصوصی مونو گرام بھی بنا ہوا ہے۔ لیکن مونو گرام خاصا

باریک ہے جسے دیکھنے کے لئے تمہیں موٹے شیشے والی عینک یا عدسہ استعمال کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا اور اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی لڑکی کے سامنے کر دی۔

''یہ رولز رائس نہیں ہے''...... لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ یہ رولز رائس ہے''...... عمران نے کہا۔

''ابھی تو آپ نے کہا تھا''...... لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

''میں نے کہا تھا کہ یہ رولز رائس گھڑی ہے''...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''جب تک آپ باس سے وقت نہیں لیں گے۔ اس وقت تک آپ کو باس سے نہیں ملایا جا سکتا۔ سوری''...... لڑکی نے خشک لہجے میں کہا۔

''تو یہ وقت کہاں اور کس سٹور سے ملے گا۔ مجھے پتہ بتا دو میں ابھی بہت سا وقت خرید لاتا ہوں۔ تمہارے باس سے ملنے کے لئے بھی اور اگر تم جیسی مس ورلڈ چاہے تو اس کے لئے بھی''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کیا آپ پاگل ہیں''...... لڑکی نے اسے گھور کر کہا۔

''نہیں۔ کیوں کیا آپ کو میرے سر پر سینگ نظر آ رہے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں''...... لڑکی نے سر جھٹک کر کہا۔

''تو پھر آپ مجھے پاگل کیوں سمجھ رہی ہیں۔ میں نے تو سنا ہے کہ جو پاگل ہوتا ہے اس کے سر پر سینگ نکل آتے ہیں''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''آپ بلا وجہ میرا اور اپنا ٹائم ویسٹ کر رہے ہیں''..... لڑکی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہاں کوئی ریفریجریٹر ہے''..... عمران نے کہا۔

''ریفریجریٹر۔ کیا مطلب''..... لڑکی نے چونک کر کہا۔

''ریفریجریٹر۔ جو انتہائی سرد ہوتا ہے اور چیزیں خراب ہونے سے بچانے کے لئے اس میں رکھی جاتی ہیں''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کہنا کیا چاہتے ہیں اور ریفریجریٹر کا کیوں پوچھ رہے ہیں''..... لڑکی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ نے کہا ہے کہ میں آپ کا اور اپنا وقت خراب کر رہا ہوں تو کیوں نہ ہم دونوں وقت خراب ہونے سے بچانے کے لئے ریفریجریٹر میں رکھ دیں تاکہ ہم جب بھی نکالیں تو فریش ہو''۔ عمران نے کہا تو اس لڑکی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ عمران کی باتیں سن کر دوسری لڑکی مسکرا رہی تھی۔ اسی لمحے ایک سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک مضبوط اور بھاری جسامت کا مالک ادھیڑ عمر نکل کر باہر آیا۔ یہ غیر ملکی تھا اور اس کے سر کے بال آدھے سے زیادہ غائب تھے۔ چہرے پر گھنی مونچھیں اور ٹھوڑی آگے کی طرف نکلی

ہوئی تھی۔ اسے دیکھ کر دونوں لڑکیاں یکلخت مستعد ہو گئیں۔ ادھیڑ عمر آدمی نے ان دونوں کی طرف دیکھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں عمران پر پڑیں وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں ایسی حیرت امنڈ آئی تھی جیسے وہ عمران کو دیکھ کر واقعی حیران رہ گیا ہو۔ وہ نہ صرف چونک پڑا تھا بلکہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

''آپ عمران صاحب ہیں نا۔ ٹائیگر کے استاد''..... ادھیڑ عمر نے عمران کے قریب آ کر حیرت بھرے اور قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی۔ (آکسن) ہوں''..... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ میرے کلب میں تشریف لائے ہیں۔ میں آپ کو اپنے کلب میں خوش آمدید کہتا ہوں''..... ادھیڑ عمر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں عمران کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''آپ کا کلب۔ لیکن میں نے تو سنا ہے کہ یہ سلائٹ کا کلب ہے۔ سلائٹ پیڈرک کا''..... عمران نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

''میں ہی سلائٹ ہوں۔ سلائٹ پیڈرک''..... ادھیڑ عمر نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم سلائٹ پیڈرک ہو تو پھر تم نے مجھ سے ہاتھ کیوں ملایا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاتھ۔ کیا مطلب"...... سلائٹ نے چونک کر کہا۔

"یہ خاتون کہہ رہی تھی کہ تم سے ملنے کے لئے مجھے پہلے جا کر وقت خریدنا پڑے گا۔ اب نہ میرے پاس کھلے پیسے تھے اور نہ ہی میں جانتا تھا کہ وقت کس سٹور سے خریدا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سلائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"سوری عمران صاحب۔ یہ دونوں نئی ہیں۔ انہیں آپ کے بارے میں علم نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے آپ سے ایسی بات کر دی ہو گی۔ آپ کے لئے تو میرے کلب اور آفس کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ آپ انہیں معاف کر دیں پلیز"۔ سلائٹ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔ اس کی باتیں سن کر دونوں لڑکیاں سہم سی گئی تھیں اور عمران اور سلائٹ کی طرف ترحم بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ انہیں اس بات پر شدید حیرت ہو رہی تھی کہ ان کا باس جو بڑے سے بڑے سرکاری آفیسر کو گھاس تک ڈالنا پسند نہیں کرتا تھا وہ اس گاؤدی سے انسان کے سامنے کیوں بچھا جا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں انہیں معاف کرتا ہوں"...... عمران نے کہا تو سلائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ آئیں میرے ساتھ۔ ہم آفس میں بیٹھ کر باتیں کرتے

ہیں"...... سلائٹ نے کہا۔

"کون سا آفس"...... عمران نے کہا۔

"میرا آفس"...... سلائٹ نے کہا۔

"تمہارا آفس بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ آپ کے شایان شان تو نہیں ہے لیکن اپنی بساط کے مطابق میں نے کافی شاندار آفس بنایا ہے"...... سلائٹ نے عمران کے سامنے بچھ جانے والے انداز میں کہا۔

"شاندار آفس تو سرکاری آفس ہوتا ہے اور مجھے سرکاری آفسز میں جانے سے بڑا ڈر لگتا ہے"...... عمران نے کہا تو سلائٹ ایک بار ہنس پڑا۔

"نہیں۔ میرا آفس سرکاری نہیں ہے۔ آپ آئیں پلیز"۔ سلائٹ نے کہا تو عمران اس کے ساتھ ہو لیا۔ سلائٹ اسے لے کر اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل ہوا۔ سامنے ایک بڑی میز موجود تھی جس کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی تھی۔

"تشریف رکھیں"...... سلائٹ نے کہا تو عمران سر ہلا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ سلائٹ بھی آگے بڑھا اور میز کی سائیڈ سے ہوتا ہوا اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"فرمائیں عمران صاحب۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... سلائٹ نے کہا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ ضرور تھی لیکن اس مسکراہٹ کے پیچھے چھپی ہوئی بے چینی اور پریشانی عمران

کو واضح دکھائی دے رہی تھی۔

''پہلے آپ فرمائیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے سامنے میں بھلا کیا فرما سکتا ہوں''...... سلائٹ نے دانت نکال کر کہا۔

''تمہارے چہرے سے لگ رہا ہے کہ تم کچھ کہنا چاہتے ہو۔ اگر ایسی بات ہے تو بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ آنکھوں کے ساتھ میرے کان بھی کھلے ہوئے ہیں''...... عمران نے کہا تو سلائٹ نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''جبڑے بھینچ کر تم بولو گے کیسے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں''...... سلائٹ نے جبڑے بھینچے ہوئے کہا۔

''معلوم ہے تو اٹھو اور فوراً میرے سر کی مالش کرنی شروع کر دو''...... عمران نے کہا۔

''سر کی مالش۔ کیا مطلب''...... سلائٹ نے چونک کر کہا۔

''تم نے ہی کہا ہے کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں۔ تو اب کرو میرے سر کی مالش۔ کم بخت سلیمان کی تیز چائے اور مونگ کی دال کھا کھا کر میرا معدہ اور سر خشکی سے بھر گیا ہے۔ معدے کی مالش تو نہیں ہو سکتی لیکن سر کی تو کی جا سکتی ہے''۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو سلائٹ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''آپ یہاں راسکل گرل کا پتہ کرنے کے لئے آئے ہیں تا کہ

وہ کہاں ہے تو میں آپ کو خود ہی سب کچھ بتا دیتا ہوں''۔ سلائٹ نے کہا۔

''تمہارے لئے بہتری بھی اسی میں ہے''...... عمران نے کہا۔

''راسکل گرل نے مجھ سے کہا تھا کہ اس نے آپ کو ہلاک کر دیا ہے لیکن مجھے اس کی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔ مجھے پتہ تھا کہ آپ ضرور مجھ تک پہنچ جائیں گے اور میں نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ اگر آپ میرے پاس آئے تو میں آپ سے کچھ نہیں چھپاؤں گا اور آپ کو ساری باتیں بتا دوں گا''...... سلائٹ نے کہا۔

''تو شروع ہو جاؤ''...... عمران نے کہا۔

''یہاں میں نے ہی راسکل گرل کی مدد کی تھی۔ میں نے ہی معلومات حاصل کر کے اسے ایس ایچ سنٹر کا پتہ بتایا تھا اور سائنسی آلات سے آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی سرچنگ بھی کرائی تھی۔ آپ سب کی مصروفیات کی میں ہی اسے رپورٹ دیتا تھا''۔ سلائٹ نے کہنا شروع کیا۔

''یہ سب مجھے معلوم ہے۔ یہ بتاؤ کہ فلاویا اب کہاں ہے''۔ عمران نے پوچھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

''وہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ٹارگٹ کرتے ہی یہاں سے نکل گئی تھی۔ میں نے اس کے لئے سپیشل طیارہ چارٹرڈ کرایا تھا جس کے ذریعے وہ کرانس گئی تھی اور وہاں سے پالینڈ چلی گئی تھی''...... سلائٹ نے جواب دیا۔

''اب وہ پالینڈ میں ہے''..... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں''..... سلائٹ نے جواب دیا۔

''تم نے اس کے لئے کون سا طیارہ چارٹرڈ کرایا تھا اور کس نام سے کرایا تھا''..... عمران نے کہا تو سلائٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے تفصیل بتانے لگا۔

''یہ سب اتنی آسانی اور بغیر پوچھے بتانے کا مقصد بتا سکتے ہو''..... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ میں آپ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ راسکل گرل کے کہنے پر میں نے مجبوراً آپ کے خلاف کام تو کیا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ آپ اس کے لئے آسان ٹارگٹ ثابت نہیں ہو گے اور آپ کو لازماً اس بات کا پتہ بھی لگ جائے گا کہ میں نے اس کی معاونت کی تھی۔ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ اگر آپ میرے پیچھے لگ گئے تو پھر مجھے یہاں کسی قبر میں بھی پناہ نہیں ملے گی۔ میں مرنے سے بہت ڈرتا ہوں۔ اسی لئے میں نے پہلے سے ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر آپ میرے پاس پہنچ گئے تو میں آپ کو سب کچھ بغیر پوچھے ہی بتا دوں گا''..... سلائٹ نے کہا۔

''تم نے دولت کے لئے مادام فلاویا کو ایس ایچ سنٹر تک پہنچا کر اور سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں اسے تفصیلات دے کر اور اس کے ذریعے ممبران پر قاتلانہ حملے کروا کر پاکیشیا سے غداری کی ہے اور پاکیشیا میں غداری کی سزا تم جانتے ہی ہو

گے''..... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

''مم۔مم۔ میں مجبور تھا''..... سلائٹ نے ہکلا کر کہا۔

''دولت کے حصول کی مجبوری''..... عمران غرایا۔

''نہیں۔ مادام فلاویا نے مجھے دھمکایا تھا کہ اگر میں نے اس کا ساتھ نہ دیا تو وہ مجھے ہلاک کر دے گی۔ وہ انتہائی بے رحم، سفاک اور خطرناک لڑکی ہے۔ میں موت کے خوف کی وجہ سے اس کا ساتھ دینے پر مجبور تھا''..... سلائٹ نے کہا۔ عمران اس کا چہرہ غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس لئے وہ اس کے لہجے سے سمجھ گیا کہ سلائٹ جھوٹ نہیں بول رہا۔

''غداری، جان بوجھ کر کی جائے یا کسی مجبوری کی وجہ سے غداری ہی ہوتی ہے جس کی سزا قابل معافی نہیں ہوتی''..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھ کر سلائٹ کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

''نن۔ نن۔ نہیں عمران صاحب۔ میں نے آپ کو سب کچھ سچ سچ بتا دیا ہے۔ پلیز مجھے معاف کر دیں۔ میں آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گا۔ کبھی نہیں''..... سلائٹ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''غلطی تب کرو گے جب زندہ رہو گے۔ جب زندہ ہی نہیں رہو گے تو غلطی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا''..... عمران نے کہا۔

”مم مم۔ میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں۔ آپ کہیں تو میں آپ کے پاؤں بھی پکڑ لیتا ہوں۔ مجھے مت ماریں۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتا“...... سلائٹ نے گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”آج نہیں تو کل سب ہی کو مرنا ہے۔ موت برحق ہے جس سے بچنا ناممکن ہے“...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

”اگر میں آپ کو ایس ایچ فارمولے کے بارے میں ٹپ دے دوں تو کیا آپ میری جان بخش سکتے ہیں“...... سلائٹ نے کہا۔

”ٹپ۔ کیا مطلب“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”مادام فلاویا نے یہ فارمولا اپنے باپ لارڈ میتھوز کے کہنے پر یہاں سے حاصل کیا تھا اور اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے لارڈ میتھوز کی ایک اسرائیلی ایجنسی سے ڈیل ہوئی تھی“...... سلائٹ نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”اسرائیلی ایجنسی سے ڈیل ہوئی تھی۔ کس ایجنسی سے“۔ عمران نے کہا۔

”اس ایجنسی کا نام جی پی فائیو ہے اور اس کا چیف کرنل ڈیوڈ ہے اس نے ہی لارڈ میتھوز سے ڈیل کی تھی۔ اسے فارمولا حاصل کر کے کرنل ڈیوڈ کے حوالے کرنا تھا جس کے لئے لارڈ میتھوز نے اس سے ہاف پے منٹ لے لی تھی اور ہاف پے منٹ اسے فارمولے کی ڈلیوری دینے کے بعد ملنی تھی لیکن فارمولا لارڈ تک نہیں پہنچا تھا“...... سلائٹ نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے

کر رہ گیا۔

”فارمولا اس کی بیٹی نے اُڑایا ہے۔ کیا وہ اسے اپنے باپ کے پاس لے کر نہیں گئی تھی“...... عمران نے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ مادام فلاویا نے اپنے جس ساتھی مارتھر کے ہاتھ فارمولا پالینڈ بھیجا تھا اس پر کسی ڈی کے نامی نامعلوم شخص نے حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا تھا اور اس سے فارمولا بھی حاصل کر لیا تھا۔

”نہیں۔ فارمولا راسکل گرل لے کر نہیں گئی تھی۔ اس نے فارمولے والی ڈائری اپنے ایک ساتھی مارتھر کے ہاتھ پالینڈ روانہ کی تھی جو پاکیشیا سے کافرستان اور کافرستان سے پالینڈ پہنچا تھا لیکن پالینڈ میں لارڈ اور مادام فلاویا کا ایک نامعلوم دشمن ہے۔ جس کا کوڈ نام ڈی کے ہے۔ ڈی کے کون ہے اس کے بارے میں نہ تو لارڈ جانتا ہے اور نہ اس کی بیٹی مادام فلاویا۔ اس نے راستے میں ہی مارتھر کو گھیر لیا تھا اور اسے ہلاک کر کے اس سے فارمولا حاصل کر لیا تھا“...... سلائٹ نے کہا۔

”تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے تم اس ڈی کے کے بارے میں جانتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ ڈی کے کون ہے“...... سلائٹ نے کہا تو عمران چونک پڑا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”لارڈ اور مادام فلاویا جو پالینڈ کی انڈر ورلڈ کے بے تاج بادشاہ

اور پرنسز ہے۔ وہ ابھی تک اس کا پتہ نہیں چلا سکے کہ ڈی کے کون ہے اور اس کا تعلق کس گروپ سے ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ تم اسے جانتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے“...... عمران نے کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں عمران صاحب۔ میرے پاس یہی ترپ کا ایک پتا تھا جسے اگر میں کھول کر آپ کے سامنے رکھ دوں تو مجھے یقین ہے کہ آپ میری جان بخش دیں گے“...... سلائٹ نے کہا۔

”تم شاید مجھے ڈاج دینے کی کوشش کر رہے ہو کہ تم ڈی کے کو جانتے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے ڈاج میں آ جاؤں گا اور تمہاری زندہ چھوڑ کر یہاں سے واپس چلا جاؤں گا“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”نہیں۔ نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں آپ کو کوئی ڈاج نہیں دے رہا۔ میں واقعی ڈی کے بارے میں جانتا ہوں“۔ سلائٹ نے کہا تو عمران غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔ سلائٹ کے چہرے کے تاثرات سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ واقعی سچ بول رہا ہے۔

”ہونہہ۔ تو بتاؤ کون ہے ڈی کے اور تم اس کے بارے میں کیسے جانتے ہو۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ“...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”چند سال پہلے میں ایکریمیا کی ایک ایجنسی کے لئے کام کرتا تھا۔ اس ایجنسی کا نام کاپر ایجنسی تھا۔ کاپر ایجنسی کا چیف مارشل ایڈگر تھا جس کی کارکردگی صفر تھی۔ یہ ایکریمیا کی واحد ایجنسی تھی

جس نے اپنے دور میں چند چھوٹی موٹی کامیابیوں کے سوا کبھی کوئی بڑی کامیابی حاصل نہ کی تھی۔ اس وقت ایکریمیا میں ایک بڑا سینڈیکیٹ جو ڈاوس کلاٹ سینڈیکیٹ کے نام سے مشہور تھا، ایکریمیا میں تہلکہ مچا رکھا تھا۔ اس سینڈیکیٹ کے جرائم کی فہرست طویل تھی اور وہ ہر قسم کے کرائم میں سب سے آگے جا رہا تھا۔ اس سینڈیکیٹ نے ایکریمیا کے بااثر افراد کو بلیک میل اور ان کو قتل کرنا شروع کر دیا تھا۔ جس سے اعلیٰ حکام میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ اس لئے اس سینڈیکیٹ خاص طور پر سینڈیکیٹ کے چیف کو ہر ممکن طریقے سے ڈھونڈنے اور اس کی بیخ کنی کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اس کام کے لئے کاپر ایجنسی کی خدمات حاصل کی گئی تھیں لیکن کوشش کے باوجود کاپر ایجنسی، ڈاؤس کلاٹ سینڈیکیٹ کا پتہ نہیں چلا سکی تھی اور نہ ہی اس بات کا علم ہو سکا تھا کہ اس ایجنسی کا چیف کون ہے۔ اس کا نام ڈاؤس کلاٹ ہے یا کچھ اور۔ میں بھی ڈاؤس کلاٹ کی تلاش میں تھا۔ اسے تلاش کرتا ہوا میں انڈر ورلڈ سے تعلق رکھنے والے ایک گروپ میں شامل ہو گیا۔ اس گروپ میں کچھ عرصہ رہا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ ڈاؤس کلاٹ کا ہی ایک خفیہ گروپ ہے جو ڈاؤس کلاٹ کے حکم پر انتہائی خفیہ کارروائیاں کرتا ہے۔ اس گروپ کا انچارج ایڈرک تھا۔ میں نے اپنی کوششوں سے ایڈرک تک رسائی حاصل کر لی اور پھر میں نے زیادہ سے زیادہ اس کے نزدیک رہنا شروع کر دیا۔ ایڈرک انتہائی ذہین اور کائیاں آدمی تھا وہ اپنے

سائے سے بھی ہوشیار رہنے والا انسان تھا لیکن میں چونکہ تربیت
یافتہ ایجنٹ تھا اس لئے مجھے ایڈرک جیسے انسان کو ڈیل کرنا آتا تھا۔
میں نے آہستہ آہستہ اس کا اعتماد حاصل کر لیا اور پھر میں نے
سائنسی آلات سے اس کی نگرانی کرنی شروع کر دی۔ میں یہ جاننے
کی کوشش میں لگا ہوا تھا کہ ڈاؤس کلاٹ کون ہے اور ایڈرک اس
سے کس طرح رابطہ کرتا ہے اور پھر ایک روز مجھ پر ایک انتہائی
حیرت انگیز انکشاف ہوا۔ میں نے ایڈرک کی کالز ٹیپ کرنے کی
کوشش کی تھی۔ اس کی ایک کال ٹیپ ہوئی تھی جس میں وہ ڈاؤس
کلاٹ سینڈیکیٹ کے ایک اور گروپ کے انچارج سے بات کر رہا
تھا۔ مجھے اس کا نام تو معلوم نہیں ہو سکا تھا لیکن ایڈرک جس انداز
میں اور جس لہجے میں دوسرے گروپ کے انچارج کو احکامات دے
رہا تھا اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہی ڈاؤس کلاٹ ہے جو
ڈاؤس کلاٹ سینڈیکیٹ کا چیف ہے۔

مجھے اس بات پر انتہائی حیرت ہوئی تھی کہ بظاہر ایک معمولی
سے گروپ کا آدمی جو شکل وصورت سے ہی اٹھائی گیرا اور عام
بدمعاش لگتا تھا اتنے بڑے اور فعال سینڈیکیٹ کا چیف کیسے ہو سکتا
ہے۔ میں نے فوری طور پر اس پر ہاتھ ڈالنا مناسب نہ سمجھا تھا اس
کے خلاف زیادہ سے زیادہ ثبوت حاصل کرنے کے لئے میں نے
اس کی نگرانی اور سخت کر دی۔ اب میں ہر لمحے اس پر نظر رکھتا تھا
اور پھر مجھے اس کے ایک خفیہ ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل گیا۔ میں خفیہ طور

پر اس کے ہیڈ کوارٹر پہنچا اور اس کے مخصوص دفتر پہنچ گیا۔ اس کے
دفتر کی تلاشی لینے پر مجھے ایک ڈائری ملی جو اس نے ایک دیوار پر
لگی ہوئی تصویر کے پیچھے خفیہ سیف میں چھپائی ہوئی تھی۔ میرے
لئے اس سیف کو کھولنا مشکل نہ تھا۔ میں نے ڈائری دیکھی۔ اس
ڈائری میں ڈاؤس کلاٹ کے بارے میں تمام معلومات درج تھیں۔
ڈائری اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی۔ میں نے ڈائری اپنے قبضے
میں لے لی اور اس کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر سے نکل گیا اور پھر میں
نے کسی کو بتائے بغیر خاموشی سے اس کے سینڈیکیٹ کو ختم کرنا
شروع کر دیا۔ میں نے ایک ایک کر کے اس کے تمام گروپس کا
خاتمہ کر دیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ میں اسے پکڑتا وہ اچانک
غائب ہو گیا۔ پھر ایک سڑک پر اس کی کچلی ہوئی لاش ملی تھی۔ جیسے
وہ سڑک کراس کرتے ہوئے کسی تیز رفتار گاڑی کے نیچے آ کر کچلا
گیا تھا۔ اس کے ہلاک ہونے پر میں خاموش ہو گیا۔ میں ڈائری
اور ڈاؤس کلاٹ کے بارے میں اپنے چیف کو ساری حقیقت بتانا
چاہتا تھا لیکن حکومت نے نہ صرف ہماری ایجنسی کا خاتمہ کر دیا بلکہ
مارشل ایڈگر سمیت اس ایجنسی کے تمام ایجنٹس کو بھی مستقل طور پر
نوکری سے برخاست کر دیا۔ جس پر مجھے شدید غصہ تھا۔ انہیں
چاہئے تھا کہ مارشل ایڈگر کی نااہلی کی سزا ایجنٹوں کو نہ دی جاتی اور
تمام ایجنٹوں کو دوسری ایجنسیوں میں منتقل کر دیا جاتا۔
میں نے اس سلسلے میں کافی ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کی لیکن

میری ایک نہ سنی گئی اور مجھے سروس سے مستقل طور پر برخاست کر دیا گیا۔ جس کا مجھے بے حد رنج تھا۔ اس لئے میں نے اعلیٰ عہدے داروں سمیت کسی کو یہ نہیں بتایا کہ ڈاوس کلاٹ سینڈیکیٹ کو تباہ کرنے میں میرا ہاتھ ہے اور میں جانتا ہوں کہ ڈاوس کلاٹ کون ہے۔ مجھے چونکہ ایکریمین حکام سے سخت شکایت تھی اس لئے میں نے ایکریمیا کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کیا اور یہاں آ گیا اور پھر میں نے سب کچھ بھول کر یہاں اپنا کام کرنا شروع کر دیا۔ میں دوبارہ کبھی ایکریمیا تو نہیں گیا لیکن میرا کرانس اور پالینڈ آنا جانا لگا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ میں پالینڈ گیا تو ایئر پورٹ سے نکلتے ہوئے میری نظر ایک شخص پر پڑی۔ اس آدمی کو دیکھ کر میں چونک پڑا کیونکہ وہ بالکل ڈاوس کلاٹ جیسا تھا۔ ڈاوس کلاٹ میری اطلاع کے مطابق ہلاک ہو چکا تھا لیکن وہ پالینڈ میں زندہ تھا۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ اس لئے میں نے اپنا کام بھول کر اس کی نگرانی کرنی شروع کر دی اور اس کا تعاقب کرتے ہوئے اس کی کمین گاہ تک پہنچ گیا۔

میرے پاس چونکہ وافر سرمایہ تھا اور میرے ورکرز پالینڈ میں بھی کام کر رہے تھے اس لئے میں نے ان کی مدد سے اس شخص کی سائنسی آلات سے ایک مرتبہ پھر نگرانی کرانی شروع کر دی۔ کچھ ہی عرصہ میں مجھ پر یہ حقیقت کھل گئی کہ یہ ڈاوس کلاٹ ہی تھا جو خفیہ طور پر ایکریمیا سے فرار ہو کر پالینڈ پہنچ گیا تھا۔ اس نے پالینڈ میں

اپنا نام تو بدل لیا تھا لیکن حلیہ نہ بدلا تھا۔ وہ شاید ابھی تک اس غلط فہمی میں مبتلا تھا کہ اسے ڈاوس کلاٹ کی حیثیت سے کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے اس نے حلیہ بدلنا مناسب نہ سمجھا تھا لیکن پالینڈ میں اس نے اپنا نام بدل کر ڈیل کرائل رکھ لیا تھا جس کا کوڈ ڈی کے ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے جب اس کی نگرانی کرائی تو بہت جلد یہ بات میرے سامنے آ گئی کہ اسے پالینڈ میں آئے زیادہ وقت نہیں ہوا ہے۔ وہ پالینڈ میں اپنے قدم جمانے کی کوشش میں مصروف تھا۔ پالینڈ میں مستقل طور پر قدم جمانے کے لئے اسے کثیر سرمائے کی ضرورت تھی اور ظاہر ہے اتنا سرمایہ وہ کسی سینڈیکیٹ سے ہی حاصل کر سکتا تھا اس لئے اس نے پالینڈ کے لارڈ میتھوز اور اس کی بیٹی مادام فلاویا کو اپنے نشانے پر رکھ لیا تھا۔

اس نے بڑی ذہانت سے اپنے کئی افراد مادام سینڈیکیٹ میں شامل کر دیئے جو لارڈ میتھوز اور مادام فلاویا کے بارے میں ایک ایک خبر اسے پہنچاتے تھے اور پھر جیسے ہی لارڈ یا اس کی بیٹی کوئی بڑا کنسائمنٹ حاصل کرتی تھی ڈی کے ان پر ہاتھ ڈال دیتا تھا اور ان کا سب کچھ چھین کر لے جاتا تھا۔ وہ بالکل اسی انداز میں کام کر رہا ہے جس انداز میں اس کے خلاف میں نے کام کیا تھا“...... سلائٹ نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ کیا تم ڈاوس کلاٹ کے ٹھکانے کے بارے میں جانتے ہو“...... عمران نے کہا۔ اس نے سلائٹ کی باتوں میں کوئی

مداخلت نہ کی تھی۔

''جی ہاں۔ میں چونکہ اس کی نگرانی کرتا رہا ہوں اس لئے مجھے اس کے بہت سے ٹھکانوں کا علم ہے''...... سلائٹ نے جواب دیا۔

''کیا اسے ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ ایکریمیا میں اور پالینڈ میں اس کی تم نے نگرانی کرائی تھی اور ایکریمیا میں تمہاری وجہ سے اس کی بادشاہت ختم ہوئی تھی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ اگر اسے پتہ چل گیا ہوتا تو اب تک شاید میں زندہ نہ ہوتا۔ میں نے سائنسی آلات کا زیادہ استعمال کیا تھا اس لئے وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکا تھا''...... سلائٹ نے کہا۔

''اس کی ڈائری کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ میرے پاس محفوظ ہے''...... سلائٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ وہ ڈائری مجھے دو''...... عمران نے کہا۔

''ضرور۔ کیوں نہیں''...... سلائٹ نے کہا اور اس نے اپنی میز کی ایک دراز کھولی اور اس میں سے سرخ جلد والی ایک ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

''کافی ضخیم ڈائری ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ اس میں ڈاؤس کلاٹ نے اپنی زندگی میں پیش آنے والی ہر بات لکھی ہے۔ اس ڈائری میں اس نے ان تمام افراد کے نام و پتے بھی لکھے ہوئے ہیں جو اس کے ساتھ کام

کرتے تھے جن میں سے بہت سوں کو میں ہلاک کر چکا ہوں''۔ سلائٹ نے کہا۔

''کیا اب بھی تم ڈاؤس کلاٹ کی نگرانی کرا رہے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میرے آدمی ہر وقت اس پر نظر رکھتے ہیں اور مجھے میرے آدمیوں نے ہی اس بات کی اطلاع دی تھی کہ ڈی کے کے آدمیوں نے مادام فلاویا کے ساتھی مارتھر کو گھیر کر اسے ہلاک کیا تھا اور اس سے فارمولا چھین کر لے گئے تھے''...... سلائٹ نے جواب دیا۔

''ڈی کے کا کوئی رابطہ نمبر ہے تمہارے پاس''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں بتاتا ہوں''...... سلائٹ نے کہا اور اس نے عمران کو ایک نمبر نوٹ کرا دیا۔

''تم نے بہت غلط کام کر کے ایک اچھا کام کیا ہے۔ ڈی کے کے بارے میں سب کچھ بتا کر تم نے اپنی جان بچا لی ہے ورنہ میں سب کچھ معاف کر سکتا ہوں لیکن کسی غدار کو نہیں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے میں نے آپ سے کوئی بات نہیں چھپائی ہے اور ہر بات آپ کو تفصیل سے بتا دی ہے''...... سلائٹ نے کہا۔ عمران کی بات سن کر اس کے چہرے پر مسرت کے

تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم یہاں غیر قانونی دھندے کرتے ہو۔ اپنے ہاتھ پیر بچا کر کام کرو۔ اگلی بار اگر تم نے کچھ ایسا کیا جو پاکیشیا کی سلامتی کے منافی ہوا یا پاکیشیا کے خلاف ہوا تو پھر میں تمہارا کوئی لحاظ نہیں کروں گا اور تمہارے لاکھ معافی مانگنے کے باوجود تمہیں ہلاک کر دوں گا''...... عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں عمران صاحب۔ آئندہ میں ایسا کچھ نہیں کروں گا کہ آپ کو یہاں دوبارہ آنا پڑے''...... سلائٹ نے بھی اٹھتے ہوئے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور ڈائری کوٹ کی جیب میں ڈال کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے باہر جاتے دیکھ کر سلائٹ نے سکون کا سانس لیا اور ایک جھٹکے سے کرسی پر بیٹھ گیا اور یوں سانس لینے لگا جیسے وہ دور سے دوڑ لگا کر آ رہا ہو اور اس کا سانس بری طرح سے پھول گیا ہو۔

فون کی گھنٹی بجی تو بھاری جسامت اور کسرتی جسم والے ادھیڑ عمر آدمی نے جس کا سر آدھے سے زیادہ گنجا تھا۔ اس کے چہرے پر کرختگی اور سختی ثبت تھی ہاتھ بڑھا کر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''کارڈل بول رہا ہوں''...... اس نے انتہائی سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

''چیپل سکس پر آپ کے لئے پاکیشیا سے سپیشل کال ہے بگ باس''...... اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''اوکے۔ ٹرانسفر کرو''...... کارڈل نے کہا۔

''یس سر''...... پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

''پاکیشیا سے سپیشل سکس بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... کارڈل نے اسی طرح انتہائی

کرخت لہجے میں کہا۔

''آپ کی بات سچ ثابت ہوئی تھی چیف۔ وہ مجھ تک پہنچ گیا تھا''...... دوسری طرف سے سپیشل سکس نے جواب دیا۔

''میں جانتا تھا۔ اس سے تم نہیں چھپ سکو گے اور وہ کسی نہ کسی طرح تمہارا سراغ لگا ہی لے گا۔ بہرحال تفصیل بتاؤ۔ وہ کب آیا تھا تمہارے پاس اور تم نے اس سے کیا بتایا''...... کارڈل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سپیشل سکس نے جو پیراڈائز کلب کا جنرل منیجر اور مالک سلائٹ تھا عمران کے وہاں آنے اور اس سے ہونے والی تمام بات چیت کے بارے میں کارڈل کو تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''تو کیا وہ ڈائری تم نے اسے دے دی ہے''...... کارڈل نے پوچھا۔

''یس چیف۔ اسی ڈائری کی وجہ سے تو اس نے میری باتوں پر یقین کیا ہے ورنہ شاید وہ مجھے زندہ نہ چھوڑتا''...... سلائٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر اس نے ڈائری پڑھ لی تو مجھے یقین ہے کہ وہ ڈی کے کی تلاش میں پالینڈ ضرور آئے گا اور میں یہی چاہتا ہوں کہ وہ پالینڈ آئے اور وہ سب کرے جو میں چاہتا ہوں''۔ کارڈل نے کہا۔

''یس چیف۔ میں نے اسے ڈی کے کے بارے میں تفصیلات بتا دی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ڈی کے سے ایس ایچ فارمولا

حاصل کرنے ضرور آئے گا''...... سلائٹ نے کہا۔

''مجھے اسی کا انتظار ہے۔ ایک بار وہ یہاں آ جائے پھر وہ خود ہی میرا سارا کام کر دے گا''...... کارڈل نے کہا۔

''یس چیف''...... سلائٹ نے کہا۔

''تم نے اس پر نظر رکھنے کا کوئی بندوبست کیا ہے''...... کارڈل نے پوچھا۔

''یس چیف۔ میں نے ڈائری پر ریڈ فوائل پیپر لگا دیا ہے جو ڈائری کی جلد کے اندر محفوظ ہے۔ عمران جہاں بھی ڈائری لے جائے گا میں اسے آسانی سے سرچ کر سکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ڈی کے کی تلاش میں اگر پالینڈ آیا تب بھی ڈائری اس کے پاس ہی ہو گی کیونکہ اس ڈائری میں، میں نے ڈی کے کے بہت سے فرضی ٹھکانوں کا بھی لکھا ہوا ہے۔ وہ یقیناً ان ٹھکانوں تک پہنچنے کی کوشش کرے گا''...... سلائٹ نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب مجھے اس کی آمد کا انتظار ہے۔ اس کی آمد تک مجھے خاموش رہنا پڑے گا۔ وہ جیسے ہی پاکیشیا سے نکلے تم اس کے بارے میں فوراً مجھے خبر کرنا''...... کارڈل نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اس کے یہاں سے نکلتے ہی آپ کو اطلاع دے دوں گا اور یہ بھی بتا دوں گا کہ وہ یہاں سے اپنے کتنے ساتھیوں کے ساتھ نکلا ہے''...... سلائٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا اس کے ساتھی بھی راسکل گرل کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے بچ گئے ہیں"...... سلائٹ کی بات سن کر کارڈل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"لیس چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی ڈھیٹ مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ راسکل گرل نے انہیں ہلاک کرنے کی اچھی کوشش کی تھی۔ ان جیسے ہارڈ ٹارگٹس کو اس نے ہدف تو بنا لیا تھا لیکن انہیں ہلاک کرنے میں ناکام رہی تھی۔ میری اطلاع کے مطابق عمران کے تمام ساتھی زندہ ہیں"...... سلائٹ نے جواب دیا تو کارڈل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"بہرحال وہ ایک بار یہاں آ جائیں اور میرا کام کر دیں اس کے بعد میں انہیں یہاں سے زندہ واپس نہیں جانے دوں گا۔ ان کی ہلاکت میرے ہاتھوں طے ہیں۔ ان جیسے ہارڈ ٹارگٹس کو کیسے ان کے انجام تک پہنچانا ہے یہ سب میں بخوبی جانتا ہوں"۔ کارڈل نے کہا۔

"لیس چیف"...... سلائٹ نے کہا۔ کارڈل نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھی راسکل گرل اور اس کے باپ لارڈ میتھوز کا خاتمہ کر دیں تو میرا سارا کام آسان ہو جائے گا اور پھر ان دونوں باپ بیٹی کی جگہ انڈر ورلڈ کی دنیا میں میرا راج ہو گا۔ صرف میرا۔ ڈی کے کا"...... کارڈل نے غراہٹ بھرے لہجے میں

کہا۔ اس نے ہاتھ تے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

"لارسن بول رہا ہوں۔ مائٹ کلب سے"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کارڈل بول رہا ہوں پالینڈ سے"...... کارڈل نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ چیف آپ"...... کارڈل کی آواز سن کر لارسن نے انتہائی مئودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اپنے فون کو محفوظ کرو۔ فوراً"...... کارڈل نے کہا۔

"لیس چیف۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے لارسن نے کہا اور پھر رسیور میں ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی جیسے کوئی بٹن پریس کیا گیا ہو۔

"لیس چیف۔ فون محفوظ ہو گیا ہے"...... لارسن نے کہا۔

"سلائٹ نے اپنا کام کر دیا ہے۔ اب تمہاری باری ہے۔ تمہیں جلد سے جلد اپنا کام کرنا ہے"...... کارڈل نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیس چیف۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں اپنا کام ابھی دس منٹ میں مکمل کر لوں گا"...... لارسن نے جواب دیا۔

"کام ہوتے ہی مجھے اطلاع دینا"...... کارڈل نے کہا۔

"لیس چیف"...... لارسن نے کہا تو کارڈل نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک

پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''کارڈل بول رہا ہوں''...... اس نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ایڈل بول رہا ہوں باس لارڈ ہاؤس سے''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کارڈل چونک پڑا۔ ایڈل اس کا ساتھی تھا جو لارڈ میتھوز کی رہائش گاہ میں اس کے لئے بطور مخبر کا کام کر رہا تھا۔

''لیس ایڈل۔ کوئی خاص بات''...... کارڈل نے کہا۔

''لیس باس۔ ایک انتہائی اہم خبر ہے''...... ایڈل نے کہا۔

''بتاؤ۔ کیا اہم خبر ہے''...... کارڈل نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''لارڈ میتھوز اور مادام فلاویا نے سپیشل روم میں میٹنگ کی تھی۔ ان دونوں نے آپ تک پہنچنے کی پلاننگ کی ہے باس''...... ایڈل نے جواب دیا تو کارڈل چونک پڑا۔

''کیسی پلاننگ''...... کارڈل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مادام اور لارڈ نے آپ کو پکڑنے کے لئے یہ پلاننگ کی ہے کہ وہ پالینڈ کے مرکزی بنک کا سیکرٹ لاکر توڑے گی اور وہاں سے پالینڈ کے ماسٹر سٹرانگ روم کا نقشہ حاصل کرے گی جس کے ذریعے وہ پالینڈ کے ماسٹر سٹرانگ روم تک پہنچنا چاہتی ہے تاکہ وہاں سے ڈالرز، یورو اور خاص طور پر سونے کے ذخائر اڑا سکے۔ یہ کام وہ ڈی کے کو ٹریپ کرنے کے لئے کرنا چاہتی ہے۔ اسے

یقین ہے کہ جب یہ بات ڈی کے کے کانوں تک پہنچے گی تو ڈی کے اس سے یقینی طور پر نقشہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور وہ اسی وقت ڈی کے کو پکڑ کر اسے بے نقاب کر دے گی''...... ایڈل نے کہا تو کارڈل کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی اور طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

''مادام فلاویا تو کیا اس کے بڑے بھی ڈی کے کو نہ پکڑ سکتے ہیں اور نہ ہی اسے بے نقاب کر سکتے ہیں۔ اس کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہوگا''...... کارڈل نے کہا۔

''لیس باس''...... ایڈل نے کہا۔

''مادام نے لاکرز توڑنے کا پروگرام کب کا بتایا ہے''۔ کارڈل نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''یہ کام وہ آج رات ہی کرنا چاہتی ہے۔ اس نے اپنے آدمیوں کے ذریعے سیکرٹ لاکر کا پتہ لگا لیا ہے اور اب وہ وہاں نقب لگانے کی پلاننگ میں مصروف ہے''...... ایڈل نے کہا۔

''کیا تم بھی اس کام میں اس کے ساتھ رہو گے''...... کارڈل نے پوچھا۔

''لیس باس۔ مادام فلاویا نے دو گروپس ترتیب دیئے ہیں۔ ایک گروپ انڈر گراؤنڈ وے سے بنک میں نقب لگائے گا اور دوسرا گروپ باہر رہ کر ان کی حفاظت کرے گا میں دوسرے گروپ کے لئے چنا گیا ہوں''...... ایڈل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ وہ جیسا کرتی ہے اسے کرنے دو۔ یہ کام وہ مجھے چیلنج کرنے کے لئے کر رہی ہے۔ مجھے اس کا چیلنج قبول ہے۔ وہ سیکرٹ لاکر سے نقشہ نکال لائے تو مجھے بتا دینا۔ میں اس سے نقشہ چھیننے کے لئے خود آؤں گا''...... کارڈل نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... ایڈل نے جواب دیا۔

''اس کے ساتھ جو افراد فرسٹ گروپ میں جا رہے ہیں۔ تم مجھے ان کی معلومات فراہم کرو۔ اس کے بعد میں خود ہی اس سے نپٹ لوں گا''...... کارڈل نے کہا۔

''یس باس۔ میں آپ کو میسجز کے ذریعے ان تمام افراد کی لسٹ فراہم کر دیتا ہوں جو مادام فلاویا کے ساتھ فرسٹ گروپ کے تحت جائیں گے''...... ایڈل نے کہا تو کارڈل نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

''ہونہہ۔ تو مادام فلاویا ایک بار پھر مجھے پکڑنے اور بے نقاب کرنے کا پروگرام بنا رہی ہے۔ اس کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ میں اس کے سامنے ہوں لیکن وہ کبھی اس بات کا پتہ نہیں چلا سکتی کہ میں کون ہوں''...... کارڈل نے کہا۔ اس کے لہجے میں گہرا طنز تھا۔ چند لمحے وہ کچھ سوچتا رہا پھر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اب آپ کی طبیعت کیسی ہے''...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اللہ کا شکر ہے۔ اب میں مکمل طور پر فریش ہوں''...... عمران نے کہا۔

''قدرت نے آپ کو جوزف ایک نعمت کے طور پر عطا کر رکھا ہے اور آپ کے مشکل وقت میں وہ آپ کے کام آ جاتا ہے ورنہ نجانے آپ کے ساتھ اب تک کیا کچھ نہ ہو گیا ہوتا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اللہ اپنے بندوں کی حفاظت کا خود بندوبست کرتا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی ہل نہیں سکتا''...... عمران نے کہا۔

''بیشک''...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب صرف کیپٹن شکیل اور صفدر ہسپتال میں ہیں باقی سب ڈسچارج ہو چکے ہیں۔ کیپٹن شکیل اور صفدر کی حالت میں کافی بہتری آ چکی ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے انہیں چند دن ریسٹ کرنے کا مشورہ دیا ہے اس کے بعد وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میری بھی ڈاکٹر صدیقی سے بات ہوئی تھی۔ انہوں نے دونوں کی طرف سے مکمل اطمینان کا اظہار کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"راسکل گرل واقعی راسکل ثابت ہوئی ہے۔ اس نے اپنا کام بھی کر لیا ہے اور ہم سب کو ٹارگٹ کر کے یہاں سے نکل جانے میں بھی کامیاب ہوگئی ہے اور اب وہ یہ سوچ کر مطمئن بیٹھی ہو گی کہ ہم سب ہلاک ہو چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اگر اسے آپ کے زندہ بچنے کی رپورٹ نہ ملی تو پھر واقعی اسے اطمینان ہوگا کہ وہ اپنے ہر کام میں کامیابی حاصل کر چکی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب ہمیں جلد سے جلد پالینڈ پہنچنا ہے اور وہاں موجود ڈی کے سے فارمولا حاصل کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈی کے۔ لیکن اس کے بارے میں آپ پتہ کیسے لگائیں گے اس نے تو خود کو سات پردوں میں چھپایا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے اس کا پتہ چل گیا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"پتہ چل گیا ہے۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے سلائٹ سے ملنے والی ساری معلومات کی تفصیل بتا دی۔

"حیرت ہے۔ سلائٹ موت سے اتنا ڈرتا ہے کہ اس نے خود ہی آپ کو سب کچھ بتا دیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ موت کا اسے خوف نہیں ہے۔ اس نے یہ سب کسی کے کہنے پر کیا ہے"......عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کسی کے کہنے پر۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کس کے کہنے پر کیا ہے اس نے یہ سب کچھ"...... بلیک زیرو نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈی کے کے کہنے پر جو پالینڈ میں کارڈل کے نام سے مشہور ہے اور انڈر ورلڈ کا بدنام زمانہ کرمنل ہے"......عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت مزید بڑھ گئی۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا کہ سلائٹ نے یہ سب کارڈل کے کہنے پر کیا ہے۔ اگر ایسا ہے بھی تو کیوں۔ کیا کارڈل خود آپ پر اپنی اصلیت ظاہر کرنا چاہتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں یہ تو نہیں جانتا کہ کارڈل کا اس سارے چکر کے پیچھے کیا مقصد ہے لیکن وہ یہ ضرور چاہتا ہے کہ میں پالینڈ پہنچوں اور پھر میں

اس کا کوئی کام کروں جو شاید وہ خود نہیں پا رہا''...... عمران نے کہا۔

''آپ حیرت انگیز باتیں کر رہے ہیں۔ اگر کارڈل اتنی طاقت رکھتا ہے کہ وہ لارڈ میتھوز اور اس کی راسکل ڈاٹر سے ٹکرا کر ان کا کچھ بھی چھین سکتا ہے تو پھر ایسا کیا کام ہوسکتا ہے جو وہ خود نہیں کر سکتا اور وہ آپ سے مدد لینا چاہے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ تو ہے''...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

''آپ کو اس بات کا کیسے پتہ چلا کہ سلائٹ نے یہ سب آپ کو ڈی کے، میرا مطلب ہے کارڈل کے کہنے پر بتایا ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اس نے میرے سامنے بہترین اداکاری کی تھی اور واقعی چہرے پر ایسا کوئی تاثر نمودار نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں اس کی ہر بات پر یقین کر رہا تھا۔ وہاں سے نکلتے ہوئے میں نے احتیاطاً اس کی میز کے نیچے ایک بگ لگا دیا تھا۔ جب میں اس کے آفس سے نکل کر باہر آیا تو میں نے بگ کا رسیور اپنے کان سے لگا لیا۔ مجھے کوئی بات کھٹک رہی تھی لیکن یہ سمجھ نہ آ رہا تھا کہ سلائٹ کے سب کچھ بتا دینے کے باوجود مجھے کھٹکا کس بات کا ہو رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں بگ کے رسیور سے مجھے سلائٹ کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ پالینڈ بات کر رہا تھا اور اس نے کارڈل سے بات کی تھی۔ بگ انتہائی حساس تھا جس کے ذریعے نہ

صرف میں سلائٹ کی باتیں سن سکتا تھا بلکہ سپیشل فون سے کارڈل اس سے جو بات کر رہا تھا وہ سب بھی مجھے سنائی دے رہا تھا۔ اس طرح مجھے ان کی حقیقت کا علم ہو گیا''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ سلائٹ نے آپ کو جو معلومات دی ہیں وہ ساری غلط ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ وہ ان معلومات کو بیس بنا کر مجھے کارڈل کے کہنے پر پالینڈ پہنچانا چاہتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تب تو آپ کو سلائٹ کو ایسے نہیں چھوڑنا چاہئے تھا۔ اس سے کارڈل کی حقیقت اگلوانی چاہئے تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے اس کا بندوبست کر دیا ہے۔ ٹائیگر کو کال کر کے میں نے اسے اٹھا کر رانا ہاؤس پہنچانے کا کہا ہے۔ امید ہے وہ جلد ہی اپنا کام کر لے گا''...... عمران نے کہا۔

''کارڈل آپ سے کیا چاہتا ہے یہ تو آپ کو بھی نہیں معلوم۔ لیکن فارمولا کارڈل کے پاس ہی ہے اس لئے آپ کو بہرحال وہاں جانا ہی پڑے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''پالینڈ میں ڈی کے کے ساتھ آپ کے راستے میں مادام فلاویا بھی حائل ہوسکتی ہے۔ اس کا کیا کریں گے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''اگر وہ ہم سے دور رہی تو اس کے لئے بہتر ہو گا۔ لیکن اگر اس نے ہمارے آڑے آنے کی کوشش کی تو پھر اسے ہر بات کا

حساب دینا پڑے گا۔ میں اسے اپنی حد تک معاف کر سکتا ہوں لیکن
اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو نشانہ بنایا ہے اور وہ
پاکیشیا کے جینئس سائنس دان کو ہلاک کر کے اس کا فارمولا بھی
لے گئی ہے۔ جس کی اسے کسی بھی صورت میں معافی نہیں مل
سکتی''..... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں
مزید کوئی بات ہوتی۔ اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
عمران نے چونک کر جیب سے سیل فون نکالا اور سکرین پر ڈسپلے
دیکھنے لگا۔ سکرین پر ٹائیگر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے کال
رسیونگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگانے کی بجائے اس کا
لاؤڈر آن کر دیا۔

''عمران بول رہا ہوں''..... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''..... دوسری طرف سے ٹائیگر کی
آواز سنائی دی۔

''لیس کیا سلائٹ پہنچ گیا رانا ہاؤس''..... عمران نے پوچھا۔

''نو باس۔ میرے پہنچنے سے پہلے ہی اسے کسی نے آف کر دیا
تھا''..... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ
لئے۔

''کس نے آف کیا ہے اسے اور کیسے''..... عمران نے پوچھا۔

''میں نے ایک ویٹر کے ذریعے پیراڈائز کلب میں ایک خفیہ
راستہ تلاش کیا تھا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں اس خفیہ راستے سے سلائٹ

کے آفس میں پہنچوں گا اور اسے بے ہوش کر کے اسی راستے سے
باہر لے آؤں گا۔ میں جب خفیہ راستے سے ہوتا ہوا اس کے آفس
میں پہنچا تو کرسی پر اس کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کے سر میں کسی
نے گولی مار دی تھی جس سے اس کی فوری ہلاکت ہو گئی تھی''۔
ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تو کیا تم نے یہ معلوم نہیں کیا کہ اسے کس نے گولی ماری
ہے''..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''لیس باس۔ مجھے سلائٹ کے آفس میں مائٹ کلب کا ایک
کارڈ ملا ہے۔ اس پر لارسن کا نام لکھا ہوا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ
مائٹ کلب لارسن کا ہی ہے۔ میں نے جس ویٹر سے کلب کے خفیہ
راستے کے بارے میں معلوم کیا تھا اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ
کچھ دیر پہلے لارسن بھی اسی خفیہ راستے سے سلائٹ سے ملنے کے
لئے آیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کام لارسن کا ہی ہے اور اب میں
اسی کی طرف جا رہا ہوں۔ جلد ہی میں اسے رانا ہاؤس پہنچا دوں
گا''..... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر سلائٹ کو ہلاک والا لارسن ہے تو وہ بھی
ہمارے کام آ سکتا ہے۔ اس نے سلائٹ کو یقیناً کارڈل کے حکم پر
ہی ہلاک کیا ہو گا تاکہ مجھے اس پر شک ہو تو میں اس کی زبان نہ
کھلوا سکوں''..... عمران نے کہا۔

''لیس باس''..... ٹائیگر نے کہا۔ عمران نے اسے چند ہدایات

دیں اور پھر اس نے سیل فون آف کر دیا۔

''یہ کیا ہوا۔ سلائٹ کو تو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب کیسے پتہ چلے گا کہ کارڈل آپ سے کیا چاہتا ہے اور اس کا اصل پتہ ٹھکانہ کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا جس نے عمران اور ٹائیگر کی ساری باتیں سنی تھیں۔

''اب یہ سب کچھ ہمیں اپنی ہی کوششوں سے معلوم کرنا پڑے گا''......عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''سلائٹ نے آپ کو جو ڈائری دی تھی اس سے آپ کو کوئی کام کی چیز نہیں ملی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ کارڈل کی بنائی ہوئی ڈائری ہے جو اس نے مجھے ٹریپ کرنے کے لئے مجھ تک پہنچائی ہے۔ اس میں لکھی ہوئی ہر بات غلط ہی ہو گی اس لئے اس ڈائری سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا''......عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمران نے کچھ سوچ کر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''انکوائری پلیز''......رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پالینڈ کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں''......عمران نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چندلمحوں کے بعد اسے پالینڈ کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور آپریٹر کے بتائے

ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس انکوائری پلیز''...... دوسری طرف سے پالینڈ دارالحکومت کے انکوائری سنٹر کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''جورڈی کلب کا نمبر بتائیں''......عمران نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور میں چندلمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''نمبر نوٹ کریں جناب''...... چندلمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''بتائیں''......عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے ایک نمبر نوٹ کرا دیا گیا۔

''کسے فون کر رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ایک منٹ''......عمران نے کہا۔ اس نے ایک بار پھر کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ جورڈی کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ میری جورڈی سے بات کراؤ''......عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''کون پرنس آف ڈھمپ''...... دوسری طرف سے اسی لہجے میں کہا گیا۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ تم سے پرنس بات کر رہا ہے اور تم

پوچھ رہے ہو کون پرنس۔ جلدی بات کراؤ میری جورڈی سے۔ اسے پتہ چلا کہ تم نے بات کرانے میں دیر لگائی ہے تو وہ تمہارے ٹکڑے اُڑا دے گا''...... عمران نے بری طرح سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ میں کراتا ہوں بات''...... عمران کی دھاڑ سن کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر چند سیکنڈ کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''یس۔ جورڈی سپیکنگ''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

''یہ تم نے کس احمق کو فون ریسیو کرنے پر رکھا ہوا ہے جورڈی جو پرنس آف ڈھمپ سے پوچھ رہا تھا کہ کون پرنس آف ڈھمپ''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ پرنس تم۔ سوری پرنس وہ نیا آدمی ہے۔ اسے میں تمہارے بارے میں بتانا بھول گیا تھا۔ رئیلی ویری سوری۔ آئندہ اس سے ایسی غلطی نہ ہو گی''...... دوسری طرف سے جورڈی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہ ہو تو اچھا ہے ورنہ پرنس کو ایسا انسان پسند نہیں جو پرنس کے سامنے اونچی آواز میں بات کرے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں پرنس اور میں نے کہا ہے نا آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی۔ میں تمہیں اپنا سیل فون نمبر دے دیتا ہوں۔ تم مجھ سے

اس پر جب چاہو ڈائریکٹ بات کر لیا کرو''...... جورڈی نے اسی انداز میں کہا جیسے وہ پرنس آف ڈھمپ سے ڈرتا ہو۔

''ٹھیک ہے۔ بعد میں نوٹ کرا دینا۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا فون محفوظ ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''ایک منٹ''...... جورڈی نے کہا پھر رسیور میں ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ میں نے فون محفوظ کر دیا ہے اب بولو''...... جورڈی نے کہا۔

''تمہارا پالینڈ میں مخبری کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ پالینڈ میں ایسا کوئی کرائم نہیں ہوتا جو تمہاری نگاہوں سے چھپ سکتا ہو اور پورے پالینڈ میں ایسا کوئی کرمنل نہیں ہے جس کے بارے میں تم نہ جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ ایسا ہی ہے''...... جورڈی نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''تب پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ فارن سے کوئی کرمنل آیا ہو اور وہ تیزی سے کارروائیاں کرتے ہوئے پالینڈ میں اپنے قدم جما رہا ہو اور اس کے بارے میں جورڈی آگاہ نہ ہو''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ ایسا کوئی کرمنل نہیں ہے جس کے بارے میں میرے پاس تفصیلات نہ ہوں۔ تم نام لو میں تمہیں اس کا سارا کچا چٹھا بتا دوں گا''...... جورڈی نے اسی انداز میں کہا۔

"ڈی کے"..... عمران نے کہا۔

"ڈی کے"۔ دوسری طرف سے جورڈی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس میں چونکنے والی کون سی بات ہے"..... عمران نے کہا۔

"پالینڈ میں یہ واحد کرمنل ہے جس کے بارے میں میرے پاس معلومات نہیں ہیں۔ اس کا نام حال ہی میں میرے سامنے آیا ہے اور یہ ڈی کے، لارڈ میتھوز اور اس کی راسکل ڈاٹر اور اس کے مادام سینڈیکیٹ کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اب تک اس نے جتنی بھی کارروائیاں کی ہیں وہ سب مادام سینڈیکیٹ کے خلاف کی ہیں۔ مادام فلاویا اور لارڈ بھی اس کی تلاش میں ہیں اور میں نے بھی اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے اپنے آدمیوں کو ہر طرف پھیلا رکھا ہے لیکن حیرت انگیز طور پر ابھی تک مجھے اس کی ایک بھی خبر نہیں ملی ہے کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے اور اس کے گروپ میں کون کون شامل ہیں"..... جورڈی نے کہا۔

"تو پھر تم اس بات کا کیسے دعویٰ کر سکتے ہو کہ تمہیں پالینڈ میں ہونے والے ہر کرائم اور کرمنل کی خبر ہے"..... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"سوری پرنس۔ واقعی اس معاملے میں ابھی تک مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہوا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں تم سے کسی بھی صورت میں

غلط بیانی نہیں کر سکتا"..... جورڈی نے کہا۔

"ہاں جانتا ہوں۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ اب تم چونکہ بوڑھے ہو گئے ہو اس لئے سارے کام دھندے چھوڑ کر آرام کرو"..... عمران نے کہا۔

"میں مانتا ہوں کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں لیکن اتنا بھی نہیں کہ میں سب کام دھندے چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔ میرا کوئی وارث نہیں ہے جسے میں اپنی جگہ دے سکوں اگر تمہیں ڈی کے بارے میں معلومات درکار ہیں تو مجھے تم چند دن دے دو۔ میں اس کی تلاش میں اپنی پوری جان لڑا دوں گا اور تمہیں جلد سے جلد اس کے بارے میں تمام معلومات فراہم کر دوں گا"..... جورڈی نے کہا۔

"کتنے دن لگیں گے اس کام میں"..... عمران نے پوچھا۔

"آٹھ دس دن"..... جورڈی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تم سے رابطے میں رہوں گا۔ جیسے ہی اس کے بارے میں معلوم ہو مجھے بتا دینا۔ میں تمہیں اس تک پہنچنے کے لئے ایک ٹپ بھی دے دیتا ہوں تاکہ تمہارا کام آسان ہو جائے"..... عمران نے کہا۔

"کیسی ٹپ"..... جورڈی نے چونک کر کہا۔

"ڈی کے بیرون ملک اپنے ساتھیوں سے کارڈل کے نام سے بات کرتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"کارڈل"..... جورڈی نے چونک کر کہا۔

''ہاں یہ شاید اس کا کوڈ نیم ہے''..... عمران نے کہا۔

''یہ نام میرا سنا ہوا ہے''..... جورڈی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''سنا ہوا ہے۔ کیسے اور کہاں''..... عمران نے کہا۔

''تم مجھے تھوڑا وقت دو۔ میں تمہیں کارڈل کے بارے میں تفصیل بتا دوں گا''..... جورڈی نے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہیں دو گھنٹے بعد کال کرتا ہوں''..... عمران نے کہا۔

''نہیں تم مجھے کل کال کرنا یا مجھے اپنا رابطہ نمبر دے دو میں کارڈل کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہی تمہیں خود کال کر لوں گا''۔ جورڈی نے کہا۔

''میرے نمبر بدلتے رہتے ہیں۔ میں تم سے خود ہی کل رابطہ کر لوں گا''..... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے اور میرا معاوضہ''..... جورڈی نے کہا۔

''تم پہلے کام تو کرو پھر تمہیں معاوضہ بھی مل جائے گا۔ بے فکر رہو۔ میں تمہارا معاوضہ بچا کر اپنا ولیمہ نہیں کروں گا''..... عمران نے منہ بنا کر کہا تو دوسری طرف جورڈی ہنسنے لگا۔ عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ ڈی کے یا کارڈل تو ضرورت سے زیادہ پراسرار بنا ہوا ہے۔ جورڈی جسے پالینڈ میں موجود ایک ایک کرمنل کا علم ہے وہ

بھی ابھی تک اس کا پتہ نہیں چلا سکا۔ حیرت ہے''..... بلیک زیرو نے کہا۔

''اب شاید وہ اس کا پتہ چلا لے۔ کارڈل کا نام سن کر وہ جس طرح سے چونکا تھا اس سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہے''..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم فلاگ کو کال کر کے اسے ہماری آمد کی اطلاع دے دو اور ممبران کو کہو کہ وہ چلنے کی تیاری کریں۔ میں کارڈل کو اس بات کا موقع نہیں دینا چاہتا کہ وہ فارمولا کہیں اور پہنچا دے''..... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں کر دیتا ہوں''..... بلیک زیرو نے کہا۔

''صفدر اور کیپٹن شکیل تو اس بار ہمارے ساتھ نہیں جا سکیں گے اس لئے فور سٹارز کو ہی اب مجھے باقی ممبران کے ساتھ لے جانا پڑے گا۔ پالینڈ میں مجھے چونکہ دو طرفہ کام کرنا پڑے گا اس لئے ان سب کو ساتھ لے جانا ہی سود مند رہے گا''..... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ آپ نے ایک پراسرار آدمی ڈی کے کو تلاش کرنا ہے اور پھر آپ کے راستے میں راسکل گرل بھی روڑے اٹکانے آ سکتی ہے اس لئے ممبران کی تعداد زیادہ ہونی چاہئے''..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

مادام فلاویا جیسے ہی اپنے آفس میں داخل ہوئی یکلخت ٹھٹھک کر رک گئی۔ اس کی میز کے سامنے والی کرسی پر کسرتی اور مضبوط جسم کا مالک ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے نیوی بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا جو اس پر بے حد جچ رہا تھا اور ادھیڑ عمر ہونے کے باوجود وہ انتہائی سمارٹ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی اور اس کی بڑی بڑی چمکدار آنکھیں اس کی ذہانت کی غماز تھیں۔

''ارے۔ انکل ٹام آپ یہاں۔ آپ کب آئے''...... مادام فلاویا نے اسے دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی تو ادھیڑ عمر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

''میں ابھی آیا ہوں تھوڑی دیر پہلے میری بچی''...... انکل ٹام نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے ہاتھ پھیلائے تو مادام فلاویا کسی

ننھی بچی کی طرح اس کے گلے لگ گئی اور انکل ٹام مسکراتے ہوئے انتہائی محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

''آپ کو دیکھ کر بے حد خوشی ہو رہی ہے انکل۔ اس بار آپ بہت دنوں بعد آئے ہیں۔ کہاں چلے جاتے ہیں آپ نہ آپ کے آنے کا پتہ ہوتا ہے اور نہ جانے کا''...... مادام فلاویا نے شکایتی لہجے میں کہا۔

''امپورٹ ایکسپورٹ کا کام ہی ایسا ہے بیٹی کہ میرا ایک پیر پالینڈ میں ہوتا ہے تو دوسرا گریٹ لینڈ یا پھر ایکریمیا میں۔ میں اپنے کام پر توجہ نہ دوں تو ورکرز ایمانداری سے کام نہیں کرتے''...... انکل ٹام نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں یہ تو ہے۔ اچھا یہ بتائیں آپ کی ڈیڈی سے ملاقات ہوئی''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''نہیں۔ میں پیلس میں آتے ہی سیدھا تم سے ملنے آ گیا تھا۔ تم تھی نہیں تو میں تمہارے انتظار میں یہاں رک گیا''...... انکل ٹام نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام فلاویا بھی مسکرا دی۔

''ٹھیک ہے۔ آپ بیٹھیں میں ڈیڈی کو یہیں بلا لیتی ہوں''۔ مادام فلاویا نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی رہنے دو۔ مجھے تم سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں۔ میتھوز سے میں بعد میں مل لوں گا''...... انکل ٹام نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے''...... مادام فلاویا نے کہا اور اپنی کرسی کی

طرف بڑھ گئی۔ انکل ٹام دوبارہ اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر وہ پہلے
بیٹھا ہوا تھا۔ مادام فلاویا کے پاس ہینڈ بیگ تھا۔ اس نے ہینڈ بیگ
اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''اب بتائیں انکل۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں۔
آپ نہیں جانتے۔ جب بھی آپ آتے ہیں مجھے واقعی دلی طور پر
خوشی ہوتی ہے''...... مادام فلاویا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں
کہا۔ واقعی انکل ٹام کو دیکھ کر اس کا چہرہ کھلا پڑ رہا تھا۔

''میں بھی یہاں صرف تمہیں ہی ملنے آتا ہوں میری بچی۔ تمہیں
دیکھ کر مجھے بے حد سکون اور خوشی ملتی ہے''...... انکل ٹام نے کہا۔

''اچھا۔ کیا منگواؤں آپ کے لئے۔ میرے پاس آپ کی پسند
کی ہر برانڈ کی شراب موجود ہیں''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ہو گی تو
بتا دوں گا''...... انکل ٹام نے کہا۔

''تو پھر بتائیں۔ کیا ضروری باتیں کرنی ہیں آپ نے مجھ
سے''...... مادام فلاویا نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہلے کمرے کا دروازہ لاک کرو اور کمرہ محفوظ کرو تاکہ کوئی
ہماری باتیں سن نہ سکے''...... انکل ٹام نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے''...... مادام فلاویا نے کہا اور پھر وہ اٹھی اور
اس نے جا کر دروازہ بند کیا اور اسے لاک کر دیا اور پھر وہ سائیڈ
کی دیوار کی طرف بڑھی۔ وہاں ایک سوئچ پینل لگا ہوا تھا۔ مادام

فلاویا نے چند بٹن پریس کئے تو دیواروں پر موٹی موٹی چادریں چڑھ
گئیں اور کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہو گیا۔

مادام فلاویا نے دوسری دیوار کے پاس جا کر چند اور بٹن پریس
کئے تو کمرے میں ہلکی نیلے رنگ کی روشنی پھیل گئی جو کمرے کے ہر
حصے میں پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''میں نے کمرہ ساؤنڈ پروف بھی بنا دیا ہے اور بلیو لائٹ بھی
آن کر دی ہے تاکہ اس کمرے میں ہونے والی ہلکی سے ہلکی آواز
بھی باہر نہ جا سکے''...... مادام فلاویا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی
کرسی کی طرف بڑھی۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی کرسی کے قریب
جاتی اس کی نظریں انکل ٹام کے ہاتھ پر پڑیں تو وہ یکلخت ٹھٹھک
کر رک گئی اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ انکل
ٹام کے ہاتھ میں ایک چپٹا سا پسٹل دکھائی دے رہا تھا۔ اس پسٹل
کا نچلا حصہ پھولا ہوا تھا اور نال کے سرے پر ایک عدسہ سا لگا ہوا
دکھائی دے رہا تھا جس پر ہلکی ہلکی سرخ روشنی جل بجھ رہی تھی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تو کرسٹل گن ہے۔ یہ آپ کے پاس''...... مادام
فلاویا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور ہتی انکل ٹام نے گن پر
لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی گن کے سرے
پر موجود عدسہ چمکا تیز شعاع سی نکل کر مادام فلاویا پر پڑی اور مادام
فلاویا چیختی ہوئی اچھل کر دور جا گری۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے
کسی طاقتور دیو نے اسے اچانک اٹھا کر پوری قوت سے پیچھے

اچھال دیا ہو۔ وہ پچھلی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ جیسے ہی مادام فلاویا بے ہوش ہوئی انکل ٹام نے کرسٹل گن اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لی اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں تمہارا انکل ٹام نہیں نادان لڑکی۔ ڈی کے ہوں۔ تمہارا نادیدہ دشمن جو تمہارے انکل ٹام کے روپ میں یہاں آیا ہے۔ میری نظر میں تم ابھی بچی ہو۔ ننھی بچی۔ جو اپنے انکل اور ڈی کے کے فرق کو پہچان نہیں سکی"...... انکل ٹام نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مادام فلاویا کا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں موجود چیزیں نکال نکال کر میز پر رکھنے لگا۔

"کہاں گیا نقشہ"...... انکل ٹام نے ساری چیزیں نکال کر مادام فلاویا کے ہینڈ بیگ کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔ اس نے ہینڈ بیگ کی سائیڈوں پر ہاتھ مارا لیکن ہینڈ بیگ میں کوئی خفیہ حصہ نہ تھا۔

"ایڈل نے تو کہا تھا کہ مادام نقشہ اپنے ساتھ لے گئی ہے۔ جو اس نے اپنے ہینڈ بیگ میں رکھا تھا"...... انکل ٹام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے کچھ سوچ کر جیب سے ایک تیز دھار والا خنجر نکالا اور اس کی نوک سے ہینڈ بیگ کو کاٹنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں اس نے بیگ کے ٹکڑے کر دیئے لیکن اس بیگ میں کوئی نقشہ تو کیا اسے کاغذ کا ایک ٹکڑا بھی نہ ملا۔

"ہونہہ۔ کہاں گیا نقشہ"...... انکل ٹام نے غصیلے لہجے میں کہا جو

اصل میں ڈی کے تھا۔ وہ چند لمحے غصے سے بیگ کے ٹکڑوں کو دیکھتا رہا پھر وہ مڑ کر مادام فلاویا کی طرف بڑھا۔ اس نے مادام فلاویا کی تلاشی لی لیکن اس کے پاس بھی کوئی نقشہ نہیں تھا۔

"نقشہ آخر کہاں گیا۔ ایڈل نے اس کا مسلسل تعاقب کیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ مادام فلاویا بنک کے لاکر سے نقشہ اڑا کر سیدھی اپنے آفس کی طرف گئی ہے۔ یہ نہ راستے میں کہیں رکی تھی اور نہ ہی اس نے راستے میں کسی سے ملاقات کی تھی۔ اس لئے نقشہ تو اسی کے پاس ہونا چاہئے تھا کیونکہ میں اس سے پہلے اس کی آفس پہنچ گیا تھا"...... ڈی کے نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ بے ہوش پڑی ہوئی مادام فلاویا کو دیکھتا رہا پھر اس نے مادام فلاویا کو اٹھایا اور اسے لا کر ایک کرسی پر پٹخ دیا۔ مادام فلاویا کو کرسی پر بٹھا کر وہ سائیڈ کی دیوار کے پاس پڑی ہوئی الماری کی طرف بڑھا اور اس نے الماری کھول کر اس کے خانے چیک کرنے شروع کر دیئے۔

ایک خانے سے اسے رسی کا بنڈل مل گیا تو وہ اسے لے کر مادام فلاویا کے پاس آ گیا اور پھر اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں مادام فلاویا کو کرسی پر جکڑنا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں مادام فلاویا رسیوں میں بری طرح سے جکڑی ہوئی تھی۔ اسے رسی سے باندھ کر ڈی کے نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا منہ مادام

فلاویا کی ناک سے لگا دیا۔ مادام فلاویا کسمسائی پھر اس نے زور دار
چھینک ماری اور اچانک اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اسے آنکھیں
کھولتے دیکھ کر ڈی کے نے اس کی ناک سے شیشی ہٹا لی۔ اس
نے شیشی کا ڈھکن بند کیا اور اسے واپس اپنی جیب میں رکھ لیا اور
غور سے مادام فلاویا کی طرف دیکھنے لگا۔ آنکھیں کھولتے ہی مادام
فلاویا نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم
ہو گیا کہ وہ کرسی پر رسیوں سے مضبوطی سے بندھی ہوئی ہے۔
''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ انکل۔ یہ آپ نے مجھے اس طرح کیوں
باندھا ہے اور اور......'' شعور بیدار ہوتے ہی مادام فلاویا نے
کارڈل کی طرف دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔
''میں تمہارا انکل نہیں ہوں مادام فلاویا''...... ڈی کے نے کہا
اور اس کی بدلی ہوئی آواز سن کر مادام فلاویا بری طرح سے چونک
پڑی۔
''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ اگر تم انکل ٹام نہیں ہو تو کون ہو
اور تمہاری یہ آواز......'' مادام فلاویا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے
کہا۔
''پہچانی نہیں میری آواز''...... ڈی کے نے مسکرا کر کہا۔
''تت۔ تت۔ تم''...... مادام فلاویا نے یکلخت آنکھیں پھیلاتے
ہوئے کہا۔ اس نے آواز پہچان لی تھی۔ یہ اس کے اس دشمن کی
آواز تھی جو اس سے پہلے بھی کئی بار اس سے فون پر بات کر چکا تھا

اور اس نے لارڈ میتھوز اور مادام فلاویا کو انتہائی نقصان پہنچایا تھا۔
انہیں نقصان پہنچا کر وہ لارڈ میتھوز اور مادام فلاویا کو اپنی کامیابی کی
خبر دیتا تھا۔
''ہاں۔ ڈی کے۔ تمہارا سب سے بڑا چاہنے والا''...... ڈی
کے نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام فلاویا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو
گیا اور اس کی آنکھوں سے چنگاریاں سی پھوٹنے لگیں۔
''تم نے انکل ٹام کا میک اپ کیا ہوا ہے''...... مادام فلاویا نے
غرا کر کہا۔
''ہاں۔ ایک یہی ایسی شخصیت ہے جو بغیر کسی روک ٹوک کے
یہاں آسانی سے آ سکتا ہے اور میں میک اپ کے ذریعے ہر قسم
کے روپ کے ساتھ اپنی آواز بدلنے میں بھی ماہر ہوں۔ یہی وجہ
ہے تم میری آواز تک نہیں پہچان سکی''...... ڈی کے نے مسکراتے
ہوئے کہا تو مادام فلاویا نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔
''کس لئے آئے ہو یہاں''...... مادام فلاویا نے غراتے ہوئے
کہا۔
''تم جانتی ہو''...... ڈی کے نے مسکرا کر کہا۔
''ہونہہ۔ تو تم مجھ سے سپیشل سٹرانگ روم کا نقشہ حاصل کرنے
آئے ہو''...... مادام فلاویا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔
''گڈ شو۔ خاصی سمجھدار ہو''...... ڈی کے نے ہنس کر کہا۔
''میں نے یہ نقشہ تمہارے لئے ہی اڑایا تھا ڈی کے۔ مجھے

معلوم تھا کہ اس کی خبر تم تک ضرور پہنچے گی اور تم اسے لینے یہاں ضرور آؤ گے اسی لئے نقشہ میں نے کسی اور کو دینے کی بجائے اپنے پاس رکھ لیا تھا''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''تو بتاؤ کہاں ہے وہ نقشہ''...... ڈی کے نے غرا کر کہا۔

''جہاں بھی ہے تم اسے حاصل نہیں کر سکتے۔ تمہیں یہاں لانے کے لئے میں نے ڈراج دیا تھا اور میں اس میں کامیاب ہو گئی ہوں۔ اب تم یہاں آ تو گئے ہو لیکن تمہارے لئے یہاں سے واپس جانا ناممکن ہو گا''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''میں اگر یہاں آ سکتا ہوں تو میرے لئے یہاں سے جانا بھی مشکل نہیں ہو سکتا۔ تم ان سب باتوں کو چھوڑو اور نقشہ مجھے دو ورنہ......'' ڈی کے نے منہ بنا کر کہا۔

''ورنہ۔ کیا تم اس نقشے کے لئے مجھے ہلاک کر دو گے''۔ مادام فلاویا نے غرا کر کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا۔ تمہاری ہلاکت کے لئے عمران ہی کافی ہے''...... ڈی کے نے کہا۔

''عمران۔ کیا مطلب۔ کس عمران کی بات کر رہے ہو''۔ مادام فلاویا نے چونک کر کہا۔

''وہی عمران جسے تم اس کے ساتھیوں سمیت موت کے گھاٹ اتار چکی ہو''...... ڈی کے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''مردے زندہ نہیں ہوتے ڈی کے۔ میں ان خطرناک ایجنٹوں

کو ان کے انجام تک پہنچا چکی ہوں''...... مادام فلاویا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہاری کارکردگی صفر ہے مادام فلاویا۔ تم جنہیں مردہ کہہ رہی ہو وہ سب زندہ ہیں''...... ڈی کے نے کہا تو مادام فلاویا ایک بار پھر چونک پڑی۔

''میں سمجھی نہیں۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... مادام فلاویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم سمجھ کر بھی انجان بننے کی کوشش کر رہی ہو۔ میرے کہنے کا مطلب صاف ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی ہلاک نہیں ہوا ہے''...... ڈی کے نے منہ بناتے ہوئے کہا تو مادام فلاویا کا رنگ زرد پڑ گیا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ان سب کو میں نے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کیا تھا پھر وہ زندہ کیسے ہو سکتے ہیں''...... مادام فلاویا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''یہی تمہاری سب سے بڑی غلط فہمی ہے مادام فلاویا۔ عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہاتھوں واقعی ہٹ ہوئے تھے لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی ہلاک نہیں ہوا ہے''...... ڈی کے نے کہا اور پھر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ بچ جانے کی تفصیل بتاتے ہوئے یہ بھی بتا دیا کہ عمران کس طرح سے سلائٹ تک پہنچا تھا اور سلائٹ نے کس طرح اس کے سامنے زبان کھول دی تھی۔

اس سارے واقعات میں ڈی کے نے اپنا کوئی ذکر نہیں کیا تھا کہ سلائٹ اس کے ساتھیوں میں سے ایک ہے اور اس نے عمران کو ڈاج دے کر پاکیشیا سے پالینڈ بلانے کا چکر چلایا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی تو واقعی جادوگر ہیں۔ میں نے انہیں جو زہر دیا تھا اس کا کوئی تریاق نہیں تھا پھر بھی وہ سب بچ گئے ہیں۔ واقعی حیرت ہے''..... مادام فلاویا نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ سب واقعی مافوق الفطرت مخلوق ہیں۔ وہ موت سے نہیں موت ہمیشہ ان سے ہی دور بھاگتی ہے''..... ڈی کے نے کہا۔

''مجھے خوشی تھی کہ میں نے عمران اور اس کے ایک ایک ساتھی کو ہلاک کر دیا ہے لیکن تم نے ان کے زندہ ہونے کی خبر سنا کر میری ساری خوشی خاک میں ملا دی ہے''..... مادام فلاویا نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''اب جب وہ تمہارے پیچھے یہاں آئیں گے تو وہ تمہیں بھی خاک میں ملا دیں گے''..... ڈی کے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''..... مادام فلاویا نے چونک کر کہا۔

''میں تمہیں اور تمہارے باپ لارڈ میتھوز کو ہلاک کر کے اس شہر میں اپنا راج قائم کرنا چاہتا ہوں۔ جب تک تم دونوں زندہ ہو اس وقت تک میں یہاں اپنے قدم نہیں جما سکتا اس لئے میں چاہتا

ہوں کہ تم دونوں کا خاتمہ ہو جائے۔ میں تمہیں اور تمہارے باپ کو کسی بھی وقت ہلاک کر سکتا ہوں لیکن میں تم دونوں کو اپنے ہاتھوں سے نہیں مارنا چاہتا۔ تمہیں اور تمہارے باپ کو جب عمران اور اس کے ساتھی یہاں آ کر ہلاک کریں گے اور تم دونوں کی ہلاکت کے بعد جب میں ان سب کو ہلاک کروں گا تو یہاں ہر طرف میری دھاک بیٹھ جائے گی اور میں نہ صرف انڈرورلڈ کا بے تاج بادشاہ بن جاؤں گا بلکہ میں تمہارے سینڈیکیٹ پر بھی قبضہ کر لوں گا اور اپنا نیا اور انتہائی طاقتور سینڈیکیٹ بنا لوں گا۔ یہاں یہ تاثر غلط ہے کہ میں صرف مادام سینڈیکیٹ کے خلاف ہی کام کر رہا ہوں۔ میں نے یہاں انڈر ورلڈ میں ہر ایک پر نظر رکھی ہوئی ہے اور میں آہستہ آہستہ انڈر ورلڈ پر حاوی ہوتا جا رہا ہوں۔ تم باپ بیٹی کے ہلاک ہونے کے بعد میں انڈر ورلڈ کی ان تمام چیدہ چیدہ ہستیوں کا خاتمہ کر دوں گا جن کی یہاں اجارہ داری ہے۔ اس کے بعد یہاں صرف میرا ہولڈ ہو گا۔ ڈی کے کا ہولڈ جس کا کوئی مدمقابل نہیں ہو گا''..... ڈی کے نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''یہ محض تمہارا خواب ہے ڈی کے جو کبھی پورا نہیں ہو گا۔ میں تمہارا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہونے دوں گی''..... مادام فلاویا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے سامنے تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے مادام فلاویا۔ میں تمہیں کسی چیونٹی کی طرح مسل سکتا ہوں اور اب تم میرا وقت برباد

مت کرو۔ نقشے کے بارے میں بتاؤ۔ کہاں ہے نقشہ''..... ڈی کے نے سر جھٹک کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہاری پہنچ سے دور''..... مادام فلاویا نے زہریلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے تشدد پر مجبور نہ کرو مادام فلاویا۔ ایسا نہ ہو کہ نقشے کے لئے مجھے تمہارے خوبصورت چہرے اور جسم کو داغدار کرنا پڑے۔ مجھے اس نقشے کی ضرورت ہے۔ اپنا سینڈیکیٹ طاقتور اور فعال کرنے کے لئے مجھے بہت دولت چاہئے اور یہ دولت مجھے سٹیٹ بنک کے سٹرانگ روم سے ہی ملے گی جس کا نقشہ تم نے چوری کیا ہے''..... ڈی کے نے کہا۔

''تم وہاں تک کبھی نہیں پہنچ سکتے''..... مادام فلاویا نے کہا۔

''نقشہ مل جائے پھر میرا وہاں پہنچنا مشکل نہیں ہو گا''..... ڈی کے نے جواب دیا۔

''تم کچھ بھی کر لو۔ وہ نقشہ تمہیں کبھی نہیں ملے گا''..... مادام فلاویا نے کہا۔

''سوچ لو۔ تم سے نقشہ حاصل کرنے کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں''..... ڈی کے نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے وہی خنجر نکال لیا جس سے اس نے مادام فلاویا کے بیگ کے ٹکڑے کئے تھے۔

''تو کیا تم اس خنجر سے مجھے ہلاک کرو گے''..... مادام فلاویا

نے خنجر دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ تمہاری ہلاکت تو عمران کے ہی ہاتھوں ہو گی۔ اس خنجر سے میں تمہارا خوبصورت چہرہ ضرور بگاڑ دوں گا۔ تمہاری دونوں آنکھیں نکال دوں گا اور تمہارے چہرے کو اس قدر بھیانک بنا دوں گا کہ تمہاری بدصورتی انڈر ورلڈ میں نشان عبرت بن جائے گی''..... ڈی کے نے سرد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے تو ہو جاؤ شروع''..... مادام فلاویا نے کہا تو ڈی کے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا مطلب۔ کیا تم میری باتوں کو مذاق سمجھ رہی ہو۔ تم کیا سمجھتی ہو کہ میں جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل نہیں کر پاؤں گا''۔ ڈی کے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم عمل کرو گے اور میں تم سے رحم کی بھیک نہیں مانگوں گی لیکن ایسا کرنا تمہارے لئے ممکن ہی نہیں ہے''..... مادام فلاویا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ڈی کے کچھ سمجھتا مادام فلاویا نے پیر اٹھا کر زمین پر مارا تو اچانک زمین جہاں کرسی رکھی ہوئی تھی وہاں ایک خلاء نمودار ہوا اور اس سے پہلے کہ ڈی کے کچھ سمجھتا، مادام فلاویا خلاء میں کرسی سمیت گرتی چلی گئی۔ ڈی کے تیزی سے خلاء کی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ خلاء تک پہنچتا خلاء برابر ہو گیا اور ڈی کے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔

''ہونہہ۔ تو اس نے یہاں دوہرا نظام بنا رکھا ہے۔ نیچے کوئی تہہ

خانہ ہے جہاں اس نے مجھ سے بچنے کے لئے خود کو گرا لیا ہے''۔
ڈی کے نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے آگے بڑھ کر اس جگہ زور زور سے پاؤں مارے جہاں مادام فلاویا نے پاؤں مارا تھا لیکن اس بار وہاں کوئی خلاء نمودار نہ ہوا۔ ڈی کے کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ مادام فلاویا اس کے ہاتھوں سے نکل چکی تھی۔ تہہ خانے میں وہ کرسی سمیت گری تھی۔ نیچے گرتے ہی کرسی ٹوٹ جاتی اور مادام فلاویا کی رسیاں ڈھیلی ہو جاتیں۔ وہ آسانی سے خود کو ان رسیوں سے آزاد کرا سکتی تھی اور نیچے اس نے نجانے کون کون سے فنکشنز آن کر رکھے ہوں جو ڈی کے کے لئے خطرناک ہو سکتے تھے اس لئے وہ اب یہاں سے فوراً نکل جانا چاہتا تھا۔

ڈی کے نے بٹن پریس کر کے دیواروں اور دروازے پر سے ربڑ کی موٹی چادروں کو ہٹایا اور بھاگتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور تیزی سے باہر نکلتا چلا گیا۔ وہ رکے بغیر تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا پیلس کی پارکنگ میں آیا اور پھر اس نے وہاں سے اپنی کار نکالی اور پیلس سے نکلتا چلا گیا۔ وہ چونکہ مادام فلاویا کے انکل ٹام کے میک اپ میں تھا اس لئے سیکورٹی نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ پیلس سے باہر نکلتے ہی ڈی کے مطمئن ہو گیا ورنہ اسے خدشہ تھا کہ مادام فلاویا نیچے تہہ خانے میں خود کو رسیوں سے آزاد کر کے کسی مشینی سسٹم سے اس کے لئے پیلس سے نکلنے کے تمام راستے بند نہ کر دے یا کسی سیکورٹی سسٹم سے اسے

نقصان نہ پہنچا دے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا اور ڈی کے کو ایسا لگ رہا تھا کہ یا تو مادام فلاویا سر کے بل نیچے گر کر بے ہوش ہو گئی تھی یا پھر وہ بدستور کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی تھی اور اسے اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

عمران رانا ہاؤس کے ڈارک روم میں داخل ہوا تو سامنے راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ایک بھاری اور مضبوط جسم والا نوجوان جس کے چہرے پر زخموں کے پرانے نشان تھے اور وہ شکل و صورت سے بدمعاش دکھائی دے رہا تھا چونک پڑا۔ نوجوان ہوش میں تھا۔ اس کے قریب ٹائیگر کھڑا تھا۔ جس کے ایک ہاتھ میں تیز دھار والا خنجر تھا۔

''تم۔ کون ہو تم۔ کیا یہ تمہارا آدمی ہے جو مجھے میرے کلب سے بے ہوش کر کے یہاں اٹھا لایا ہے''...... راڈز والی کرسی پر جکڑے ہوئے بدمعاش ٹائپ آدمی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سخت اور غصیلے لہجے میں کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اسے غور سے دیکھتا ہوا آگے آیا اور اس کے سامنے آ کر رک گیا۔

''یہ مائٹ کلب کا مالک اور جنرل مینجر لارسن ہے باس۔ اسی

نے سلائٹ کو اس کے آفس میں جا کر قتل کیا ہے''...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا بدمعاش چونک پڑا۔

''سلائٹ۔ کون سلائٹ میں کسی سلائٹ کو نہیں جانتا''۔ لارسن نے چیختے ہوئے کہا۔

''تم نے سلائٹ کو کیوں ہلاک کیا ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جب میں اسے جانتا ہی نہیں تو میں اسے کیوں ہلاک کروں گا۔ تمہارے ساتھی کو یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے''...... لارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

''تمہارا تعلق پالینڈ سے ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ میں پالینڈ نژاد ہوں''...... لارسن نے کہا۔

''ڈاؤس کلاٹ سے تمہارا کیا تعلق ہے''...... عمران نے اس کا جواب سن کر کہا۔

''ڈاؤس کلاٹ۔ کون ڈاؤس کلاٹ۔ میں کسی ڈاؤس کلاٹ کو نہیں جانتا''...... لارسن نے کہا۔

''کارڈل کو تو جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''یہ کیا بکواس ہے۔ کون ہیں ڈاؤس کلاٹ، سلائٹ اور کارڈل''...... لارسن نے سر جھٹک کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہی جو ڈی کے نام سے لارڈ میتھوز کی بیٹی مادام فلاویا کے مادام سینڈیکیٹ کا دشمن بنا ہوا ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ میں ان میں سے کسی کو نہیں جانتا۔ تم خواہ مخواہ میرا اور اپنا وقت برباد کر رہے ہو''...... لارسن نے سر جھٹک کر کہا۔

''تو پھر تم نے سلائٹ کو کیوں ہلاک کیا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''میں نے کسی سلائٹ کو ہلاک نہیں کیا۔ تم بار بار مجھ پر یہ الزام کیوں لگا رہے ہو''...... لارسن نے سخت لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر''...... عمران نے اس کی بجائے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہ تو کہہ رہا ہے کہ یہ کچھ نہیں جانتا''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''یہ سب کچھ جانتا ہے باس۔ آپ مجھے اجازت دیں میں ابھی اس کا منہ کھلواتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا اور خنجر لے کر لارسن کے سامنے آ گیا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... لارسن نے ٹائیگر کے چہرے پر سفاکیت دیکھ کر ہکلا کر کہا۔

''یہ تمہیں میرا ساتھی سمجھائے گا''...... عمران نے اطمینان بھرے

لہجے میں کہا اور پلٹ کر پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس سے پہلے کہ لارسن کچھ کہتا ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ لارسن کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے ایک ہی وار میں اس کا دایاں کان کاٹ دیا تھا۔ ٹائیگر کا ہاتھ ایک بار پھر چلا اور اس نے لارسن کا دوسرا کان بھی اڑا دیا۔ لارسن کے حلق سے فلک شگاف چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے سر مارنے لگا۔ ٹائیگر نے اس پر ہی قناعت نہ کی بلکہ اس نے ایک بار پھر خنجر والا ہاتھ چلایا اور اس بار لارسن کی ناک آدھی سے زیادہ کٹتی چلی گئی۔ اب تو لارسن کا چہرہ انتہائی بھیانک ہو گیا اور اس کے منہ سے چیخوں کا طوفان امنڈ پڑا۔ اس کا جسم بری طرح سے لرز رہا تھا اور وہ یوں اچھل رہا تھا جیسے ابھی کرسی کے راڈز توڑ کر باہر آ گرے گا۔

''رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ تم۔ تم۔ انتہائی ظالم، بے رحم اور سفاک ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ''...... لارسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''بس اتنی جلدی ڈر گئے۔ ابھی تو میں نے آغاز ہی کیا ہے اپنی سفاکیت کا اور تم ڈر گئے''...... ٹائیگر نے خشک لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میرے لئے اتنی ہی اذیت بہت ہے۔ میں اس سے زیادہ اذیت برداشت نہیں کر سکتا''...... لارسن نے تھرتھراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر بتاؤ۔ کیوں ہلاک کیا ہے تم نے سلائٹ کو۔ اس بار اگر

تمہارے منہ سے جھوٹ نکلا تو میں تمہاری آنکھیں نکال دوں گا۔
سمجھے تم''...... ٹائیگر نے اسی انداز میں کہا۔

''مجھے چیف نے سلائٹ کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا''......
لارسن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ تمہارا مطلب ہے ڈی کے نے''...... عمران نے
پوچھا۔ وہ کرسی سے اٹھ کر تیزی سے اس کے پاس آ گیا تھا۔

''ہاں۔ ڈی کے اس کا کوڈ ہے اس کا اصل نام ڈاؤس کلاٹ
ہی ہے لیکن وہ پالینڈ میں کارڈل کے نام سے مشہور ہے''...... لارسن
نے جواب دیا۔

''اس کا پتہ بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''پالینڈ کے کرسٹیوسٹی میں وائٹل کلب ہے کارڈل اس کلب کا
مالک اور جنرل مینجر ہے''...... لارسن نے کہا۔

''اس کا رابطہ نمبر کیا ہے''...... عمران نے پوچھا تو لارسن نے
اسے ایک نمبر بتا دیا۔

''کیا کارڈل یہ جانتا ہے کہ تم اس کے دوہرے بلکہ تہرے
روپ سے واقف ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے
ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ نہیں جانتا۔ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ مجھے معلوم
ہے کہ وہی ڈی کے اور ڈاؤس کلاٹ ہے تو وہ ایک لمحے میں مجھے
ہلاک کرا دے گا''...... لارسن نے جواب دیا۔

''تب تمہیں کیسے معلوم ہے کہ وہی ڈاؤس کلاٹ اور ڈی کے
ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سلائٹ اس کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔ ایک دن میں
اس کے خفیہ راستے سے اس سے ملنے گیا تھا تو ڈی کے ٹرانسمیٹر پر
اس سے بات کر رہا تھا۔ ان کی باتیں سن کر مجھے معلوم ہوا کہ
کارڈل ڈی کے ہے اور اس کا پورا نام ڈاؤس کلاٹ ہے جو
ایکریمیا سے پالینڈ پہنچا ہے اور وہاں اپنا طاقتور سینڈیکیٹ بنانے
کے لئے سرگرم ہے''...... لارسن نے کہا۔

''پالینڈ میں ڈی کے نے خود کو اس قدر خفیہ رکھا ہوا ہے پھر
سلائٹ اس کے بارے میں یہ سب کیسے جانتا تھا''...... عمران نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سلائٹ، اس کا قریبی عزیز ہے۔ وہ دونوں ایکریمیا سے ایک
ساتھ پالینڈ پہنچے تھے۔ پوری دنیا میں اپنا نیٹ ورک پھیلانے کے
لئے ڈی کے نے اپنے ساتھیوں کو پھیلا دیا۔ سلائٹ اور میرے
حصے میں پاکیشیا آیا تھا۔ سلائٹ میرا اچھا دوست بن گیا تھا۔ مجھے
چونکہ پالینڈ سے ہی لیا گیا تھا اس لئے سلائٹ مجھ سے مخصوص
باتوں کے سوا اور کوئی بات نہیں کرتا تھا لیکن اس کی پراسراریت
دیکھ کر مجھے اس کے بارے میں جاننے کا اشتیاق ہو گیا تھا۔ میں
اسے اپنے کلب میں بلا کر پرانی شراب پلاتا تھا جس میں، میں ایک
خاص پاؤڈر ملا دیتا تھا جس سے شراب کا نشہ دوگنا ہو جاتا تھا اور

سلائٹ لاشعوری کیفیت میں پہنچ جاتا تھا اور میں اس سے باتوں ہی
باتوں میں سب کچھ اگلوا لیتا تھا۔ جب میں نے اس کی اور کارڈل
کی باتیں سنیں تو میرا اشتیاق اور بڑھ گیا تھا اس لئے میں نے
سلائٹ کو اپنے ہاں مدعو کیا اور اسے پرانی شراب میں سپیشل پاؤڈر ملا
کر اس سے ہر بات پوچھ لی تھی''...... لارسن نے جواب دیا۔

''تو کیا تم کبھی کارڈل سے ملے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ کسی کے سامنے نہیں آتا''...... لارسن نے جواب
دیا۔

''پھر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ کارڈل پالینڈ میں وائٹل کلب کا
مالک اور جنرل منیجر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ان سب باتوں کے بارے میں مجھے سلائٹ سے ہی معلوم
ہوا تھا۔ اسی نے کہا تھا کہ کارڈل ہی اصل ڈاؤس کلاٹ ہے جس
نے کرسٹیو میں وائٹل کلب بنا رکھا ہے۔ وہاں وہ کارڈل کی بجائے
کسی اور نام سے پہچانا جاتا ہے''...... لارسن نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ اس کا چوتھا نام بھی ہے''...... عمران نے
چونک کر کہا۔

''ہاں۔ وائٹل کلب میں وہ جونز ایرک کہلاتا ہے۔ کارڈل کا نام
تو وہ اپنے سینڈیکیٹ کے مخصوص افراد سے فون یا ٹرانسمیٹر پر بات
کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے''...... لارسن نے کہا۔

''جونز ایرک کارڈل ہے اور کارڈل ہی ڈاؤس کلاٹ یا ڈی کے

ہے کیا تم مجھے اس بات کی تصدیق کرا سکتے ہو''...... عمران نے اس
کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''تصدیق۔ کیا مطلب۔ میں اس بات کی تصدیق کیسے کرا سکتا
ہوں کہ وہ ڈاؤس کلاٹ ہے''...... لارسن نے گھبرائے ہوئے لہجے
میں کہا۔

''تم یہ تو تصدیق کرا ہی سکتے ہو کہ جونز ایرک ہی کارڈل ہے۔
تم اس سے بات کرو۔ مجھے پتہ چل جائے گا کہ تم نے مجھ سے
جھوٹ نہیں بولا ہے تو میں تمہاری جان بخش دوں گا ورنہ......''
عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

''میں نے سلائٹ کو ہلاک کیا ہے۔ ابھی تک میں نے اسے
اطلاع نہیں دی۔ اگر میرے پاس ٹرانسمیٹر ہوتا تو میں تمہارے
سامنے ابھی اسے کال کر کے اس بات کی تصدیق کرا دیتا''۔ لارسن
نے کہا۔

''ٹائیگر''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لانگ رینج ٹرانسمیٹر لاؤ''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے
اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتا ہوا ڈارک روم سے باہر نکل گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت
کا ٹرانسمیٹر تھا۔

''فریکوئنسی بتاؤ''...... عمران نے کہا تو لارسن نے اسے ایک

فریکوئنسی بتا دی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور کالنگ بٹن پریس کر دیا۔

’’بات کرو۔ اگر تم نے گڑ بڑ کی یا اسے کوئی خفیہ پیغام دینے کی کوشش کی تو ٹائیگر تمہاری گردن پر خنجر چلا دے گا‘‘...... عمران نے ٹرانسمیٹر اس کے منہ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

’’نن نن۔ نہیں۔ میں کوئی گڑ بڑ نہیں کروں گا‘‘...... لارسن نے کہا اور اس نے دوسری طرف کال دینی شروع کر دی۔

’’کارڈل اٹنڈنگ یو۔ اوور‘‘...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت اور انتہائی سرد آواز سنائی دی۔

’’لارسن بول رہا ہوں باس۔ پاکیشیا سے۔ اوور‘‘...... لارسن نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔

’’تم نے ٹرانسمیٹر کال کیوں کی ہے نانسنس۔ سپیشل فون پر بات نہیں کر سکتے تھے۔ اوور‘‘...... دوسری طرف سے کارڈل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

’’میرے سپیشل فون سیٹ میں کوئی فالٹ آ گیا ہے چیف۔ اس لئے مجھے مجبوراً آپ کو ٹرانسمیٹر پر کال کرنی پڑ رہی ہے۔ اوور‘‘۔ لارسن نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

’’بولو۔ کیوں کال کی ہے اور سلائٹ کا کیا ہوا ہے۔ اوور‘‘۔ کارڈل نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

’’اسی کے بارے میں آپ کو بتانے کے لئے میں نے کال کی

ہے چیف۔ میں نے سلائٹ کا کام تمام کر دیا ہے۔ اوور‘‘۔ لارسن نے کہا۔

’’گڈ شو۔ سلائٹ کو ہلاک کرتے ہوئے تم نے وہاں اپنا کوئی نشان تو نہیں چھوڑا۔ اوور‘‘...... کارڈل نے کہا۔

’’نو چیف۔ میں سیکرٹ وے سے اس کے آفس میں داخل ہوا تھا۔ سلائٹ کے آفس میں پہنچتے ہی میں نے اس کے سر میں گولیاں اتار دی تھیں اور پھر میں الٹے قدموں واپس آ گیا تھا۔ اوور‘‘۔ لارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ اس کے بعد تمہیں کیا کرنا ہے۔ یہ سب میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ اوور‘‘...... کارڈل کی آواز آئی۔

’’یس چیف۔ میں سلائٹ کے آفس سے ماسٹر مشین لے آیا تھا جس میں اس ڈیوائس کا رسیور ہے جو اس ڈائری کے اندر لگی ہوئی ہے جو سلائٹ نے عمران کو دی تھی۔ میں نے رسیور کا ٹریکنگ سسٹم آن کر دیا ہے۔ اب عمران میری نظروں میں ہے۔ وہ جیسے ہی پالینڈ کے لئے روانہ ہو گا میں فوری طور پر کال کر کے آپ کو بتا دوں گا۔ اوور‘‘...... لارسن نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

’’او کے۔ تم جلد سے جلد اپنا سپیشل فون سیٹ ٹھیک کرو۔ اگلی بار مجھے ٹرانسمیٹر کی بجائے سپیشل نمبر پر فون کرنا۔ اوور‘‘...... کارڈل نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... لارسن نے کہا اور کارڈل نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ سپیشل فون نمبر وہی ہے جو تم نے مجھے بتایا ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ کارڈل ہماری کالز ٹرانسمیٹر سے زیادہ اسی سپیشل نمبر پر رسیور کرتا ہے۔ وہ ٹرانسمیٹر سے زیادہ سپیشل کالز کو محفوظ سمجھتا ہے''۔ لارسن نے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹائیگر''...... عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ عمران مڑا تو ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ ایک جھٹکے سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے لارسن کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں اور اس کا جسم بری طرح سے لرزنے لگا۔ ٹائیگر نے ایک ہی جھٹکے میں اس کی شہ رگ کاٹ دی تھی۔ عمران مڑے بغیر ڈارک روم سے باہر آ گیا۔ دروازے کے پاس جوزف بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے اسے اشارہ کیا تو وہ تیزی سے چلتا ہوا اس کے پاس آ گیا۔

''یس باس''...... جوزف نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''گرین فون سیٹ لاؤ''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور مڑ کر ایک کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو

اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا جو گرین کلر کا تھا۔ فون پر انٹینا لگا ہوا تھا۔ یہ سیٹلائٹ فون تھا جس کی نہ تو کہیں کال سنی جا سکتی تھی اور نہ ٹریس کی جا سکتی تھی۔ عمران نے فون آن کیا اور اس کے نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کر کے اس نے فون کان سے لگا لیا۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''پالینڈ کے کرسٹیو سٹی کا رابطہ نمبر دیں''...... عمران نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ چند لمحوں بعد آپریٹر نے ایک نمبر بتا دیا تو عمران نے فون آف کر کے دوبارہ آن کیا اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔ اس نے پہلے پالینڈ کا رابطہ نمبر اور پھر کرسٹیو سٹی کے رابطے کے نمبر پریس کئے تھے اور پھر دو اور نمبر پریس کر دیئے۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی پالینڈ کے انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''کرسٹیو میں وائٹل کلب ہے۔ مجھے اس کلب کے جنرل منیجر جونز ایرک کا ڈائریکٹ رابطہ نمبر چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحے رسیور میں خاموشی چھائی رہی۔ چند لمحوں بعد اسے نمبر نوٹ کرا دیا گیا۔ عمران نے ایک بٹن پریس کر کے ڈائل ٹون کلیئر کی اور

نمبر پریس کرنے لگا۔

"جونز ایرک بول رہا ہوں"..... رابطہ ملتے ہی ایک کرخت اور سرد آواز سنائی دی۔ یہ آواز سنتے ہی عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ یہ وہی آواز تھی جو اس نے ٹرانسمیٹر پر سنی تھی جب لارسن کارڈل سے بات کر رہا تھا۔ عمران نے کوئی بات کئے بغیر ہی فون ڈسکنکٹ کر دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر ڈارک روم سے نکل کر باہر آ گیا۔

"جوزف۔ ڈارک روم میں ایک لاش پڑی ہے۔ اسے برقی بھٹی میں ڈال دینا اور ٹائیگر تم میرے ساتھ آؤ"..... عمران نے کہا تو جوزف اثبات میں سر ہلاتا ہوا ڈارک روم میں چلا گیا جبکہ ٹائیگر عمران کے ساتھ پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں کار میں سوار رانا ہاؤس سے نکلے جا رہے تھے۔

لارڈ میتھوز اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور مادام فلاویا اندر داخل ہوئی۔ مادام فلاویا کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا اور اس کے جسم پر زخموں کے جا بجا نشان دکھائی دے رہے تھے۔

"اوہ اوہ۔ یہ تمہیں کیا ہوا مائی ڈاٹر"..... مادام فلاوہ کو اس حالت میں دیکھ کر لارڈ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر زخمی بیٹی کو دیکھ کر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ سب اسی بدبخت ڈی نے کیا ہے ڈیڈی"..... مادام فلاویا نے آگے بڑھ کر لارڈ کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا ڈی کے تم سے ٹکرایا تھا۔ کب کہاں"۔ لارڈ نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا تو مادام فلاویا نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔ ڈی کے انکل ٹام کے میک اپ میں لارڈ

بلیس آیا تھا یہ سن کر لارڈ میتھوز حیران رہ گیا۔ سب سے زیادہ حیرت اسے اس بات پر ہو رہی تھی کہ فلاویا جو انکل ٹام کو برسوں سے جانتی ہے وہ بھی اسے نہیں پہچان سکی تھی۔

''یہ ڈی کے تو بے حد ذہین اور چالاک آدمی معلوم ہوتا ہے۔ وہ ہمارے عزیزوں اور رشتہ داروں کے بارے میں بھی سب کچھ جانتا ہے اور وہ میک اپ میں اس قدر ماسٹر ہے کہ تم اس قدر قریب سے بھی اسے پہچان نہیں سکی کہ وہ تمہارا انکل ٹام نہیں ہے''...... لارڈ میتھوز نے حیران ہو کر کہا۔

''یس ڈیڈی۔ وہ واقعی میک اپ ایکسپرٹ ہے۔ اس لئے مجھے اس پر بالکل بھی شک نہیں ہوا تھا اور اس کے بولنے کا انداز بھی انکل ٹام جیسا ہی تھا۔ اس نے مجھے ایک لمحے کے لئے بھی شک نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ انکل ٹام نہیں ہے''...... مادام فلاویا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کون ہو سکتا ہے جو میک اپ کا بھی ایکسپرٹ ہو اور دوسروں کی آوازیں نقل کرنے میں بھی مہارت رکھتا ہو''...... لارڈ نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں سمجھتی تھی کہ دنیا میں میک اپ کا ایکسپرٹ اور آوازیں بدلنے کا ماہر عمران ہی ہے لیکن اور بھی بہت سے لوگ ہیں جو عمران کی طرح ان فنون میں ماسٹر ہیں''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''اگر تم نے عمران کو اپنے ہاتھوں نہ ہلاک کیا ہوتا تو میرا سب

سے پہلا شک اسی پر جاتا کہ یہ عمران ہی ہے جو میک اپ کرنے اور آواز بدل کر بات کرنے میں انتہائی حد تک کامیاب انسان ہے لیکن......'' لارڈ میتھوز نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''عمران ابھی ہلاک نہیں ہوا ہے ڈیڈی''...... مادام فلاویا نے کہا تو لارڈ میتھوز چونک کر اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اسے فلاویا کی بات سمجھ نہ آئی ہو۔

''عمران ہلاک نہیں ہوا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم نے اسے اور اس کے تمام ساتھیوں کو ٹارگٹ کر کے ہٹ کر دیا ہے''...... لارڈ میتھوز نے کہا۔

''وہ انتہائی سخت جان اور مافوق الفطرت انسان ہیں ڈیڈی۔ نہ صرف عمران زندہ ہے بلکہ میں نے اس کے جن ساتھیوں کو ہٹ کیا تھا وہ سب بھی زندہ ہیں''...... مادام فلاویا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو لارڈ میتھوز کے چہرے پر موجود حیرت کے تاثرات اور زیادہ گہرے ہو گئے۔

''پھر اب ان کا کیا کرنا ہے۔ وہ تو تم سے انتقام لینے یہاں آ جائیں گے''...... لارڈ میتھوز نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں عمران کو جانتی ہوں۔ وہ ذاتی انتقام اور بدلہ لینے سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ خصوصی طور پر مجھ سے بدلہ لینے یہاں نہیں آئے گا لیکن وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایس ایچ فارمولے کے لئے یہاں ضرور آئے گا۔ ایسی صورت میں اگر میں اس کے

راستے میں آئی تو وہ یقیناً مجھے نقصان پہنچا سکتا ہے''۔ مادام فلاویا نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''اسے تو یہی معلوم ہے کہ فارمولا تم نے چوری کیا ہے تو وہ یہاں تم سے ہی ٹکرانے آئے گا۔ اسے کیا معلوم کہ ہم نے جو فارمولا حاصل کیا تھا وہ ہمارا نادیدہ دشمن ڈی کے لے اُڑا ہے''۔ لارڈ میتھوز نے کہا۔

''عمران کے رابطے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ ہر بات کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اسے اب تک اس بات کا پتہ چل چکا ہوگا کہ فارمولا ہمارے پاس نہیں ہے۔ اگر وہ یہاں آیا تو وہ فارمولے کے لئے ڈی کے کو ہی تلاش کرے گا اور جب وہ ڈی کے کی تلاش میں نکلے گا تو پھر ڈی کے چاہے زمین کی تہہ میں بھی چھپ جائے عمران اسے ڈھونڈ نکالے گا''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''اوہ۔ اگر عمران نے ڈی کے کو ڈھونڈ لیا تو وہ اس سے فارمولا حاصل کر کے واپس لے جائے گا۔ پھر ہمارا کیا ہوگا۔ اس فارمولے کے لئے تو تم نے اپنی زندگی داؤ پر لگا دی تھی''...... لارڈ میتھوز نے کہا۔

''میں ایک اور پلان بنا رہی ہوں ڈیڈی۔ ایک فول پروف پلان''...... مادام فلاویا نے اسی انداز میں کہا۔

''کیسا پلان''...... لارڈ میتھوز نے پوچھا۔

''میں سوچ رہی ہوں کہ اگر ڈی کے کی تلاش کے لئے میں عمران کو اپنی خدمات پیش کروں اور ڈی کے کے ساتھ ایس ایچ فارمولے کی تلاش میں اس کا ساتھ دوں تو وہ یقیناً میری بات مان جائے گا۔ اس طرح مجھے اس کے ساتھ رہنے کا موقع مل جائے گا اور جب وہ ڈی کے تک پہنچے گا اور اس سے فارمولا حاصل کرے گا تو میں اس پر بھوکی شیرنی کی طرح ٹوٹ پڑوں گی۔ اس بار میں اسے زندہ بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دوں گی۔ میں اس کی لاش کے ٹکڑے کر دوں گی تاکہ اس کے زندہ ہونے کا ایک فیصد بھی امکان نہ رہے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے بیٹی۔ تم نے پاکیشیا کے خلاف مشن مکمل کیا ہے اور پھر تم نے عمران سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ عمران تم سے ذاتی انتقام نہ بھی لے لیکن اس کے ساتھی تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اور پھر تم یہ مت بھولو کہ تم نے پاکیشیا کے سائنس دان کو بھی ہلاک کیا ہے وہ اس کے لئے تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا اور تم اس کی معاونت کی بات کر رہی ہو وہ تمہاری معاونت کبھی قبول نہیں کرے گا''...... لارڈ میتھوز نے کہا۔

''میں مادام فلاویا کی حیثیت سے نہیں کسی اور روپ میں اس کے پاس جاؤں گی''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''کسی اور روپ میں۔ میں سمجھا نہیں''...... لارڈ میتھوز نے

حیران ہو کر کہا۔

''یہ میں آپ کو بعد میں بتاؤں گی پہلے مجھے یہاں ایک ایسا سیٹ اپ بنانا ہے جس سے عمران کو ہی نہیں سب کو یہی معلوم ہو کہ مادام فلاویا اسی پیلس میں موجود ہے اور مادام سینڈیکیٹ کی سپر چیف کے طور پر کام کر رہی ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی مادام فلاویا سے انتقام لینے کے لئے یہاں پہنچ بھی گئے تو ان کا نشانہ میں نہیں وہ بنے گی جو میرے روپ میں یہاں موجود ہو گی''۔ مادام فلاویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو تم خود کو ان سے بچانے کے لئے کسی اور کو یہاں مادام فلاویا کے میک اپ میں شو کرنا چاہتی ہو''...... لارڈ میتھوز نے چونک کر کہا۔

''خود کو بچانے کے لئے نہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کام کرنے کے لئے اور ایسا تب ہی ممکن ہو سکتا ہے جب مادام فلاویا یہاں بھی موجود رہے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''لیکن ایسی کون سی لڑکی ہو سکتی ہے جو تمہارے روپ میں یہاں رہے اور سب کو یقین ہو کہ وہ مادام فلاویا ہی ہے۔ تمہارا کام کرنے، بولنے اور سینڈیکیٹ کو ڈیل کرنے کا انداز۔ یہ سب کون کرے گی''...... لارڈ میتھوز نے کہا۔

''ہے ایک لڑکی۔ جو میرا روپ دھار کر آسانی سے میری جگہ لے سکتی ہے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''کون ہے وہ''...... لارڈ میتھوز نے چونک کر کہا۔

''ماریا''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''کون ماریا۔ اوہ کہیں تم ماریا ایلا کی بات تو نہیں کر رہی جو لارڈ ڈگلس کی بیٹی ہے''...... لارڈ میتھوز نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ میں اسی ماریا کی بات کر رہی ہوں''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''لیکن وہ تمہاری بات کیوں مانے گی۔ وہ تو انتہائی خود سر اور بدماغ لڑکی ہے۔ وہ اپنے باپ کی بھی نہیں سنتی''...... لارڈ میتھوز نے حیران ہو کر کہا۔

''اسے میں خود سنبھال لوں گی ڈیڈی۔ اسے راہ پر لانا مجھے آتا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں بہت جلد اسے مادام فلاویا کے روپ میں آپ کے سامنے کھڑی کر دوں گی''...... مادام فلاویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے''...... لارڈ میتھوز نے پوچھا۔

''جب وہ یہاں آ جائے گی تو آپ خود دیکھ لینا کہ یہ سب کیسے ہوتا ہے''...... مادام فلاویا نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور تم عمران سے کس حیثیت سے اور کس نام سے ملو گی اور کیسے''...... لارڈ میتھوز نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کرتے ہوئے کہا۔

''اس کے لئے مجھے پلان بنانا ہے۔ جب میں پوری پلاننگ کر لوں گی تب آپ کو بتا دوں گی''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''اوکے۔ اب اس ڈی کے کا کیا کرنا ہے۔ جس طرح وہ شام کے روپ میں یہاں پہنچ گیا تھا اس طرح تو وہ کسی اور روپ میں دوبارہ بھی یہاں آ سکتا ہے۔ اسے روکنے کے لئے تمہیں خصوصی انتظامات کرنے پڑیں گے''...... لارڈ میتھوز نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں نے ایک سپیشل سائنسی مشین کا آرڈر دیا ہے جو کمپیوٹرائزڈ ہو گی۔ اس کمپیوٹر کی میموری میں، میں یہاں ایک ایک فرد کا ڈیٹا فیڈ کرا دوں گی۔ مشین سے نکلنے والی ریز ہر وقت یہاں پھیلی رہے گی۔ جس فرد کا ڈیٹا مشین میں موجود ہوگا وہ تو اس پیلس میں آ جا سکے گا لیکن اگر کسی غلط آدمی نے یہاں آنے کی کوشش کی تو کمپیوٹرائزڈ مشین کاشن دے گی اور ہم فوراً اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔ اس طرح اب اگر ڈی کے بھی یہاں آیا تو وہ ہماری نظروں سے بچ نہیں سکے گا''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''کب تک آ جائے گی کمپیوٹرائزڈ مشین''...... لارڈ میتھوز نے پوچھا۔

''دو روز تک مشین بھی آ جائے گی اور اس کی یہاں سیٹنگ اور ایڈجسٹمنٹ بھی ہو جائے گی''...... مادام فلاویا نے جواب دیا۔

''دو روز بھی بہت ہیں۔ دو روز تک ہمیں ڈی کے سے بچنے کے لئے خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے تاکہ اسے پیلس میں

داخل ہونے کا موقع نہ مل سکے۔ ورنہ وہ ہمیں نقصان بھی پہنچا سکتا ہے''...... لارڈ میتھوز نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ میں نے تمام انتظامات کر دیئے ہیں''۔ مادام فلاویا نے کہا اور پھر وہ لارڈ میتھوز کو ڈی کے سے بچنے کے لئے کئے گئے انتظامات کی تفصیل بتانے لگی جنہیں سن کر لارڈ میتھوز کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

پالینڈ کے شہر کرسٹیو کی ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں عمران ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس بار اس کے ساتھ کیپٹن شکیل اور صفدر نہیں آئے تھے۔ اس کے ساتھ جولیا، تنویر، صالحہ اور فور سٹارز تھے۔ چونکہ کیپٹن شکیل اور صفدر ابھی پوری طرح صحت یاب نہیں ہوئے تھے اس لئے عمران نے انہیں ڈراپ کر دیا تھا۔ البتہ وہ اپنے ساتھ ٹائیگر کو بھی لے آیا تھا۔

پالینڈ میں چونکہ اس کا سابقہ مجرم تنظیموں سے تھا اس لئے یہاں آتے ہی ان سب نے غنڈے اور بدمعاشوں کے میک اپ کر لئے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت تقریباً تین گھنٹے پہلے یہاں پہنچا تھا۔ اس کوٹھی کو اس نے پاکیشیا سے ہی ایک مخصوص پارٹی کے ذریعے بک کرایا تھا۔ کوٹھی میں دو کاریں بھی موجود تھیں۔ یہاں موجود ملازم کو عمران نے اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ اس ملازم کا نام راڈن تھا۔ جس پارٹی نے عمران کے لئے رہائش گاہ بک کرائی تھی

اس نے راڈن کی بھی ضمانت دی تھی کہ وہ وفادار اور قابل اعتماد ہے۔ پاکیشیا سے پالینڈ پہنچنے سے پہلے عمران نے اپنے ذرائع سے کارڈل کے بارے میں خاصی معلومات اکٹھی کر لیں تھیں۔ اسے کارڈل کے ٹھکانے کا بھی علم ہو گیا تھا اور وہ جلد سے جلد اس تک پہنچنا چاہتا تھا تاکہ اس سے فارمولا حاصل کر سکے۔ اسے پالینڈ کے فارن ایجنٹ فلارگ سے ایک حیرت انگیز خبر ملی تھی کہ ڈاوس کلاٹ جو پالینڈ میں کارڈل کے نام سے موجود ہے۔ وہ پالینڈ کی ایک خفیہ ایجنسی ریڈ روز کے چیف کرنل رچرڈ سے ملتا رہتا ہے اور اسی کے کہنے پر وہ ایکریمیا سے پالینڈ آیا ہے اور اسی کی مدد سے وہ پالینڈ میں انڈر ورلڈ میں اپنے قدم جما رہا ہے۔ اس سلسلے میں کرنل رچرڈ اس کی بھرپور معاونت کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ فلارگ نے اسے مصدقہ اطلاع دی تھی کہ کارڈل، لارڈ میتھوز اور مادام فلاویا کو ہلاک کر کے انڈرورلڈ میں ان کی جگہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کے سینڈیکیٹ کے خلاف اس نے جتنی بھی کارروائیاں کی ہیں وہ سب کرنل رچرڈ کی ایماء پر کی ہیں۔ جس پر عمران کو بے حد حیرت ہوئی تھی۔ اس نے فلارگ کو کرنل رچرڈ کے بارے میں مزید تفصیلات اکٹھی کرنے کا حکم دیا اور پھر وہ اسی رات پاکیشیا سے نکل آیا۔

”تم نے بتایا نہیں کہ آخر ایس ایچ فارمولا ہے کہاں۔ کیا واقعی اسے کسی اور نے مادام فلاویا سے چھین لیا ہے یا مادام فلاویا نے

ہمیں ڈاج دینے کے لئے یہ سارا ڈرامہ کیا تھا''..... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ مادام فلاویا نے کوئی ڈرامہ نہیں کیا ہے۔ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہونے کے باوجود ناکام رہی ہے۔ اس نے حماقت کرتے ہوئے فارمولا اپنے کسی ساتھی کے ہاتھ پالینڈ میں اپنے باپ لارڈ میتھوز کو بھجوایا تھا لیکن اس کا ساتھی لارڈ تک پہنچ ہی نہیں سکا تھا۔ اسے راستے میں ہی ایک ڈی کے نامی شخص نے ہلاک کر دیا تھا اور اس سے فارمولا لے اُڑا تھا''..... عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''کون ہے یہ ڈی کے۔ کیا تم اس کے بارے میں جانتے ہو''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہے ایک کوا جو خود کو بہت سیانا سمجھتا ہے''..... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''سیانا کوا۔ کیا مطلب''..... جولیا نے چونک کر کہا۔

''وہ سیانا کوا ہی ہے جو خود کو مادام سینڈ کیٹ سے برتر ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ سات پردوں میں چھپا ہوا ہے اور کسی کو معلوم نہیں ہے کہ اس کی اصلیت کیا ہے اور وہ کہاں رہتا ہے''..... عمران نے کہا۔

''تو تم جانتے ہو کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے''..... تنویر نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں''..... عمران نے جواب دیا۔

''اگر تمہیں معلوم ہے کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے تو پھر یہاں پڑے کیا کر رہے ہو۔ اس کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کر رہے''۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''ابھی کوئی میرج ہال خالی نہیں ہیں۔ جیسے ہی کوئی ہال خالی ہوا ساری کارروائی مکمل ہو جائے گی''..... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو جولیا اور تنویر چونک پڑے۔

''میرج ہال۔ کیا مطلب۔ میرج ہال میں کارروائی مکمل کرنے سے تمہاری کیا مراد ہے''..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آج کل کا رواج ہے کہ شادی کے رسم و رواج اور تقریبات میرج ہال میں ہی کی جاتی ہیں۔ شادی ہو یا ولیمہ بڑے بڑے ہالز بک کرائے جاتے ہیں وہیں پر نکاح، وہیں پر داج دکھائی اور پھر وہیں سے رخصتی۔ یہ سب کارروائیاں ہی تو ہیں۔ ہم بھی یہاں ایسی ہی کارروائی کرنے آئے ہیں۔ صفدر کو خطبہ نکاح یاد ہو گیا تھا لیکن وہ زخمی ہونے کی وجہ سے نہیں آیا اس لئے میں نے صدیقی میاں کو خطبہ نکاح یاد کرا دیا ہے۔ ایک ہال میں بکنگ بھی ہو گئی ہے لیکن وہاں پہلے سے ہی چار شادیاں ہو رہی ہیں۔ وہ ختم ہو جائیں پھر ہم سب وہاں چلیں گے اور پھر.....'' عمران کی زبان چل پڑی تو بھلا رکنے کا کہاں نام لے سکتی تھی۔ جولیا اور تنویر اسے غضیلی نظروں سے

دیکھ رہے تھے جبکہ فور سٹارز عمران کی باتیں سن کر مسکرا رہے تھے۔
''تمہیں سوائے شادی بیاہ کی باتوں کے اور بھی کچھ آتا ہے۔
جب دیکھو بے وقت کا راگ الاپتے رہتے ہو''..... جولیا نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

''شادی سے پہلے بے وقت کا راگ ہی ہوتا ہے۔ راگ کا صحیح
وقت تب ہوتا ہے جب ننھے منے دنیا میں آ جائیں''..... عمران نے
کہا تو جولیا بھنا کر رہ گئی۔ تنویر کا چہرہ بھی غصے سے سرخ ہو گیا تھا
اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کمرے کا
دروازہ کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ فلارگ بھی تھا۔
عمران نے ٹائیگر کو فلارگ کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ اس کے ساتھ
مل کر پالینڈ کی سیکرٹ ایجنسی ریڈ روز اور اس کے چیف کرنل رچرڈ
کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے۔ ٹائیگر ایئر پورٹ سے ہی
فلارگ سے ملنے چلا گیا تھا اور اب لوٹا تھا۔

''کچھ معلوم ہوا''..... سلام و دعا کے بعد عمران نے ٹائیگر اور
فلارگ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں نے پتہ چلا لیا ہے۔ ریڈ روز کا ہیڈ کوارٹر ڈابلر
جزیرے پر ہے''..... فلارگ نے جواب دیا۔

''ڈابلر جزیرہ۔ یہ تو کرانس کے شمال مغرب میں ہے''۔ عمران
نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ جزیرہ کرانس کے قریب ہے یہ جزیرہ غیر آباد اور

بنجر ہے۔ پالینڈ، کرانس کے اشتراک سے وہاں انرجی پاور کے لئے
ایک ایٹمی پلانٹ لگانا چاہتا تھا اور اب بھی وہاں یہی کام ہو رہا
ہے''..... فلارگ نے جواب دیا۔

''اسی لئے کرنل رچرڈ نے اپنا ہیڈ کوارٹر اس جزیرے پر بنایا ہوا
ہے''..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ اس جزیرے اور ایٹمی پلانٹ کی حفاظت کی ذمہ
داری کرنل رچرڈ کی ہے۔ اس لئے اس کا اصل ہیڈ کوارٹر وہیں ہے
لیکن پالینڈ میں بھی اس کے کئی برانچ ہیڈ کوارٹر موجود ہیں جہاں وہ
اکثر و بیشتر چکر لگاتا رہتا ہے''..... فلارگ نے جواب دیا۔

''اس جزیرے کے بارے میں تفصیل بتاؤ''..... عمران نے
کہا۔

''جزیرے کی تفصیل سے پہلے میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ
کارڈل کو اس بات کا یقین تھا کہ آپ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے
ہیں۔ اس سے پہلے کہ یہاں آپ اس کے خلاف کوئی کارروائی
کریں اور اس تک پہنچنے کی کوشش کریں وہ یہاں سے فرار ہو کر
کرنل رچرڈ کی پناہ میں اس جزیرے پر پہنچ گیا ہے''..... فلارگ
نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا وہ ایس ایچ فارمولا اپنے ساتھ لے گیا ہے''۔
عمران نے چونک کر کہا۔

''اس کے بارے میں مجھے تفصیلات کا علم نہیں ہے لیکن میں

نے اس کے کلب میں جا کر انکوائری کی ہے۔ وہ اپنا بہت سا سامان سمیٹ کر گیا ہے تو ظاہر ہے فارمولے والی ڈائری بھی اسی کے پاس ہوگی''...... فلارگ نے جواب دیا۔

''کب گیا ہے وہ یہاں سے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ یہاں سے کل رات ہی نکل گیا تھا''...... فلارگ نے جواب دیا۔

''اس کی جگہ کلب میں اب کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کا نمبر ٹو سلاکاٹو''...... فلارگ نے کہا۔

''اگر اس پر ہاتھ ڈالیں تو کیا وہ ہمیں کارڈل کے بارے میں بتا سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے اس سے پوچھ گچھ کی ہے لیکن وہ کارڈل کی اصلیت سے واقف نہیں ہے''...... فلارگ نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ کارڈل کے پیچھے ہمیں کرانس جانا پڑے گا''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو کیا ہمارا یہاں آنا بے کار گیا''...... صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ ہم یہاں وقت ضائع نہیں کریں گے۔ یہاں مادام فلاویا موجود ہے۔ اس نے ہم سب کو ہلاک کرنے کی مذموم کوشش کی تھی۔ اس نے ہی پاکیشیائی سائنس دان کو ہلاک کیا تھا اور اس

سے فارمولا چھین لائی تھی۔ یہاں سے جاتے جاتے ہم اس کا تو تیا پانچہ کر کے ہی جائیں گے''...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہم یہاں کسی سے ذاتی انتقام لینے نہیں آئے ہیں۔ مادام فلاویا نے پاکیشیا کے خلاف کام کیا ہے اور پاکیشیا کو ایک اہم سائنس دان سے محروم کیا ہے۔ اس کی اسے سزا تو ملے گی لیکن ابھی نہیں۔ پہلے ہمیں ایس ایچ فارمولے کی فکر کرنی ہے۔ وہ یہاں سے کرانس پہنچ چکا ہے اور اگر وہاں سے کہیں اور پہنچ گیا تو ہم اس کے پیچھے بھاگتے رہ جائیں گے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''عمران ٹھیک کہہ رہا ہے تنویر۔ مادام فلاویا نے جو کیا ہے وہ قابل معافی نہیں ہے لیکن اس سے زیادہ اہمیت اس فارمولے کی ہے جسے ہم نے ہر صورت حاصل کرنا ہے۔ مادام فلاویا سے تو ہم بعد میں بھی نپٹ سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اگر اس نے خود ہی ہمارے راستے میں آنے کی کوشش کی تو''...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ اب وہ ہمارے راستے میں کیوں آئے گی''۔ چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فارمولا اس کے ہاتھوں سے بھی نکل گیا ہے۔ اس نے جس طرح فارمولے کے لئے جان لیوا تگ و دو کی ہے وہ اسے آسانی سے بھلا کیسے بھلا سکتی ہے۔ وہ بھی یقیناً کارڈل کی تلاش میں ہوگی اور اگر کارڈل کے بارے میں ہمیں معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کہاں

ہے تو مادام فلاویا تو یہاں کی رہنے والی ہے۔ اسے بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ کارڈل کہاں ہے۔ وہ فارمولے کے حصول کے لئے یقیناً اس کے پیچھے جائے گی۔ ان حالات میں اس کا اور ہمارا ٹکراؤ ممکن ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اگر ایسا ہوا تو پھر ہم اسے اپنے راستے کی دیوار نہیں بننے دیں گے۔ اب وہ فارمولا حاصل نہیں کر سکے گی اور اس بار وہ میرے سامنے آئی تو میں اسے کوئی موقع دیئے بغیر اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دوں گی''...... جولیا نے کہا۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ فلارگ اور ٹائیگر کے پاس اگر اس جزیرے کے بارے میں حتمی معلومات ہیں تو پھر ہمیں وہاں جلد سے جلد پہنچنا چاہئے تاکہ انہیں سنبھلنے کا کوئی موقع نہ ملے اور ہم جلد از جلد فارمولا حاصل کر سکیں''...... خاور نے کہا۔

''فلارگ نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس جزیرے پر سیکورٹی کا خاطر خواہ بندوبست کیا گیا ہے۔ وہاں ایٹمی پلانٹ کے ساتھ ایک سپیشل سٹور بھی بنایا گیا ہے۔ اگر کارڈل، کرنل رچرڈ کے ساتھ ہے تو پھر اس نے فارمولا یقیناً اس کے حوالے کر دیا ہو گا اور کرنل رچرڈ نے فارمولا سٹور میں پہنچا دیا ہو گا''۔ عمران نے کہا۔

''وہ سٹور کہاں ہے۔ اس کے بارے میں معلومات ہیں آپ

کے پاس''...... نعمانی نے پوچھا۔

''نہیں۔ باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکا۔ صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ وہ سٹور اسی جزیرے پر موجود ہے''...... فلارگ نے جواب دیا۔

''میری اطلاع کے مطابق ڈابلر نام کے چار جزیرے ہیں۔ ایک بڑا اور تین چھوٹے۔ ایٹمی پلانٹ تو بڑے جزیرے پر لگایا جا رہا ہے لیکن یہ کنفرم نہیں ہوا ہے کہ کرنل رچرڈ کا ہیڈ کوارٹر اسی جزیرے پر ہے یا کسی چھوٹے جزیرے پر اور وہ سپیشل سٹور روم بھی نجانے کس جزیرے پر ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ بات کیسے معلوم ہوئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے فلارگ کے ساتھ وائٹل کلب میں کارڈل کے آفس کی تلاشی لی تھی۔ وہاں سے ہمیں کوئی کام کی چیز تو نہیں ملی تھی لیکن ایک دراز میں ایک نوٹ پیڈ ملا تھا جس پر ان جزیروں کے بارے میں کافی کچھ لکھا گیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے نوٹ پیڈ کے چند پیپر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے۔ ان پیپروں پر کچی پنسل سے لکھا گیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کارڈل کو فون پر تفصیل بتائی گئی تھی جسے اس نے نوٹ پیڈ پر نوٹ کر لیا تھا۔

''ہمیں جا کر ان جزیروں کی چیکنگ کرنی ہو گی۔ پہلے ہم چھوٹے جزیروں کی چیکنگ کریں گے اس کے بعد ہم بڑے

جزیرے پر جائیں گے''......عمران نے تفصیل پڑھ کر کہا۔

''اور وہ حفاظتی انتظامات۔ ان کا کیسے پتہ چلے گا''......صدیقی نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ پتہ کرنا ضروری ہے۔ فلارگ مجھے اپنا فون دو''۔ عمران نے کہا تو فلارگ نے جیب سے اپنا سیل فون نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے فون آن کیا اور اس پر نمبر پریس کرنے لگا۔

''سٹارکس کلب''......رابطہ ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ راڈرک سے بات کرائیں''......عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں''......دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''یس''......عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''چیف راڈرک سے بات کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''......عمران نے کہا۔

''راڈرک بول رہا ہوں۔ آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں''۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''آپ کو پرائٹ نے ایکریمیا سے فون کیا ہو گا کہ پرنس آف

ڈھمپ معلومات کے لئے آپ کو کال کرے گا''......عمران نے کہا۔

''ہاں جناب۔ پرائٹ کی کال آئی تھی۔ میں نے اس لئے پوچھا ہے کہ جناب پرائٹ نے کہا تھا کہ آپ پالینڈ پہنچ کر مجھ سے بات کریں گے''......راڈرک نے کہا۔

''میں پالینڈ پہنچ چکا ہوں''......عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ بتائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''......راڈرک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے ڈابلر جزیروں کے بارے میں معلومات درکار ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''ڈابلر جزیرے۔ لیکن جزیرے تو کرانس میں ہیں''۔ راڈرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں لیکن پالینڈ کے نیول ہیڈ کوارٹر میں ان جزیروں کے بارے معلومات اور حفاظتی انتظامات کی تفصیل ضرور ہو گی۔ مجھے ان کی نقول چاہئیں''......عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ کب تک چاہئیں آپ کو معلومات''۔ راڈرک نے کہا۔

''جلد سے جلد''......عمران نے کہا۔

''او کے۔ مل جائیں گی لیکن معاوضہ پانچ لاکھ ڈالر ہو گا''۔ راڈرک نے کہا۔

''میں دس لاکھ ڈالر دوں گا اگر معلومات ایک گھنٹے میں مل جائیں تو اور برائٹ نے آپ کو یقیناً میری گارنٹی دی ہو گی'' عمران نے کہا۔

''او کے۔ یہ کام ایک گھنٹے میں ہو جائے گا''...... راڈرک نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''میرے دو آدمی ڈیڑھ گھنٹے کے بعد آپ کے کلب کے کاؤنٹر پر آئیں گے۔ کوڈ بلیک پرنس ہو گا۔ آپ ساری معلومات انہیں مہیا کر کے انہی سے گارنٹڈ چیک وصول کر لینا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رابطہ منقطع کر دیا۔ اس نے چونکہ سیل فون کا پہلے ہی لاؤڈر آن کر دیا تھا اس لئے سب نے ان کی باتیں سن لی تھیں۔ عمران اٹھ کر ایک وارڈ روب کی طرف گیا۔ اسے کھول کر اس نے اپنا بریف کیس نکالا اور اسے وہیں کھول کر اس نے ایک چیک بک نکالی اور لے کر ان کے پاس آ گیا۔ اس نے چیک بک کا ایک چیک پُر کیا اور اسے چیک بک سے الگ کر کے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

''تم دونوں ڈیڑھ گھنٹے بعد سٹارکس کلب چلے جانا۔ اس کے بعد جو کرنا ہے وہ تم دونوں سن ہی چکے ہو۔ معلومات لے کر فوراً واپس آ جانا البتہ اپنی نگرانی کا خیال رکھنا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور فلارگ نے ایک ساتھ سر ہلا دیئے۔

''یہ راڈرک کون ہے۔ اور اس نے کس ایکریمین برائٹ کے

کہنے پر تم سے تعاون کر رہا ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''برائٹ کا تعلق کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے ہے جس سے پرنس آف ڈھمپ خطیر معاوضہ کے عوض معلومات حاصل کرتا رہتا ہے۔ برائٹ کو چونکہ پرنس پر انتہائی حد تک اعتماد ہے اس لئے اگر اس کے پاس معلومات نہ ہوں تو وہ ایسی ٹپ دے دیتا ہے جس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہوں۔ اس کے لئے ظاہر ہے وہ معاوضہ لیتا ہے۔ مجھے پالینڈ میں کسی بھی وقت معلومات حاصل کرنے کی ضرورت پڑ سکتی تھی اس لئے برائٹ نے مجھ سے معاوضہ لے کر راڈرک کو فون کر دیا اور اس کا رابطہ نمبر مجھے دے دیا۔ راڈرک سرکاری اور غیر سرکاری ہر قسم کی معلومات حاصل کر کے فروخت کرتا ہے۔ اس کا پالینڈ میں وسیع نیٹ ورک ہے اس لئے میں نے اسی سے نیول ہیڈ کوارٹر سے ڈابلر جزیروں کی معلومات حاصل کرنے کا کہا ہے۔ ان جزیروں پر کرانس اور پالینڈ ایک ساتھ کام کر رہے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ ان جزیروں کی معلومات پالینڈ نیول ہیڈ کوارٹر میں بھی ضرور موجود ہوں گی''۔ عمران نے کہا۔

''اسی لئے راڈرک برائٹ کا نام سن کر آپ سے مؤدبانہ لہجے میں بات کر رہا تھا''...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کا مؤدبانہ لہجہ دولت کے لئے تھا۔ دس لاکھ ڈالر کم

معاوضہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فلارگ اور ٹائیگر ایک بار پھر وہاں سے چلے گئے۔ دو گھنٹوں کے بعد وہ دونوں واپس آ گئے۔ ٹائیگر نے ایک لفافہ نکال کر عمران کو دے دیا۔

''نگرانی کا خیال رکھا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم پورے راستے چیکنگ کرتے ہوئے آئے ہیں۔ ہمارے پیچھے کوئی نہیں تھا''...... فلارگ نے کہا۔

تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے لفافے سے کاغذات نکالے اور انہیں کھول کر سامنے میز پر پھیلا دیا اور وہ سب عمران سمیت ان پر جھک گئے۔

''عمران۔ حفاظتی انتظامات تو انتہائی سخت اور فول پروف ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ وہاں ایٹمی پلانٹ لگایا جا رہا ہے۔ ریڈ روز ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہے اور پھر وہاں سپیشل سٹور بھی ہے تو وہاں کے حفاظتی انتظامات ایسے ہی ہونے چاہئے تھے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اگر ہم ان جزیروں تک پہنچ بھی جائیں تو وہاں نجانے کتنے مسلح افراد ہوں گے اس کے بارے میں تو ان کاغذات میں کوئی تفصیل نہیں ہے''...... تنویر نے کہا۔

''وہاں ریڈ روز ایجنسی کے ہی افراد ہوں گے اور فلارگ پہلے ہی بتا چکا ہے کہ ان جزیروں پر ریڈ روز ایجنسی کا کنٹرول ہے اس

لئے وہاں مسلح افراد کی کوئی کمی نہیں ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''کیا ہم ان جزیروں پر لانچ یا موٹر بوٹ پر جا سکتے ہیں''۔ چوہان نے پوچھا۔

''جا تو سکتے ہیں لیکن ان جزیروں کے گرد بیس بحری میل تک جو سرچنگ ریز پھیلی ہوئی ہے۔ اس ریز سے ہم آسانی سے ان کی نظروں میں آ جائیں گے اور کوسٹ گارڈز یا جزیرے کے محافظوں کو ہم تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی''...... عمران نے کہا۔

''یہ سلاؤنٹ ریز ہے۔ جو بحری جہازوں، موٹر بوٹس اور لانچوں کو سرچ کرتی ہے۔ اگر بیس بحری میل سے پہلے ہی تیراکی کے لباس پہن کر سمندر میں اتر جائیں تو کیا ہم آسانی سے جزیروں تک نہیں پہنچ سکتے''...... چوہان نے کہا۔

''سلاؤنٹ ریز زیر آب بھی کام کرتی ہے اور آبی جانوروں کے ساتھ ساتھ انسانی وجود کو بھی آسانی سے ٹریس کر سکتی ہے۔ پھر بیس بحری میل کم نہیں ہوتے۔ مسلسل تیر کر ہم اتنا طویل سفر نہیں کر سکیں گے۔ پانی میں اگر ہم مارک ہو گئے تو وہ ہمیں آسانی سے شکار کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اگر ہم نیول آفیسر کے روپ میں نکلیں تو کیا ہم وہاں پہنچ سکتے ہیں''...... جولیا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''تم شاید یہ سوچ رہی ہو کہ ہم نیول آفیسرز کے میک اپ میں جائیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اگر راڈرک تمہیں نیول ہیڈ کوارٹر سے ٹاپ سیکرٹ معلومات فراہم کر سکتا ہے تو پھر وہ یقیناً اس سلسلے میں بھی ہماری مدد کر سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ نیول کوسٹ گارڈز کی حدود مخصوص حد تک ہوں گی۔ ریڈ روز ایجنسی انہیں ایک حد سے آگے نہیں آنے دیتی ہوگی۔ اس لئے نیول آفیسرز کے میک اپ والا آئیڈیا ہمارے کام نہیں آئے گا''...... عمران نے کہا۔

''اس کے علاوہ وہ نوگو ایریا ہے جہاں نیوی کو بھی آگے جانے کی اجازت نہیں ہے''...... فلارگ نے کہا۔

''تو پھر ان جزیروں تک جانے کے لئے کیا سوچا ہے تم نے''...... تنویر نے کہا۔

''ہمیں اب پہلا پلان ڈراپ کرنا پڑے گا۔ ان کاغذات کے مطابق ڈابلر جزیرے پر ریڈ روز ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے اور سیکرٹ سٹور روم بھی۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ کرنل رچرڈ اور کارڈل بھی یہیں ہوں گے۔ ہمیں اب صرف اس جزیرے تک پہنچنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس جزیرے تک پہنچنے کے لئے بھی ہمیں کوئی تو راستہ تلاش کرنا پڑے گا''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ میں وہی سوچ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیا ان کاغذات میں جزیروں کے تمام حفاظتی انتظامات کی

تفصیل ہے''...... خاور نے پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن یہ تفصیل کافی پرانی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کرنل رچرڈ نے حفاظتی انتظامات کو مزید اپ گریڈ کر دیا ہو اور یہ انتظامات اور سخت ہو گئے ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو ان کے بارے میں کیسے پتہ چلے گا''...... نعمانی نے پوچھا۔

''جزیرے پر جا کر''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''اور جزیرے پر جانے کا طریقہ کیا ہوگا''...... جولیا نے طنز بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر سلاؤنٹ ریز ہمارے راستے میں حائل نہ ہو تو ہم سمندر میں تیر کر بیس بحری میل کا راستہ طے کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں بھاری آکسیجن سلنڈر ساتھ لینے ہوں گے اور پیروں پر تیراکی جوتوں کے ساتھ فائر سلنڈرز لگانے ہوں گے جن کی طاقت سے ہم تیزی سے آگے بڑھ سکتے ہیں''...... فلارگ نے کہا۔

''کیا یہاں فائر سلنڈر مل سکتے ہیں جو ہمیں پانی میں تیزی سے آگے دھکیل سکیں''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ میں ان کا بندوبست کر سکتا ہوں''...... فلارگ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''یہاں نہیں۔ سلنڈرز ہمیں کرانس میں چاہئے ہوں گے۔ یہاں سے ہم انہیں کرانس کیسے لے جائیں گے''...... عمران نے سر

جھٹک کر کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ میں یہاں سے چارٹرڈ طیارہ بک کراؤں گا۔ اس طیارے میں ایک اہم شخصیت کی حیثیت سے آپ جو چاہیں اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہ بھی ہوا تو میرے یہاں بہت تعلقات ہیں۔ یہاں سے خریدا گیا سامان ہمیں دنیا کے کسی بھی حصے میں ڈلیور کیا جا سکتا ہے''۔۔۔۔۔فلارگ نے کہا۔

''اہم شخصیت سے تمہاری کیا مراد ہے''۔۔۔۔۔عمران نے چونک کر کہا۔

''کرانس کی انڈر ورلڈ میں ایک کنگ ہے جو نام کا نہیں حقیقت میں بھی کنگ ہے۔ میں نے اس پر ایک احسان کیا تھا اور اس کی ایک موقع پر جان بچائی تھی۔ اس کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور وہ شدید زخمی ہو گیا تھا۔ میں نے اسے فوری طور پر ہسپتال پہنچایا تھا اور اسے چونکہ خون کی اشد ضرورت تھی اس لئے میں نے اسے اپنے خون کی بوتل بھی دی تھی۔ اس وقت میں اسے پالینڈ کا عام شہری سمجھا تھا جس کی کار اچانک آؤٹ آف کنٹرول ہو کر سڑک کے کنارے ایک درخت سے جا ٹکرائی تھی۔ میں اتفاق سے وہیں سے گزر رہا تھا۔ میری بروقت امداد کی وجہ سے اس کی جان بچ گئی تھی تب سے وہ میرا احسان مند ہے اور اس نے مجھے اپنے بارے میں بتایا تھا کہ وہ کرانس کے انڈر ورلڈ کا کنگ ہے۔ مجھے پالینڈ اور کرانس میں کبھی بھی اور کسی بھی معاملے میں اس کی ضرورت پڑے

تو میں بلا جھجک اس سے کہہ سکتا ہوں وہ سارے کام چھوڑ کر سب سے پہلے میرا کام کرے گا''۔۔۔۔۔فلارگ نے کہا۔

''گڈ شو۔ تب تو وہ آدمی ہمارے بے حد کام آ سکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ میری ایک فون کال پر وہ میرا ہر کام کر دیتا ہے''۔ فلارگ نے کہا۔

''تو پھر اس سے فوراً رابطہ کرو اور ہمارے لئے کرانس پہنچنے کے انتظامات کرو''۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

''جی بہتر۔ آپ سب اپنی تیاریاں کر لیں۔ میں کنگ سے بات کر کے ابھی طیارہ چارٹرڈ کرا دیتا ہوں۔ سامان آپ کو وہیں مل جائے گا''۔۔۔۔۔فلارگ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو پھر فائبر گلاس اور المونیم سے تیار کردہ تیراکی کے لباس حاصل کرو۔ یہ عام تیراکی کے لباسوں سے کہیں ہلکے ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ لباس مل جائیں تو ان کی مدد سے ہم ہر قسم کی سرچنگ ریز سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ سلاؤنٹ ریز سے بھی ہم چیک نہیں کئے جا سکیں گے''۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

''المونیم اور فائبر گلاس کے لباس۔ یہ شاید انڈر واٹر ڈبل کوٹڈ تیراکی کے لباس ہیں''۔۔۔۔۔فلارگ نے کہا۔

''ہاں۔ یہ لباس خصوصی طور پر وہ تیراک استعمال کرتے ہیں جو سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں خزانوں کی تلاش میں جاتے ہیں اور

اگر وہ شارکس اور ایسے ہی خطرناک آبی جانوروں میں گھر جائیں تو ان لباسوں کی وجہ سے آبی جانور انہیں نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ ان کی بو محسوس کرتے ہیں۔ اسی تھیوری کے تحت سرچنگ ریز سے بھی سمندر میں تیرنے والوں کا پتہ لگانا ناممکن ہو جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں سمجھ گیا۔ میں یہ لباس حاصل کر لوں گا۔ آپ یہ بتا دیں کہ یہ خصوصی لباس، فائر سلنڈر کے علاوہ آپ کو کیا کیا سامان درکار ہے تاکہ میں ان سب کا بندوبست کر سکوں۔ پھر آپ کا حکم ملتے ہیں سارا سامان آپ کے مطلوبہ مقام تک پہنچا دیا جائے گا''...... فلارگ نے کہا تو عمران نے اسے سامان نوٹ کرانا شروع کر دیا۔

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام فلاویا جو اپنے آفس میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے گہری سوچوں میں گم تھی یکلخت چونک پڑی۔ اس نے فون سیٹ کی طرف دیکھا پھر وہ آگے کی طرف جھکی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''مادام بول رہی ہوں''...... مادام فلاویا نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''مارگی بول رہی ہوں مادام''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

''مارگی۔ کون مارگی''...... مادام فلاویا نے چونک کر کہا۔

''آپ مجھے نہیں جانتیں لیکن میں آپ کے بارے میں سب کچھ جانتی ہوں''...... مارگی نے کہا۔

''کیا جانتی ہو تم میرے بارے میں نانسنس۔ کیوں فون کیا ہے مجھے۔ بولو''...... مادام فلاویا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کو ایک اہم اطلاع دینا چاہتی ہوں۔ ایسی اطلاع جسے سن کر آپ اچھل پڑیں گی''...... مارگی نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہا۔ میں اچھل پڑوں گی۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم۔ جلدی بولو''...... مادام فلاویا نے چیختے ہوئے کہا۔

''آپ کو اپنے نادیدہ دشمن ڈی کے کی تلاش ہے نا''۔ دوسری طرف سے مارگی نے کہا اور مادام فلاویا محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑی۔

''ڈی کے۔ کیا مطلب۔ کون ڈی کے''...... مادام فلاویا نے انجان بن کر اسی طرح تیز لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اگر آپ کو ڈی کے کی تلاش نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔ رہنے دیں۔ میں فون بند کر دیتی ہوں''...... مارگی نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

''ایک منٹ رکو''...... اس سے پہلے کہ مارگی فون بند کر دیتی مادام فلاویا نے چیختے ہوئے کہا۔

''بولیں سن رہی ہوں''...... مارگی نے کہا۔

''پہلے تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ کہ کون ہو تم اور تمہیں میرا نمبر کہاں سے ملا ہے''...... مادام فلاویا نے سخت لہجے میں کہا۔

''میرا نام مارگی ہے اور میں نے یہ نمبر ڈی کے کی پرسنل ڈائری سے حاصل کیا ہے''...... مارگی نے جواب دیا تو مادام فلاویا ایک بار پھر اچھل پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ ڈی کے کی پرسنل ڈائری سے تمہاری کیا مراد ہے۔ تمہارے پاس کہاں سے آئی اس کی ڈائری اور تم اس کے بارے میں کیا جانتی ہو''...... مادام فلاویا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اس کی پرسنل ڈائری جو وہ خود اپنے ہاتھوں سے لکھتا ہے۔ اگر اس کی ڈائری میرے پاس ہے تو ظاہر ہے میں اسے جانتی ہوں ورنہ مجھے آپ کے بارے میں کیسے پتہ چلتا کہ آپ کون ہیں اور ڈی کے آپ کے ساتھ کیا چکر چلا رہا ہے''...... مارگی نے کہا۔

''چکر۔ کیا مطلب۔ کیسا چکر''...... مادام فلاویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے آپ کو آج تک جتنا نقصان پہنچایا ہے۔ میرے پاس اس کی ساری تفصیلات موجود ہیں۔ وہ کیا چاہتا ہے اور یہ سب کچھ کس کے کہنے پر کر رہا ہے اس کے بارے میں بھی مجھے ہر بات کا علم ہے''...... مارگی نے کہا تو مادام فلاویا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''بتاؤ۔ مجھے فوراً بتاؤ۔ کون ہے ڈی کے اور وہ مجھے اس طرح نقصان کیوں پہنچا رہا ہے اور کیا کہا تم نے۔ وہ یہ سب کچھ کسی کے کہنے پر کر رہا ہے۔ کون ہے وہ۔ مجھے اس کا نام بتاؤ''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''میں یہ سب آپ کو بتا سکتی ہوں مگر......'' مارگی نے کہا۔

”مگر۔ مگر کیا۔ بولو۔ کیا چاہتی ہو تم۔ تم جو کہو گی میں کروں گی اگر تمہیں دولت چاہئے تو میں تمہیں وہ بھی دے دوں گی لیکن مجھے ڈی کے بارے میں بتا دو کہ وہ کون ہے اور وہ کس کے کہنے مجھے اس طرح نقصان پہنچا رہا ہے۔ بولو کتنی دولت چاہئے تمہیں جلدی بولو۔ میں تمہارے سامنے خزانوں کے ڈھیر لگا دوں گی بولو“...... مادام فلاویا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ یہ ہوئی نا بات۔ اب آپ ایک کام کریں۔ آپ فو ہوٹل ڈی سٹار، فورتھ فلور کے روم نمبر سکس میں آ جائیں۔ میں آپ کو وہیں ملوں گی بشرطیکہ آپ اکیلی آئیں گی تو ورنہ اس رو میں آپ کو کوئی نہیں ملے گا۔ گڈ بائی“...... مارگی نے کہا۔

”سنو۔ میری بات سنو“...... مادام فلاویا نے چیختے ہوئے ک لیکن دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا تھا۔ مادام فلاویا اا طرح حیرت سے بت بنی بیٹھی رہی پھر وہ رسیور رکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”کون ہے یہ مارگی اور یہ ڈی کے کے بارے میں کیسے جانتی ہے“...... مادام فلاویا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتی رہی پھر اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا اور میز کے پیچھے سے نکل کر سائیڈ کی دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری پر لگا پینل کوڈ پریس کیا اور الماری کھول کر اس نے الماری کے خفیہ خانوں سے بڑے نوٹوں کی گڈیاں نکال کر

اپنے ہینڈ بیگ میں رکھیں اور ایک منی پسٹل بیگ میں ڈالا اور پھر اس نے الماری بند کر دی اور مڑ کر تیز تیز چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار انتہائی تیز رفتاری سے ہوٹل ڈی سٹار کی طرف اُڑی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں جیسے ڈی کے کا نام چپک سا گیا تھا۔ وہ ڈی کے سے اتنی نفرت کرتی تھی کہ اس نے اپنی حفاظت کا بھی کوئی انتظام نہیں کیا تھا اور کسی اور کو وہاں بھیجنے کی بجائے خود نوٹوں کی گڈیاں لے کر روانہ ہو گئی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد اس کی کار ہوٹل ڈی سٹار کی پارکنگ میں داخل ہو رہی تھی۔

کار ہوٹل کی پارکنگ میں روک کر وہ باہر آئی۔ اس نے ہینڈ بیگ اٹھایا اور پھر وہ پارکنگ سے نکل کر ہوٹل کے مین ڈور پر پہنچ گئی۔ اس لڑکی کے بارے میں کاؤنٹر سے معلوم کرنے کی بجائے وہ سیدھی لفٹوں کی طرف بڑھ گئی اور ایک لفٹ میں سوار ہو کر فورتھ فلور پر آ گئی۔ فورتھ فلور پر روم نمبر سکس تک پہنچنے میں اسے کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ دروازے پر رک کر اس نے دائیں بائیں دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

اس نے ہینڈ بیگ سے منی پسٹل نکال کر اپنی ہتھیلی میں چھپا لیا اور پھر اس نے دروازے پر دستک دی۔ لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ مادام فلاویا نے تین بار دستک دی جب اندر سے کوئی جواب

نہ ملا تو اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر کھینچا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ مادام فلاویا نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہاں کسی کو موجود نہ پاکر وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوگئی۔ اس نے اندر جاتے ہی آہستگی سے دروازہ بند کیا اور پھر وہ منی پسٹل ہاتھ میں لئے دبے پاؤں اندر کی طرف بڑھی۔ کمرہ خالی تھا۔

مادام فلاویا کمرے میں آ کر چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ ابھی مادام فلاویا حیرت سے ادھر ادھر دیکھ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے سائیڈ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوشرو لڑکی نکل کر باہر آئی۔ اس لڑکی نے نیلے رنگ کا چمکدار لباس پہن رکھا تھا اور اس کے بال کاندھوں تک ترشے ہوئے تھے۔ اسے دیکھ کر مادام فلاویا نے پسٹل کا رخ فوراً اس کی طرف کر دیا۔

”اس کی ضرورت نہیں ہے مادام فلاویا۔ اسے واپس بیگ میں رکھ لو“...... لڑکی نے کہا اور اس کی آواز سنتے ہی مادام فلاویا پہچان گئی کہ اسی لڑکی نے اس سے فون پر بات کی تھی۔

”کون ہو تم“...... مادام فلاویا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

”مارگی“...... لڑکی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی آگے بڑھی اور سامنے پڑے ہوئے صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔ مادام فلاویا کی تیز نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ لڑکی بے حد پرسکون دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے

ہاتھ چونکہ خالی تھے اس لئے مادام فلاویا نے پسٹل والا ہاتھ نیچے کر لیا۔

”بیٹھ جائیں مادام فلاویا۔ ہم دوست ہیں اور دوستوں کا ایک دوسرے پر بھروسہ کرنا اولین شرط ہے“...... مارگی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ مادام فلاویا چند لمحے اسے تیز نظروں سے گھورتی رہی جیسے وہ اس کی فیس ریڈنگ کرنے کی کوشش کر رہی ہو لیکن لڑکی کے چہرے پر ایسے کوئی تاثرات نہیں تھے جس سے مادام فلاویا کو یہ خطرہ ہو کہ وہ اس کے لئے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ مادام فلاویا اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنا ہینڈ بیگ سائیڈ پر رکھ لیا۔ پسٹل بدستور اس کے ہاتھ میں تھا۔

”کیا جانتی ہو تم ڈی کے بارے میں“...... مادام فلاویا نے اسے بدستور گھورتے ہوئے کہا۔

”سب کچھ“...... مارگی نے اسی اطمینان سے کہا۔

”تو بتاؤ۔ کون ہے وہ اور کہاں ہے“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”پہلے بتاؤ معاوضہ لائی ہو۔ جب تک تم مجھے میرے مطلب کا معاوضہ نہیں دو گی میں تمہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گی“...... مارگی نے کہا۔ اس کی بات سن کر مادام فلاویا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں رکھی ہوئی ڈالرز کی گڈیاں نکال نکال کر سامنے میز پر رکھنی شروع کر دیں۔ اس نے بس گڈیاں رکھیں تھیں۔

"یہ ایک لاکھ ڈالرز ہیں"...... مادام فلاویا نے کہا

"بس۔ صرف ایک لاکھ ڈالرز۔ ہونہہ۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم ڈی کے بارے میں جاننے کے لئے میرے قدموں میں خزانوں کے ڈھیر لگا دو گی"...... مارگی نے منہ بنا کر کہا جیسے ایک لاکھ ڈالرز کا سن کر اسے شدید مایوسی ہوئی ہو۔

"تم کتنا چاہتی ہو"...... مادام فلاویا نے غرا کر کہا۔

"بیس لاکھ ڈالرز۔ کیونکہ جو راز تم جاننے آئی ہو وہ اس سے کم کا نہیں ہے۔ ڈی کے تمہیں کروڑوں کا نقصان پہنچا چکا ہے اور اس کے مقابلے میں بیس لاکھ ڈالرز کی کوئی حیثیت نہیں ہے"...... مارگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بیس لاکھ ڈالرز دوں گی۔ لیکن مجھے معلومات حتمی اور درست ملنی چاہئیں"...... مادام فلاویا نے کہا تو مارگی کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"گڈ شو۔ بیس لاکھ ڈالرز اس رقم سے علیحدہ ہوں گے"۔ مارگی نے حریصانہ نظروں سے میز پر پڑے ڈالرز کی گڈیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اتنی بڑی رقم ساتھ نہیں لائی ہوں۔ تم مجھے معلومات دو۔ میں تمہیں گارنٹڈ چیک دے دوں گی"...... مادام فلاویا نے ہینڈ بیگ اٹھا کر اس میں سے ایک چیک بک نکال کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ اگر مجھے تمہیں ڈاج دینا ہوتا یا لوٹنا ہوتا تو میں اس طرح تمہارے سامنے نہ آتی"...... مارگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب بتاؤ۔ کون ہے ڈی کے اور تم اس کے بارے میں کیسے جانتی ہو"...... مادام فلاویا نے کہا تو مارگی اسے ڈی کے جس کا اصل نام ڈاؤس کلاٹ تھا اور وہ پالینڈ میں کارڈل کے نام سے موجود تھا کے بارے میں تفصیل بتانے لگی۔ جسے سن کر مادام فلاویا کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں۔

"میں کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی کہ یہ سب ایکریمیا کا ڈاؤس کلاٹ کر سکتا ہے۔ وہ بھی میرے خلاف۔ مادام فلاویا کے خلاف"...... ساری باتیں سن کر مادام فلاویا نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ سب اس نے اپنی مرضی سے نہیں کیا تھا۔ اس کے پیچھے کرانس کی ایجنسی ریڈ روز کے چیف کرنل رچرڈ کا ہاتھ ہے۔ وہی ڈاؤس کلاٹ کو کارڈل کے روپ میں یہاں لایا تھا۔ تاکہ ایکریمیا کی بجائے وہ پالینڈ میں اپنے پنجے گاڑ سکے اور پالینڈ کی انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ بن جائے اور انہیں دونوں ہاتھوں سے دولت لوٹنے کا موقع مل جائے۔ ان دونوں کی راہ میں تم اور تمہارا باپ لارڈ میتھوز سب سے بڑی رکاوٹ تھے اس لئے کرنل رچرڈ کے کہنے پر ڈاؤس نے اپنی شناخت چھپائی اور ایک نادیدہ دشمن بن کر تمہیں

نقصان پہنچانے لگا۔ وہ تمہارے سینڈیکیٹ میں گھس چکا تھا اور اس
نے اندر ہی اندر تمہارے بے شمار افراد کی جگہ اپنے آدمی ڈال
دیئے تھے جو اسے تمہارے بارے میں ہر بات کی رپورٹ دیتے
تھے۔ اس کے علاوہ ڈاؤس کلاٹ نے اپنے آدمیوں کے ذریعے تم
پر اور تمہارے باپ لارڈ میتھوز پر نظر رکھنے کے لئے پیلس میں
بہت سے سائنسی آلات بھی نصب کرا دیئے تھے تاکہ وہ آسانی سے
تم دونوں پر نظر رکھ سکے۔ اس طرح اسے تمہاری ہر پلاننگ اور
کنسائنمنٹ کا علم ہو جاتا تھا۔ ڈاؤس کلاٹ جس طرح تمہارے
سینڈیکیٹ میں اپنے قدم جما چکا تھا وہ چاہتا تو تمہیں اور تمہارے
ڈیڈی کو آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا لیکن کرنل رچرڈ نے اسے ایسا
کرنے سے روکا ہوا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ تم دونوں کی ہلاکتیں کسی
ایسی شخصیت کے ہاتھوں ہو جو غیر ملکی ایجنٹ ہو۔ اگر تمہیں اور
تمہارے باپ کو کوئی غیر ملکی ایجنٹ ہلاک کر دیتا تو اس سے تمہاری
اور تمہارے باپ کی موت کی تشہیر ہو جاتی۔ جس کا فائدہ ڈاؤس
کلاٹ کو ملتا اور وہ ان ایجنٹوں کو ہلاک کر کے راتوں رات انڈر
ورلڈ میں اپنی طاقت کا سکہ منوا لیتا۔ اس کے لئے کرنل رچرڈ نے
پلاننگ کی تھی۔ اس نے کرانس کے چند ایجنٹوں کو تمہاری اور
تمہارے باپ کی ہلاکت کا ٹاسک دیا تھا لیکن پھر کرنل رچرڈ کو علم
ہوا کہ تم پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کرنے گئی ہوئی ہو اور تم نے
وہاں جاتے ہی دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ عمران سے دشمنی

مول لے لی ہے۔ اس لئے کرنل رچرڈ خاموش ہو گیا۔ اس کا کام
آسان ہو گیا تھا وہ جانتا تھا کہ اگر تم عمران کے قابو آ گئی تو وہ
تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔

تم جس طرح پاکیشیا جا کر ایک سائنس دان کو ہلاک کر کے
اس سے فارمولا لے آئی تھی۔ یہ معلوم ہونے پر وہ تمہارے پیچھے
ضرور آئے گا اور اس کے ہاتھوں تمہاری ہلاکت طے تھی۔ اس نے
ڈاؤس کلاٹ کو تم پر گہری نظر رکھنے کا حکم دیا کہ جیسے ہی عمران اور
اس کے ساتھی تمہارے خلاف کارروائی کریں اور وہ تمہیں اور
تمہارے باپ کو ہلاک کر دیں تو ڈاؤس کلاٹ فوری طور پر عمران
اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دے۔ عمران اور اس کے ساتھی
اگر ڈاؤس کلاٹ کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتے تو پھر پالینڈ میں تو کیا
پوری دنیا میں اس کی دھاک بیٹھ سکتی تھی۔ عمران اور اس کے
ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی کوشش میں دنیا کے کئی ایجنٹ ہلاک اور
ایجنسیاں تباہ ہو چکی ہیں۔ اس جیسے خطرناک ایجنٹ کو اگر کوئی
سینڈیکیٹ شکار کر لیتا تو اس سینڈیکیٹ کا نام پوری دنیا میں چھا جاتا
اور کارڈل کا سینڈیکیٹ پوری دنیا میں مشہور ہو جاتا جس کا کرنل
رچرڈ کو بھی فائدہ ہی ہونا تھا۔ اسی لئے کرنل رچرڈ کے کہنے پر
ڈاؤس کلاٹ نے وہ فارمولا اڑا لیا تھا جو تم پاکیشیا سے لائی تھی۔

کرنل رچرڈ کی نظروں میں اس فارمولے کی بھی اہمیت تھی۔ وہ
اس فارمولے کو عالمی منڈی میں مہنگے داموں فروخت کرنا چاہتا ہے

تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کر سکے''...... مارگی نے مزید بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو یہ کرنل رچرڈ دولت کا رسیا ہے''...... مادام فلاویا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ دولت حاصل کرنے کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے اور وہ ایسا ہی کر رہا ہے''...... مارگی نے کہا۔

''تم نے بتایا ہے کہ ڈاوس کلاٹ، کارڈل کے نام سے وائٹل کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''ہاں۔ اس کلب کے دو پارٹنرز ہیں۔ ایک ڈاوس کلاٹ جو کارڈل ہے اور دوسرا کرنل رچرڈ''...... مارگی نے کہا۔

''تو کیا کرنل رچرڈ بھی یہاں ہے۔ میرا مطلب پالینڈ میں''...... مادام فلاویا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ وہ کرانس کی ایجنسی کا چیف ہے۔ وہ یہاں کبھی کبھار ہی آتا ہے''...... مارگی نے کہا۔

''تو کہاں رہتا ہے وہ کرانس میں''...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''وہ کرانس کے ایک جزیرے پر موجود اپنے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں رہتا ہے''...... مارگی نے کہا اور پھر اس نے جزیرے ڈابلر کا نام اور اس کی تفصیلات بتا دیں۔

''ہونہہ۔ اب کارڈل کہاں ہے۔ اپنے کلب میں یا کہیں اور''۔ مادام فلاویا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''وہ یہاں سے چلا گیا ہے''...... مارگی نے کہا تو مادام فلاویا اچھل پڑی۔

''چلا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کہاں چلا گیا ہے وہ اور کیوں''۔ مادام فلاویا نے تیز لہجے میں کہا۔

''اسے معلومات مل گئی ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس کی اصلیت کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ اس سے ایس ایچ فارمولا حاصل کرنے آ رہے ہیں اس لئے ڈاوس کلاٹ نے کرنل رچرڈ سے بات کی تو کرنل رچرڈ نے اسے فوری طور پر فارمولے سمیت اپنے پاس جزیرے پر بلا لیا۔ اب وہ کرنل رچرڈ کے ساتھ ڈابلر جزیرے پر ہے''...... مارگی نے کہا تو مادام فلاویا نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

''بیڈ۔ رئیلی بیڈ۔ تو وہ فارمولا لے کر یہاں سے نکل گیا ہے''۔ مادام فلاویا نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب وہ تمہاری پہنچ سے بہت دور جا چکا ہے''...... مارگی نے مسکرا کر کہا۔

''جب تک وہ زندہ ہے میری پہنچ سے دور نہیں جا سکتا، زیادہ سے زیادہ وہ ایک ملک سے نکل کر دوسرے ملک گیا ہے۔ دنیا میں وہ کسی بھی جگہ چلا جائے میں اس تک پہنچ کر رہوں گی اور اس سے اپنا فارمولا حاصل کروں گی اور ان سب نقصانات کی بھی اسے تلافی کرنی ہو گی جو اس نے مجھے پہنچائے ہیں''...... مادام فلاویا نے سخت

لہجے میں کہا۔

''تو کیا تم اس کے پیچھے ڈابلر جزیرے پر جاؤ گی''...... مارگی نے حیران ہو کر کہا۔

''ہاں۔ مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ میں ڈاؤس کلاٹ اور کرنل رچرڈ سے ٹکرا سکوں۔ مادام فلاویا اپنے دشمنوں کا قبر تک پیچھا نہیں چھوڑتی''...... مادام فلاویا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''جزیرہ ڈابلر کے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت ہیں مادام فلاویا۔ تم وہاں کرنل رچرڈ کی مرضی کے بغیر قدم بھی نہیں رکھ سکتی''...... مارگی نے کہا۔

''تم ان سب باتوں کو چھوڑو اور مجھے یہ بتاؤ کہ تم یہ سب باتیں کیسے جانتی ہو اور خاص طور پر مجھے کیوں بتا رہی ہو''...... مادام فلاویا نے سر جھٹک کر کہا۔

''میں ڈاؤس کلاٹ کی سابقہ گرل فرینڈ ہوں''...... مارگی نے کہا تو مادام فلاویا چونک پڑی۔

''سابقہ گرل فرینڈ۔ کیا مطلب''...... مادام فلاویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایکریمیا سے پالینڈ پہنچنے تک ڈاؤس کلاٹ کے ساتھ ایک ہی لڑکی تھی مارگی۔ جس نے ڈاؤس کلاٹ کی ہر اچھائی اور برائی میں ساتھ دیا تھا۔ یہ مارگی ہی تھی جس کے مشوروں پر عمل کر کے ڈاؤس کلاٹ طاقتور کرمنل اور کرائم ماسٹر بنا تھا اور ایک ٹاپ سینڈیکیٹ کا

چیف بھی۔ اگر وہ میری مشوروں پر عمل نہ کرتا تو اب تک وہ ایکریمیا کے کسی انتہائی تھرڈ کلاس علاقے کی سڑکوں پر پڑا بھیک مانگ رہا ہوتا۔ میں نے ہی اسے انڈر ورلڈ میں جگہ دلائی تھی اور اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ ڈاؤس کلاٹ میرے مشوروں کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا تھا اور نہ ہی اس کا کوئی ایسا کرائم ہوتا تھا جو میری نظروں سے چھپا ہوا ہو۔ جب اس پر زوال آیا تب بھی میں اس کے ساتھ تھی۔ کرنل رچرڈ نے میرے سامنے ہی ڈاؤس کلاٹ کو ایکریمیا سے پالینڈ منتقل ہونے کا کہا تھا اور ہم دونوں ایک ساتھ ہی یہاں آئے تھے۔ یہاں آتے ہی ڈاؤس کلاٹ نے نام بدل کر نئے سرے سے اپنا کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہاں بھی میں پہلے کی طرح اس کا بھرپور انداز میں ساتھ دے رہی تھی۔ اس کی اور کرنل رچرڈ کے درمیان ہونے والی میٹنگز میں بھی میں ان کے ساتھ ہوتی تھی۔ جب ڈاؤس کلاٹ کے یہاں قدم جمنے شروع ہو گئے تو اس پر غرور اور تکبر کا بھوت سوار ہو گیا۔

اس نے مجھے نظر انداز کرنا شروع کر دیا تھا۔ شروع شروع میں اس کے بدلے ہوئے رویے پر میں نے کوئی توجہ نہ دی لیکن جب اس کا لہجہ روکھا ہوا اور وہ مجھے خود سے دور رکھنے لگا تو میرا ماتھا ٹھنکا اور میں نے اس پر نظر رکھنی شروع کر دی۔ تب مجھے پتہ چلا کہ ڈاؤس کلاٹ مجھے کیوں نظر انداز کر رہا ہے اور مجھ سے کیوں دور

ہوتا جارہا ہے۔ اس کی زندگی میں ایک نئی لڑکی آ گئی تھی۔ جو پالینڈ نژاد تھی اور وہ اس کی پرسنل سیکرٹری بنی ہوئی تھی۔

ڈاؤس کلاٹ اس لڑکی پر ضرورت سے زیادہ مہربان ہو چکا تھا اور زیادہ سے زیادہ وقت اسے اپنے ساتھ رکھنے لگا تھا۔ جب میں نے تحقیقات کیں تو مجھے علم ہو گیا کہ ڈاؤس کلاٹ مجھ سے زیادہ اس لڑکی کو فوقیت دے رہا ہے تو مجھے اس پر بے حد غصہ آیا۔ میں نے اس سلسلے میں ڈاؤس کلاٹ سے بات کی تو اس نے مجھے جھٹلا دیا اور مجھے بوڑھی اور مغرور قرار دے کر ناطہ توڑ دیا۔ اس کی بے اعتنائی اور روکھے انداز نے مجھے بری طرح سے ہرٹ کیا۔ میں نے اسے سمجھانے اور منانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اس حراف کے لئے مجھے چھوڑ دینے پر بھی تیار ہو چکا تھا۔ جب میں نے دیکھا کہ ڈاؤس کلاٹ میرے ہاتھوں سے نکل چکا ہے اور اب اس کے دل میں میرے لئے کوئی جگہ نہیں تو میں خاموشی سے اس کے راستے سے ہٹ گئی اور اس سے الگ ہو گئی۔

میں اس سے ملنے ضرور جاتی تھی لیکن جب اس کی پرسنل سیکرٹری کو اس کے ساتھ ہنستے مسکراتے اور قہقہے لگاتی دیکھتی تھی تو میرا خون کھولنے لگ جاتا تھا۔ میرا دل کرتا تھا کہ میں اس لڑکی اور بے وفائی کرنے والے ڈاؤس کلاٹ کے اپنے ہاتھوں سے ٹکڑے اُڑا دوں۔ ایک عام سی لڑکی کی خاطر اس نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔ اس لڑکی سے زیادہ میں حسین ہوں فرق صرف اتنا ہے کہ وہ لڑکی

میرے مقابلے میں کئی سال چھوٹی ہے۔ دیکھنے میں وہ ڈاؤس کلاٹ کی بیٹی معلوم ہوتی ہے اور وہ اسی پر ڈورے ڈالے بیٹھا تھا۔ جس سے میرے دل میں ان دونوں کے لئے نفرت کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ میں ان دونوں کو سبق سکھانا چاہتی تھی اس لئے میں نے سوچنا شروع کر دیا کہ میں ایسا کیا کروں کہ ڈاؤس کلاٹ کو اس کی اوقات یاد آ جائے اور اسے ایک بار پھر اس مقام پر لے آؤں جہاں سے وہ چلا تھا اور اس وقت اس کی اوقات سڑک پر بھیک مانگنے والے بھکاریوں سے زیادہ نہیں تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں اس کے خلاف کچھ کرتی وہ کرنل رچرڈ کے کہنے پر جزیرہ ڈابلر چلا گیا۔ میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ میں تم سے ملوں اور تمہیں اس کی ساری حقیقت بتا دوں۔

اس طرح میں اسے تمہارے سامنے بے نقاب بھی کر دوں گی اور اس کے بدلے میں تم سے مالی اعانت بھی حاصل کر لوں گی اور وقت پڑنے پر ڈاؤس کلاٹ اور اس کی نئی محبوبہ کو ایسا سبق سکھاؤں گی کہ رہتی دنیا تک انہیں یاد رہے گا۔ اسی لئے میں نے تم سے رابطہ کیا اور اب جو ہے تمہارے سامنے ہے''...... مارگی نے کہا تو مادام فلاڈیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ مارگی نے یہ سب جیلسی میں اور ڈاؤس کلاٹ سے اس کی بے اعتنائی کا بدلہ لینے کے لئے کیا ہے اور دولت کے بدلے اس کے بارے میں ساری حقیقت بتائی ہے۔

''اس لڑکی کا نام کیا ہے''...... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''سلارٹی''...... مارگی نے یوں منہ بنا کر کہا جیسے اس نے سلارٹی کا نام لینے کی بجائے کونین کی گولیوں کا پورا پیکٹ منہ میں ڈال لیا ہو۔

''کیا وہ اب بھی ڈاؤس کلاٹ کے ساتھ ہے۔ میرا مطلب ہے کیا وہ اس کے ساتھ ڈابلر جزیرے پر گئی ہے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''نہیں۔ اسے کچھ ذاتی کام تھے اس لئے وہ یہیں رک گئی تھی البتہ میری اطلاع کے مطابق وہ آج رات یا کل صبح یہاں سے روانہ ہو جائے گی۔ ڈاؤس کلاٹ نے کرنل رچرڈ سے اجازت لے کر اسے اپنے پاس بلا لیا ہے''...... مارگی نے کہا تو مادام فلاویا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''کیا تم جانتی ہو کہ سلارٹی کہاں ہے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''ہاں۔ جانتی ہوں''...... مارگی نے کہا تو مادام فلاویا ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔

''کیا مطلب کیا ہوا''...... اسے اٹھتے دیکھ کر مارگی نے چونک کر کہا۔

''میری طرف غور سے دیکھو اور بتاؤ کہ کیا سلارٹی اور مجھ میں کوئی خاص فرق ہے۔ میرا مطلب قد کاٹھ اور رنگ روپ''۔ مادام فلاویا نے کہا۔

''نہیں۔ زیادہ فرق نہیں ہے۔ تمہارا اور اس کا قد کاٹھ ملتا جلتا ہے لیکن وہ تم سے کم عمر ہے اور اس کا رنگ روپ بھی کافی صاف ہے''...... مارگی نے کہا۔

''اگر میں میک اپ کر لوں تو کیا میں اس جیسی لگ سکتی ہوں''۔ مادام فلاویا نے کہا تو ایک لمحے کے لئے مارگی کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے پھر وہ بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔

''کیا تم اس کی جگہ لینے کے بارے میں سوچ رہی ہو''۔ مارگی نے پوچھا۔

''ہاں۔ ڈاؤس کلاٹ اور کرنل رچرڈ تک پہنچنے کا اس سے اچھا طریقہ اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ میں سلارٹی کی جگہ لے لوں۔ میں اس کا میک اپ کر کے وہاں پہنچ جاؤں گی اور پھر میں وہ سب آسانی سے کر سکتی ہوں جو میں ان کے خلاف کرنا چاہتی ہوں''۔ مادام فلاویا نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ گڈ شو۔ تم واقعی ذہین ہو۔ میرا بھی قد کاٹھ سلارٹی جیسا ہی ہے لیکن میرے ذہن میں اس کی جگہ لینے کا خیال نہیں آیا تھا لیکن میری جگہ تم آسانی سے اس کی جگہ لے سکتی ہو کیونکہ اس کا قد کاٹھ تم سے زیادہ ملتا جلتا ہے۔ میک اپ کر کے اگر تم سلارٹی کی جگہ جزیرہ ڈابلر پہنچ جاؤ تو مجھے یقین ہے کہ ڈاؤس کلاٹ تمہیں آسانی سے نہیں پہچان سکے گا''...... مارگی نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ تم مجھے سلارٹی کا پتہ بتاؤ۔ میں جلد سے جلد اسے اٹھوا کر اپنے پاس قید کر لوں گی اور پھر اس کی جگہ سلارٹی کے روپ میں جزیرہ ڈابلر پہنچ جاؤں گی۔ وہاں جا کر میں نہ صرف ڈاؤس کلاٹ بلکہ اس کے معاون ساتھی کرنل رچرڈ کو بھی اس کے انجام تک پہنچاؤں گی۔ ان دونوں نے مجھے جو نقصان پہنچایا ہے وہ سب پورا کروں گی چاہے اس کے لئے مجھے ان دونوں کو ہلاک ہی کیوں نہ کرنا پڑے''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پتہ نوٹ کرو اور اسے جلد سے جلد غائب کر دو۔ اس کے ساتھ جو مرضی کرنا لیکن اسے ہلاک مت کرنا۔ سلارٹی کی وجہ سے میرا ڈاؤس کلاٹ مجھ سے دور گیا ہے۔ اس لڑکی کو میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔ چونکہ ڈاؤس کلاٹ سے میرا پرانا رشتہ ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ اسے ہلاک کرتے ہوئے میرے ہاتھ کانپ جائیں لیکن سلارٹی کو ہلاک کرتے ہوئے نہ تو میرے ہاتھ کانپیں گے اور نہ ہی مجھے اس پر رحم آئے گا۔ ڈاؤس کلاٹ اب چونکہ میری زندگی سے نکل چکا ہے اس لئے مجھے اس کی بھی پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کے ساتھ کیا کرو گی''...... مارگی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سلارٹی سے معلومات حاصل کرتے ہی اسے تمہارے سپرد کر دوں گی۔ تم اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دینا اور تم فکر نہ کرو۔ میں نے تمہیں جو رقم دی ہے اسے ایڈوانس سمجھو۔

ڈاؤس کلاٹ کو ہلاک کر کے اور اس سے اپنا نقصان پورا کر کے جب میں واپس آؤں گی تو میں تمہیں باقاعدہ اپنے ساتھ ملا لوں گی اور تم لاکھوں کی بجائے کروڑوں ڈالرز میں کھیلو گی''...... مادام فلاویا نے فراخدلانہ لہجے میں کہا تو مارگی کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''کیا تم واقعی مجھے اپنے سینڈیکیٹ میں شامل کر لو گی''۔ مارگی نے کہا۔

''ہاں۔ مادام فلاویا کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات پتھر پر لکیر ہوتی ہے''...... مادام فلاویا نے کہا اور اس کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ مارگی نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

''بیٹھو۔ میں تمہیں سلارٹی کے بارے میں تفصیل بتا دیتی ہوں۔ جب تم اس کے میک اپ میں ڈاؤس کلاٹ کے پاس جاؤ گی تو میری بتائی ہوئی باتیں تمہارے کام آئیں گی''...... مارگی نے کہا تو مادام فلاویا سر ہلا کر ایک مرتبہ پھر بیٹھ گئی۔ اس نے پہلے عمران کی ٹیم میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اب چونکہ اس پر ڈی کے کی حقیقت کھل چکی تھی اور وہ یہ بھی جان چکی تھی کہ وہ کہاں ہے تو اس نے فوری طور پر اپنا فیصلہ بدل لیا اور اب وہ عمران کے پاس جا کر رسک لینے کی بجائے ڈائریکٹ ڈاؤس کلاٹ تک پہنچنا چاہتی تھی تا کہ وہ اس سے فوری انتقام لے سکے۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ فلارگ کے بک کرائے ہوئے چارٹرڈ طیارے میں کرانس پہنچ چکا تھا۔ کرانس میں فلارگ کے ایک دوست نے انہیں نہ صرف ایئر پورٹ سے ریسیو کیا تھا بلکہ ان کا مخصوص سامان بھی وہ چیکنگ کرائے بغیر ایئر پورٹ سے نکال لایا تھا۔ اس آدمی کا نام جانڈا تھے۔ جانڈا کا تعلق کنگ سے تھا جس کے بارے میں فلارگ نے عمران کو بتایا تھا۔

کنگ نے فلارگ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہر ممکن اور بھرپور مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا اور اس نے فلارگ سے یہ بھی کہا تھا کہ جب تک اس کے دوست کرانس میں ہوں گے اس وقت تک وہ اس کے مہمان ہوں گے اور وہ ان کی خدمت کرتا رہے گا۔ فلارگ نے عمران کی بھی کنگ سے بات کرا دی تھی تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ کرانس پہنچ کر اس سے بات کر سکے۔

کنگ سے بات کر کے عمران کو بے حد خوشی ہوئی تھی کیونکہ وہ

واقعی فلارگ کا اس قدر احسان مند تھا کہ فلارگ کے دوست ہونے کے ناطے وہ اس سے بھی خوش اخلاقی اور انتہائی مخلصانہ انداز میں پیش آیا تھا۔

کنگ کا ساتھی جانڈا، عمران اور اس کے ساتھیوں کو کرانس کے دارالحکومت کی ایک رہائشی کالونی میں لے آیا تھا جہاں کنگ نے ان کی رہائش کے لئے جدید اور شاہانہ انداز کی بنی ہوئی کوٹھی کا بندوبست کیا تھا۔ رہائش گاہ میں ملازمین کے ساتھ ان کی سہولت کی ہر چیز بہم پہنچائی گئی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھی اسی رہائش گاہ میں تھے۔ رہائش گاہ میں پہنچتے ہی کنگ نے عمران سے فون پر بات کی تھی اور اس نے کہا تھا کہ اسے جس چیز کی بھی طلب ہو یا وہ کچھ بھی چاہتا ہو تو وہ بلا جھجک جانڈا سے کہہ سکتا ہے۔ جانڈا الہ دین کے چراغ کے جن کی طرح اس کی ہر ضرورت پل بھر میں پوری کر دے گا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک کمرے میں بیٹھے مشن کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ جانڈا اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر وہ سب خاموش ہو گئے۔ جانڈا نے انہیں سلام کیا اور تیز تیز چلتا ہوا عمران کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا ایک لفافہ تھا۔

”یہ آپ کے لئے کنگ نے بھیجا ہے عمران صاحب“۔ جانڈا نے بڑے مؤدبانہ انداز میں لفافہ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے سر ہلا کر اس سے لفافہ لے لیا۔

''کیا ہے اس میں''.....عمران نے پوچھا۔
''پتہ نہیں۔ آپ خود کھول کر دیکھ لیں''..... جانڈا نے کہا تو عمران نے لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ لفافہ سیلڈ تھا۔ اس کے فرنٹ پر عمران کا نام لکھا ہوا تھا۔ عمران نے سائیڈ سے لفافہ پھاڑ کر کھولا اور اس میں دو انگلیاں ڈال کر ایک پیپر نکال لیا۔ یہ اے فور سائز کا پیپر تھا جس پر کمپیوٹر پرنٹڈ تحریر تھی۔ عمران تحریر پڑھنے لگا۔ تحریر میں لکھا تھا کہ عمران نے فلارگ سے جس سامان کا کہا تھا وہ منگوا لیا گیا ہے اور عمران جب چاہے جہاں چاہے اس سامان کی ڈیلیوری لے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مزید سامان اور مدد کے لئے جانڈا ہر وقت ان کے ساتھ رہے گا۔
''تم الہ دین ہو یا اس کے چراغ کے جن''.....عمران نے خط پڑھ کر اسے لپیٹ کر واپس لفافے میں ڈالتے ہوئے جانڈا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
''الہ دین۔ جن۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''..... جانڈا نے چونک کر کہا۔
''کسی زمانے میں ایک آدمی الہ دین ہوا کرتا تھا جسے ایک جادوئی چراغ مل گیا تھا۔ وہ جب بھی اس چراغ کو رگڑتا تھا ایک جن اس کے سامنے آ جاتا تھا اور وہ الہ دین کی ہر خواہش پوری کر دیتا تھا۔ تمہارے کنگ نے مجھ سے کہا تھا کہ تم الہ دین کے چراغ کے جن ہو تم چونکہ انسانی روپ میں ہو اس لئے میں تصدیق کر رہا

ہوں کہ تم واقعی جن ہو یا پھر الہ دین''......عمران نے کہا تو جانڈا بے اختیار ہنس پڑا۔
''کنگ نے آپ سے مذاق کیا ہو گا''..... جانڈا نے ہنس کر کہا۔
''مذاق ارے باپ رے۔ کہاں کنگ اور کہاں میں ایک معمولی گھسیارہ۔ کنگ بھلا مجھ سے کیوں مذاق کرنے لگا''.....عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔
''میں کنگ کا خاص آدمی ہوں۔ ان کے حکم پر آپ کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں''..... جانڈا نے کہا۔
''خاص آدمی۔ خاص تو بہت سے آدمی ہوتے ہیں اور جو کنگ کے وزیر، مشیر، درباری یا سپہ سالار ہوتے ہیں۔ اب ان خاص آدمیوں میں تمہاری کیا کیٹیگری ہے''..... عمران نے کہا تو جانڈا ایک بار پھر ہنس پڑا۔
''اس دور کے کنگز کے وزیر، مشیر، درباری اور سپہ سالار نہیں ہوتے۔ ان کے دست راست اور معاون ہوتے ہیں یا پھر ان کے محافظ خاص اور میں کنگ کا محافظ خاص ہوں یا آپ مجھے ان کا رائٹ ہینڈ سمجھ لیں''...... جانڈا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
''رائٹ ہینڈ۔ تو کیا کنگ کا رائٹ ہینڈ کٹا ہوا ہے جو تم اس کے رائٹ ہینڈ ہو''.....عمران نے آنکھیں پھیلا کر کہا۔
''نہیں۔ رائٹ ہینڈ کا مطلب ہے ان کا نمبر ٹو ہوں''۔ جانڈا

نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ٹو نمبر۔ ارے باپ رے۔ ٹو نمبر ہونے کا مطلب جانتے ہو''......عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... چانڈا نے حیرت سے کہا۔

''نمبر ٹو اس کو کہتے ہیں جو نہ ہی میں ہوتا ہے اور نہ شی میں''۔ عمران نے کہا تو چانڈا پہلے اسے حیرت سے دیکھتا رہا پھر عمران کی بات سمجھ کر وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''نہیں۔ میں زنخہ نہیں ہوں''...... چانڈا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا کیا بتا دیا ورنہ میں بلا وجہ تمہیں شکی نظروں سے دیکھتا رہتا''......عمران نے کہا تو چانڈا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اب میرے لئے کیا حکم ہے''...... چانڈا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس طرح مسکرایا نہ کرو ورنہ پھر تم پر شک ہو جائے گا''۔ عمران نے کہا تو چانڈا ہنس پڑا۔

''میں جاؤں''...... چانڈا نے پوچھا۔

''جانے سے پہلے چراغ دے جاؤ تاکہ میں جب بھی رگڑوں تم فوراً حاضر ہو جاؤ''......عمران نے کہا۔

''چراغ تو نہیں ہے البتہ میں نے آپ کو چراغ کا نمبر دے دیا ہے۔ جیسے ہی آپ اپنے سیل فون سے میرے چراغ پر کال کریں گے میں فوراً حاضر ہو جاؤں گا''...... چانڈا نے کہا تو اس کے

خوبصورت جواب پر عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ چانڈا کی مراد سیل فون سے تھی کہ عمران اس کے سیل فون پر کال کرے گا تو وہ فوراً اس کے پاس پہنچ جائے گا۔

''ٹھیک ہے جاؤ''......عمران نے کہا تو چانڈا نے اسے مخصوص انداز میں سلام کیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''اب کیا پروگرام ہے تمہارا''...... چانڈا کو باہر جاتے دیکھ کر جولیا نے پوچھا۔

''وہی جو پہلے تھا''......عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کیا''......جولیا کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

''شادی اور کیا''......عمران نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی جبکہ تنویر نے منہ بنا لیا اور باقی ممبران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''کس سے شادی''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہے ایک کیوٹ گرل جو ایک ہارڈ برادر کی سسٹر ہے''۔ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر جولیا کے چہرے پر رنگ سے بکھر گئے جبکہ تنویر نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کا نشانہ وہ اور جولیا ہی ہیں۔

''کیا تم اسے بے حد پسند کرتے ہو''...... جولیا نے اس کی طرف وارفتہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن وہ ہے کہ مانتی ہی نہیں''...... عمران نے اداس لہجے میں کہا۔

''کیا نہیں مانتی''...... جولیا نے کہا تو صالحہ اور فور سٹارز ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھنے لگے۔

''یہی کہ وہ مجھ سے شادی کر لے''...... عمران نے کہا۔

''تو تم اس سے پیار سے بات کرو۔ ہو سکتا ہے وہ مان ہی جائے''...... جولیا نے جواب دیا تو تنویر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہا ہو کہ وہ جولیا اور عمران کو ان باتوں سے کیسے روکے۔

''میں تو اس سے پیار سے ہی بات کرتا ہوں لیکن اس کے بھائی سے خوف آتا ہے کہ کہیں وہ میری بات سن کر غصے میں ہی نہ آ جائے اور مجھے گولی نہ مار دے''...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھ کر کہا۔

''شٹ اپ۔ بند کرو اپنی زبان۔ میں فضول باتیں سننے کا عادی نہیں ہوں''...... تنویر نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا تو عمران بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ارے۔ تمہیں کیا ہوا۔ میں تمہارے لئے تھوڑا ہی کہہ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''میں خوب سمجھتا ہوں تمہیں۔ تم یہ سب میرے لئے ہی کہہ رہے ہو نانسنس۔ ایسی باتوں میں ہمیشہ میں ہی تمہارا ہدف ہوتا

ہوں''۔ تنویر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''تنویر''...... جولیا نے تنویر کی طرف دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری مس جولیا لیکن مجھ سے یہ سب اب برداشت نہیں ہوتا''...... تنویر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا برداشت نہیں ہوتا۔ بولو''...... جولیا نے بھی غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ عمران......'' تنویر کہتے کہتے رک گیا۔

''کیا عمران۔ اب خاموش کیوں ہو گئے ہو۔ جواب دو''۔ جولیا نے طیش بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے اگر اپنی ہر بات میں مجھے ہی طنز کا نشانہ بنانا ہوتا ہے تو اس سے کہیں کہ یہ مجھے اپنے ساتھ نہ لایا کرے۔ یا پھر میں چیف سے کہہ کر سیکرٹ سروس کو ہی ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیتا ہوں''...... تنویر نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''کیا۔ کیا تم۔ عمران کی وجہ سے سیکرٹ سروس چھوڑ دو گے''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ میں یہاں سے واپس جاتے ہی چیف کو اپنا استعفیٰ دے دوں گا''...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چیف سے پہلے تم مجھے اپنا استعفیٰ دے دو۔ اس پر چیف کی منظوری میں خود لے لوں گی''...... جولیا نے کہا تو تنویر ہکا بکا رہ گیا۔ اس نے غصے میں یہ بات کر تو دی تھی لیکن جولیا اس

کی بات اس طرح اور فوراً مان جائے گی اس کا شاید اسے تصور بھی نہ تھا۔

''وہ میں۔ وہ وہ''...... تنویر نے آئیں بائیں شائیں کرنے والے انداز میں کہا۔

''وہ وہ۔ میں میں مت کرو نانسنس۔ چلو اٹھو اور ابھی لکھ کر دو مجھے استعفیٰ۔ میں تمہیں آج ہی یہاں سے واپس جانے کا حکم دیتی ہوں۔ چیف سے میں خود بات کر لوں گی۔ جاؤ جا کر اپنا سامان پیک کرو۔ فوراً''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو تنویر کے چہرے پر بوکھلاہٹ ناچنے لگی۔

''مم۔مم۔ میں یہ مشن مکمل کرنے کے بعد واپس جا کر چیف کو استعفیٰ دوں گا''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ جو فیصلہ ہونا تھا ہو چکا ہے۔ تم نے جو کام کل کرنا ہے وہ آج ہی ہو گا۔ میں ڈپٹی چیف ہونے کی حیثیت سے تمہیں فوری طور پر سیکرٹ سروس سے مستعفی ہونے کا حکم دے رہی ہوں۔ اپنا سامان اٹھاؤ اور یہاں سے واپس پاکیشیا چلے جاؤ''...... جولیا نے انتہائی برہمی سے کہا تو تنویر پریشانی کے عالم میں فور سٹارز اور عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ جیسے وہ ان سے مدد کی استدعا کر رہا ہو۔

''ارے ارے۔ میری کیوٹ کیٹ اچانک خونخوار شیرنی کیوں بن گئی ہے''...... عمران نے معاملہ بگڑتے دیکھ کر تیزی سے کہا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''شیرنی۔ میں تمہیں شیرنی دکھائی دیتی ہوں۔ انسانوں اور جانوروں میں تمیز نہیں ہے تمہیں''...... جولیا نے اس پر پلٹتے ہوئے کہا تو عمران اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

''ارے ارے۔ تم تو مجھ پر پلٹ پڑی ہو۔ میں نے کیا کیا ہے''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہاری وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ تمہیں ہی الٹی سیدھی باتیں کرنے کی عادت ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں نے ایسا کیا کہہ دیا میں تو جاگتی آنکھوں سے ایک خواب دیکھ رہا تھا۔ نجانے کس چیونٹی نے کاٹ لیا کہ میری آنکھیں کھل گئیں اور خواب ختم ہو گیا''...... عمران نے کہا۔

''تم۔ تم مجھے اب چیونٹی کہہ رہے ہو۔ کیا میں تمہیں چیونٹی دکھائی دیتی ہوں بولو''...... جولیا نے اور زیادہ غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے کب کہا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تو تم نے یہ کیوں کہا کہ تم خواب دیکھ رہے تھے اور تمہیں کسی چیونٹی نے کاٹ کر جگا دیا۔ بولو۔ جواب دو''...... جولیا نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

''تم نے مجھے کاٹا ہے کیا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم ابھی تک یہاں بیٹھے ہو۔ میں اپنا فیصلہ سنا چکی ہوں۔ اس

مشن میں تم ہمارے ساتھ کام نہیں کرو گے۔ تمہیں آج ہی اور ابھی یہاں سے جانا ہوگا''...... جولیا نے تنویر کو بیٹھے دیکھ کر ایک بار پھر غصے میں آتے ہوئے کہا تو تنویر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

''ایک منٹ۔ رکو''......عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا تو تنویر جو ڈھیلے قدموں بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا وہیں رک گیا۔ عمران کی سرد آواز سن کر جولیا بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیوں روکا ہے اسے تم نے۔ جب میں نے کہہ دیا کہ یہ اب ہمارے ساتھ کام نہیں کرے گا تو تم کون ہوتے ہو میرے فیصلے پر بولنے والے''...... جولیا نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

''تم کس حیثیت سے اسے مشن پر کام کرنے سے روک کر واپس جانے کا حکم دے رہی ہو''......عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں ڈپٹی چیف ہوں۔ چیف کے بعد مجھے یہ اختیار ہے کہ میں کوئی بھی فیصلہ کرسکوں''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''یہ فیصلہ تم پاکیشیا میں ہی کرسکتی ہو مس جولیانا فٹز واٹر''۔عمران نے غصے سے کہا تو جولیا سمیت سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران کے چہرے پر بھی اب غصے کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... جولیا نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو لیکن تم شاید بھول رہی ہو کہ اس مشن کا لیڈر میں ہوں اور یہ اختیار لیڈر کو حاصل ہے کہ وہ کسے اپنے ساتھ رکھے اور کسے ٹیم سے الگ کر دے۔ اس لئے عمران پر تمہارا حکم پاکیشیا میں چل سکتا ہے یہاں نہیں''......عمران نے غرا کر کہا۔ اس کی غراہٹ سن کر جولیا کا رنگ بدل گیا۔

''لل لل۔ لیکن......'' جولیا نے کہنا چاہا۔

''کوئی لیکن ویکن نہیں۔ اگر تم مجھے لیڈر نہیں سمجھتی تو ٹھیک ہے۔ اس مشن سے میں الگ ہو جاتا ہوں۔ تم اس ٹیم کی لیڈر بن جاؤ اور جسے چاہو ٹیم میں شامل کرلو اور جسے چاہو نکال دو۔ پھر مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا''......عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب''......صدیقی نے ان دونوں کو آپس میں لڑتے دیکھ کر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''تم خاموش رہو۔ تم بتاؤ جولیا۔ اگر تم لیڈر بننا چاہتی ہو تو پھر میں یہاں سے چلا جاتا ہوں۔ چیف کو میں خود ہی بتا دوں گا کہ میں نے اپنی مرضی سے یہ مشن چھوڑا ہے۔ اس معاملے میں چیف تم سے کوئی باز پرس نہیں کرے گا لیکن آئندہ میں سیکرٹ سروس کے کسی بھی مشن میں کام نہیں کروں گا''......عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

''یہ تم ٹھیک نہیں کر رہے ہو عمران''...... جولیا نے ہونٹ چباتے

ہوئے کہا۔

''کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط۔ اس کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ اگر تم نے یہاں اپنا حکم چلانا ہے تو میری طرف سے اللہ حافظ۔ گڈبائی''...... عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا مطلب۔ کہاں جا رہے ہو تم''...... جولیا نے اسے غصے سے اٹھتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ عمران طرح غصے میں آ گیا تھا اور اس انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا جیسے اس نے واقعی اس مشن سے الگ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہو۔

''دوسرے کمرے میں۔ جب تم کوئی فیصلہ کر لو تو مجھے بتا دینا''...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

''سنو۔ رکو۔ میری بات سنو''...... اسے دروازے کی طرف جاتے دیکھ کر جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران رک گیا۔

''بولو۔ سن رہا ہوں''...... عمران نے انتہائی روکھے لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری۔ رئیلی ویری سوری۔ میں غصے میں نجانے کیا کیا کہہ گئی تھی''...... جولیا نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ صرف میرے لئے کہہ رہی ہو یا تنویر کے لئے بھی''۔ عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''دونوں کے لئے۔ سوری تنویر''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ نہیں مس جولیا۔ کوئی بات نہیں۔ مجھے آپ کی باتوں پر غصہ نہیں آیا۔ آپ ڈپٹی چیف ہیں۔ آپ مجھے کوئی بھی حکم دے سکتی ہیں''...... جولیا کے سوری کہنے پر تنویر نے بوکھلا کر کہا۔

''جولیا کی جگہ اگر میں تمہیں حکم دوں تو''...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''تم ٹیم کے لیڈر ہو۔ میں تمہارا حکم بھی مانوں گا''...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر پندرہ کا پہاڑہ سناؤ۔ وہ بھی الٹا''...... عمران نے کہا تو نہ صرف تنویر بلکہ جولیا اور باقی سب بھی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران جو ابھی چند لمحے پہلے آگ کا گولا بنا ہوا تھا اب پھر سے معصوم اور بے ضرر سا دکھائی دے رہا تھا جس کے چہرے پر سوائے حماقتوں کے اور کچھ نہ تھا۔ عمران کے اس طرح لمحے میں بدلنے والے انداز پر وہ سب حیران رہ گئے۔

''تو آپ کا سارا غصہ مذاق تھا''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ جولیا، تنویر کے ساتھ مجھ پر بھی بھڑک اٹھی تھی۔ اس سے بچنے کا یہی طریقہ تھا کہ میں خود بھی غصے میں آ جاؤں۔ تم نے سنا تو ہوگا کہ جب عورتیں بولتیں ہیں تو بولتی ہی چلی جاتیں ہیں لیکن جب شوہر انہیں جھڑک دے تو ان کی زبان یکلخت بند ہو جاتی ہے میں نے یہاں وہی نسخہ استعمال کیا ہے اور نتیجہ دیکھ لو''۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے
جبکہ عمران کی بات سن کر جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔
''تو تمہارا یہ سارا غصہ محض ایک ڈرامہ تھا''...... جولیا نے اسے
گھورتے ہوئے کہا۔
''ہاں۔ اچھی اداکاری تھی نا میری''...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو جولیا نہ چاہتے ہوئے بھی یکلخت ہنس پڑی۔
''تمہیں سمجھنا واقعی مشکل ہے''...... جولیا نے ایک طویل سانس
لے کر کہا۔
''جس دن سمجھ لو گی اسی دن تنویر تمہارا ہاتھ خود ہی میرے ہاتھ
میں دے دے گا''...... عمران نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔
اس کی بڑبڑاہٹ اتنی تیز تھی کہ نہ صرف جولیا اور فور سٹارز بلکہ تنویر
نے بھی سن لی تھی۔
''کیا۔ کیا کہا تم نے''...... تنویر نے ایک بار پھر چیختے ہوئے
کہا۔
''کچھ نہیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں
سے کوئی مزید بات کرتا عمران تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔
پھر اس کی واپسی تقریباً دو گھنٹے بعد ہوئی۔
''چلو۔ ساری تیاری مکمل ہو گئی ہے۔ ہمیں ڈابلر جزیرے پر جانا
ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

مادام فلاویا نے مارگی کے بتائے ہوئے پتے پر جا کر سلارٹی
کے فلیٹ پر اچانک دھاوا بول دیا تھا اور سلارٹی کو سنبھلنے کا موقع ہی
نہیں دیا تھا۔ وہ اسے بے ہوش کر کے اپنے ٹھکانے پر لے آئی تھی
اور پھر اس نے سلارٹی کو ہوش میں لا کر اس کا جبراً منہ کھلوا کر اس
سے اپنے مطلب کی تمام معلومات حاصل کر لی تھیں۔
عمران کے ساتھ مل کر کام کرنے اور اسے ڈاج دینے کی بجائے
اس نے سلارٹی کے روپ میں ڈاؤس کلاٹ کے پاس جزیرہ ڈابلر
جانے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس کے لئے اسے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا
تھا۔ اسے جلد ہی ڈاؤس کلاٹ کی کال موصول ہوئی تھی جس نے
اسے فوری طور پر جزیرہ ڈابلر پہنچنے کا کہا تھا۔
مادام فلاویا تو تیار تھی۔ اس نے فوری طور پر سلارٹی کا میک
اپ کیا۔ اس نے ایسا خصوصی میک اپ کیا تھا جو کسی بھی صورت
میں نہ تو کسی میک اپ واشر سے واش کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی اس

میک اپ کو کسی کیمرے یا ریز سے چیک کیا جا سکتا تھا۔ مادام فلاویا نے سلارٹی کے بولنے کے انداز میں بھی مہارت حاصل کر لی تھی تاکہ جزیرے پر پہنچ کر وہ آسانی سے ڈاؤس کلاٹ کو دھوکہ دے سکے اور ڈاؤس کلارٹ کو اس پر شک نہ ہو کہ وہ سلارٹی نہیں ہے۔ مادام فلاویا نے جب سلارٹی کے لہجے میں ڈاؤس کلاٹ سے فون پر بات کی تو ڈاؤس کلاٹ کو اس پر معمولی سا بھی شک نہیں ہوا تھا۔ڈاؤس کلاٹ نے اسے کرانس کے ایک مخصوص ساحل پر بلایا تھا اور اس سے کہا تھا کہ جب وہ ساحل پر پہنچ جائے تو وہ اسے ٹرانسمیٹر کال پر بتا دے۔ وہ جزیرے سے خصوصی لانچ لے کر آئے گا اور اسے اپنے ساتھ لے جائے گا۔

مادام فلاویا فوری طور پر پالینڈ سے کرانس پہنچی اور پھر وہ ڈاؤس کلاٹ کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ گئی۔ ساحل کے مخصوص حصے میں جا کر اس نے ڈاؤس کلاٹ کو کال کی تو ایک گھنٹے میں ڈاؤس کلاٹ اسے ایک خصوصی لانچ میں لینے کے لئے پہنچ گیا۔ اپنے نادیدہ دشمن کا چہرہ دیکھ کر مادام فلاویا کا خون کھول رہا تھا۔ وہ چاہتی تو ڈاؤس کلاؤٹ کو وہیں ہلاک کر سکتی تھی لیکن چونکہ پاکیشیا سے حاصل کیا ہوا ایس ایچ فارمولا ڈاؤس کلاٹ کے پاس تھا جو ظاہر ہے اس نے ڈاہلر جزیرے پر رکھا ہوا تھا اس لئے مادام فلاویا اس کے ساتھ جزیرے پر پہنچ کر سب سے پہلے فارمولے کی ڈائری حاصل کرنا چاہتی تھی اس لئے وہ خاموشی سے ڈاؤس کلاٹ کے

ساتھ لانچ میں سوار ہو گئی۔

اسے دیکھ کر ڈاؤس کلاٹ بے حد خوش ہو رہا تھا۔ مادام فلاویا کا میک اپ اور اس کا بولنے کا انداز اس قدر پرفیکٹ تھا کہ ڈاؤس کلاٹ جیسے جہاندیدہ اور ذہین انسان کو اس پر معمولی سا شک بھی نہیں ہوا تھا۔ جزیرے پر پہنچ کر ڈاؤس کلاٹ نے سلارٹی کو سب سے پہلے کرنل رچرڈ سے ملایا۔ اس کا حسن دیکھ کر کرنل رچرڈ بھی اس پر فریفتہ ہو گیا۔ اس نے سلارٹی کو ڈاؤس کلاٹ کے ساتھ مستقل طور پر جزیرے پر رہنے کی اجازت دے دی تھی۔

چونکہ کرنل رچرڈ بھی اسے پسند کرنے لگا تھا اس لئے اس نے مادام فلاویا کو جزیرے کے ہر حصے پر آنے جانے کی اجازت دے دی تھی۔ مادام فلاویا جزیرے پر اطمینان سے گھوم پھر سکتی تھی۔ وہاں اسے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں تھا۔ وہ جزیرے کا مکمل نقشہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہتی تھی تاکہ جب وہ یہاں سے فارمولے کی ڈائری لے کر نکلے تو اسے راستے میں کسی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

''یہاں کے حفاظتی انتظامات تو واقعی بے حد شاندار اور فول پروف ہیں''...... مادام فلاویا نے کہا۔ وہ ڈاؤس کلاٹ اور کرنل رچرڈ کے ساتھ جزیرے کا راؤنڈ لگا کر اب سیکورٹی بلڈنگ کے آپریشن روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

''ہاں۔ ان انتظامات کی وجہ سے ہی یہ جزیرہ ناقابل تسخیر بنایا

گیا ہے تاکہ کسی ملک کا ایجنٹ یہاں نہ پہنچ سکے اور اگر وہ یہاں آ بھی جائے تو ہماری نظروں سے بچ نہ سکے'‘..... کرنل رچرڈ نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''لیکن میں ان انتظامات سے مطمئن نہیں ہوں'‘..... ڈاؤس کلاٹ نے کہا تو کرنل رچرڈ اور مادام فلاویا چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ کیا تمہیں ان انتظامات میں کوئی خامی دکھائی دیتی ہے'‘..... مادام فلاویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے جزیرے کے حفاظتی انتظامات دیکھتے تھے۔ اس کی نظر میں انتظامات واقعی ناقابل تسخیر تھے۔

''ہاں۔ بہت سی خامیاں ہیں'‘..... ڈاؤس کلاٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ جزیرے پر پہنچنا تو بہت دور کی بات ہے ان کی سمندر میں ہی ہلاکت یقینی امر ہے۔ وہ جزیرے تک کسی صورت نہیں پہنچ سکیں گے جزیرے کے چاروں طرف میزائل لانچر اور لیزر سسٹم نصب ہے۔ جزیرے کے چاروں طرف دو بحری میل کے اندر جیسے ہی کوئی بوٹ، لانچ، آبدوز یا بحری جہاز بھی داخل ہوگا وہ فوراً ہماری نظروں میں آ جائے گا اور خود کار لانچر اور بلاسٹنگ لیزر سسٹم حرکت میں آ جائیں گے اور یہ سسٹم سمندر کی گہرائی میں موجود طاقتور سے طاقتور آبدوز کو بھی تباہ کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں کون یہاں پہنچ سکے گا'‘..... کرنل رچرڈ نے منہ بنا کر کہا تو ڈاؤس کلاٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے۔ کیا میں نے کوئی مضحکہ خیز بات کی ہے'‘..... کرنل رچرڈ نے ڈاؤس کلاٹ کو ہنستے دیکھ کر اور زیادہ برا سا منہ بنا کر کہا۔

''ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جب دشمن ایجنٹ یہاں پہنچ جائیں گے تب میں بتاؤں گا کہ میں کیوں ہنسا ہوں'‘..... ڈاؤس کلاٹ نے کہا۔

''بہرحال تم جو چاہے سوچتے رہو۔ میں اپنے انتظامات سے مطمئن ہوں۔ البتہ ہمیں سارا کنٹرول سنبھالنا ہے اور چوبیس گھنٹے چیکنگ کرنی ہے'‘..... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''اوکے۔ ہم تیار ہیں'‘..... مادام فلاویا نے کہا۔ کرنل رچرڈ نے قریب پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر'‘..... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کرنل رچرڈ بول رہا ہوں'‘..... کرنل رچرڈ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم'‘..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''جیمسن کو میرے پاس بھیجو'‘..... کرنل رچرڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر'‘..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور

کرنل رچرڈ نے رسیور رکھ دیا۔

”کون ہے یہ جیمسن“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”یہ میرا نمبر ٹو ہے۔ میں نے اسے حکم دیا تھا کہ یہ نیول کمانڈنگ آفیسر سے یہاں کا مکمل چارج لے، لے اور ان کے نصب کئے ہوئے حفاظتی انتظامات کے تکنیکشنز سمجھ لے تاکہ ان کے جانے کے بعد اس جزیرے کی حفاظت کا سارا کنٹرول ہمارے ہاتھوں میں آ جائے“...... کرنل رچرڈ نے کہا تو مادام فلاویا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تمہیں معلوم ہے ڈاؤس کلاٹ کہ عمران کرانس پہنچ چکا ہے“۔ کرنل رچرڈ نے کہا تو اس کی بات سن کر ڈاؤس کلاٹ اور مادام فلاویا چونک پڑے۔ مادام فلاویا کا تو خیال تھا کہ عمران اور اس ساتھی ابھی پالینڈ میں ہی ہوں گے۔

”کیسے معلوم ہوا“...... ڈاؤس کلاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”عمران نے کرانس کے انڈر ورلڈ کنگ سے بات کی تھی جس نے اسے نہ صرف کرانس میں ویلکم کیا تھا بلکہ اس نے میرے اور تمہارے بارے میں ہر طرح کی معلومات بھی اسے فراہم کی تھیں اور کنگ نے ایک خصوصی چارٹرڈ طیارے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو کرانس بلایا تھا اور اسے اپنے کسی خفیہ ٹھکانے پر لے گیا تھا۔ میں چونکہ انڈر ورلڈ میں تم جیسے بے شمار افراد کے تعاون سے

اپنی پوزیشن مضبوط کرنا چاہتا ہوں اس لئے میں نے پالینڈ کے ساتھ ساتھ کارمن، گریٹ لینڈ اور کرانس کی انڈر ورلڈ میں بھی اپنے آدمی چھوڑ رکھے ہیں جو میرے لئے مخبری کا کام کرتے ہیں۔ ان میں ایک ایسا آدمی ہے جو بظاہر کرانس کے انڈر ورلڈ کے کنگ کے لئے کام کرتا ہے لیکن وہ اصل میں میرا آدمی ہے اور وہ میرے لئے کنگ کی مخبری کرتا ہے۔ اس نے ہی مجھے یہ ساری اطلاعات دی ہیں اور اب عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی وقت جزیرہ ڈابلر آنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہر لحہ تیار رہنے کی ضرورت ہے“...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

”اگر آپ کا ساتھی جانتا ہے کہ کنگ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کہاں رکھا ہوا ہے تو پھر آپ اس سے کہہ کر انہیں ہلاک کیوں نہیں کرا دیتے“...... مادام فلاویا نے کہا۔

”نہیں۔ اگر میرے ساتھی نے انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تو وہ کنگ کی نظروں میں آ جائے گا۔ میں ابھی اس آدمی کو کھونا نہیں چاہتا۔ مستقبل میں وہ میرے لئے کارآمد ثابت ہو سکتا ہے اور اس کی مدد سے میں کنگ کو بھی اپنی گرفت میں لے سکتا ہوں“...... کرنل رچرڈ نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ فوجی وردی میں تھا اور اس کے کاندھوں پر لگے سٹارز اسے کیپٹن ظاہر کر رہے تھے۔

''آؤ میجر جیمسن۔ بیٹھو''..... کرنل رچرڈ نے کہا تو آنے والا سر ہلا کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم نے نیول آفیسر سے تمام سسٹم کے فنکشنز سمجھ لئے ہیں''..... کرنل رچرڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یس سر۔ اس وقت جزیرے کی حفاظت کا تمام نظام میرے کنٹرول میں ہے''.....میجر جیمسن نے کہا۔

''اوکے۔تم ڈاؤس کلاٹ کو ساتھ لے جاؤ اور جزیرے کا سارا کنٹرول اس کے سپرد کر دو''.....کرنل رچرڈ نے کہا۔

''یس سر۔حکم کی تعمیل ہو گی۔ آیئے جناب''..... میجر جیمسن نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاؤس کلاٹ بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''میں بھی ان کے ساتھ جاؤں''..... مادام فلاویا نے پوچھا۔

''نہیں۔تم یہیں رکو''.....کرنل رچرڈ نے کہا تو مادام فلاویا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''سارے معاملے کو اچھی طرح سے سمجھ لینا ڈاؤس کلاٹ۔ میں نے میجر جیمسن کو ایک اہم کام سے دارالحکومت روانہ کرنا ہے۔ ان سسٹم کو یا تو میجر جیمسن سمجھ سکتا ہے یا پھر تم''..... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ میں سب کچھ سنبھال لوں گا''...... ڈاؤس

کلاٹ نے کہا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''ہمیں سٹور سے بھی رابطے میں رہنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی جزیرے کے کسی اور راستے سے وہاں پہنچ جائیں۔ ہم ان کا یہاں بیٹھے انتظار کرتے رہیں اور وہ سٹور میں جا کر وہاں سے فارمولا اُڑا لے جائیں''...... مادام فلاویا نے کرنل رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے تمہیں ہر جگہ کا راؤنڈ کرایا ہے۔تم جانتی ہو کہ کوئی بھی سیکورٹی زون سے گزرے بغیر سٹور میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر عمران اور اس کے ساتھی وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں''.....کرنل رچرڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''میں احتیاطاً کہہ رہی ہوں''...... مادام فلاویا نے کہا۔

''فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں سٹور انچارج میجر جیک سے مسلسل رابطے میں ہوں۔ اگر کوئی بات ہوئی تو وہ مجھے فوری اطلاع دے گا''..... کرنل رچرڈ نے کہا تو مادام فلاویا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ کرنل رچرڈ کو کسی طرح سٹور میں لے جانے کا سوچ رہی تھی تاکہ وہاں جاتے ہی وہ اپنا کام کر سکے اور کرنل رچرڈ کو یرغمال بنا کر میجر جیک سے کہہ کر سٹور سے ایس ایچ فارمولے کی ڈائری نکلوا سکے لیکن کرنل رچرڈ سٹور جانے کے لئے آمادہ ہی نہیں ہو رہا تھا اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے پاس پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل رچرڈ نے ہاتھ بڑھا کر

فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"لیس"...... کرنل رچرڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"جیرٹ بول رہا ہوں باس دارالحکومت سے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل رچرڈ نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"لیس۔ کوئی خاص بات ہے جیرٹ"...... کرنل رچرڈ نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ لگا لیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل رچرڈ کے ساتھ مادام فلاویا بھی اچھل پڑی۔

"گڈ شو۔ کہاں ہیں وہ اور تم نے انہیں کیسے ٹریس کیا۔ ان کی تفصیل کیا ہے"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"میں نے یہاں کنگ کے ایک آدمی جانڈا پر گہری نظر رکھی ہوئی تھی۔ میں نے اس کے لباس پر ڈبل پاور ڈیوائس لگا دی جو ایک بگ جیسی تھی۔ اس بگ کی مدد سے میں اسے آسانی سے چیک کر سکتا تھا۔ وہ کنگ کے حکم پر کرانس کے ایک مخصوص علاقے میں گیا تھا۔ کنگ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک انتہائی جدید اور وسیع کوٹھی میں رکھا ہوا ہے"...... جیرٹ نے کہا اور پھر وہ اسے اس رہائش گاہ کی تفصیل بتانے لگا جہاں عمران اور اس کے ساتھی ٹھہرے ہوئے تھے۔

"کتنے افراد ہیں وہ"...... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

"ان کی تعداد نو ہے سر۔ عمران سمیت چھ مرد اور دو عورتیں۔ جانڈا کی عمران سے تفصیلی بات ہوئی تھی۔ جو میں نے خود سنی ہے"...... جیرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تمہیں ان کی نگرانی کرنی ہے دور سے۔ ان کے قریب مت جانا اور نہ ہی کوئی مداخلت کرنا"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"لیس سر۔ جیسا آپ کا حکم۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس رہائش گاہ میں گیس کیپسول فائر کر کے انہیں بے ہوش کر سکتا ہوں یا پوری رہائش گاہ کو میزائلوں سے اڑا دیتا ہوں"...... جیرٹ نے کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ میں نے تم سے کہا ہے نا کہ تمہیں صرف ان کی نگرانی کرنی ہے۔ اگر تم اس کی گرفت میں آ گئے تو وہ تمہارے ذریعے جزیرے تک پہنچ جائیں گے اور پھر انہوں نے جزیرے کو ہی تباہ کر دینا ہے"...... کرنل رچرڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"لیس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... کرنل رچرڈ کی غصیلی آواز سن کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب وہ جزیرے پر آنے کی کوشش کریں تو مجھے فوراً اطلاع دینا"...... کرنل رچرڈ نے اسی انداز میں کہا۔

"لیس سر"...... جیرٹ نے جواب دیا۔

"وہ جن حلیوں میں روانہ ہوں ان کے قد کاٹھ اور لباس کی تم

نے مجھے تفصیل بتانی ہے''..... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''یس سر۔ جیسے ہی وہ جزیرے کی طرف روانہ ہوں گے میں آپ کو فوراً کال کر کے بتا دوں گا''..... جیرٹ نے کہا اور کرنل رچرڈ نے غصے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''نانسنس۔ خود کو نجانے کیا سمجھتے ہیں کہ ہر معاملے میں اپنی مرضی کرنا چاہتے ہیں جیسے خود کو مجھ سے برتر سمجھتے ہوں۔ نانسنس''..... کرنل رچرڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میرے خیال میں آپ کو جیرٹ کو ایک موقع دینا چاہئے تھا''..... مادام فلاویا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیسا موقع''..... کرنل رچرڈ نے چونک کر کہا۔

''یہی کہ وہ اس رہائش گاہ پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کرتا''..... مادام فلاویا نے کہا۔

''ہونہہ۔ عمران اس قدر تر نوالہ نہیں ہے جسے جیرٹ جیسا انسان شکار کر سکے۔ الٹا عمران اس کی گردن دبوچ لیتا اور وہ اس سے ہمارے بارے میں ہر بات اگلوا لیتا''..... کرنل رچرڈ نے کہا تو مادام فلاویا ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گئی۔

جانڈا، عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساحل کے ایک مخصوص حصے میں لے آیا تھا۔ اس طرف ایک جنگل تھا جو زیادہ بڑا تو نہیں تھا لیکن خاصا گھنا تھا۔ جانڈا انہیں مختلف راستوں سے گزارتا ہوا ساحل تک لے آیا جہاں ایک بوٹ موجود تھی۔ یہ ایک پرانی سی بوٹ تھی جس پر عموماً مچھیرے مچھلیاں کا شکار کرنے جاتے تھے۔ جانڈا کے کہنے پر عمران اور اس کے ساتھی اس بوٹ پر آ گئے۔ جانڈا نے بوٹ کے نیچے کیبن میں عمران کے مطلوبہ سامان کے ساتھ ایسے لباس بھی رکھوا لئے تھے جو عموماً مچھیرے پہنتے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے نیچے جا کر باری باری لباس بدل لئے تھے اور میک اپ کر لیا تھا۔ اب وہ شکل و صورت سے مچھیرے ہی دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے ہمراہ اور بھی افراد تھے جو جانڈا کے ساتھی تھے وہ سب بھی مچھیروں کے لباس میں تھے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی جب سمندر میں اتریں تو کسی کو اس

بات کا علم نہ ہو سکے کہ اس بوٹ میں مچھیرے نہیں ہیں۔

نیچے کیبن میں دو بڑے بڑے تھیلے بھی موجود تھے جن میں انتہائی جدید اسلحہ تھا اور تیراکی کے وہ لباس بھی تھے جو عمران نے خصوصی طور پر منگوائے تھے۔

عمران اور اس کے تمام ساتھی عرشے پر موجود تھے اور ان کے قریب ایک بڑا سا جال پڑا ہوا تھا جیسے وہ یہاں مچھلیوں کے شکار کے لئے آئے ہوں اور مناسب جگہ پر سمندر میں جال ڈالنا چاہتے ہوں۔ جانڈا نے انہیں بتایا تھا کہ کرانس کے ساحل کے اس حصے میں جھینگا مچھلی کا شکار کیا جاتا ہے اور اس موسم میں یہاں جھینگا مچھلی کثرت سے دستیاب ہوتی تھی۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ مچھیروں کے روپ میں ہمیں یہاں چیک نہیں کیا جائے گا''...... صدیقی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''ہم جس طرف جا رہے ہیں وہاں اور بھی بہت سی بوٹس اور لانچیں موجود ہوں گی جو یہاں جھینگا مچھلی کے شکار کے لئے موجود ہیں۔ اگر ان سب کی چیکنگ ہوئی تو ہماری بھی ہو سکتی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''کیا ہمیں چیک کرنے کے لئے کوسٹ گارڈز آئے گی''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ مچھیروں پر عموماً کوسٹ گارڈز ہی نظر رکھتی ہے لیکن

چونکہ ہم نے جزیروں کی طرف جانا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ریڈ روز ایجنسی کے ایجنٹس بھی یہاں لانچوں اور بوٹس پر موجود ہوں تو وہ بھی ہمیں چیک کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اگر وہ یہاں آئے تو پھر ہم ان کی نظروں سے اپنا اسلحہ کیسے بچائیں گے''...... خاور نے پوچھا۔

''ان کے آنے سے پہلے ہم پانی میں اتر چکے ہوں گے۔ ہمیں ان مچھیروں کی نظروں سے بھی بچنا ہے جو یہاں جھینگا مچھلی کے شکار کے لئے موجود ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر ہمیں تیراکی کے خصوصی لباس پہن لینے چاہئیں تاکہ خطرہ سر پر آنے سے پہلے ہی ہم پانی میں اتر سکیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ مناسب رہے گا۔ بلکہ تم سب نیچے جا کر تیراکی کے لباس پہن کر کمروں پر آکسیجن سلنڈر بھی لگا لو اور اسلحہ بھی تیار رکھو''...... عمران نے کہا۔

''اور تم''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں بھی تھوڑی دیر تک آ جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور نیچے کیبن میں چلے گئے۔ عمران نے سامنے میز پر پڑی ہوئی جدید اور انتہائی طاقتور دور بین اٹھائی اور اسے لے کر ڈیک کے پاس آ گیا۔ اس نے دور بین آنکھوں سے لگائی اور چاروں اطراف کا جائزہ لینے لگا۔ بوٹ چل پڑی

تھی۔ اسے خود جانڈا چلا رہا تھا۔ عمران نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ ڈابلر جزیرے پر جانا چاہتا ہے اس لئے جانڈا بوٹ مخصوص رفتار اور مخصوص راستوں پر سمندر میں دوڑا رہا تھا۔ جس طرف بوٹ بڑھ رہی تھی اس طرف عمران کو سمندر میں کئی بوٹس اور لانچیں دکھائی دے رہی تھیں جو ظاہر ہے ان مچھیروں کی ہی تھیں جو سمندر میں مچھلیوں کے شکار کے لئے آئے تھے۔

ان میں چند لانچیں نیوی کی بھی تھیں اور ایک ایسی بوٹ بھی دکھائی دے رہی تھی جس پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا گلاب بنا ہوا تھا۔ اس بوٹ کو دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہ ریڈ روز ایجنسی کی بوٹ ہوگی۔ اس بوٹ کو دیکھ کر عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور تیز تیز چلتا ہوا کنٹرول روم کی طرف بڑھ گیا۔

”جانڈا“...... عمران نے جانڈا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیس سر“...... جانڈا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”بوٹ یہیں روک دو۔ آگے خطرہ ہے۔ ہمیں یہیں سے پانی میں اترنا پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن یہاں سے تو ڈابلر جزیرہ کافی دور ہے“...... جانڈا نے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ تیراکی کے جوتوں پر فائر سلنڈر لگے ہوئے ہیں۔ ہم انہیں فل سپیڈ سے چلائیں گے تو جلد ہی اس جزیرے تک پہنچ جائیں گے“...... عمران نے کہا۔ یہ سلنڈر ایسے تھے جو پیروں

کے پاس ٹانگوں سے باندھ لئے جاتے تھے۔ ریموٹ کنٹرول ہاتھ میں رکھا جاتا تھا جس سے سلنڈر آن کیا جاتا تھا۔ سلنڈر سے شعلے نکلتے تھے اور ان کے پریشر سے تیرنے والے کی رفتار تیز ہو جاتی تھی۔ ریموٹ کنٹرول ہاتھ میں رکھ کر کوئی بھی تیراک پانی میں نہ صرف اپنا توازن برقرار رکھ سکتا تھا بلکہ ادھر ادھر مڑنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنی رفتار بھی کنٹرول کر سکتا تھا۔ یہ فائر سلنڈر عمران نے خصوصی طور پر منگوائے تھے تاکہ ان کی مدد سے وہ سمندر کے نیچے تیزی سے اپنا سفر کر سکیں اور جلد سے جلد جزیرہ ڈابلر تک پہنچ سکیں۔

”اوہ۔ ہاں۔ فائر سلنڈرز کی مدد سے آپ واقعی تیز رفتاری سے سفر کر سکتے ہیں اور ہمارے آکسیجن سلنڈر بھی ہلکے لیکن سپیشل ہیں جن سے آپ پانی کے اندر کئی گھنٹوں تک سانس لے سکتے ہیں“...... جانڈا نے کہا۔

”اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ بوٹ روکو تاکہ ہم یہیں اتر جائیں۔ باقی کا سفر ہم تیر کر طے کریں گے۔ تم اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے جا کر مچھلیوں کا شکار کھیلو تاکہ کوسٹ گارڈز اور خاص طور پر ریڈ روز کی لانچ والوں کو اس بوٹ پر شک نہ ہو“...... عمران نے کہا۔

”جی بہتر۔ میں بوٹ روک لیتا ہوں۔ آپ جا کر تیار ہو جائیں“...... جانڈا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کنٹرول روم سے نکل کر عرشے پر آیا اور پھر وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے موجود کیبن میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیراکی کا لباس پہن کر باہر آ رہا تھا۔ اس کے پیروں کے پاس دو سلنڈر بھی لگے ہوئے تھے جو ایک سپرنگ راڈ سے منسلک تھے تاکہ ٹانگوں پر بندھے ہونے کے باوجود وہ مڑنے کے لئے ریموٹ سے حرکت کر سکے۔ اس کے ساتھیوں نے پہلے ہی تیراکی کے لباس پہن لئے تھے اور گیس سلنڈر کمر پر باندھ لئے تھے۔ انہوں نے بھی ٹانگوں پر فائر سلنڈر باندھ لئے تھے۔ اب وہ تھیلے سے اسلحہ نکال کر آپس میں تقسیم کر رہے تھے۔

''یہ بوٹ کیوں رک رہی ہے''...... جولیا نے کہا کیونکہ اب بوٹ کی رفتار کم ہونے لگی تھی۔

''میں نے رکوائی ہے۔ ہمیں فوراً پانی میں اترنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیوں کیا ہوا''...... جولیا نے چونک کر کہا۔ باقی سب بھی چونک کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''سمندر میں ریڈ روز کی بھی لانچیں موجود ہیں۔ میں نے ایک لانچ دیکھی ہے اس پر ریڈ ڈاٹ گن لگی ہوئی ہے۔ ریڈ ڈاٹ گن کی مدد سے وہ کسی بھی لانچ اور بوٹ کو چیک کر سکتے ہیں۔ ریڈ ڈاٹ گن سے انہیں لانچ اور بوٹ میں موجود انسانوں کی تعداد کا بھی علم ہو سکتا ہے اور اسلحہ کا بھی پتہ چل سکتا ہے۔ اگر انہوں نے

ریڈ ڈاٹ لائٹ ہماری بوٹ پر فائر کر دی تو ہم ان کی نظروں سے نہیں چھپ سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو اب ہمیں کیا کرنا ہے''...... صالحہ نے پوچھا۔

''ہمیں یہیں سے سمندر میں ڈراپ ہونا ہے تاکہ ریڈ روز ایجنسی کی بوٹ اگر اس بوٹ پر ریڈ ڈاٹ فائر بھی کرے تو انہیں بوٹ میں انہی افراد کی تعداد کا علم ہو جو یہاں موجود ہیں''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عرشے پر بڑے بڑے ڈرم پڑے ہوئے تھے۔ وہ ان ڈرموں کے درمیان سے گزرتے ہوئے بوٹ کے عقبی حصے میں آ گئے۔ جانڈا نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بوٹ روکنے کی بجائے اس کی رفتار میں نمایاں کمی کر دی تھی تاکہ اگر دور سے نیوی والے دیکھیں تو انہیں بوٹ چلتی دکھائی دے۔

''چلو کود جاؤ''...... عمران نے کہا تو ان سب نے منہ میں آکسیجن پائپ لگائے۔ آنکھوں پر گاگل چڑھائیں اور ہاتھوں میں فائر سلنڈر کنٹرول کرنے والا لیور نما ریموٹ کنٹرول پکڑا اور پھر وہ ایک ایک کر کے پانی میں کودنے لگے۔ سب سے آخر میں عمران نے چھلانگ لگائی۔ پانی میں آتے ہی وہ تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ گہرائی میں پہنچتے ہی اس نے خود کو سنبھالا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف تیرتا چلا گیا۔ پانی صاف تھا اس لئے وہ آسانی سے ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ عمران کے اشارے پر ان سب نے

فائر سلنڈر آن کئے تو سلنڈروں سے آگ کے شعلے نکلنے لگے۔
عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال لیا۔ یہ جدید کمپاس تھا جس کی مدد سے عمران سمت کا تعین کر سکتا تھا۔

کمپاس دیکھ کر اس نے فائر سلنڈر کے ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس کیا اور پھر وہ تیزی سے تیرنے لگا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ نیچے سمندر کا پانی قدرے گدلا تھا اس لئے عمران نے دوسری جیب سے ایک طاقتور ٹارچ نکال لی اور پھر وہ ٹارچ کی روشنی میں تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ گدلا پانی ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھیوں نے بھی جیبوں سے ٹارچیں نکال کر روشن کر لیں اور پھر وہ سب ایک جیسی رفتار سے عمران کے پیچھے تیرتے چلے گئے۔ ریموٹ کنٹرول سے وہ فائر سلنڈرز کو آسانی سے کنٹرول کر رہے تھے۔ اپنی رفتار کو تیز رکھنے کے ساتھ ساتھ وہ دائیں بائیں مڑ بھی رہے تھے اور اپنا توازن بھی برقرار رکھ رہے تھے۔ مسلسل اور کافی دیر تیرنے کے بعد عمران کے ہاتھ میں موجود کمپاس پر سرخ رنگ کا ایک بلب سپارک ہونے لگا تو عمران نے پلٹ کر اپنے ساتھیوں کو اشارے کرنے شروع کر دیئے۔ اس کا اشارہ دیکھ کر اس کے ساتھیوں نے فائر سلنڈر آف کرنے شروع کر دیئے۔

عمران نے بھی فائر سلنڈر آف کیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو اشارے سے بتانے لگا کہ وہ جزیرے کے قریب پہنچ چکے ہیں اس

لئے اب انہیں فائر سلنڈرز سے سفر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ سب تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سمندر کی سطح کے قریب آ گئے اور انہیں دور ایک جزیرہ دکھائی دینے لگا۔ سمندر سے سر نکالتے ہی عمران نے منہ سے آکسیجن پائپ نکال لیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی پانی سے سر نکال لئے تھے۔

''یہی وہ جزیرہ ہے۔ اب ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ چلو اس جزیرے کی طرف''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور تیرتا ہوا جزیرے کی طرف بڑھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ جزیرے کے کنارے پر پہنچ گئے۔ جزیرے پر دور دور تک گھنی جھاڑیاں تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ارد گرد کا جائزہ لیا لیکن وہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہ سب چوکنے تھے۔ عمران جھاڑیاں پکڑتا ہوا جزیرے پر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے جزیرے پر آ گئے۔

''یہاں تو دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا''...... جولیا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی ہمیں ہر لحہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان سب نے جھاڑیوں میں چھپ کر اپنے کاندھوں سے تھیلے اور آکسیجن سلنڈر اتارنے شروع کر دیئے۔ اس کے بعد انہوں نے تیراکی کے لباس

اتارے اور پھر انہوں نے اپنے تھیلوں سے مشین گنیں نکال کر ہاتھ میں لے لیں اور تھیلے پشت پر باندھ لئے۔

''آؤ''...... عمران نے کہا اور تیزی سے جھاڑیوں میں آگے کی طرف رینگتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے رینگنے لگے۔ وہاں چونکہ درختوں کی بہتات تھی۔ دشمن ان درختوں میں بھی چھپے ہو سکتے تھے اس لئے وہ خاصے محتاط تھے۔ جھاڑیوں میں رینگتے ہوئے وہ درختوں کے جھنڈ سے نکل کر باہر آ گئے۔

''تنویر۔ تم کسی درخت پر چڑھ کر دیکھو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں دور نزدیک کوئی مچان یا سرچنگ ٹاور دکھائی دے جائے''...... عمران نے کہا تو تنویر نے سر ہلایا اور پلٹ کر تیزی سے ایک درخت کی طرف رینگ گیا اور پھر وہ درخت کے عقب میں جا کر تیزی سے اس پر چڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

''یہاں کوئی مچان یا سرچنگ ٹاور موجود نہیں ہے۔ البتہ ان بڑی بڑی چٹانوں کی دوسری طرف ایک بڑی عمارت موجود ہے جو بظاہر چاروں اطراف سے بند معلوم ہو رہی ہے''...... تنویر نے واپس آ کر بتایا۔

''گڈ شو۔ ہمیں اس عمارت کی طرف ہی جانا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب ایک بار پھر سامنے موجود بڑی بڑی چٹانوں کی طرف رینگتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ چٹانوں کی سائیڈوں سے گزر کر آگے آئے تو انہیں ایک بہت بڑی عمارت دکھائی دی۔

یہ عمارت پتھروں کی بنی ہوئی تھی۔ عمارت میں کوئی کھڑکی یا روشن دان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس عمارت میں کوئی کھڑکی اور روشن دان نہ ہو۔ وہ عمارت کے عقبی حصے میں تھے۔

''کیا یہ ریڈ روز ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہے''...... نے پوچھا۔

''ہاں اور سیکرٹ سٹور بھی اسی عمارت میں ہو گا۔ ہمیں اس عمارت میں داخل ہونا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس طرف تو عمارت میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیا ہم فرنٹ کی طرف جائیں گے''...... چوہان نے کہا۔

''فرنٹ کی طرف جاتے ہی ہم چیک ہو جائیں گے''...... صالحہ نے کہا۔

''چیک تو خیر ہم ہو جائیں گے لیکن ہمارا عمارت میں جانا ضروری ہے کیونکہ ہم یہاں اپنا مشن مکمل کرنے آئے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''چیک ہونے کی صورت میں ہم کیا کریں گے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''تنویر ایکشن''...... عمران نے کہا تو تنویر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ انہوں نے تھیلے سے اسلحہ نکالا اور آپس میں بانٹنا شروع کر دیا۔ اب ان کے پاس مشین گنیں، میزائل لانچر اور طاقتور بم تھے۔ وہاں چونکہ ہر طرف گھنی جھاڑیوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا اس

لئے وہ جھاڑیوں میں ایک بار پھر رینگنے لگے اور عمران کی سرکردگی میں عمارت کی فرنٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمارت کی سائیڈ سے گزرتے ہوئے وہ فرنٹ کی طرف آئے تو عمران نے ہاتھ سے انہیں رک جانے کا اشارہ کیا تو وہ سب رک گئے کیونکہ عمارت کے فرنٹ کی طرف بے شمار مسلح افراد موجود تھے جو تیزی سے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

''شاید ہمیں چیک کر لیا گیا ہے اور یہ ہماری تلاش میں ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک عمران سمیت ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کی آنکھوں کے سامنے تیز روشنی سی چمکی ہو۔ دوسرے لمحے اچانک ان کے جسموں سے توانائی سلب ہو گئی اور وہ بے جان ہو کر وہیں گر گئے اور ان کی آنکھوں کے سامنے تاریکی آ گئی۔ عمران نے سر جھٹک کر ذہن میں چھانے والی تاریکی دور کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ چند لمحوں بعد وہ تاریکی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

ڈابلر جزیرے کی بلڈنگ کے سیکورٹی ایریا کے اندر بنے ہوئے سیکورٹی آفس میں کرنل رچرڈ اپنی مخصوص نشست پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک کرسی پر ڈاؤس کلاٹ اور دوسری کرسی پر مادام فلاویا بیٹھی ہوئی تھی جو یہاں سلارٹی کے روپ میں موجود تھی۔ وہ سب عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل رچرڈ نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''کرنل رچرڈ بول رہا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''کلارک بول رہا ہوں چیف، کنٹرول روم سے''...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس کلارک۔ کیوں فون کیا ہے''...... کرنل رچرڈ نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

''جزیرے پر چند افراد کے داخلے کا کاشن ملا ہے چیف''۔ کلارک نے کہا تو کرنل رچرڈ بری طرح سے چونک پڑا۔

''جزیرے پر چند افراد۔ کیا مطلب''..... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا تو ڈاؤس کلاٹ اور مادام فلاویا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ کرنل رچرڈ نے فون کے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تا کہ ڈاؤس کلاٹ اور سلارٹی بھی ان کی باتیں سن سکیں۔

''یس چیف۔ میں کنٹرول روم میں جزیرے کی سرچنگ کر رہا تھا کہ اچانک مشین کے سرچنگ میٹر پر نمبر ابھرنے لگے اور مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ سرچنگ میٹر کے مطابق جزیرے پر آٹھ اجنبی افراد نے قدم رکھے ہیں''..... کلارک نے کہا۔

''تو تم نے انہیں چیک کیوں نہیں کیا نانسنس۔ کس طرف سے آئے ہیں وہ''..... کرنل رچرڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

''میں انہیں سرچ کر رہا ہوں چیف لیکن وہ سکرین پر کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں''..... کلارک نے کرنل رچرڈ کی چیختی ہوئی آواز سن کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ اگر اجنبی افراد جزیرے پر آئے ہیں اور سرچنگ میٹر پر تمہیں ان کی تعداد کا علم بھی ہوا ہے تو پھر وہ تمہیں سکرین پر دکھائی کیوں نہیں دے رہے''..... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''ان کے پاس شاید سلاؤنٹ ریز کو ڈاج دینے والا کوئی سائنسی آلہ موجود ہے چیف۔ اس آلے کی وجہ سے وہ مانیٹر نہیں ہو رہے

ہیں لیکن سرچنگ میٹر بدستور ان کا کاشن دے رہا ہے کہ وہ جزیرے پر موجود ہیں''..... کلارک نے جواب دیا۔

''کس طرف سے کاشن مل رہا ہے ان کا''..... کرنل رچرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سمت کا بھی پتہ نہیں چل رہا ہے چیف۔ میں انہیں ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں۔ وہ بدستور جزیرے پر موجود اور سرچنگ میٹر کے مطابق ان کے پاس بھاری اسلحہ بھی ہے لیکن اس کے باوجود نہ تو وہ جزیرے پر کہیں دکھائی دے رہے ہیں اور نہ ہی یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ان کے پاس کون سا اسلحہ ہے''۔ کلارک نے کہا تو کرنل رچرڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ڈاؤس کلاٹ اور مادام فلاویا کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا تم نے جزیرے کے اطراف میں سمندر کی چیکنگ کی ہے۔ وہاں کوئی بوٹ یا لانچ تو نہیں ہے''..... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

''نو چیف۔ میں نے کئی کلو میٹر تک کی چیکنگ کی ہے لیکن جزیرے کے اطراف میں کوئی بھی بوٹ یا لانچ موجود نہیں ہے۔ اگر اس طرف کوئی لانچ یا بوٹ آئی ہوتی تو جزیرے پر موجود آٹو میٹک لانچر خود بخود حرکت میں آ جاتے اور لانچ یا بوٹ میزائل کا نشانہ بن جاتی''..... کلارک نے جواب دیا۔

''تو پھر وہ جزیرے تک کیسے پہنچ گئے نانسنس''..... کرنل رچرڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سلاؤنٹ ریز سے بچنے کے لئے وہ شاید سمندر میں تیر کر آئے ہیں چیف۔ ہوسکتا ہے کہ انہیں جزیرے پر سلاؤنٹ ریز کا علم ہو گیا ہو اور وہ اس سے بچنے کے لئے خصوصی لباس پہن کر اور اینٹی ریز کا آلہ لے کر سمندر میں تیرتے ہوئے آ گئے ہوں''۔ کلارک نے کہا۔

''ڈاہلر جزیرے سے لانچوں اور بوٹس کو بیس بحری میل دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور کوئی بھی لانچ یا موٹر بوٹ اس حدود میں داخل نہیں ہوسکتی ورنہ وہ جزیرے کے حفاظتی سسٹم کا شکار بن جائے گی۔ جب اس دائرے میں کوئی موٹر بوٹ یا لانچ آئی ہی نہیں ہے تو پھر وہ تو افراد سمندر میں تیر کر اتنا فاصلہ کیسے طے کر سکتے ہیں۔ نانسنس''..... کرنل رچرڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

''لیس چیف۔ لیکن.....'' کلارک نے کہنا چاہا۔

''لیکن ویکن چھوڑو اور انہیں تلاش کرو۔ وہ جہاں بھی نظر آئیں فوراً ان پر اٹیک کرو اور انہیں ہلاک کر دو''..... کرنل رچرڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''کون ہو سکتے ہیں یہ''..... کرنل رچرڈ کو فون آف کرتے دیکھ کر ڈاؤس کلاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں۔ کسی اور میں تو

اتنی ہمت نہیں کہ وہ سمندر میں اتنا طویل فاصلہ تیر کر یہاں پہنچ سکیں''..... مادام فلاویا نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا ان کے لئے یہاں آنا اتنا ہی آسان ہے''۔ کرنل رچرڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''وہ احمق نہیں ہیں چیف کہ ایسے ہی منہ اٹھا کر چلے آئیں۔ انہیں ضرور اس جزیرے کے حفاظتی اقدامات کا علم ہو گیا ہو گا اور ٹارگٹ تک پہنچنے کے لئے وہ بیس بحری میل تو کیا پچاس بحری میل بھی تیر کر سفر کر سکتے ہیں۔ آپ عمران کو نہیں جانتے وہ انتہائی ذہین ہے۔ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے''..... مادام فلاویا نے کہا۔

''لیکن انہیں یہاں کے حفاظتی اقدامات کا کیسے علم ہو سکتا ہے''..... کرنل رچرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نیول ہیڈ کوارٹر سے یہ سب کچھ آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے چیف''..... ڈاؤس کلاٹ نے کہا۔

''ان تمام حفاظتی انتظامات کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ گئے ہیں تو پھر ہمیں فوراً الرٹ ہو جانا چاہئے۔ اگر وہ جزیرے پر ہیں تو پھر انہیں اس عمارت تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی''..... مادام فلاویا نے کہا۔

''ہونہہ۔ وہ جزیرے پر تو پہنچ گئے ہیں لیکن اس عمارت تک پہنچنا ان کے لئے آسان نہیں ہو گا۔ عمارت کے چاروں اطراف آٹو فائر ریز گنیں لگی ہوئی ہیں جو غیر متعلق افراد کے قریب آنے پر

فوراً ایکٹیو ہو جاتی ہیں اور دیواروں میں چھپی ہوئی گنوں سے ریز
فائر ہوتی ہے اور غیر متعلق افراد کو بے بس کر دیتی ہے اور ان کے
جسموں سے توانائی سلب کر لیتی ہے اور پھر وہ افراد حقیر کینچوئے بن
کر رہ جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں انہیں فوراً ہلاک کیا جا سکتا
ہے''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''اس کے باوجود ہمیں یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھے رہنا
چاہئے۔ آپ فورس کو حکم دیں کہ وہ جزیرے پر ہر طرف پھیل
جائے اور ان غیر متعلقہ افراد کو ٹریس کرے اور انہیں دیکھتے ہی
گولیاں مار دے''...... ڈاؤس کلاٹ نے کہا تو کرنل رچرڈ نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور پھر
اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ نمبر پریس کرتے ہی اس
نے فون کا لاؤڈر آن کر دیا۔

''میجر جیمسن بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی مردانہ آواز سنائی
دی۔

''کرنل رچرڈ بول رہا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے کرخت لہجے
میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ حکم''...... میجر جیمسن نے کرنل رچرڈ کی آواز سن
کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو میجر جیمسن۔ جزیرے پر ریڈ الرٹ کا اعلان کر دو۔ دشمن
ایجنٹ یہاں تباہی پھیلانے کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ کنٹرول روم

سے کلارک نے خبر دی ہے کہ جزیرے پر آٹھ افراد کی موجودگی کا
کاشن ملا ہے لیکن وہ کہاں سے اور کیسے جزیرے پر آئے ہیں اس کا
اسے بھی علم نہیں ہو سکا۔ اس لئے تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ
جزیرے پر پھیل جاؤ اور جو بھی اجنبی آدمی دکھائی دے اسے فوراً
ہلاک کر دو''...... کرنل رچرڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... میجر جیمسن نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جھاڑیوں اور چٹانوں کی انتہائی باریک بینی سے چیکنگ کرنا۔
وہ خود کو جھاڑیوں اور چٹانوں میں چھپا سکتے ہیں''...... کرنل رچرڈ
نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں سر۔ میں جزیرے کے ایک ایک چپے کا
جائزہ لوں گا''...... میجر جیمسن نے کہا۔

''اوکے''...... کرنل رچرڈ نے کہا اور اس نے رسیور کریڈل پر
رکھ دیا۔

''اس عمارت میں داخل ہونے کا کوئی ایمرجنسی وے ہے''۔
اچانک مادام فلاویا نے کہا تو کرنل رچرڈ اور ڈاؤس کلاٹ چونک کر
اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''تم نے بہت اہم سوال کیا ہے سلارٹی۔ تم واقعی ذہین ہو۔
عام طور پر ایسی عمارتوں میں ایمرجنسی وے رکھے جاتے ہیں لیکن یہ
عمارت میرے سامنے بنائی گئی ہے اور اس عمارت میں ایسے سسٹم

لگائے گئے ہیں جن کی وجہ سے یہاں کسی سیکرٹ یا ایمر جنسی وے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس عمارت میں داخل ہونے کا ایک ہی راستہ ہے جس کی سیکورٹی انتہائی ٹائٹ ہے“..... کرنل رچرڈ نے کہا۔

”میرے ذہن میں نجانے کیوں خطرے کا سائرن بج رہا ہے۔ کیوں نہ ہم ایک بار خود بھی باہر جا کر جزیرے کا راؤنڈ لگا لیں“۔ مادام فلاویا نے کہا۔

”اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تک میجر جیمسن اپنے آدمیوں کو لے کر سارے جزیرے پر پھیل چکا ہو گا اور اگر آنے والے افراد عمارت کے قریب پہنچے ہوتے تو وہ آٹو میٹک ریز گنوں کا شکار ہو گئے ہوتے“..... کرنل رچرڈ نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ تینوں چونک پڑے۔ کرنل رچرڈ نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

”یس۔ کرنل رچرڈ بول رہا ہوں“..... کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”کلارک بول رہا ہوں چیف“..... دوسری طرف سے کنٹرول روم کے انچارج کلارک کی آواز سنائی دی۔

”یس کلارک۔ کچھ پتہ چلا ان کا“..... کرنل رچرڈ نے اسی انداز میں کہا۔

”یس چیف۔ ان افراد کی تعداد آٹھ ہے۔ وہ عمارت کے فرنٹ کی طرف پہنچ گئے تھے اور پھر جیسے ہی انہوں نے حفاظتی لائن کراس کر کے عمارت کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو عمارت کی دیواروں میں چھپی ہوئی آٹو ریز گن سے ریز فائر ہوئی جس سے وہ سب ہٹ ہو کر بے ہوش ہو گئے“..... کلارک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ وہ جزیرے پر موجود اس قدر حفاظتی انتظامات کے باوجود یہاں کیسے پہنچ گئے“..... کرنل رچرڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس نے چونکہ لاؤڈر آن کر دیا تھا اس لئے ڈاؤس کلاٹ اور مادام فلاویا نے بھی کلارک کی بات سن لی تھی۔ وہ بھی بری طرح سے اچھل پڑے تھے۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں چیف۔ وہ سب جھاڑیوں میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں“..... کلارک نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ویری بیڈ۔ ہمارے تمام انتظامات دھرے رہ گئے اور وہ یہاں تک پہنچ گئے۔ رئیلی ویری بیڈ“..... کرنل رچرڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ غصے اور پریشانی سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

”میرے لئے کیا حکم ہے چیف۔ کیا ان بے ہوش افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دوں“..... کلارک نے پوچھا۔

”کون ہیں وہ۔ کیا تم نے ان کے چہرے دیکھے ہیں“..... کرنل رچرڈ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے پوچھا۔

"نو چیف۔ میں ابھی تک ان کے چہرے نہیں دیکھ سکا ہوں۔ لیکن مجھے ان کے جسم جھاڑیوں میں پڑے ہوئے صاف دکھائی دے رہے ہیں"...... کلارک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں میجر جیمسن سے بات کرتا ہوں۔ ریز فائر ہونے کی وجہ سے وہ سب کیچوؤں سے بھی بدتر حالت میں ہوں گے۔ وہ اپنی جگہ سے رینگ بھی نہیں سکتے۔ میجر جیمسن انہیں ڈارک روم میں پہنچا دے گا۔ جب تک میں ان سے یہ معلوم نہیں کر لیتا کہ وہ کون ہیں اور جزیرے کے حفاظتی انتظامات کو ڈاج دے کر یہاں تک کیسے پہنچے ہیں میں انہیں ہلاک نہیں کروں گا"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یس چیف۔ جیسے آپ کا حکم"...... کلارک نے کہا تو کرنل رچرڈ نے کریڈل پر ہاتھ رکھ کر کال ڈسکنکٹ کی اور پھر ہاتھ اٹھا کر ٹون آنے پر میجر جیمسن کو کال کرنے لگا۔

"یس سر"...... رابطہ ملتے ہی میجر جیمسن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میجر جیمسن۔ عمارت کے فرنٹ پر جھاڑیوں میں آٹھ افراد پڑے ہیں جو آٹو ریز گن کے فائر سے بے ہوش ہوئے ہیں۔ کیا تم نے انہیں دیکھا ہے"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں ان کے قریب ہی ہوں۔ میں آٹو ریز فائر ہونے کی آواز سن کر فوراً یہاں پہنچ گیا تھا۔ یہاں واقعی آٹھ افراد

بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جن میں دو عورتیں اور چھ مرد ہیں۔ ان کے بارے میں بتانے کے لئے میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی"...... میجر جیمسن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان سب کو اٹھاؤ اور فوراً ڈارک روم میں لے جا کر راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دو۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... میجر جیمسن نے جواب دیا تو کرنل رچرڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ ان کے سوا کسی میں اتنی ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ جزیرے کے حفاظتی انتظامات کو ڈاج دے کر یہاں پہنچ سکے"...... مادام فلاویا نے کہا۔

"یس چیف۔ سلارٹی ٹھیک کہہ رہی ہے۔ آپ کو انہیں فوراً ہلاک کر دینا چاہئے۔ وہ واقعی خطرناک ایجنٹ ہیں"...... ڈاوس کلاٹ نے کہا۔

"نہیں۔ میرے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ وہ آخر یہاں پہنچے کیسے ہیں اور انہوں نے حفاظتی انتظامات کو ڈاج کیسے دیا ہے۔ انہیں پہلے میرے سوالوں کے جواب دینے ہوں گے۔ اس کے بعد میں خود انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا"...... کرنل رچرڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو مادام فلاویا اور ڈاوس

کلاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر پندرہ منٹ بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل رچرڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"کرنل رچرڈ بول رہا ہوں"..... کرنل رچرڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"میجر جیمسن بول رہا ہوں سر"..... دوسری طرف سے میجر جیمسن کی آواز سنائی دی۔

"یس میجر"..... کرنل رچرڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے سر۔ ان سب کو ڈارک روم میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا گیا ہے"..... میجر جیمسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم آ رہے ہیں"..... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یس سر"..... میجر جیمسن کی آواز سنائی دی تو کرنل رچرڈ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"آؤ"..... کرنل رچرڈ نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاؤس کلاٹ اور مادام فلاویا اٹھ کھڑے ہوئے۔ کرنل رچرڈ نے اپنی میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک مشین پسٹل نکال کر اپنی جیب میں ڈالا اور پھر وہ میز کے پیچھے سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاؤس کلاٹ اور مادام فلاویا بھی اس کے پیچھے آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ڈارک روم میں داخل ہو رہے تھے۔ سامنے راڈز والی کرسیوں پر آٹھ افراد بے ہوشی کی حالت میں راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ ان کے سر ڈھلکے ہوئے تھے اور ان کے جسم یوں ڈھیلے

پڑے ہوئے تھے جیسے ان میں جان نہ ہو۔ وہاں چار مسلح افراد بھی موجود تھے۔ ان میں ایک میجر جیمسن تھا جبکہ تین اس کے ساتھی تھے۔ میجر جیمسن نے کرنل رچرڈ کو مؤدبانہ انداز میں سلیوٹ کیا۔

"کیا یہ میک اپ میں ہیں"..... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے سر۔ اگر آپ کہیں تو میں میک اپ واشر منگوا کر انہیں چیک کراؤں"..... میجر جیمسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ جب تک ان کے اصلی چہرے ہمارے سامنے نہیں آئیں گے۔ ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ یہ کون ہیں"..... کرنل رچرڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... میجر جیمسن نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف گیا اور آہستہ آواز میں ان سے کچھ کہنے لگا۔ اس کے ساتھی باہر گئے اور پھر وہ تھوڑی دیر بعد ایک جدید ترین اور انتہائی طاقتور میک اپ واشر لے کر آ گئے۔ میجر جیمسن کے کہنے پر اس کے ساتھی اس میک اپ واشر کے ذریعے راڈز والی کرسیوں پر جکڑے افراد کے میک اپ صاف کرنے کی کوشش کرنے لگے اور پھر یہ دیکھ کر کرنل رچرڈ، ڈاؤس کلاٹ اور مادام فلاویا حیران رہ گئے کہ یہ جدید ترین میک اپ واشر بھی ان افراد کے چہروں سے میک اپ صاف نہیں کر سکا تھا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ ان کے چہرے واش کیوں نہیں ہوئے"۔ کرنل رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میک اپ میں نہیں ہے سر۔ اگر یہ میک اپ میں ہوتے تو اس جدید میک اپ واشر کے سامنے ان کے میک اپ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتے تھے۔ ان کے میک اپ فوراً واش ہو جاتے اور ان کے اصل چہرے ہمارے سامنے ہوتے''...... میجر جیمسن نے کہا۔

''لیکن یہ عمران اور اس کے ساتھی تو نہیں ہیں''...... ڈاؤس کلاٹ نے کہا۔

''اگر یہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں تو کون ہیں یہ اور یہاں کیا کرنے آئے ہیں''...... کرنل رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کوئی اور گروپ ہو۔ عمران نے پہلے انہیں یہاں بھیج دیا ہو اور ان کے پیچھے وہ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ آ رہا ہو''...... ڈاؤس کلاٹ نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہے''...... مادام فلاویا نے کہا تو کرنل رچرڈ اور ڈاؤس کلاٹ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... کرنل رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں''...... مادام فلاویا نے کہا تو کرنل رچرڈ اور ڈاؤس کلاٹ اچھل پڑے۔

''کیا مطلب۔ تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی

ہی ہیں''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''ان کے قد کاٹھ اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ میں نے ان سب کو بہت قریب اور غور سے دیکھا ہے۔ میری نظریں دھوکہ نہیں کھا سکتیں''...... مادام فلاویا نے کہا تو کرنل رچرڈ اور ڈاؤس کلاٹ حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگے۔

''تم نے انہیں کب اور کہاں دیکھا ہے سلارٹی۔ کیا تم ان سے پہلے بھی مل چکی ہو''...... ڈاؤس کلاٹ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہاں آ کر کرنل رچرڈ نے مجھے جزیرے کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں ساری تفصیل بتائی تھی۔ اس نے مجھے ایک فائل دی تھی جس میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں۔ میں نے اس فائل کو غور سے پڑھا تھا۔ فائل میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جو تفصیلات لکھی ہیں ان کے مطابق یہی عمران اور اس کے ساتھی ہو سکتے ہیں''...... مادام فلاویا نے فوراً بات بناتے ہوئے کہا۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ جلدی میں وہ غلط بات کہہ گئی ہے۔ ڈاؤس کلاٹ اسے تیز نظروں سے گھور رہا تھا۔

''یہ تمہارا وہم بھی ہو سکتا ہے۔ جب تک ان کے اصلی چہرے میرے سامنے نہیں آ جاتے میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''جدید ترین میک اپ واشر ان کے چہرے صاف نہیں کر سکا ہے تو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ میک اپ میں ہیں یا نہیں''..... ڈاؤس کلاٹ نے کہا۔

''سر میرے پاس وائٹ ریز پنسل ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس سے چیک کروں کہ یہ میک اپ میں ہیں یا نہیں''..... میجر جیمسن نے کہا تو وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''وائٹ ریز پنسل۔ کیا مطلب۔ یہ وائٹ ریز پنسل کیا ہے''۔ کرنل رچرڈ نے حیران ہو کر کہا۔ میجر جیمسن نے ایک چھوٹا سا قلم نکالا جو کسی پنسل جیسا تھا۔ قلم کی پنسل جیسی نوک نکلی ہوئی تھی اور اس کے پچھلے حصے پر ایک بٹن لگا ہوا تھا۔

''یہ جدید پنسل ہے جناب۔ اس پنسل کی مدد سے کسی بھی انسانی چہرے کے بارے میں پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ میک اپ میں ہے یا نہیں''..... میجر جیمسن نے کہا۔

''کیا اس پنسل سے یہ بھی پتہ چل سکتا ہے کہ یہ کون سے میک اپ میں ہیں اور اس میک اپ کو کیسے واش کیا جا سکتا ہے''۔ مادام فلاویا نے پوچھا۔

''نو مادام۔ اس پنسل سے صرف میک اپ میں ہونے یا نہ ہونے کا پتہ چلتا ہے اور کچھ نہیں''..... میجر جیمسن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم چیک کرو۔ پہلے یہ تصدیق تو ہو جائے کہ یہ میک اپ میں ہیں یا نہیں پھر ان کے میک اپ واش کرنے کا

طریقہ بھی ڈھونڈ لیا جائے گا''..... کرنل رچرڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو میجر جیمسن آگے بڑھا اور اس نے قطار میں موجود پہلے آدمی کے قریب جا کر پنسل کی نوک اس کی پیشانی پر رکھی ساتھ ہی اس نے پنسل کے پیچھے موجود بٹن کو پریس کیا تو پنسل پر موجود سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا ساتھ ہی پنسل سے سیٹی کی آواز سنائی دی۔

''یہ میک اپ میں ہے جناب''..... میجر جیمسن نے کہا تو کرنل رچرڈ نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''باقی سب کو بھی چیک کرو''..... کرنل رچرڈ نے کہا تو میجر جیمسن باری باری سب کی پیشانیوں پر پنسل کی نوک لگا کر ان کے میک اپ چیک کرنے لگا۔

''سب کے سب میک اپ میں ہیں لیکن حیرت ہے۔ اس قدر جدید ترین میک اپ واشر سے ان کے میک اپ واش کیوں نہیں ہوئے ہیں۔ یہ میک اپ واشر تو لمحوں میں میک اپ واش کر سکتا ہے''۔ کرنل رچرڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے انہوں نے اس مشین سے بھی جدید میک اپ کیا ہے اسی لئے مشین سے ان کے میک اپ واش نہیں ہوئے ہیں''۔ میجر جیمسن نے کہا۔

''تو پھر کیسے ہوں گے ان کے میک اپ واش۔ میک اپ واش نہ ہوئے تو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ کون ہیں''..... کرنل رچرڈ نے

پوچھا۔

''یہ عمران کا کیا ہوا میک اپ ہے۔ جسے صاف کرنا ناممکن ہے''...... مادام فلاویا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو ڈاؤس کلاٹ اور کرنل رچرڈ ایک بار پھر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی جانتی ہو۔ کیسے''...... ڈاؤس کلاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کرنل رچرڈ بھی حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''میں نے بتایا ہے نا کہ میں نے سب کچھ فائل میں پڑھا تھا''...... مادام فلاویا نے منہ بنا کر کہا۔

''لیکن یہ سب تو اس فائل میں نہیں ہے''...... ڈاؤس کلاٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھ پر شک کرنے کی بجائے ان کی طرف دھیان دو۔ مجھے پورا یقین ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں اور ہمارے پاس اچھا موقع ہے۔ انہیں اسی حالت میں گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے ورنہ انہیں اگر موقع مل گیا تو یہ الٹا ہم پر حاوی ہو جائیں گے''۔ مادام فلاویا نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جب تک ان کی اصلیت کا پتہ نہیں چل جاتا میں انہیں ہلاک نہیں کروں گا''...... کرنل رچرڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''انہیں ہلاک کرنے کے بعد بھی آپ ان کے میک اپ واش

کرا سکتے ہیں''...... مادام فلاویا نے جواباً منہ بنا کر کہا۔

''لیکن اس بات کا پتہ کیسے چلے گا کہ یہ جزیرے تک کیسے پہنچے ہیں اور انہوں نے حفاظتی انتظامات کو ڈاج کیسے دیا ہے''...... کرنل رچرڈ نے سر جھٹکتے ہوئے کہا تو مادام فلاویا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''تو کیا آپ انہیں ہوش میں لانا چاہتے ہیں''...... مادام فلاویا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب یہ خود بتائیں گے کہ یہ کون ہیں۔ ان کے میک اپ کیسے صاف ہو سکتے ہیں اور یہ یہاں تک کیسے پہنچے ہیں''۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

''اگر ہوش میں آ کر انہوں نے کایا پلٹ دی تو''...... مادام فلاویا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں۔ ہوش میں آنے کے باوجود یہ اپنی جگہ سے حرکت بھی نہیں کر سکیں گے۔ پھر یہ کایا کیسے پلٹ سکتے ہیں''...... ڈاؤس کلاٹ نے منہ بنا کر کہا۔

''تو تم بھی انہیں ہوش میں لانے کے حامی ہو''...... مادام فلاویا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں بھی یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آخر انہوں نے جزیرے پر پہنچنے کے لئے کون سا راستہ اختیار کیا ہے اور جزیرے پر موجود حفاظتی سسٹم نے انہیں نقصان کیوں نہیں پہنچایا''...... ڈاؤس کلاٹ

نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی''...... مادام فلادیا نے کہا۔

''میجر جیمسن''......کرنل رچرڈ نے کہا۔

''یس سر''......میجر جیمسن نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''انہیں ہوش میں لاؤ''......کرنل رچرڈ نے کہا۔

''یس سر''...... میجر جیمسن نے کہا اور اس نے اپنے لباس کی جیب سے ایک لمبے منہ والی بوتل نکال لی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر وہ راڈز والی کرسیوں پر جکڑے بے ہوش افراد کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے قطار میں پہلے نمبر پر موجود ایک نوجوان کے قریب آ کر بوتل کا منہ اس کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو میجر جیمسن نے بوتل فوراً اس کی ناک سے ہٹا لی اور دوسرے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باری باری سب افراد کی ناک سے بوتل کا منہ لگایا اور جیسے ہی ان کے جسموں میں حرکت کے آثار پیدا ہوتے وہ بوتل ہٹا لیتا۔

''کب تک ہوش آئے گا انہیں''......کرنل رچرڈ نے میجر جیمسن کو پیچھے ہٹتے دیکھ کر پوچھا۔

''پانچ منٹ لگیں گے سر''...... میجر جیمسن نے کہا تو کرنل رچرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ غور سے ان افراد کی طرف دیکھنے لگا جن کے جسموں میں اب واضح حرکت ہونی شروع ہو گئی تھی۔

جس طرح اندھیرے میں جگنو سا چمکتا ہے اسی طرح روشنی کا ایک نقطہ سا عمران کے ذہن میں ابھرا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور عمران کے ذہن میں چھائے ہوئے تاریکی کے بادل تیزی سے چھٹتے چلے گئے۔ جب اس کا ذہن مکمل طور پر بیدار ہوا تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے اور دوسرا یہ کہ اس کے جسم میں معمولی سی حرکت ہوئی تھی۔ اسے بدستور یہی محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا سارا جسم مفلوج ہے۔

اس کے دماغ کو زور دار جھٹکا لگا اور اس نے آنکھیں کھولتے ہی ماحول کا ادراک کرنا شروع کر دیا۔ اس نے سر گھما کر دیکھا تو اسے اپنے ساتھی بھی راڈز والی کرسیوں پر جکڑے دکھائی دیئے جن کے جسموں میں حرکت ضرور تھی لیکن وہ ابھی ہوش میں نہیں آئے تھے۔

عمران کے سامنے ایک عورت اور سات مرد کھڑے تھے۔ ان میں سے چار افراد کے پاس مشین گنیں تھیں جو انہوں نے کاندھوں سے لٹکا رکھی تھیں۔ نوجوان لڑکی اور تین مرد ان کے بالکل سامنے ہی تھے۔ عمران کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کی طرح چل رہا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی جیسے ہی عمارت کی سائیڈ سے ہوتے ہوئے فرنٹ کی طرف پہنچے اچانک ان پر کوئی ریز فائر ہوئی اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں سے جان نکل گئی ہو۔ وہ سب وہیں بے ہوش ہو گئے تھے۔

اب بھی عمران کو یہی محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں جان نام کی کوئی چیز نہ ہو اور وہ زندہ لاش ہو۔ لڑکی اور اس کے ساتھی ان سب کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں عمران نے اپنے تمام ساتھیوں کو ہوش میں آتے دیکھا۔ ہوش میں آتے ہی ان سب کا وہی حال ہوا تھا جو عمران کا تھا۔

''تم میں عمران کون ہے''...... ایک بھاری بھرکم اور مضبوط جسم والے ادھیڑ عمر آدمی نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''کون عمران''...... عمران نے انجان بن کر کہا۔

''تم سب میک اپ میں ہو اور مجھے یقین ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ہم یہ تصدیق تو کر چکے ہیں کہ تم سب میک اپ میں ہو لیکن کوشش کے باوجود ہم تمہارے میک اپ

واش نہیں کر سکے ہیں۔ اب تم بتاؤ کہ تم نے کس قسم کے میک اپ کر رکھے ہیں جو ہماری جدید میک اپ واشر مشین سے بھی واش نہیں ہوئے ہیں اور پھر یہ بتاؤ کہ تم سب اس جزیرے تک کیسے پہنچے ہو''...... کرنل رچرڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں کرنل رچرڈ ہوں۔ یہ میرے دوست ہیں ڈاؤس کلاٹ اور سلارٹی۔ میرا تعلق کرانس کی ریڈ روز ایجنسی سے ہے اور میں اس ایجنسی کا چیف ہوں''...... کرنل رچرڈ نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''میرا نام مائیک ہے۔ یہ سب میرے ساتھی ہیں اور ہمارا تعلق کراسٹ ایجنسی سے ہے۔ ہم یہاں ایک مجرمہ کا تعاقب کرتے ہوئے آئے تھے''...... عمران نے کہا تو کرنل رچرڈ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''مجھے ڈاج دینے کی کوشش کر رہے ہو''...... کرنل رچرڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں بھلا تمہیں ڈاج کیوں دوں گا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کس ملک کے لئے کام کرتے ہو''...... کرنل رچرڈ نے پوچھا۔

''پالینڈ کے لئے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''پالینڈ کے لئے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اتنا احمق ہوں کہ

مجھے یہ معلوم نہیں ہوگا کہ پالینڈ میں کون کون سی ایجنسیاں کام کرتی ہیں''...... کرنل رچرڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا تم پالینڈ کی تمام ٹاپ سیکرٹ ایجنسیوں کے بارے میں جانتے ہو''...... عمران نے بھی جواباً اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب''...... کرنل رچرڈ نے چونک کر کہا۔

''مطلب یہ کہ پالینڈ کی بہت سی ایسی ایجنسیاں ہیں جو ٹاپ سیکرٹ ہیں اور یہ ایجنسیاں سوائے پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کے کسی کو جواب دہ نہیں ہیں پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ تم پالینڈ کی تمام ایجنسیوں کے بارے میں جانتے ہو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو کرنل رچرڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم نے کہا ہے کہ تم یہاں کسی مجرمہ کا تعاقب کرتے ہوئے آئے ہو۔ کون ہے وہ مجرمہ اور اس کا اس جزیرے پر کیا کام''۔ ڈاؤس کلاٹ نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''راسکل گرل کے بارے میں جانتے ہو''...... عمران نے کہا تو ڈاؤس کلاٹ کے ساتھ ساتھ مادام فلاویا بھی چونک پڑی اور غور سے عمران کی طرف دیکھنے لگی لیکن عمران کی نظریں اس پر نہیں تھیں۔

''مادام فلاویا''...... ڈاؤس کلاٹ نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا وہ اس جزیرے پر ہے لیکن وہ اس جزیرے پر کیسے آ سکتی ہے''...... ڈاؤس کلاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہنس کیوں رہے ہو''...... کرنل رچرڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا تمہیں بھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ راسکل گرل یہاں موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم شاید پاگل ہو۔ اس جزیرے پر میری اجازت کے بغیر ایک پرندہ تک پر نہیں مار سکتا اور تم کہہ رہے ہو کہ راسکل گرل یہاں ہے''...... کرنل رچرڈ نے سر جھٹکتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''تم غلط کہہ رہے ہو کرنل رچرڈ۔ تمہاری اجازت کے بغیر اگر کوئی پرندہ بھی اس جزیرے پر پر نہیں مار سکتا تو پھر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں کیسے پہنچ گیا اور مجھ سے پہلے راسکل گرل یہاں کیسے آ گئی''...... عمران نے کہا تو کرنل رچرڈ چونک پڑا۔

''ہاں بتاؤ۔ تم یہاں کیسے پہنچے ہو اور تم نے اس جزیرے کے حفاظتی انتظامات کو ڈاج کیسے دیا ہے۔ بولو''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''اگر راسکل گرل جیسی کرمنل تمہارے حفاظتی انتظامات کو ڈاج دے کر یہاں پہنچ سکتی ہے تو پھر میں اور میرے ساتھیوں کے لئے بھلا کیا مسئلہ ہو سکتا ہے''...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے

کہا۔

''تم بار بار راسکل گرل کا نام لے رہے ہو۔ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ راسکل گرل یہاں موجود ہے''...... مادام فلاویا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''یہ تم کہہ رہی ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو مادام فلاویا اسے گھور کر رہ گئی۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... ڈاوس کلاٹ غرایا۔

''حیرت ہے۔ تم اتنے بڑے گینگسٹر ہو اور کسی زمانے میں خود ڈان تھے۔ تم نے راسکل گرل کو بار بار ڈاج دیا اور اس کے گینگ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ وہی راسکل گرل تمہارے ساتھ ہے اور تمہیں اس کا علم ہی نہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ سلارٹی ہی راسکل گرل ہے''...... عمران کی نظریں سلارٹی پر جمی دیکھ کر کرنل رچرڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیا۔ یہ کیا بکواس ہے۔ میں اور راسکل گرل۔ یہ جھوٹ ہے۔ سراسر جھوٹ''...... مادام فلاویا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں تمہارے ہی پیچھے آیا ہوں راسکل گرل۔ تم دوسروں کو دھوکہ دے سکتی ہو مجھے نہیں''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ میں راسکل گرل ہوں۔ بولو۔ جواب دو''...... مادام فلاویا نے چیختے ہوئے کہا۔

''تمہارے بارے میں ثبوت میں انہیں بعد میں فراہم کروں گا

پہلے میں کرنل رچرڈ سے بات کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیا بات کرنا چاہتے ہو تم مجھ سے''...... کرنل رچرڈ نے چونک کر کہا۔

''میں تمہیں اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق کراسٹ ایجنسی سے ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کیسے دلاؤ گے مجھے یقین''...... کرنل رچرڈ نے چونک کر کہا۔

''جب تم میرا اصل چہرہ دیکھو گے تو تمہیں میری باتوں پر خود ہی یقین آ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''اصل چہرہ۔ کیا مطلب''...... کرنل رچرڈ نے چونک کر کہا۔

''میں اور میرے ساتھی میک اپ میں ہیں۔ میرے ساتھی تو شاید تمہارے لئے انجان ہوں گے لیکن میرا چہرہ تمہارے لئے انجان نہیں ہوگا۔ میرا میک اپ صاف کراؤ اور خود ہی دیکھ لو کہ میں کون ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''میں نے جدید میک اپ واشر سے تمہارا چہرہ صاف کرنے کی کوشش کی تھی لیکن......'' میجر جیمسن نے کہا۔

''لیکن تمہیں یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں میک اپ میں ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تم اور تمہارے سارے ساتھی میک اپ میں ہیں۔ جدید میک اپ میں جو اس جدید میک اپ واشر سے بھی واش نہیں

ہوئے ہیں"...... میجر جمسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ خصوصی میک اپ ہے۔ جسے کسی لوشن یا میک اپ واشر سے صاف نہیں کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیسے صاف ہو گا یہ میک اپ"...... کرنل رچرڈ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں چھوٹا سا عمل کرنا پڑے گا"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"عمل۔ کیسا عمل"...... کرنل رچرڈ نے چونک کر کہا۔

"یہاں نیم گرم پانی کا پیالہ منگواؤ۔ اس میں نمک اور پارے کے چند قطرے ڈالو اور اسے دس منٹ پڑا رہنے دو۔ اس کے بعد اس پانی کو ہمارے چہروں پر لگا دو۔ اس کے بعد کیا کرنا ہے یہ میں بعد میں بتاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا اس طرح تمہارا میک اپ صاف ہو جائے گا"...... کرنل رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہو گا"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہلے تمہارا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم دشمن ایجنٹ نکلے تو یاد رکھنا میں سب سے پہلے تمہیں گولی ماروں گا"۔ کرنل رچرڈ نے غرا کر کہا۔

"انہیں زندہ رکھ کر تم بہت بڑی غلطی کر رہے ہو کرنل رچرڈ۔ میں کہتی ہوں انہیں ابھی اور اسی وقت گولیاں مار دو۔ ان کے مرنے

کے بعد ان کے میک اپ چیک کرتے رہنا"...... مادام فلاویا نے چیختے ہوئے کہا۔

"جس طرح ہمارے میک اپ صاف ہوں گے اسی طرح اس کا بھی چہرہ صاف کرنا۔ راسکل گرل تمہارے سامنے آ جائے گی"۔ عمران نے کہا تو مادام فلاویا غرا کر رہ گئی۔ ڈاؤس کلاٹ غور سے مادام فلاویا کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"تم میری طرف ایسی نظروں سے کیا دیکھ رہے ہو نانسنس۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ یہ تمہیں اور کرنل رچرڈ کو ڈاج دینے کی کوشش کر رہے ہیں"...... مادام فلاویا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں"۔ ڈاؤس کلاٹ نے اس کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ اسی طرح دوسروں کو احمق بناتے ہیں اور پھر موقع ملتے ہی بازی پلٹ کر اپنے حق میں کر لیتے ہیں"...... مادام فلاویا نے کہا۔

"سلارٹی کو پکڑو اور اسے بھی راڈز والی کرسی پر جکڑ دو"۔ اچانک کرنل رچرڈ نے کہا تو مادام فلاویا بری سُرح سے اچھل پڑی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی دو مسلح افراد نے کاندھوں سے مشین گنیں اتاریں اور اس کے پہلو سے لگا دیں۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو کرنل۔ میں راسکل گرل نہیں ہوں۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے"...... مادام فلاویا نے بوکھلائے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"میجر جیمسن ۔ وائٹ پنسل سے چیک کرو کہ یہ میک اپ میں ہے یا نہیں"..... کرنل رچرڈ نے مادام فلاویا کی بات نظر انداز کرتے ہوئے میجر جیمسن سے کہا تو میجر جیمسن نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب سے وائٹ پنسل نکال کر مادام فلاویا کی طرف بڑھا۔ یہ دیکھ کر مادام فلاویا کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں دو قدم پیچھے ہٹی لیکن اس کے پیچھے مسلح افراد مشین گنیں لئے کھڑے تھے۔

"تمہارا خوف ظاہر کر رہا ہے کہ یہ جو کہہ رہا ہے ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تم سلارٹی نہیں ہو"..... ڈاؤس کلاٹ نے مادام فلاویا کو گھورتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھ کر مادام فلاویا ساکت ہو گئی۔ اس کے پیچھے دو مسلح افراد موجود تھے اور اب ڈاؤس کلاٹ کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل تھا۔ اس لئے وہ اپنی جگہ سے حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس کی ذرا سی غلطی اس پر بھاری پڑ سکتی ہے۔ میجر جیمسن نے آگے بڑھ کر پنسل کی نوک اس کی پیشانی سے لگائی اور بٹن پریس کیا تو پنسل کا سرخ بلب جل اٹھا۔

"یہ بھی میک اپ میں ہے"..... میجر جیمسن نے کہا تو ڈاؤس کلاٹ اور کرنل رچرڈ یکلخت اچھل پڑے۔

"ہمارے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ۔ تم سلارٹی نہیں راسکل گرل ہو"۔ ڈاؤس کلاٹ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اس نے راسکل گرل پر فائرنگ کرنی چاہی لیکن کرنل رچرڈ نے آگے بڑھ کر یکلخت اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"رکو۔ ابھی نہیں۔ پہلے ہم ان سب کو بھی چیک کر لیں کہ ان کا تعلق کسی ایجنسی سے ہے یا یہ بھی ہمیں راسکل گرل کی طرح ڈاج دے رہے ہیں۔ اس کے بعد ہم ان سب کو ایک ساتھ ہلاک کر دیں گے"..... کرنل رچرڈ نے کہا تو ڈاؤس کلاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل رچرڈ کے اشارے پر مسلح افراد مادام فلاویا کو لے کر پیچھے ہٹ گئے۔

"تم جاؤ اور ایک پیالے میں پانی گرم کر کے لے آؤ۔ پانی میں نمک اور مرکری ملا لینا"..... کرنل رچرڈ نے میجر جیمسن سے مخاطب ہو کر کہا تو میجر جیمسن نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں شیشے کا ایک بڑا سا باؤل تھا جس سے بھاپ اٹھ رہی تھی اور باؤل کی تہہ میں پارہ دکھائی دے رہا تھا۔

"اب بتاؤ۔ کیا کرنا ہے"..... کرنل رچرڈ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس پانی کو تولئے سے بھگو کر میرے چہرے پر لگا دو"..... عمران نے کہا تو کرنل رچرڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور میجر جیمسن

کو اشارہ کیا تو میجر جیمسن جو اپنے ساتھ ایک تولیہ بھی لایا تھا۔ اس نے باؤل سائیڈ میز پر رکھا اور تولئے کا ایک حصہ بھگو کر وہ عمران کی طرف بڑھ آیا۔ اس نے عمران کا چہرہ اچھی طرح سے گیلا کر دیا۔

''اب اگر تمہارے پاس پاسل ریز ہے تو وہ میرے چہرے پر مارو''...... عمران نے کہا۔

''پاسل ریز۔ تمہارا مطلب ہے ریڈ لائٹ''...... میجر جیمسن نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ جیسے ہی پاسل ریز میرے چہرے پر پڑے گی میرا میک اپ واش ہو جائے گا''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ جو کہہ رہا ہے اس پر عمل کرو''...... کرنل رچرڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''میرے پاس ڈی پلس پاسل ریز ٹیوب ہے سر''...... میجر جیمسن نے جیب سے ایک چھوٹا ٹیوب نما سا آلہ نکالتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس ریز سے تو ایک لمحے میں میرا میک اپ واش ہو جائے گا''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کرو اس کا چہرہ واش۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آخر یہ ہے کون''...... کرنل رچرڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو میجر جیمسن نے اثبات میں سر ہلایا اور عمران کے سامنے آ گیا۔ اس نے ٹیوب کا رخ عمران کے چہرے کی طرف کیا اور پھر اس نے

ٹیوب پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی ٹیوب کے سرے سے سرخ روشنی نکل کر عمران کے چہرے پر پڑی۔ اسی لمحے کٹاک کٹاک کی تیز آواز کے ساتھ عمران کی کرسی کے راڈز کھلتے چلے گئے۔ اس کی کرسی کے راڈز کھلتے دیکھ کر میجر جیمسن بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا عمران یکلخت کرسی سے کسی سانپ کی طرح فضا میں اچھلا اور پوری قوت سے میجر جیمسن سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے کمرہ انسانی چیخوں اور دھماکوں سے گونج اٹھا۔

عمران کا جسم فضا میں اُڑتے ہی میجر جیمسن سے ٹکرایا اور میجر جیمسن پیچھے موجود کرنل رچرڈ اور ڈاؤس کلاٹ سے ٹکرایا اور وہ تینوں اچھل اچھل کر نیچے گر گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران نے الٹی قلابازی کھائی اور ایک مسلح آدمی جس نے اسے کرسی سے اچھلتے دیکھ کر مشین گن کاندھوں سے اتاری ہی تھی عمران نے اس سے مشین گن جھپٹ لی اور پھر اپنا جسم موڑتے ہی اس نے مسلح افراد پر فائرنگ کر دی البتہ مسلح افراد کے ساتھ کھڑی مادام فلاویا اچھل کر ایک طرف ہٹ گئی تھی۔

عمران نے ایک ہی برسٹ سے چاروں مسلح افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ وہ ان افراد کو گولیاں مار کر اچھل کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ ڈاؤس کلاٹ کا جسم بھی یکلخت فضا میں اچھلا اور قلابازی کھا کر وہ سیدھا عمران کی طرف آیا۔ اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت

ے عمران کے سینے پر پڑے اور عمران اچھل کر عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن اچھل کر دور جا گری جبکہ ڈاوس کلاٹ ایک بار پھر قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہوا اور اس نے زمین پر گری ہوئی مشین گن اٹھانے کی کوشش کی۔ کرنل رچرڈ اور میجر جیمسن بھی اس دوران تیزی سے اٹھنے میں کامیاب ہو گئے جبکہ سائیڈ میں کھڑی مادام فلاویا، عمران کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن کی طرف جھپٹی کیونکہ مشین گن اس کے قریب گری تھی۔

عمران نیچے گرتے ہی یکلخت اس طرح اچھلا جیسے بند سپرنگ خود بخود کھل کر اوپر کو اٹھتا ہے لیکن اسی لمحے میجر جیمسن نے اس پر حملہ کر دیا۔ عمران نے غوطہ کھاتے ہوئے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی لیکن سائیڈ میں موجود ڈاوس کلاٹ کا جسم تیزی سے گھوما اور اس کی لات عمران کی پسلیوں پر پڑی لیکن دوسرے لمحے ڈاوس کلاٹ اور میجر جیمسن ایک ساتھ چیختے ہوئے اچھلے اور سائیڈوں میں جا گرے۔ عمران نے زمین پر گرتے ہی دونوں ٹانگیں پھیلا کر انہیں ماری تھیں جس کے نتیجے میں وہ دونوں اچھل کر دور جا گرے تھے۔ اسی لمحے مادام فلاویا نے عمران پر فائرنگ کی لیکن عمران فوراً کروٹ بدل گیا۔ کروٹ بدلتے ہی اس نے ماہر جمناسٹک کا مظاہرہ کیا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کھڑا ہوتے ہی وہ اچھلا اور اس نے اونچی چھلانگ لگائی اور مادام فلاویا پر جھپٹا۔ مادام فلاویا نے اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر مشین گن اٹھا کر اس پر فائرنگ کی

لیکن عمران ہوا میں ہی دوسری طرف گھوم گیا۔ مادام فلاویا کی مشین گن سے نکلنے والی گولیاں پیچھے اٹھتے ہوئے میجر جیمسن کے جسم پر پڑیں اور میجر جیمسن چیختا ہوا گرا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ عمران قلابازی کھا کر مادام فلاویا کے عقب میں آیا۔ اس سے پہلے کہ مادام فلاویا اس کی طرف مڑتی عمران کی نیم دائرے میں گھومتی ہوئی لات مادام فلاویا کے پہلو پر پڑی اور مادام فلاویا چیختی ہوئی اچھل کر سائیڈ میں گری۔ اس کے قریب ڈاوس کلاٹ تھا۔ ڈاوس کلاٹ نے مادام فلاویا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اٹھ کر عمران پر فائرنگ کرنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے مادام فلاویا ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے اچانک اٹھنے کی وجہ سے ڈاوس کلاٹ نے عمران پر جو فائرنگ کی تھی اس کی زد میں مادام فلاویا آ گئی اور ڈاوس کلاٹ کی مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں مادام فلاویا کو چاٹ گئی تھیں وہ چیختی ہوئی فرش پر گری اور ساکت ہو گئی۔

عمران کی جگہ مادام فلاویا کو نشانہ بنتے دیکھ کر ڈاوس کلاٹ کا مشین پسٹل والا ہاتھ غیر ارادی طور پر نیچے ہو گیا اور یہی لمحہ اس پر بھاری پڑا۔ عمران نے اچھل کر اسے دونوں ہاتھوں سے دبوچا اور پوری قوت سے اسے اٹھا کر سائیڈ پر موجود کرنل رچرڈ کی طرف اچھال دیا۔ کرنل رچرڈ جو وہاں سے بھاگنے کی کوشش میں تھا ڈاوس کلاٹ سے ٹکرا کر چیختا ہوا گر گیا۔ عمران نے سائیڈ پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور اس نے اٹھتے ہوئے ڈاوس کلاٹ کا نشانہ

لے کر اس پر فائرنگ کر دی۔ ڈاؤس کلاٹ کے حلق سے نکلنے والی
آخری چیخ انتہائی تیز اور دلدوز تھی۔ عمران تیزی سے کرنل رچرڈ کی
طرف بڑھا اور اس نے مشین گن کا رخ اس کی جانب کر دیا۔

''خبردار۔ اپنی جگہ سے ہلے تو گولی مار دوں گا''...... عمران نے
غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو کرنل رچرڈ وہیں ساکت ہو گیا۔
عمران نے تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے قدرے گھما دیا
اور کرنل رچرڈ کا تیزی سے سمٹتا ہوا جسم یکلخت سیدھا ہو گیا۔ اس کا
چہرہ مسخ ہو چکا تھا اور آنکھیں اوپر چڑھ گئی تھیں۔ عمران نے پیر کو
واپس موڑا۔

''یہ عمارت کا کون سا حصہ ہے''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے
میں کہا۔

''یہ سیکورٹی سنٹر ہے''...... کرنل رچرڈ نے رک رک کر اور
کراہتے ہوئے کہا۔

''سپیشل سٹور کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ آگے ہے۔ عمارت کے دوسرے حصے میں''...... کرنل رچرڈ
نے اسی انداز میں کہا۔

''وہاں کا انچارج کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کیپٹن الفریڈ''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''کیا اسکائی ہاک فارمولا اسی سٹور میں موجود ہے''...... عمران
نے کہا۔

''ہاں۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ یہ پیر ہٹا لو۔ یہ
انتہائی ہولناک عذاب ہے۔ پلیز۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں''۔
کرنل رچرڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے اس
کی گردن سے پیر ہٹا لیا۔ اس نے جھک کر ایک جھٹکے سے کرنل
رچرڈ کو اٹھایا اور ایک خالی کرسی پر لا کر ڈال دیا۔ ساتھ ہی اس نے
کرنل رچرڈ کا کوٹ اس کی پشت پر کافی نیچے کر دیا۔ اب کرنل رچرڈ
حرکت نہیں کر سکتا تھا۔

''مم۔ مم۔ میری گردن مسلو ورنہ۔ ورنہ......'' کرنل رچرڈ نے
بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے کوٹ پشت پر نیچے ہو
جانے کی وجہ سے وہ اب خود اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا نہ مسل سکتا
تھا۔

''سنو کرنل رچرڈ۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں
تمہارے نخرے برداشت کرتا رہوں۔ میرے سوالوں کے جواب دو
ورنہ میں تمہاری گردن توڑ دوں گا''...... عمران نے کرخت لہجے میں
کہا۔

''مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ بتا دیتا ہوں''...... کرنل
رچرڈ نے عمران کا کرخت لہجہ سن کر کانپتے ہوئے کہا۔

''کیا تم کیپٹن الفریڈ کو کہہ کر سٹور روم سے فارمولا یہاں منگوا
سکتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ منگوا سکتا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے کہا تو عمران نے

اس کی جیبوں کی تلاشی لے کر ایک جیب سے سیل فون نکال لیا۔
''اس کا نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو کرنل رچرڈ نے اسے کیپٹن الفریڈ کا نمبر بتا دیا۔
''میں نمبر ملا رہا ہوں۔ اس سے بات کرو اور اس سے کہو کہ وہ فارمولا لے کر فوراً یہاں پہنچ جائے۔ اگر تم نے کوئی ہوشیاری کی یا کیپٹن الفریڈ کو کوئی اشارہ دینے کی کوشش کی تو تمہارا انجام برا ہو گا''...... عمران نے کہا۔
''نن نن۔ نہیں۔ میں تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دوں گا۔ تم میری جان بخش دو پلیز''...... کرنل رچرڈ نے کانپتے ہوئے کہا۔ عمران نے نمبر ملائے اور پھر سیل فون کا لاؤڈر آن کر کے اس نے سیل فون کرنل رچرڈ کے منہ کے پاس کر دیا۔
''کیپٹن الفریڈ بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔
''کرنل رچرڈ بول رہا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔
''یس سر۔ حکم''...... کیپٹن الفریڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
''سنو۔ سٹور روم کے سیکشن تھری میں جاؤ اور وہاں سے لاکر نمبر چار سو دس کھول کر اس میں موجود ڈائری نکال کر لے آؤ۔ وہ ڈائری جس پر ایس ایچ لکھا ہوا ہے''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔
''لیکن سر۔ وہ ڈائری تو حال میں ہی آپ نے وہاں رکھی

تھی''...... کیپٹن الفریڈ نے چونک کر کہا۔
''میں نے رکھی تھی اب میں ہی تمہیں وہاں سے نکالنے کا حکم دے رہا ہوں نانسنس۔ سوپر لیبارٹری کے ڈاکٹر جیمز آئے ہیں۔ انہیں اس ڈائری کی ضرورت ہے۔ ان کے پاس پرائم منسٹر کا اتھارٹی لیٹر بھی ہے۔ ہمیں پرائم منسٹر کے حکم پر فارمولے کی ڈائری انہیں دینی ہے''...... کرنل رچرڈ نے تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ کرنل رچرڈ پر موت کا خوف غالب آ گیا تھا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو جس انداز میں عمران کے ہاتھوں ہلاک ہوتے دیکھا تھا اس سے وہ واقعی بے حد خوفزدہ ہو گیا تھا اس لئے وہ عمران سے مکمل تعاون کر رہا تھا۔
''اوہ۔ یس سر۔ میں ابھی بھیج رہا ہوں فارمولے کی ڈائری''۔ کیپٹن الفریڈ نے کہا۔
''کسی کے ہاتھ مت بھیجو۔ اسے لے کر خود میرے پاس آؤ''۔ عمران کے اشارے پر کرنل رچرڈ نے کہا۔
''یس سر۔ میں خود ڈائری لے کر آتا ہوں''...... کیپٹن الفریڈ نے کہا۔
''اوکے۔ میرے آفس میں آ جانا''...... کرنل رچرڈ نے کہا تو عمران نے کیپٹن الفریڈ کا اوکے کا جواب سن کر فون بند کر دیا۔
''تم اسی طرح تعاون کرو گے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا اور ڈائری لے کر یہاں سے چلا جاؤں گا۔ ورنہ تمہارے ساتھ

ساتھ تمہارا یہ ہیڈ کوارٹر اور سپیشل سٹور بھی سلامت نہیں رہے گا۔ سمجھے تم“..... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

”ہاں سمجھ گیا“..... کرنل رچرڈ نے بے بسی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا۔ کرنل رچرڈ کی کنپٹی پر ایک پٹاخہ سا چھوٹا اور دوسرے لمحے اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔ عمران کی ایک ہی ضرب نے اسے ہوش و حواس سے بیگانہ کر دیا تھا۔ کرنل رچرڈ کو بے ہوش کرتے ہی عمران نے ادھر ادھر دیکھا پھر اس نے آگے بڑھ کر زمین پر پڑا ہوا وہ آلہ اٹھایا جس سے میجر جیمسن نے اس کے چہرے پر سرخ لائٹ فائر کی تھی۔ عمران نے آلے سے باری باری اپنے ساتھیوں پر ریڈ لائٹ فائر کی تو نہ صرف ان سب کی کرسیوں کے راڈز کھل گئے بلکہ ان کے جسموں میں توانائی بھی بھرتی چلی گئی۔

”یہ سب کیسے ہو گیا۔ اس ریڈ لائٹ نے نہ صرف ہمیں کرسیوں کے راڈز سے آزادی دلا دی ہے بلکہ ہمارے جسموں میں توانائی بھی بھر دی ہے“..... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہمیں سلاؤنٹ ریز سے بے بس کیا گیا تھا۔ اس ریز کی وجہ سے ہمارے جسموں سے ساری توانائی سلب ہو گئی تھی اور اس ریز سے نجات پانے کا یہی طریقہ تھا کہ ہمارے جسموں پر پاسل ریز فائر کی جائے۔ پاسل ریز ایک تو انسانی جسم میں کھوئی ہوئی توانائی بحال کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور دوسرا یہ آلہ

ریموٹ سسٹم کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ میں نے راڈز والی کرسیوں کو دیکھ کر ہی سمجھ لیا تھا کہ ان کرسیوں کے راڈز پاسل ریز کی مدد سے ہی اوپن اور کلوز کئے جا سکتے ہیں۔ اسی لئے میں نے جان بوجھ کر یہ سارا چکر چلایا تھا۔ یہ ہماری قسمت تھی کہ میجر جیمسن نے پاس ڈی پلس ٹیوب تھی جس سے نہ صرف یہ راڈز کھل سکتے تھے بلکہ ہماری کھوئی ہوئی توانائی بھی بحال ہو سکتی تھی اور ایسا ہی ہوا تھا“..... عمران نے کہا تو ان سب نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیئے۔

”اب ہمیں یہاں سے نکل کر کرنل رچرڈ کے آفس میں جانا ہے۔ کیپٹن الفریڈ فارموے کی ڈائری وہاں لائے گا۔ جسے حاصل کرنے کے بعد ہی ہمارا مشن مکمل ہو گا“..... صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”خاور تم اسے اٹھاؤ اور چلو باہر“..... عمران نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا کر بے ہوش کرنل رچرڈ کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔ باقی سب نے فرش پر گری ہوئی مشین گنیں اور مشین پسٹل اٹھا لئے۔

”یہ بدبخت ڈاؤس کلاٹ کے ہاتھوں ماری گئی ہے ورنہ میں اپنے ہاتھوں سے اس کے ٹکڑے اُڑانے کا سوچ رہی تھی“..... جولیا نے مادام فلاویا کی لاش دیکھتے ہوئے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہمارا مقصد اسے ہلاک کرنے کا تھا۔ یہ کس طرح ہلاک ہوئی

ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب ڈارک روم سے نکل کر باہر آ گئے۔ باہر طویل راہداری تھی جو خالی تھی۔ وہ احتیاط سے آگے بڑھنے لگے۔ سائیڈوں میں کمروں کے درواز. دکھائی دے رہے تھے جو بند تھے۔ ان دروازوں پر مختلف افراد کے نام لکھے ہوئے تھے۔ یہاں شاید سیکورٹی کے افراد رہتے تھے کیونکہ ایک رے کے دروازے پر عمران نے میجر جیمسن کا نام بھی لکھا ہوا دیکھا تھا۔ اس وقت وہاں کوئی نہیں تھا۔ کرنل رچرڈ نے تمام افراد کو عمارت سے باہر بھیج رکھا تھا۔ مختلف راہداروں سے گزرتے ہوئے وہ ایک کمرے کے دروازے پر آ کر رک گئے۔ اس دروازے پر کرنل رچرڈ کا نام لکھا ہوا تھا۔

''یہی ہے کرنل رچرڈ کا آفس''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھل گیا۔ عمران نے جھانک کر اندر دیکھا تو یہ کمرہ واقعی کسی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ آفس خالی تھا عمران تیزی سے اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر آ گئے۔

''اسے کسی کرسی پر ڈال دو''...... عمران نے کہا تو خاور نے بے ہوش کرنل رچرڈ کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔

''تم دونوں دروازے کے پاس کھڑے ہو جاؤ۔ جیسے ہی کیپٹن الفریڈ اندر آئے اسے فوراً دبوچ لینا''...... عمران نے چوہان اور نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور دروازے کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں باہر سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی تو وہ دونوں فوراً دروازے کی سائیڈوں سے لگ گئے۔ عمران کے اشارے پر باقی سب صوفوں اور کرسیوں کے پیچھے چھپ گئے۔ اسی لمحے باہر کوئی دروازے پر رکا اور اس نے مخصوص انداز میں دستک دی۔

''یس۔ کم اِن''...... عمران نے کرنل رچرڈ کی آواز میں کہا تو اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا چوہان اور نعمانی چیتوں کی سی پھرتی سے اس پر جھپٹے اور پھر اس سے پہلے کہ نوجوان کچھ سمجھتا۔ نعمانی نے اس کی گردن کے مخصوص حصے پر کھڑی ہتھیلی کی ضرب لگائی تو وہ بے جان سا ہو کر ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح گرتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ فرش پر گرتا چوہان نے اسے فوراً سنبھال لیا۔ نوجوان کے ہاتھوں میں ایک ڈائری تھی۔ چوہان نے اسے نیچے لٹایا اور اس کے ہاتھ سے گرنے والی ڈائری اٹھا لی۔

ڈائری پر جلی حروف میں ایس ایچ لکھا ہوا تھا۔ چوہان اٹھا اور اس نے ڈائری لے جا کر عمران کو دے دی۔ عمران نے اس سے ڈائری لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ چند صفحات پڑھ کر اس نے سکون کا سانس لیا اور ڈائری کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لی۔

"کیا یہ اصلی ڈائری ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"گڈ شو۔ پھر ہمارا مشن پورا ہو گیا۔ اب اسے زندہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا جولیا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل سیدھا کیا اور بے ہوش پڑے ہوئے کرنل رچرڈ پر فائرنگ کر دی۔ کرنل رچرڈ کا جسم تڑپا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ جولیا نے کیپٹن الفریڈ کو بھی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔

"آؤ۔ میرے ساتھ۔ ہمیں یہ عمارت مکمل طور پر تباہ کرنی ہے"...... جولیا نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ سب تیزی سے باہر نکلتے چلے گئے اور عمران ایک طویل سانس لے کر کرنل رچرڈ کی میز کے پیچھے موجود کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں باہر سے تیز فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دھماکے شدید تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے باہر دو گروپوں میں آپس میں ٹھن گئی ہو۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد جولیا اور اس کے ساتھی واپس آ گئے۔

"ہم نے عمارت میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ چوہان اور صدیقی نے کنٹرول روم پر قبضہ کر لیا تھا۔ وہاں کنٹرولنگ مشینوں سے ان دونوں نے باہر موجود تمام مسلح افراد کو ریز گنوں سے نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا ہے۔ اب اس جزیرے پر ہمارے سوا

کوئی زندہ نہیں ہے"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں نے اور خاور نے اسلحے کا ایک ڈپو تلاش کیا تھا۔ وہاں ہر قسم کا اسلحہ موجود تھا جہاں سے ہم نے ٹائم بم نکال کر پوری عمارت میں لگا دیئے ہیں۔ بیس منٹ بعد یہاں زور دار دھماکے ہوں گے اور اس عمارت کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہے گا"...... نعمانی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن ہم اس جزیرے سے نکلیں گے کیسے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے کنٹرول روم میں جا کر ایک مشین سے جزیرے کا جائزہ لیا تھا۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک سیکرٹ روم ہے جہاں ایک جدید اور انتہائی تیز رفتار ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ میں نے مشین آپریٹ کر کے سیکرٹ روم کی چھت اوپن کر دی ہے۔ ہم وہاں جا کر ہیلی کاپٹر پر قبضہ کریں گے اور آسانی سے یہاں سے نکل جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"گڈ شو۔ تم سب نے بالا ہی بالا سب کام کر لئے ہیں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"ہاں۔ اب تم اٹھو اور نکلو یہاں سے ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں تو سوچ رہا تھا کہ ڈارک روم میں جا کر ایک بار راسکل گرل کو چیک کر لوں۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں ابھی جان باقی ہو۔

اگر وہ زندہ ہوئی تو میں یہیں اپنا سسرال بنا لوں گا''...... عمران منمناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہاں تمہاری قبر تو بن سکتی ہے۔ سسرال نہیں۔ سمجھے۔ اٹھو۔ ورنہ......'' جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''مس جولیا۔ آپ کو کیا ہوگیا ہے''...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم چپ رہو پلیز۔ یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے''...... جولیا نے صالحہ پر الٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔ راسکل گرل سے شادی کرنے کی بات کر کے عمران نے اسے غصہ دلا دیا تھا۔

''ارے واہ۔ تم سب کو مبارک ہو۔ اب کام بن گیا۔ میاں بیوی کا معاملہ تو واقعی پرائیویٹ ہوتا ہے۔ ویری گڈ۔ اب تو پاکیشیا جاتے ہی ہم آپس کے اس معاملے کو آسانی سے نپٹا لیں گے۔ کیوں تنویر''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔ جولیا بھی چند لمحوں تک ساکت کھڑی رہی۔ شاید عمران کے فقرے کا پورا مفہوم اس کے ذہن میں نہ آیا تھا لیکن جیسے ہی جولیا کو عمران کے جملے کا مفہوم سمجھ میں آیا اس کے چہرے پر شرم کی سرخی پھیلتی چلی گئی اور اس کی چنگاری برساتی آنکھوں میں مسرت کی پھلجھڑیاں سی پھوٹنے لگیں۔

''تت۔ تت۔ تم واقعی شیطان ہو۔ بہت بڑے شیطان''۔ جولیا

نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی بدلتی ہوئی حالت دیکھ کر وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''میری اور جولیا کی بات سن کر تنویر کا چہرہ کیوں بگڑ گیا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ چلتا پھرتا بلڈ پریشر کا مریض ہو''...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم اپنا چہرہ درست کرا لو۔ شکل سے ہی احمق دکھائی دیتے ہو''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا کروں۔ تم سب کا سردار جو ہوں''...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا اور اس کی بات سمجھ کر وہ سب ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ عمران کے کہنے کا مطلب صاف تھا کہ وہ سب احمق ہیں اور وہ ان کا سردار۔

ختم شد

عمران سیریز میں سنیک کلرز کا ایک دلچسپ، منفرد اور دھماکے دار ایڈونچر

مکمل ناول

کوبران

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کوبران ☆ ایک بین الاقوامی تنظیم جو بظاہر تعلیم کے لئے کام کرتی تھی مگر درحقیقت وہ عورتوں کو اغوا کر کے دوسرے ممالک میں فروخت کرنے کا مذموم دھندہ کرتی تھی۔

سنیک کلرز ☆ ایک ایسی تنظیم جس کا چیف جوانا اور سپر چیف جوزف تھا۔

جبکہ ٹائیگر سنیک کلرز کا معاون تھا۔

سنیک کلرز کو جب پاکیشیا سے عورتوں کے اغوا اور انہیں دوسرے ممالک میں فروخت کرنے کے مکروہ کاروبار کا علم ہوا تو وہ حرکت میں آ گئے اور پھر یکے بعد دیگرے ان بدمعاشوں کے اڈوں پر سنیک کلرز کے دھاوے، جوانا اور جوزف کے زوردار ہنگامے شروع ہو گئے۔

ٹائیگر ☆ جس نے جوزف اور جوانا سے بڑھ کر کام کیا لیکن پھر بھی وہ سنیک کلرز کا صرف معاون ہی رہا۔

جوانا ☆ سنیک کلرز کا چیف جس نے پاکیشیا میں موجود زہریلے سانپوں کو کچلنے کا جب اقدام کیا تو پھر اس کے قدم آگے ہی بڑھتے چلے گئے۔

جوزف ☆ جس نے افریقہ کے وچ ڈاکٹروں کی رہنمائی سے کوبران کے خلاف بھرپور جنگ لڑی۔

وہ لمحہ ☆ جب کوبران کے ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر کو سنیک کلرز نے دھواں بنا کر فضا میں اڑا دیا۔

وہ لمحہ ☆ جب سنیک کلرز کی مسلسل پیش قدمی نے کوبران کے بڑوں کو خوفزدہ کر دیا۔ پھر ——؟

ہیڈ کوارٹر چیف، ولیم جونز اور ٹائیگر کے درمیان ہونے والی خوفناک جسمانی فائٹ دہشت زدہ کر دینے کے لئے کافی تھی۔ انجام کیا ہوا؟

عمران کی رہنمائی میں سنیک کلرز اور ٹائیگر کی مسلسل جدوجہد کا آخری نتیجہ کیا نکلا۔

انتہائی دلچسپ، سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ایک یادگار کہانی

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com